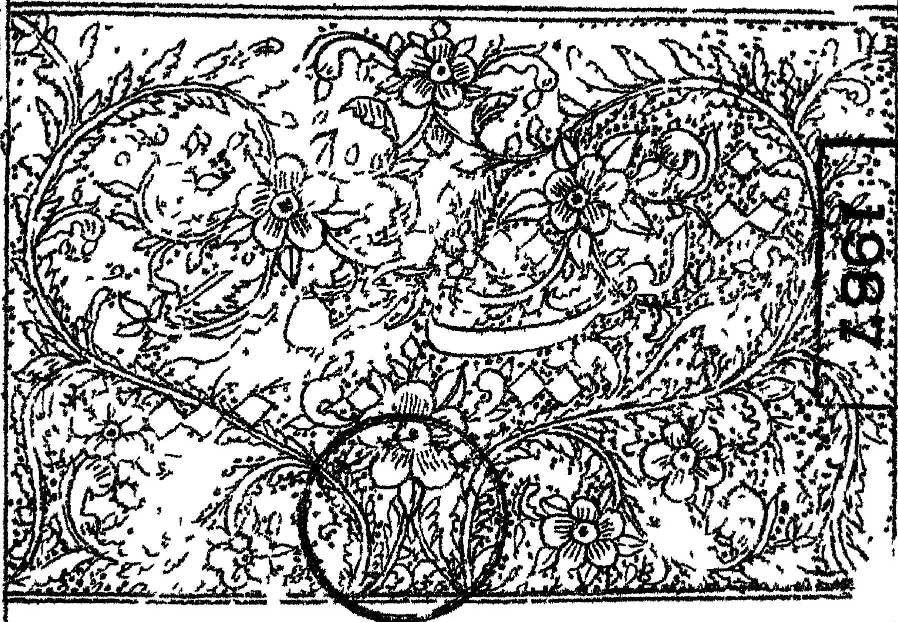
ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

بہ مجلہ معاملات فقہ حنفی مرتبہ عدالت دار الاسلام اسلامبول معروف

نسخہ شرعیہ سنہ ۱۳ ہجری اور مسمی بہ



الاسد الغاشم والبحر الواشم مولوی محمد ہاشم دہلوی نے ترجمہ کیا

بمقام حیدرآباد دکن بمطبع انجمن اخوان الصفا طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1 الحمد للہ الذی یؤتی الحکمۃ من یشاء ولیس للحکمۃ بالزینۃ والوشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین والصلوٰۃ والسلام علی من بعث اللہ تعالی رسولا یزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کما دعا اللہ تعالی لابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اللہم فقہہ فی الدین وعلمہ التاویل وعلی آلہ واصحابہ المہاجرین والانصار فمن اقتدی بہم اھتدی الی سواء السبیل اور حضرت ظل اللہ نظام الملک آصفجاہ محبوب علیشاہ بادشاہ دکن کا اقبال ایسے کمال پر ہے کہ سب جبابرہ اکابر کاسرہ وقیاصر سرنگون ہیں اور یہ شعار عمرو بن کلثوم تغلبی کے حضرت ظل اللہ کے لئے موزوں ہیں نظم

و رثنا المجد قد علمت معد ‌‌ نطاعن دونه حتی یبینا
اذا بلغ الفطام لنا صبی ‌‌ تخرله الجبابر ساجدینا

نظم مترجم

امیر العادیات عدون ضبحا ‌‌ اغرن صبیحة و اثرن نقعا
امیر المسعدات سحبن عمرا ‌‌ واوردن النطی فوسطن جمعا
ویجری حکمه فی کل یوم ‌‌ ویقبل حکمه طوعا وسمعا
وقد ثبت السخاوة فی امیر ‌‌ وبورک نسله اصلا وفرعا
وقد یعطی ویامن کل فرد ‌‌ ویحضر عنده خوفا ونفعا
ویملاذیل راج عطاء ‌‌ ویعطی خیره وترا وشفعا
ینور نوره طبقات ارض ‌‌ ویسبق نوره الاجرام سبعا
الٰهی ابقه ابدا بخیر ‌‌ ویجری خیره ابدا ویسعی

دار الاسلام اسلامبول مین یہہ کتاب مجلہ معاملات فقہ حنفی مین مرتب ہو کر شایع ہوئی اور چونکہ ترتیب مسایل نہایت عمدہ طور پر ہے اسلئے مرغوب طبایع ہوئی حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کے عہد مین مین نے اس مجلہ کا ترجمہ کیا اور بنام نامی شریعت محبوبیہ اسکا نام رکھا اور چونکہ یہہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری ہے اسلئے اسکا نام ثانی نسخہ شرعیہ ہوا

مولوی محمد حسن خان صاحب دام ظلہ العالی رکن مجلس عالیہ عدالت کی خدمت مین

اصلاح کے لئے گذرانا جناب ممدوح نے بعین عنایت اوسکو درست کیا اور بنظر سرسری جناب مولوی محمد لطیف الحسن صاحب نے بھی ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا اب سب بزرگون کی خدمت مین یہ گذارش ہے کہ اس ترجمہ مین اگر خطا پائین تو معاف اور اصلاح فرمائین کہ مین سب صاحبونکا دعاگو ہون جزاکم اللہ تعالے فی الدارین خیرا ً

امور واجب العرض

اول۔ یہ کتاب مجلہ فقہ حنفی ہے اوسمین وہ مسائل ہین جو صرف معاملات سے متعلق ہین اور یہ سب مسائل موافق اصول اور فروع کے ہین جو کتب فقہ مین مذکور ہین

دوم۔ اوسکا ترجمہ بزبان اردو مروجہ روزمرہ صرف بلضبط اصل مقصود کیا گیا ہے رعایت اوسکے الفاظ کی اور اونکے معنی کی تضمین کی گئی ہے۔

سوم۔ شروع مین جو چند قواعد عامہ لکھے گئے ہین اونکی تطبیق مولف کرتا ہے کہ ہر مادہ پر حوالہ مادہ قواعد عامہ کا کیا ہے۔ اور اگر کسی کی تطبیق مولف نے تضمین کی تو مترجم نے تطبیق کی ہے اور جو کسی کی تطبیق تضمین کی گئی تو ضرورت اوسکی تطبیق کی نہین پائی گئی۔

چہارم۔ جو عبارت کہ درمیان ایسی دو خطون کے (   ) ہے مترجم نے بغرض تشریح و بضرورت تصریح زیادہ کی ہے۔

پنجم۔ بعض الفاظ ایسے ہین کہ اصطلاح مین مروج ہین وہ لغت عربی محض ہین اس لئے حسب موقع اور موافق مدعا کے ترجمہ کیا گیا مثلاً فابریقات اور کمپنیا اور رجوع وغیرہ

دیباچہ

ششم عقار زمین سکنے کو کہتے ہین مگر مؤلف بجای مکان و مسکن کے استعمال کرتا ہی۔

ہفتم اور چونکہ اس زمانے مین اکثر صاحبون کو علم فقہ اور تنفقہ نہین ہی اور ایکٹ ما سے مروجہ ہندوستان پر جو زبان اردو میں ترجمہ ہوئی ہین بہت التفات اور توجہ ہی وَذٰلِکَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ اگر اللہ تعالی فرصت و قوت عنایت فرمانے اور سامان بھی بہم پونہچے تو انشاء اللہ تعالی باستنباط مسائل جو میرے خیال مین ہین ایک نسخہ ایسا مرتب کیا جائیگا کہ عدالت کی کارروائی اور کارگزاری کے لیے ضابطہ اور قاعدہ ہو سکے گا۔

ہشتم اور اس ترجمہ کی تصحیح اور تطبیق نسخہ مجلہ جدیدہ سے کی گئی اور جو اصل مقصود ہی وہی ترجمہ کیا گیا ہی اسلیے امر زائد متروک اور جو امر کہ مفید ہی وہ زیادہ کیا گیا۔

فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ

اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَۃٌ

قال السیوطی

اعلم ان اختلاف العلماء رحمۃ و اختلاف المذاهب فی هذه الامۃ نعمۃ کبیرۃ و فضیلۃ عظیمۃ وله سر لطیف ادرکه العالمون و عمی عنه الجاهلون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

فقہ جامع است مسائل شرعیہ را عبادات و معاملات کہ بران احکام شرعی مترتب شود

اسمین دو مقالہ ہین

عبادات متعلق بامور آخرت مسائل طہارت و صلوٰۃ و صوم و حج و زکات است و نکاح و متعلقات

معاملات متعلق امور دنیا بیع و رہن و اجارہ و حدود و جنایات و غیر آن

پہلا مقالہ

فقہ کی تعریف اور تقسیم کے بیان مین۔

(مادہ ۱) علم مسائل شرعیہ کو جو عملی ہین فقہ کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق آخرت سے ہی (یعنی اونکا نتیجہ آخرت مین ہونے والا ہی) اونکو عبادات کہتے ہین اور جن مسائل فقہ کا تعلق دنیا مین ہی (یعنی اونکا اثر او نتیجہ دنیا ہی مین ثابت ہوتا ہی) وہ یا تو مناکحات ہین (یعنی نکاح اور متعلقات نکاح مثل مہر و نفقہ و نسب وغیرہ) اور یا معاملات ہین کہ جنمین حقوق پیدا ہوتے ہین اور یا عقوبات ہین (یعنی وہ مقدمات کہ جنکا نتیجہ سزاء بدنی ہی) اسلیئے کہ اللہ تعالی نے بہہ ارادہ کیا ہی

عقوبات عام ان امور سے ہیں جو تعزیر ہے ۳ قسم ہے تعزیر بالمال جیسے جرمانہ تعزیر بالحبس جیسے قید تعزیر بالضرب جیسے مارنا [illegible] حد ... حکم اللہ کہتے ہیں حد ۵ ہیں حد قتل و قطاع طریق - حد سرقہ - حد زنا - حد شرب - حد قذف - ۱۲ [illegible]

کہ اس عالم کا انتظام اوسوقت تک قایم رہے کہ اوس نے اپنے علم مین ٹھہرالیا ہی
اور یہہ جب تک متصور ہی کہ نوع انسانی قایم ہی اور انسان اپنے توالد و تناسل مین
ازدواج کا (یعنی مناکحات) کا محتاج ہی تاکہ افراد انسانی معدوم نہوجاوین اور اپنے
امور صنعت اور کسب مین غذا اور لباس اور گھر کا محتاج ہی اور یہی امور پیشہ و حرفہ
آپس کے مددہی اور شراکت پر موقوف ہین اور چونکہ انسان مدنی الطبع ہے
(یعنی اپنے اہل و عیال اور اقارب کے ساتھہ ملکر خانہ آبادی چاہتا ہی) تو یہہ
ممکن نہین ہی کہ مثل اور حیوانات کے تنہا گذر کرسکے بلکہ آبادی اور آبادی پھیلانے
کے لیے بالضرور مددہی اور شراکت کا محتاج ہوگا اور حال یہہ ہی کہ ہر شخص اپنے
مزاج کے موافق طلب کرتا ہی اور مخالف پر غضب کرتا ہی تو واسطے اس بات کے
کہ عدل اور انتظام باہمی ایسا قایم رہے کہ خلل سے بالکل محفوظ رہین تو قوانین
شرعیہ کے حاجتمند ہوے جو ازدواج مرد و زن کے لیے مؤید ہون اونکو علم فقہ
مین قسم مناکحات کہتے ہین اور جو آبادی کے لیے مددبخشین مثل مددہی اور
شراکت کے اور انکو قسم معاملات کہتے ہین اور جو ایسے ہین کہ اونسے آبادی
قرار پذیر اور قایم ہووے اور اونسے نتیجہ سزاء بدنی لازم آئے اونکو قسم عقوبات کہتے ہین
حدود و تعزیرات
اور یہہ کتاب مجلہ جو تالیف کی گئی ہی اسمین صرف معاملات کے وہ مسائل ہین حدود و جنایات
جو کثیر الوقوع ہین اور جنکو کتب معتبرہ سے استنباط کیا ہی اور اس مجلہ کو کتابون پر
اور کتابون کو بابون پر اور بابون کو فصلون پر تقسیم کیا گیا اور ابواب و فصول مین

۸

مقالہ دوسرا

وہ مسائل فرعیہ ذکر ہونگے جن پر محکمون مین عمل ہو رہا ہی ۔ کہ فقہاء محققین نے ان ہی مسائل معمول بہا کو قواعد کلیہ اور ضابطہ مقرر لیا ہی کہ جسپر بہت مسائل مبنے ہین کہ وہ قواعد کلیہ مسائل کے سیے دلایل مقرر ہین کہ انکے سمجھہ لینے سے مسائل کے ساتھہ مناسبت اور موالفت ہو جاتی ہی اور بوسیلہ اونکے مسائل ذہن مین قرار پذیر ہوتے ہین ننانوے قاعدہ کلیہ جمع ہوکر مقالہ ثانیہ مین بیان کیے گئے اور اگرچہ بعض قاعدہ ایسے ہین کہ اوسمین کچھہ مسائل مستثنی بھی ہو سکتے ہین لیکن اونکا کلیہ اور عام ہونا خلل پذیر نہین ہو سکتا ہی کیونکہ اور قواعد بعض امور کے مخصص اور مقید ہوتے ہین ۔

مقالہ دوسرا

(مادہ ۲) سب امور اپنے مقصود پر جاری ہوتے ہین یعنی جو حکم کہ کسی امر پر جاری ہو وہ اوسکے مقتضا اور مقصود پر جاری ہوگا (دیکھو مادہ ۱۲۵۰)

(مادہ ۳) عقود مین اعتبار مقاصد اور معانی کا ہی نہ صرف الفاظ اور عبارات جیسا بیع بالوفا مین حکم رہن جاری ہوتا ہی ۔

(مادہ ۴) شک سے امر یقینی زائل نہین ہوتا ہی ۔ مثلا گیہون کے ڈھیر پر کچھہ نجاست پڑے اور پھر تقسیم کیے گئے تو تمام کو نجس کہنا جائز نہوگا

(مادہ ۵) اصل یہہ ہی کہ ہر شی جس حال پر تھی اوسی حال پر رہے ۔ مثلا مشتری مدعی ہی کہ بیع برضا ہوے اور بائع مدعی ہو کہ بیع بجبر ہوئی تو حکم

رضا کا ہوگا - کیونکہ بقا اصل ہی -

(مادہ ۶) قدیم اپنی قدامت پر رہے - (دیکھو مادہ ۱۲۲۴)

(مادہ ۷) ضرر قدیم سے نہیں ہو سکتا ہی - (دیکھو مادہ ۱۲۱۴)

(مادہ ۸) ذمہ کا بری رہنا اصل ہی یعنی اگر ایک شخص نے دوسرے کا مال تلف کیا تو متلف کا قول معتبر ہوگا اور صاحب مال ثبوت زیادت پر گواہ لاسکتا ہی -

(مادہ ۹) صفات عارضہ مین اصل عدم ہی مثلاً مضارب اور رب المال نے وجود منفعت مین اختلاف کیا تو مضارب کا قول معتبر ہی اور رب المال ثبوت منفعت پر گواہ لاسکتا ہی -

(مادہ ۱۰) ایک امر جو کسی زمانے مین ثابت ہوجاوے جبتک کہ اوسکا خلاف پایا نہ جاوے ثابت رہیگا مثلاً ایک وقت ثابت ہوا کہ زید ایک چیز کا مالک ہی تو یہہ حکم ہوگا کہ اوسکی ملک باقی ہی جبتک اوسکا زایل کرنیوالا پایا نجاوے -

(مادہ ۱۱) اصل یہہ ہی کہ امر نو حادث وقت قریب سے متعلق کیا جاتا ہی مثلاً جب اختلاف واقع ہو ایک امر نو حادث کے زمانے مین تو وقت قریب اوسکو متعلق رہیگی جبتک کہ اوسکا تعلق زمانۂ بعید سے ثابت نہ ہوگا -

(مادہ ۱۲) اصل یہہ ہی کہ ہر کلام مین معنی حقیقی سیلیے جاتے ہین مثلاً کہا کہ یہہ گھر زید کا ہی تو یہہ اقرار ملک ہی نہ اخبار سکونت کا -

(مادہ ۱۳) دلالت النص کا صراحت النص کے مقابلہ مین اعتبار نہین ہی (دیکھو مادہ ۷۷)

دوسرے حاکم کے جنہیں یا باپ کے نزدیک حکم دوسرے مجتہد کا [illegible] رائے [illegible]

(مادہ ۱۴) جس قدر [illegible] نہیں [illegible]

(مادہ ۱۵) اگر ایک مقدمہ خلاف قیاس [illegible] دوسرے [illegible]

قیاس پر نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶) ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے نقض نہیں ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۷) مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے [illegible]

تنگی باعث وسعت اور قرض اور حوالہ اور حجر وغیرہ [illegible]

اصل پر بنے ہیں اور [illegible]

ہیں اسی قاعدہ سے مستنبط ہیں

(مادہ ۱۸) جب کوئی امر تنگ ہو جاوے اوس میں وسعت [illegible]

کسی امر میں مشقت واقع ہووے تو اوس میں وسعت [illegible]

(دیکھو مادہ ۳۷ -)

(مادہ ۱۹) شریعت میں نہ ضرر ہے نہ ضرر دینا ہے [illegible]

سکتا ہے

(مادہ ۲۰) ضرر زائل کیا جاتا ہے [illegible]

(مادہ ۲۱) ضرورت محظورات ممنوع کو مباح کرتی ہے۔ مقروض اگر قرض ادا نہ کرے تو اوسکا مال [illegible] قرض [illegible] لینا جایز ہے

(مادہ ۲۲) ضرورت بقدر ضرورت عمل کیا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۲)

۱۷ حکم عبارۃ النص وجوب حکم [illegible] نص معارض ہو

۱۸ حکم اشارۃ النص وجوب حکم [illegible] نص معارض نہ ہو

۱۹ حکم دلالۃ النص [illegible] مثل اشارۃ نص

۲۰ حکم مقتضاء النص [illegible] وجوب حکم [illegible] نص معارض نہ ہو

(مادہ ۲۳) جو امر کہ عذر کے سبب جائز ہوا ہے اوس عذر کے زوال سے زایل ہو جاتا ہے شیاً
فرد کی نسا و تسبب ازالہ ... ہو جاوے جائز نہیں —

(مادہ ۲۴) مانع اگر زایل ہو جاوے تو امر ممنوع پھر موجود ہو جاتا ہے (دیکھو مادہ ۵۹۹)

(مادہ ۲۵) ایک ضرر دوسرے ضرر سے زایل نہیں ہوتا ہے — (دیکھو مادہ ۱۲۲۱ ۱۲۸۸ و ۱۳۱۲) —

(مادہ ۲۶) ضرر عام کے دفع کے لئے ضرر خاص کا تحمل کر سکتے ہیں اور اسی لئے طبیب جاہل معالجہ سے منع کیا جاتا ہے — (دیکھو مادہ ۱۳۲۳)

(مادہ ۲۷) ضرر شدید ضرر خفیف سے زایل کیا جاتا ہے — (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۸) جب دو مفسدے اکٹھے ہو وین تو خفیف اختیار کرتے ہین اور شدید کو ترک کرتے ہیں — (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۲۹) جو شر کہ آسان ہو قبول کیا جاتا ہے نہ وہ شر کہ بہت مشکل ہو (دیکھو مادہ ۹۰۲)

(مادہ ۳۰) فساد دور کرنا منفعت حاصل کرنے سے بہتر ہے (مثلاً ایک ظالم کسی غیر کی ودیعت مستودع سے مانگتا ہے اوسکو جائز ہے کہ نہ دیوے اور انکار کر دے) امر موجع مودع کا مقتضا ہے اور ظالم کا

(مادہ ۳۱) جب تک ممکن ہو ضرر دور کیا جاوے (اسکی مثال مادہ ۱۱ مین گذر گئی)

(مادہ ۳۲) حاجت عام ہو یا خاص منزلہ ضرورت کے ہے اور اسی لئے اہل بخارا کی جب قرض بہت ہو گیا تو بیع بالوفا کی ضرورت واقع ہوئی اور اوسکو جائز کیا گیا

(مادہ ۳۳) اپنے ضرر کے لئے دوسرے کا حق باطل کرنا جائز نہیں ہے مثلاً اگر مجبور تشنگی

شدت میں دوسرے شخص کا کہانا کہا لیوے تو اوسکی قیمت بالعوض دینی ہوگی

(مادہ ۳۴) جس چیز کا لینا حرام ہے اوسکا دینا بھی حرام ہے (مثلاً مرد کو زیور پہننا حرام ہے اوسکا مرد بچہ کو بھی پہنانا حرام ہے)

(مادہ ۳۵) جس فعل کا کرنا حرام ہے اوسکی طلب اور خواہش بھی حرام ہے مثلاً زنا کہ اوسکی خواہش مثل فعل حرام کے ہے)

(مادہ ۳۶) عادۃ ایک حاکم ہے یعنے عادۃ عام ہو یا خاص تحکیم ... کرنے کے لیے حاکم یعنے دلیل ہوتی ہے (دیکھو مادہ ۱۰۹۵)

(مادہ ۳۷) جب سب لوگ ایک عمل کرنے لگیں تو وہ حجت واجب العمل ہوجاتی ہے مثلاً بیع وشرا میں جو مدت بیان نہیں ہوئی تو وہ مدت کہ بازار میں معروف ہے لیجائیگی — خیار ... بیان نہیں ہوا

(مادہ ۳۸) جو امر کہ باعتبار عادت کے ممتنع ہو وہ حقیقۃً ممتنع سمجھا جاویگا — (ان دونو مادون کا ایک ہی مصداق ہے)

(مادہ ۳۹) زمانہ کے تغیر سے احکام کا بھی تغیر ہوسکتا ہے (مثلاً جو امر کہ پہلے عادت نہ تہا اب مقرر ہوگیا تو اوس پر عمل ہوسکتا ہے) عادت تجار یا عادت ...

(مادہ ۴۰) معنی حقیقی بدلالت عادۃ ترک ہوسکتے ہیں — (دیکھو مادہ ۱۵۸۴)

(مادہ ۴۱) عادۃ کا اعتبار کثرت یا غلبہ پر ہے —

(مادہ ۴۲) جو امر کہ غالب اور شایع ہو اوسکا اعتبار ہے نہ نادر کا —

النادر کالمعدوم ... ترجیح ...

(مادہ ۴۳) جو امر کہ عرف مین معروف ہوگیا ہو وہ بمنزلہ شرط کے ہی +

(مادہ ۴۴) جو امر کہ تاجرون مین معروف ہوا ہو وہ اونمین بجاے مشروط و شرط کے ہی —

ملحقات الشرط +

(مادہ ۴۵) جو امر کہ عرف سے ٹھہر گیا ہو وہ گویا نص سے ثابت ہوگیا ہی

(مادہ ۴۶) اگر ایک کام کے لئے ایک امر مانع ہی اور دوسرا اوسکے لئے مقتضی ہی تو مانع پر عمل کیا جاتا ہے مثلاً راہن بحق ملک تصرف کا مقتضی ہی اور حق مرتہن اوسکا مانع ہی تو جب تک مرہون مرتہن کے قبضہ مین ہی راہن نہین بیچ سکتا ہی

(مادہ ۴۷) جو چیز کہ کسی چیز کے تابع ہے وہ اوسکے حکم مین بھی تابع ہے — مثلاً حمل والے مادہ اگر بیچے جاوے تو حمل بھی اوسکے ساتھ بکیگا —

(مادہ ۴۸) اور ایسے ہی تابع کا حکم علیحدہ نہین ہوسکتا ہی یعنے حمل بچے اپنے ماکے نہین بک سکتا ہی —

(مادہ ۴۹) اگر ایک شخص کسی چیز کا مالک ہوا تو جو چیزین کہ اوسکے لئے ضرور ہین سب کا مالک ہوگا مثلاً اگر کوئی ایک حویلی کا مالک ہوا تو راستہ وغیرہ کا بھی مالک ہوگا —

(مادہ ۵۰) جب اصل جاتی رہتی ہی تو فرع بھی جاتی رہتی ہی مثلاً گھر ملک مین نرہا تو اوسکے حقوق راہ وغیرہ کا مالک نرہا (دیکھو مادہ ۲۸۰)

(مادہ ۵۱) جو چیز کہ ساقط ہو گیا مثل معدوم پھر نہیں پیدا ہو سکتا ہے
(دیکھو مادہ ۸۷۳ و ۱۵۵۸ و ۱۵۶۴)

(مادہ ۵۲) جب اصل شے زایل ہو گئی تو جو چیز کہ اوسکے ضمن میں ہے وہ بھی زایل ہو گی (دیکھو مادہ ۱۵۶۶)

(مادہ ۵۳) جب اصل زایل ہو جاتی ہے تو بالضرور اوسکے بدل پر رجوع ہوتی ہے۔

(مادہ ۵۴) توابع میں ایسی چیز وں کی حاجت پڑتی ہے کہ اوسکے غیر میں اونکی حاجت نہیں ہے۔ مثلاً مشتری نے اپنی بایع کو وکیل کیا کہ مبیع پر قبضہ کرے تو جایز نہو گا اور اگر مشتری نے بایع کو تھیلہ دیا کہ غلہ ماپ کر اوسمیں بھر دے اور بایع نے غلہ ماپ کر اوسمیں بھر دیا تو یہ مشتری کا قبضہ متصور ہو گا۔

(مادہ ۵۵) ابتدا میں جو چیز جایز نہووے وہ انتہا میں جایز ہو سکتی ہے مثلاً ہبہ حصہ مشترک کا جایز نہیں ہے مگر جبکہ ایک قطعہ زمین ہبہ کر دیا اور پھر اوسمیں کوئی اور بھی حقدار نکلا تو باقی حصہ کا ہبہ باطل نہو گا اگرچہ یہ حصہ باقی بھی مشترک ہے۔

(مادہ ۵۶) بہ نسبت شروع کے آخر کار سہل ہے۔

(مادہ ۵۷) تبرع بدون قبض کے کامل نہیں ہوتا ہے مثلاً ہبہ بغیر قبضہ کے

پورا نہیں ہوتا ہے

(مادہ ۵۸) رعیت پر مصلحت سے تصرف کرنا ہے

(مادہ ۵۹) ولایت خاص بہ نسبت ولایت عام کے قوی ہوتی ہے

متولی وقف بہ نسبت قاضی کے اولی ہے

(مادہ ۶۰) کلام جبتک کہ ممکن ہو مہمل نکیا جاوے بلکہ اسکی معنی لئے جاوین

(مادہ ۶۱) جب حقیقی معنی نہ لے سکین تب معنی مجازی لئے جاوینگی

(مادہ ۶۲) جب کلام کی نہ معنی حقیقی درست ہوسکین اور نہ مجازی تب لاچار کلام مہمل کیا جاویگا

(مادہ ۶۳) جس چیز کی اجزا نہون اگر اوسمین سے بعض کا ذکر کرین تو بجاے ذکر کل کے ہوگا

(مادہ ۶۴) مطلق جبتک بالنص یا بالدلالت مقید نہو مطلق ہی رہتا ہے

(مادہ ۶۵) جو چیز کہ حاضر و موجود ہی اوسکا وصف کہنا لغو ہی بلکہ غایب کا وصف کرنا معتبر ہے مثلاً بایع نے اپنے گھوڑی اشہب کو جو روبرو ی موجود ہی ادہم کہہ کر بیچا اور اشارہ کیا کہ وہ یہ گھوڑا ہی تو بیع صحیح ہوگی اشہب گھوڑا بک جائیگا اور اگر گھوڑا موجود نہو اور کہا کہ اشہب گھوڑا مین نے بیچا اور ادہم حاضر کیا تو بیع نہوگی

(مادہ ۶۶) سوال اگرچہ جواب مین مذکور نہو تو بھی جواب مین لیا جاویگا

کہ یہہ اوسی سوال کا جواب ہی یعنے کوی امر جو سوال مین تصدیق کے
لئے مذکور ہوا ور اوسکے تصدیق کرے تو گویا اوس سوال کا اقرار کیا

(مادہ ۶۷) ساکت یعنے خاموش پر کوی قول نہ لگایا جاسکا گر
وعند الضرورۃ یعنے جب ضرورت واقع ہو تو کہین گے کہ اوسنے یہہ بات
کہی اگرچہ وہ ساکت رہا۔

(مادہ ۶۸) جس شے کی حقیقت پر اطلاع دشوار ہو تو اوسکی دلیل کا
اوسکے قایم مقام ہو گی کہ اوسکے ظاہر حال پر حکم ہو سکیگا (دیکھو مادہ ۱۶۸۴)

(مادہ ۶۹) خط مثل خطاب کے ہے (دیکھو مادہ ۶۰۶)

(مادہ ۷۰) گونگے کے جو اشارہ مقرر ہین وہ مثل بیان زبانی کے ہین

(مادہ ۷۱) مترجم کا قول بلا خلاف مقبول ہے۔

(مادہ ۷۲) جو گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہے۔

(مادہ ۷۳) جو احتمال کہ دلیل سے پیدا ہووے اوسکے ساتھ کوی
امر حجت نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک مریض نے حالت مرض موت مین ایک
اپنے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو یہہ اقرار بسبب اس احتمال کے
کہ مورث نے اور ونکے حرمان کے لئے کیا ہوگا اور یہہ احتمال بدلیل
مرض موت پیدا ہوا ہے قبول نہوگا جبتک کہ سب وارث اوسکے
تصدیق نکرین اور اگر حالت صحت مین ایک وارث کے قرض کا اقرار کرے تو

صحیح ہے کیونکہ یہ احتمال کہ اور وارثوں کے حرمان کے لئے کیا ہوگا بے دلیل ہے اور صرف توہم ہے۔

(مادہ ۷۴) توہم کا اعتبار نہیں ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۲۰۳ و ۱۷۴۱)

(مادہ ۷۵) جو امر کہ بدلیل ثابت ہو وہ گویا بمعاینہ ثابت ہے۔

(مادہ ۷۶) گواہ لانا مدعی پر اور قسم کھانا منکر پر لازم ہے۔

(مادہ ۷۷) گواہ خلاف ظاہر کے ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے اور قسم سے اصل دعوے باقی رہتا ہے۔

(مادہ ۷۸) گواہ حجۃ متعدیہ ہے (کہ سواء مدعا علیہ کے اوروں پر بھی حکم جاری ہوسکتا ہے مثلاً گواہوں سے ثابت ہوا کہ زید عمرو کا بیٹا ہے تو زید اوسکے باپ وغیرہ کا بھی وارث ہوسکتا ہے) اور اقرار حجۃ قاصرہ ہے۔ (مثلاً عمرو نے اقرار کیا کہ زید میرا بھائی ہے تو فقط عمرو کے حصہ میں شریک ہوگا اور اوسکی بھائی وغیرہ کا وارث او رشریک نہوگا (دیکھو مادہ ۱۶۴۲)۔

(مادہ ۷۹) آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔ (دیکھو مادہ ۱۵۸۷)

(مادہ ۸۰) اگر حجۃ میں تناقض ہو تو وہ حجۃ نہو گی یعنے شاہد جو اپنی شہادت سے پھر جاتیں تو وہ شہادت حجۃ نرہی گی لیکن اوس تناقض سے فیصلہ میں خلل نہو گا اگر قبل تناقض فیصلہ ہو گیا ہو یعنے فیصلہ بدستور جاری۔

البینة علی المدعی والیمین علی من انکر

ہوگا اور شاہد و مکفول جو محکوم بہ دینا پڑے گا ـ

(مادہ ۸۱) کبھی فرع پر حکم ثابت ہوتا ہے اور اصل پر ثابت نہیں
ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں زید کے قرض کا جو بکر پر ہے
ضامن و کفیل ہوں اور بکر اوسکا منکر ہے پس اس شخص پر بذریعہ دعویٰ
زید کا لازم ہوگا (دیکھو مادہ ۸۷)

(مادہ ۸۲) جو امر شرط پر معلق ہے بہ ثبوت شرط ثابت ہوتا ہے ـ

(مادہ ۸۳) جہانتک کہ ممکن ہو شرط کی رعایت کرینگے

(مادہ ۸۴) جو وعدہ کہ بشکل شرط معلق ہو لازم ہو جاتا ہے مثلاً ایک
شخص نے زید کو کہا کہ تو اپنی یہ چیز بکر کے ہاتھ بیچدے اگر وہ قیمت
نہ دیگا تو میں دونگا پس اگر مشتری نہ دیوے تو شخص مقر پر بسبب اوسکے وعدہ
مشروط و معلق کی قیمت لازم ہوگی ـ

(مادہ ۸۵) خراج (اجرت) ضمان سے ساقط ہو جاتا ہے ایک
شخص ایک چیز اپنے استعمال میں لایا اور وہ چیز تلف ہوگئی اور کسی وجہ سے
اوسپر ضمان ہی لازم آتا ہے تو اسصورت میں خراج یعنی اجرت استعمال
اوسپر لازم نہ آویگا ـ مثلاً ایک شخص نے بخیار عیب گھوڑا خریدا اور چند
دن سوار ہوتا رہا اور بخیار عیب واپس کیا اس صورت میں قیمت جو پہلی
دیا تھی وہ واپس لے لیگا اور نہ وہ کچھ اب کچھ نہ دیگا اور اگر اتفاقاً اوسکے

سوار ہونے سے گھوڑا مرجاتا تو قیمت خریدار پر لازم آئے تو اس صورت
مین خراج لازم نہین آتا ہے ـ

(مادہ ۸۶) اجرت اور ضمان دونو جمع نہین ہو سکتے ہین (دیکھو مادہ ۵۵۰)

(مادہ ۸۷) تاوان نفع کے ساتھہ لازم ہے یعنے جو شخص نفع کا
مستحق ہوگا وہ ضرر کا بھی متحمل ہوگا ـ (دیکھو مادہ ۱۱۵۲)

(مادہ ۸۸) نعمت بقدر نقمت اور نقمت بقدر نعمت (دیکھو مادہ
۵۰۶ ـ ۱۴۲۵ ـ ۱۳۲۶) و (۱۳۲۶)

(مادہ ۸۹) ہر کام اوسکے فاعل پر لگایا جاتا ہے نہ اوسپر کہ اوسنے
حکم کیا ہو جبتک کہ فاعل پر جبر نہو وے ـ

(مادہ ۹۰) فعل اوسپر لگایا جاتا ہے جو اوسکا مرتکب ہو نہ اوسپر جو سبب ہو
اگر ایک شخص نے راہ عام مین کنوا کھودا اور کسی اور نے ایک شخص کا
جانور کنوے مین ڈالدیا تو یہہ شخص پکڑا جاویگا نہ کنوا کھودنے والا
(دیکھو مادہ ۹۲۵)

(مادہ ۹۱) جو امر شرعًا جایز ہو اوسکے سبب سے ضمان لازم نہین آتا ہے
مثلاً ایک شخص نے اپنی زمین ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین کسیکا
جانور گر گیا تو کنوے والے پر کچھہ تاوان نہین ہے ـ

(مادہ ۹۲) مرتکب فعل اگرچہ عمدًا نہو وے ضمان دیگا (دیکھو مادہ ۹۱۷)

بوصم عرس... جسے ... شرع ... کی ... رباری دعیرہ

(مادہ ۹۳) جو شخص کہ کسی فعل کا سبب ہو بدون عمد کی ضمان ندیگا

(دیکھو مادہ ۶۰۳)

(مادہ ۹۴) چوپائی کا جرح و ضرر رسانی معاف ہی (دیکھو مادہ ۹۲۹)

(مادہ ۹۵) کسی کو حکم دینا کہ ملک غیر مین تصرف کری باطل اور لغو ہی

(مادہ ۹۶) کسی کو یہ جائز نہین ہی کہ ملک غیر مین بدون اوسکے

حکم کے تصرف کرے —

(مادہ ۹۷) کسی کو جائز نہین کہ بے وجہ شرعی کسی کا مال لے لے

(مادہ ۹۸) اگر کسی شے کے ملک کا سبب بدل گیا تو گویا اوس شے کی

ذات بدل گئی —

(مادہ ۹۹) جو شخص کسی چیز کو اوسکے وقت سے پہلے طلب کرے تو

وہ محروم رہتا ہی — مثلاً ایک شخص نے اپنے بیٹے کو اسلئے مار ڈالا

کہ اوسکا وارث ہو تو بسبب قتل کے میراث سے محروم رہیگا —

(مادہ ۱۰۰) جو شخص ایک کام اپنی سعی سے پورا کرچکا پھر اوسکے خلاف

اوسکی کوشش باطل ہے — (دیکھو مادہ ۱۰۲۴)

کتاب پہلی بیع کے بیان مین اوسمین ایک مقدمہ ہی اور سات باب مین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو بیع سے متعلق ہین —

ساب ۳

(مادہ ۱۰۱) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور اس سے تصرف ثابت اور واجب ہوتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲) تصرف پیدا کرنے کے لئے جو کلام ثانی صادر ہو وہ قبول ہے اور اوس سے عقد تمام ہو جاتی ہے (قبول وہ کلام ثانی ہے جو ایجاب یعنے کلام اول کے جواب مین صادر ہوا ہو)

(مادہ ۱۰۳) عاقدین کا آپس مین ایک امر پر التزام اور پیمان کر لینا عقد ہے جو ایجاب وقبول کے ربط دینے سے پیدا ہوتی ہے۔

(مادہ ۱۰۴) ایجاب وقبول کو آپس مین ربط اور تعلق بوجہ شرعی ہونے سے جو اثر ہوتا ہے اوسکو انعقاد کہتے ہین (یعنے ایک شخص مالک جنس اور دوسرا مالک قیمت ہو جاتا ہے)۔

(مادہ ۱۰۵) مال کو بدلے مال کے برضا باہمی لینا بیع ہے اور بیع کے ایک قسم وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے کہ منعقد نہین ہوتی ہے

(مادہ ۱۰۶) جو بیع کہ بوجہ مذکور منعقد ہوتی ہے وہ چار قسم ہے صحیح اور فاسد اور نافذ اور موقوف۔

(مادہ ۱۰۷) بیع غیر منعقد یعنے جو منعقد نہین ہوتی ہے وہ بیع باطل ہے۔

(مادہ ۱۰۸) وہ بیع کہ شرعا جایز اور مشروع ہو ذات مین بھی اور وصف مین بھی بیع صحیح ہے۔

کتاب بیع

(مادہ ۱۰۹) اور جو بیع کہ اصلاً تو مشروع ہو اور باعتبار بعض وصف کے اوسمین فساد ہو اوسکو بیع فاسد کہتے ہین اور اسکی بابت ساتوین باب مین بیان ہوگا

(مادہ ۱۱۰) اور بیع کہ اصلاً ہی مشروع نہو وہ بیع باطل ہے اسکا بیان ساتوین باب مین ہوگا)

(مادہ ۱۱۱) بیع موقوف وہ ہے جسمین حق غیر متعلق ہو جیسے بیع فضولی

(مادہ ۱۱۲) فضولی وہ شخص ہے کہ غیر کے مال مین بغیر اجازت شرعیہ تصرف کرے

(مادہ ۱۱۳) جس بیع مین حق غیر نہو وہ بیع نافذ ہے اور اوسکے دو قسم ہین لازم اور غیر لازم —

(مادہ ۱۱۴) جسمین خیارات وغیرہ نہون وہ بیع نافذ لازم ہے

(مادہ ۱۱۵) اور جسمین خیار ہو وہ بیع نافذ غیر لازم ہے

(مادہ ۱۱۶) دونو عاقدون مین کسی کو اختیار ہونا کہ بیع جاری رکھین یا فسخ کرین اسکو خیار کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۷) بیع قطعی کو بیع بات کہتے ہین —

(مادہ ۱۱۸) اگر بیع مین یہ شرط ہو کہ جب بائع ثمن واپس کر دے تو مشتری مبیع واپس کر دے اسکو بیع بالوفا کہتے ہین اور اسمین تین صورتین ہین یہ بیع جایز بھی ہے کیونکہ طرفین نفع لینے کے باب مین متفق ہین اور یہ بیع فاسد ہے کیونکہ طرفین ہر وقت فسخ عقد کے مختار ہین

اور یہہ عقد رہن بھی ہی کیونکہ مشتری کو یہہ قدرت نہین ہی کہ جنس کو کسی اور کے

ہاتھہ بیچ سکے - بموجب دفعہ کلیہ ۳۲ یا ۳

(مادہ ۱۱۹) بیع الاستغلال (بیع نفع لینے کی) بیع بالوفا ہی کہ
بیع استغلال یعنی قسم بیع کی سو ہا کسی کتاب مین نہین ہی
جسمین بایع یہہ شرط کرے کہ مین یہہ مال باجرت اور بکرایہ لونگا - (یہہ
بمعنی اجرت و موا کرایہ
قسم اور کتابون مین نہین پائیگے اور یہہ صورت جو بیان کئے گئی ہی اور رو سے

قواعد فقہ کے بیع فاسد ہی -

(مادہ ۱۲۰) بیع باعتبار حالات مبیع کے چار قسم ہے ایک بیع مال بمقابلہ

قیمت کے یہہ قسم جو بہت مشہور ہی اسکو بیع کہتے ہین دوم بیع صرف
بیع مطلق نے قید شرط متعلق بیع بازاری
سوئم بیع مقایضہ چہارم بیع سلم -

(مادہ ۱۲۱) بیع صرف جسمین نقد کو نقد کے بدلے بیچتے مین -
اشرفی کو روپیہ کے بدلے اور روپیہ کو پیسہ کے بدلے
(مادہ ۱۲۲) بیع مقایضہ جسمین جنس کو جنس کے بدلے بیچتے ہین اور کسی
جیسے کپڑا دیا غلہ یا جانور دیا اور کوئی چیز لی
یا ایک قسم کا غلہ دیا دوسری قسم کا غلہ لیا
جانب نقد نہو --

(مادہ ۱۲۳) بیع سلم قیمت پیشگی اور فی الحال دینا اور جنس مبیع بعد
خرید یا
ایک مدت کے لینا -

(مادہ ۱۲۴) استصناع ایک عقد ہی جو اہل صنعت یعنی کاریگرون سے کیے

جاتا ہی سو کاریگر تو صانع اور مشتری مستصنع اور شی مصنوع ہی -

(مادہ ۱۲۵) جس چیز کا انسان مالک ہو سے شے ہو یا نفع ہو وہ ملک ہے -

صانع مثل بایع مستصنع مثل مشتری مصنوع مثل مبیع استصناع عقد کب

(مادہ ۱۲۶) جس چیز پر کہ انسان کی طبیعت مایل ہو اور اوسکو اپنی حاجت کے لئے ذخیرہ کر سکیے اوسکو مال کہتے ہین منقول ہو یا غیر منقول ۔

(مادہ ۱۲۷) مال قیمتی کے دو معنے ہین ایک وہ مال کہ جس سے نفع لیا جاوے دویم مال محرز (جسکو اپنے قبضہ مین کرلیا ہو) مثلاً مچھلی کہ دریا مین سے متقوم نہین ہے اور جب اسکو پکڑ کر اپنے قبضہ مین کرلیا تو اب متقوم ہو گئے ۔

(مادہ ۱۲۸) مال منقول وہ ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ جا سکے مثلاً نقد اور جانور اور اسباب اور ماپنے اور تولنے کی چیزین (اور غلام اور لونڈے ۔)

(مادہ ۱۲۹) مال غیر منقول جو ایک جا سے دوسری جا نہ جا سکے مثل مکانات اور زمین جسکو عقار کہتے ہین ۔

(مادہ ۱۳۰) نقود جو نقد کی جمع ہے سونا اور چاندی پر بولا جاتا ہے

(مادہ ۱۳۱) عروض جو جمع عرض کی ہے اور ر بھی متحرک ہے صرف متاع اور قماش کو کہتے ہین نقود اور حیوانات اور مکیلات اور موزونات پر نہین بولے جاتے ہین ۔

(مادہ ۱۳۲) مقدرات وہ ہین کہ ماپنے کے ماپنے اور تولنے اور گننے اور گز کے ماپنے سے اونکی مقدار معین ہوتی ہے ۔

(مادہ ۱۳۳) کیلی وہ چیز ہے جو ماپ سے ماپی جاوے۔

(مادہ ۱۳۴) وزنی جو چیز کہ تولے جاوے

(مادہ ۱۳۵) عددی جو گنے جاوے۔

(مادہ ۱۳۶) ذرعی جو گز سے ماپے جاوے۔

(مادہ ۱۳۷) محدود جسکے حد اور اطراف متعین ہو سکین۔

(مادہ ۱۳۸) مُشاع وہ ہی جسمین حصہ مشترک ہون

(مادہ ۱۳۹) حصہ شایع وہ ہی جو شے مشترک کی ہر ہر جز مین پھیلا ہوا ہو

(مادہ ۱۴۰) جس چیز کے افراد مین باعتبار عرض کے تفاوت فاحش نہو وہ جنس ہے مثلاً انسان جنس ہے کہ اوسکے افراد مرد و زن سے خدمت لینے مین فرق نہین ہے

(مادہ ۱۴۱) بیع جزاف و مجازفہ وہ ہی کہ جسمین بیع مجموعہ بلا بیان مقدار کے ہو

(مادہ ۱۴۲) حق المرور راہ چلنے کا حق ملک غیر مین ہو۔

(مادہ ۱۴۳) حق الشرب نہر مین سے پانی لینے کا حصہ معین ہو۔

(مادہ ۱۴۴) حق المسیل پانی اور بدر رو اور پرنالہ کے جاری ہو نیکا حق جو گھر مین سے باہر کو نکلے۔ اور راولنی کا پانی جو باہر کے طرف گرے

(مادہ ۱۴۵) مثلی وہ شے ہی کہ اوسکا مثل اور ہم شکل بلا تفاوت معتد بہ کے بازار مین ملتا ہو جیسے غلہ کپڑا و غیرہ

(مادہ ۱۴۶) قیمتی وہ چیز ہی کہ جسکا مثل نہو اور اگر ہو تو قیمت مین

بہت تفاوت ہو۔

(مادہ ۱۴۷) عددیات وہ چیزین ہین کہ شمار ہو کر بکین اور اونکی قیمت مین فرق نہو انکو مثلیات بھی کہتے ہین (مثلاً انڈی بسقدار یہ)

(مادہ ۱۴۸) عددیات متفاوتہ جو ہر فرد کی قیمت مین فرق ہو اونکو قیمتی کہتے ہین (مثلاً بکریان)

(مادہ ۱۴۹) بیع مبادلۃ المال بالمال ہو اور ایجاب و قبول کو بھی کہتے ہین کیونکہ یہہ مبادلہ مذکورہ پر دلالت کرتے ہین —

(مادہ ۱۵۰) مبیع محل بیع ہے —

(مادہ ۱۵۱) مبیع جو چیز بکتی ہے یعنی جو اصل مال بیع مین متعین ہوتا ہو اور وہی معاملہ بیع مین مقصود ہو کیونکہ انتفاع اوسی مال سے ہوتا ہو اور زرثمن تو مبادلہ کا وسیلہ ہو —

(مادہ ۱۵۲) ثمن جو چیز کہ مبیع کے بدلے دیا جاتا ہو اور ذمہ پر لازم ہوتا ہو

(مادہ ۱۵۳) ثمن مسمّی جو عاقدین آپس مین وقت بیع کے برضامندی قیمت متعین کرلیوین خواہ قیمت حقیقی کے برابر ہو یا اوس سے کم ہو یا اوس سے زیادہ

(مادہ ۱۵۴) قیمت ثمن حقیقی ہو اقیمت وہ ہو جو بازار مین جانچنے والے اور انکنے والے مول کہین)

بعد تعین ہونے ثمن مسمی کے مشتری ثمن مین کچھہ زیادہ کردے یا بائع کچھہ کم کردے جایز ہے مثل مہر۔

(مادہ ۱۵۵) مُثمَن جو چیز کہ بعوض ثمن کے بکے (یعنے مبیع)

(مادہ ۱۵۶) تاجیل ادای دین کے لیے کوئی وقت معین ٹھرانا -

(مادہ ۱۵۷) تقسیط اوائے دین تعاریق اور بااوقات یعنی قسط قسط ادا کرنا

(مادہ ۱۵۸) دین جو ذمہ پر ثابت ہووے مثلاً دراہم جو نقد موجود نہوں یا مثلاً دراہم اور گیہون کا ڈھیر موجود تو ہے پر جبتک کہ گن کر یا تول کر جدا نہ کیا ہو اور اگر چہ ہین سب دین سے (دین جو معاملہ بیع وغیرہ سے ذمہ پر لازم ہوی

(مادہ ۱۵۹) عین جو شئے بیع وغیرہ مین معین اور مشخص کرین مثلاً گھر اور گھوڑی اور کرسی اور ڈھیر گیہون کا اور ڈھیر دراہم کا -

(مادہ ۱۶۰) بایع جو بیچے - یعنے بیچنے والا

(مادہ ۱۶۱) مشتری جو خرید ے - یعنے خریدنے والا

(مادہ ۱۶۲) متبایعان بایع اور مشتری عاقدین (اور متعاقدین) بھی انھین کہتے ہین

(مادہ ۱۶۳) عقد بیع جو ہو چکی ہو اوسکا زایل کرنا اقالہ ہے -

(مادہ ۱۶۴) التغریر مبیع کا ایسا وصف بیان کرنا جو حقیقت مین اوسمین نہو - (دہوکا دینا) غرض ایسی ہو کہ دہوکا و فریب

(مادہ ۱۶۵) بیسوان حصہ عروض کی قیمت مین اور دسوان حصہ حیوانات کے قیمت مین اور پانچوان حصہ زمین کی قیمت مین یا زیادہ زیادت نفع غبن فاحش ہے -

(مادہ ۱۶۶) جو چیز کہ کوئی اوسکی آغاز کا جاننے والا موجود نہو قدیم تصور کیجائیگی

پہلا باب اون مسایل کا ذکر جو عقد بیع سے متعلق ہین اور اسمین پانچ فصل ہین —

فصل اول جو امور بیع کے رکن سے متعلق ہین —

(مادہ ۱۶۷) بیع ایجاب وقبول سے منعقد ہوتی ہے —

(مادہ ۱۶۸) ہر شہر کی اصطلاح مین جو دو لفظ بیع کے لئے مستعمل ہوتے ہین ایجاب وقبول سے ہے —

(مادہ ۱۶۹) ایجاب وقبول دو نو ماضی کے صیغہ ہوتے ہین مثلاً مین نے بیچا اور مین نے خریدا جو لفظ اول کہا جاوے وہ ایجاب ہے اور جو بعد کہا جاوے وہ قبول ہے مثلاً بایع کہے مین نے بیچا اور مشتری کہے مین نے مول لیا تو قول بایع ایجاب ہے اور قول مشتری قبول ہے — اور اگر مشتری اول کہے کہ مین نے خریدا اور بایع کہے مین نے بیچا تو قول مشتری ایجاب ہے اور قول بایع قبول ہے اور ایسے ہی جو الفاظ کہ مالک کرنے اور مالک ہونے پر دلالت کرتے ہین مثلاً بایع کہے کہ مین نے عطا کیا یا مالک کیا اور مشتری کہے مین نے لیا یا مالک ہوا یا راضی ہوا اون سے بھی بیع منعقد ہوجاتی ہے —

(مادہ ۱۷۰) صیغہ مضارع سے کہ صرف حال پر دلالت کرے بیع منعقد ہوجاتی ہے مثلاً اب بیچتا ہون یا اب مول لیتا ہون اور اگر صرف استقبال مراد ہے تو بیع منعقد نہین ہوسکتی ہے —

(مادہ ۱۷۱) صیغہ استقبال فقط وعدہ ہے مثلاً بیچونگا یا خریدونگا اس سے انعقاد نہین ہوسکتا ہے ۔

(مادہ ۱۷۲) صیغہ امر سے بیع منعقد نہین ہوتی ہے مثلاً بیچدے یا خریدلے مگر جب کہ باقتضاء کلام حال پر دلالت کرے مثلاً مشتری نے بایع سے کہا کہ یہہ مال اتنے درم کو میرے ہاتھہ بیچدے بایع نے کہا کہ مین نے بیچا بیع ہوگی ۔ اور اگر بایع نے مشتری کو کہا کہ یہہ مال اتنے کو لیلو مشتری نے کہا کہ مین نے لے لیا پھر بایع نے کہا کہ لیلو یا کہا اللہ برکت دے تو بیع ہوگی کیونکہ یہہ کلمات قبول پر دلالت کرتے ہین

(مادہ ۱۷۳) جیسا ایجاب وقبول روبرو کے ہوتا ہے ویسا ہی بذریعہ خط وکتابت کے ہوسکتا ہے ۔

(مادہ ۱۷۴) جو اشارہ گونگہ کے لئے مقرر ہین اوسے گونگہ کا ایجاب وقبول ہوتا ہے ۔ مگر گونگے کے طلاق کی اشارہ سے معتبر نہین

(مادہ ۱۷۵) چونکہ یہہ ثابت ہے کہ ایجاب وقبول برضامندی طرفین ہوتا ہے اگر کوئی فعل ایسا ہو کہ تراضی پر دلالت کرے تو بیع منعقد ہوجاویگی اسکو بیع بالتعاطی کہتے ہین اگرچہ لفظاً ایجاب وقبول نہو مثلاً مشتری نے نان بائی کو کچھہ پیسے دئے اور اسنے کچھہ روٹی اوسکو دی تو یہہ بیع منعقد ہوگی یا مشتری نے کچھہ پیسہ بایع کو دیدی اور ایک جنس اسباب اوٹھا لیا

بایع چپ رہا یا مشتری نے پانچ دینار گیہون والے کو دیکر کہا کہ ایک مُد گیہون سکتنے کو دیتا ہی بائع بولا ایک دینار کو مشتری چپ ہو گیا اور گیہون طلب کی بایع نے کہا کل دونگا بیع منعقد ہوگئی اگرچہ ایجاب و قبول نہوا۔ اور بایع کل کے روز اسی بہاؤ سے گیہون دیگا اگرچہ کل ڈیڑھ دینار کو ایک مُد ہوگیں۔ اور ایسے ہی اسکے برعکس بھی ہوگا یعنے جب سستے ہو جاوین تب بھی مشتری اوسی بہاؤ سے لیگا۔ اور ایسا ہی کہ اگر قصاب کو پانچ قرش دیکر کہا کہ اس جانب سے بکری کا گوشت کاٹ دے اوسنے اوسی جانب کا گوشت کاٹ کر تولدیا مشتری لے لیگا اور اوسکو یہہ اختیار نہوگا کہ نہ لے سکے۔ (مُد ایک رطل اور ثلث رطل ہی یا جسقدر کہ آدمی اپنے دونو ہاتھ پھیلا کر لے سکے اسی لیے اوسکو مد کہتے ہین)

(مادہ ۱۷۶) اگر بیع مین تبدیل ثمن کے لئے تکرار ہو مثلاً بایع نے کہا کہ ثمن زیادہ کر دیا مشتری نے اوسکو کہا کہ کچھ کم کرو تو جو قبول کہ آخر ہوگا اوسیر بیع منعقد ہوگی —

فصل دویم اس بیان مین کہ قبول و ایجاب آپسمین موافق ہووین —

(مادہ ۱۷۷) اگر ایک ایجاب کرے تو قبول اوسکے مطابق ہونا چاہیئے نہ ثمن مین زیادہ و کم نہ بیع مین زیادہ و کم نہ اوسکے خلاف مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ تہان ایکسو قرش کو مین نے بیچا تو مشتری اسی بیان پر قبول کر سکتا ہی

نہ یہہ کہے کل تہان یا نصف تہان بچاس قرش کو - اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار قرش کو مین نے بیچے جاسئیے کہ مشتری تین ہزار کو دونو گھوڑے لیوے نہ یہہ کہ ایک گھوڑہ ڈیڑ ہزار قرش کو لیوے

(مادہ ۱۷۸) اگر مقدار ایجاب وقبول مین ضمناً مذکور ہوگی تو یہہ موافقت ضمنی کافی ہوگی مثلاً بایع کہا کہ یہہ مال ایکہزار قرش کو مین نے بیچا مشتری بولا کہ مین نے ڈیڑ ہزار کو خریدا تو ایک ہزار پر دونو کا اتفاق ہوگیا اور بیع منعقد ہوگی - اگر اس صورت مین بایع اسی مجلس مین پانچ سو بھی قبول کرلے تو ڈیڑ ہزار پر بیع ہوکر پانچ سو قرش مشتری زیادہ دیگا اور ایسی اگر مشتری نے کہا کہ مین نے ایکہزار قرش کو یہہ مال مول لیا اور بایع بولا کہ آٹھہ سو قرش کو مین نے بیچا تو اٹھہ سو قرش پر بیع منعقد ہوگی اور دو سو قرش مشتری کم دے گا -

(مادہ ۱۷۹) چند چیزون کے لئے جو ایک ہی صفقہ مین ایجاب کیا گیا خواہ ہر ایک کی قیمت جدا جدا بیان ہووے یا نہووے تو بھی مشتری کل اشیا پر بعوض کل قیمت کے قبول کرے گا نہ یہہ کہ ایک ایک چیز کو اوسکی قیمت سے جو بیان ہوی ہے لے سکے کیونکہ تفریق صفقہ لازم آتا ہے مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ دو گھوڑے تین ہزار کو مین نے بیچے یہہ گھوڑا دو ہزار قرش کا ہے اور دوسرا ایکہزار کا یا یہہ دونو ڈیڑ ڈیڑ ہزار کے ہین تو دونو گھوڑے تین ہزار

قرش کو لیگا نہ یہہ کہ ایک ایکہزار کو اور دوسرا دو ہزار کو کیونکہ ایجاب تو ایک ہی تہا جدا جدا قبول کیونکر ہوسکتا ہی اور ایسی ہی اگر بایع نے کہا کہ مین نے یہہ تین تہان بیچے کہ ہر ایک کی قیمت ایک ایک سو قرش ہی مشتری نے کہا کہ ایک تہان سو قرش کو مین نے لیا یا دو تہان دو سو قرش کو مین نے لئے تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۰) اگرچند اشیاء کی قیمت جدا جدا بیان ہووے اور ہر شے کے لئے ایجاب بہی جدا جدا کیا تو ہر ایک شے کے لئے قبول بہی جدا جدا ہوسکتا ہی اور ہر ایک کی بیع علاحدہ ہوسکی گی مثلاً کہا کہ یہہ شے ایک ہزار کو مین نے بیچی اور یہہ دوسری شے دو ہزار کو مین نے بیچی اب مشتری جسکو چاہی اوسکی قیمت سے لے سکتا ہی (صفقہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنیکو کہتے ہین اور عرب مین دستور تہا کہ جب کوی معاملہ کرتے تہے تو آپسمین ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے تہے کہ یہہ معاملہ طے ہوگیا اور اس سے کوئی نہ پہرے گا اسلئے اب بجاے عقد کے صفقہ بولا جاتا ہے)

فصل سویم مجلس بیع کا حق کب تک ہی —

(مادہ ۱۸۱) اوس جای کو جہان عاقدین عقد بیع کے لئے جمع ہووین مجلس بیع کہتے ہین —

(مادہ ۱۸۲) ایجاب کے بعد جبتک کہ اوسی مجلس مین قبول صادر ہووے

اور مجلس دراز رہی ایجاب کہنے والے کو اختیار ہے کہ اپنے ایجاب پر قایم رہے یا نرہے۔ مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے مول لیا اور فوراً دوسرے نے یہہ نہ کہا کہ مین نے لیا یا بعد یا بلکہ بہت دیر کے بعد مجلس کے تمام ہونے سے پہلے کہا تو بیع متحقق ہوگی اگرچہ مجلس بہت دیر تک رہی —

(مادہ ۱۸۳) اگر مجلس بیع مین ایک نے ایجاب کے بعد قبول سے پہلے فعل کیا کہ اعراض پر دلالت کرے تو ایجاب باطل ہوجایگا اور اسکے بعد جو قبول واقع ہو اوسکا اعتبار نہین مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیچا یا کہا کہ مین نے خریدا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے کسی اور کام یا کسی اور کلام کے ساتھہ مشغول ہوا کہ بیع سے اوسکو علاقہ نہین تو ایجاب باطل ہوگیا اور اوسکے بعد قبول کا اعتبار نہین اگرچہ مجلس تمام نہو —

(مادہ ۱۸۴) اگر ایجاب کے بعد بایع نے قبل قبول اعراض کیا تو ایجاب باطل ہوا اور اوسی مجلس مین دوسرے نے قبول کیا تو بیع نہوگی مثلاً بایع نے کہا کہ مین نے یہہ متاع بیچی پھر اس سے پھر گیا اب مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ متاع خریدی تو بیع نہوگی —

(مادہ ۱۸۵) اگر مجلس بیع مین ایکبار ایجاب ہوا اور ابھی قبول نہوا تھا کہ اوس نے دوبارہ ایجاب کیا تو ایجاب اول لغو ہوجایگا مثلاً بایع نے

کہا کہ یہہ شئے ایکسو دس روپئے کو مین نے بیچی اور ابھی قبول ہوا تہا کہ بایع نے کہا کہ مین نے ایکسو پچیس روپئے کو بیچی تو ایجاب اول لغو متصور ہوگا اور قبول ایجاب ثانی پر ہوسکیگا —

فصل چہارم جو بیع کہ بشرط واقع ہوا وسکا بیان

(مادہ ۱۸۶) جو شرط کہ بیع مین کئے جاوے اگر موافق اور مقتضای عقد کے ہی تو بیع بھی صحیح ہے اور شرط بھی معتبر مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ جب تک قیمت نہ لون کا مبیع نہ دونگا تو یہہ صحیح ہے کیونکہ قبضہ منجملہ مقتضی عقد کے ہے —

(مادہ ۱۸۷) جو شرط کہ بیع کی تاکید کرے بیع صحیح ہی اور شرط بھی معتبر ہے مثلاً بایع نے یہہ شرط کی کہ مشتری اپنی فلان چیز اوسکے پاس گروی کرے یا کسی اور کو قیمت کا ضامن دیوے تو یہہ بیع صحیح ہی اور یہہ شرط تسلیم قیمت کیلئے سوید ہی جو مقتضاے عقد ہے

(مادہ ۱۸۸) جو امر کہ بلد مین متعارف اور مشہور ہوا وسکا شرط کرنا صحیح ہی مثلاً مشتری نے کہا کہ مین نے یہہ پوستین اس شرط پر خریدا کہ اسکو استر لگادی یا قفل خریدا کہ کیواڑ مین لگادی یا کپڑہ لیا کہ اوسکو پیوند لگادے تو بیع صحیح ہوگی اور بایع پر اس شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا —

(مادہ ۱۸۹) اگر ایسی شرط کی کہ جسمین طرفین کا کچھہ فایدہ نہین ہی تو بیع

بیع صحیح اور شرط لغو ہی مثلاً یہہ کہا کہ یہہ گھوڑا اس شرط پر بیچا کہ کسی اور کے ہاتھ نہ بیچنا یا اسکو چراگاہ مین چھوڑ دینا تو بیع صحیح ہے اور شرط لغو ہے

فصل ششم اقالہ یعنے فسخ بیع کے بیان مین —

(مادہ ۱۹۰) عاقدین کو اختیار ہی کہ برضامندی بیع فسخ کردین —

(مادہ ۱۹۱) اقالہ مثل بیع کے ایجاب وقبول سے ہوتا ہی مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے بیع کو اقالہ کیا یا فسخ کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کسی نے یہہ کہا کہ بیع کا مجکو اقالہ کردے اور دوسرا بولا کہ مین نے کردیا اقالہ صحیح ہوا اور بیع فسخ ہو گئی —

(مادہ ۱۹۲) اقالہ تعاطی سے بھی جو قایم مقام ایجاب قبول کے ہی صحیح ہوتا ہی —

(مادہ ۱۹۳) جیسا بیع مین مجلس ایک ہونا لازم ہی ویسا ہی اقالہ مین بھی لازم ہی یعنے لازم ہے کہ قبول اقالہ مجلس ایجاب مین کیا جاوے اگر اوسی مجلس مین بعد ایجاب کے قبول سے پہلے کسی نے ایسا کام یا کلام کیا کہ اعراض پر دلالت کرے یا بعد ایجاب کے قبول سے پہلے مجلس برخاست ہوی تو اب اقالہ نہوگا اور قبول لغو ہوگا —

(مادہ ۱۹۴) مگر شرط یہہ ہی کہ بیع مشتری کے پاس موجود ہو اگر بیع تلف ہو گئی تو اقالہ صحیح نہوگا —

(مادہ ۱۹۵) اگر مبیع کچھ تلف ہو گئی تو باقی مین اقالہ بمقدار اوسکے
قیمت کے صحیح ہوگا مثلاً ایک قطعہ زمین معہ زراعت خریدا اور کچھ
زراعت مشتری نے کاٹ لی تو زمین اور باقی زراعت مین بقدر
قیمت اقالہ ہو سکتا ہی —

(مادہ ۱۹۶) قیمت کا تلف ہوجانا اقالہ کو منع نہین کرتا ہی (کیونکہ
قیمت متعین نہین ہوتی ہی جو روپیہ کہ مشتری نے دیا تہا اگر ہو تو اور نہ
اوسکے عوض دی سکتا ہی)

باب دوم جو مسائل کہ مبیع کے ساتھہ متعلق ہین اور اسمین چار فصلین ہین

پہلی فصل مبیع کے شرائط اور اوصاف کے بیان مین —

(مادہ ۱۹۷) لازم ہے کہ مبیع موجود ہووے —

ہاں مستثنیٰ ہے بیع سلم

(مادہ ۱۹۸) لازم ہی کہ مبیع ایسی ہو کہ بائع اوسکے دیدینے پر قدرت
رکھتا ہو

مبیع کا [illegible] مقدور التسلیم ہو
مع قدرت دیکھو مادہ ۲۰۹

۲۱۰
(مادہ ۱۹۹) لازم ہی کہ مبیع مال متقوم یعنے قیمتی ہو — دیکھو مادہ

[illegible] مردار نہ ہو جو محل بیع نہیں

(مادہ ۲۰۰) لازم ہی کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو —

(مادہ ۲۰۱) مبیع کے جب احوال اور اوصاف ایسے بیان ہون کہ اور
در صورت مبیع حاضر و موجود ہو سکے
چیزون سے اوسکو تمیز ہوجاوی تب مبیع معلوم ہو جاتی ہی مثلاً اتنے سیر گیہون
مجھکو بیچی
جو اینہ اسنے) بیچی یا کوئی زمین اوسکے حدود بیان کرکے بیچی تو

مبیع معلوم ہوگئی اور بیع صحیح ہوگئی -

(مادہ - ۲۰۲) جب مجلس بیع مین مبیع موجود ہو تو صرف اشارہ اوسکے طرف کافی ہے مثلاً بایع نے کہا یہہ جانور مین نے بیچا اور مشتری اوسکو دیکھہ رہا ہے اور بولا کہ مین نے یہہ جانور مول لے لیا بیع صحیح ہے -

(مادہ - ۲۰۳) یہہ ہی کافی ہے کہ مبیع مشتری کو معلوم ہو وی تو کچھہ ضرورت نہین ہے کہ مبیع کا بیان اور اوسکی تعریف کسی اور وجہ سے کیجاوے

(مادہ - ۲۰۴) جب مبیع کو متعین کیا تو وہ متعین ہوگئی یعنے بایع نے سامان موجود مجلس کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے یہہ سامان بیچا اور مشتری نے قبول کرلیا تو بایع پر لازم ہے کہ وہ ہی سامان معینہ مشتری کو دیدیوی اور بایع اوسکو اختیار نہین ہے کہ اور سامان اوسی کے جنس کا دیوی -

فصل دویم بیان اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز ہے اور اون چیزون کا کہ اونکی بیع جایز نہین ہے -

(مادہ - ۲۰۵) معدوم کی بیع باطل ہے اور جو پہل کہ ابہی ظاہر نہین ہوا اوسکی بہی بیع باطل ہے -

(مادہ - ۲۰۶) اگر درخت پر تمام پہل ایک ہی بار نمودار ہوگئے خواہ قابل کھانے کے ہون یا نہون اونکی بیع صحیح ہے -

(مادہ - ۲۰۷) جو پہل کہ ایک ہی بار نمودار نہین ہوتے ہین بلکہ تہوڑے تہوڑے

بو دار ہوتے ہین مثلاً میوہ اور پھول اور پتا اور ترکاریان تو جب تھوڑے
بو دار ہووے انکی بیع مع اونکی جو بو دار ہوتے جاتے ہین گے ایک ہی صفقہ مین صحیح ہو گی

(مادہ-۲۰۸) جب کوئی چیز بیچی اور اوسکی جنس بیان کر دی اور ہو شرط ٹہرا ہوا
کہ مع اور جنس کے ہی تو بیع باطل ہی مثلاً شیشہ یہ کہکر بیچا کہ وہ الماس ہی تو بیع باطل ہے

(مادہ-۲۰۹) جو ایسی چیز ہو کہ بایع اوسکے دیدینے پر قدرت نہ رکھتا ہو اوسکی
بیع باطل ہی مثلاً کشتی دریا مین ڈوب گئی اور اوسکو نکال نہین سکتے ہین یا کوئی
جانور بھاگ گیا کہ اوسکے پکڑنے اور دینے پر قدرت نہیں رہتی ہے۔

(مادہ-۲۱۰) جو چیز کہ لوگ اوسکو مال نہین جانتے ہین اوسکا خرید و فروخت
باطل ہی مثلاً مردار جانور اور یا آزاد آدمی کے

(مادہ-۲۱۱) جو مال کہ قیمتی نہو اوسکی بیع باطل ہی۔

(مادہ-۲۱۲) ایسی چیز کے ساتھہ خریدنا کہ قیمتی نہووے بیع فاسد ہی۔

(مادہ-۲۱۳) مجہول کی بیع فاسد ہی مثلاً بایع نے کہا کہ جتنے چیزین میری ملک
ہین سب مین نے بیچین اور مشتری نے کہا کہ مین نے خریدین پر وہ ان
چیزون کو پہچانتا بھی نہین ہی تو یہہ بیع فاسد ہی۔

(مادہ-۲۱۴) حصہ مشترک معلوم کا بیچنا بدون جدا کرنیکے صحیح ہی مثلاً زمین
مین سے تہائی یا آدہا یا دسوان حصہ کو نقسیم ہوکر جدا نہوا ہو

(مادہ-۲۱۵) بے اجازت شریک کے اپنا حصہ مشترک و معلوم بیچنا صحیح ہے

(مادہ - ۲۱۶) حق مرور اور حق شرب اور حق مسیل زمین کے ساتھہ بک سکتے ہین اور پانی نالے کے ساتھہ بِک سکتا ہے۔

فصل سوم جو مسایل کہ کیفیت بیع سے متعلق ہین۔

(مادہ - ۲۱۷) جیسا بیع موزونات اور مکیلات اور عددیات اور مذروعات کے تولنے اور ماپنے اور گز سے ماپنے سے صحیح ہی ایسا ہی اندازہ اور اٹکل پر بھی اونکا بیچنا جایز ہی مثلاً گیہون یا انگور کا ڈھیر اندازہ اور اٹکل سے بیچا یا کوئی سامان اندازہ اور اٹکل سے کرایہ لیا یا دوسری جای اوٹھا کر لے گیا یہہ سب صحیح ہی۔ بیع بالاستعلاء

(مادہ - ۲۱۸) اگر اس شرط پر بیچا کہ ایک پیمانہ معین یا ایک بٹ معین سے ماپ یا تول دے بیع صحیح ہی اگرچہ مقدار پیمانہ کی اور وزن بٹ کا معلوم نہو۔

(مادہ - ۲۱۹) جو چیز کہ تنہا بک سکے اوسکا استثنا جایز ہی مثلاً خوشہ انگور جو تنہا بیچے جاتے ہین یہہ بھی جایز ہی کہ ایک درخت کے سب انگور اس شرط پر بیچین کہ دو چار سیر اوسمین سے نکال لین گے۔

(مادہ - ۲۲۰) معدودات کی بیع ایک ہی صفقہ مین باوجود بیان قیمت ہر فرد اور ہر قسم کی جایز ہی مثلاً ایک ڈھیر گیہون کا یا (۶۰) صاع لکڑیونکی ایک کشتی یا ایک ریوڑ بکریونکا یا ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ایک ماپ گیہونکی یا ایک سو رطل لکڑی کی یا ایک بکری کی یا ایک گز بانات کی یہہ قیمت ہی فی رطل
(صاع قریب پانچ سیر کے ہی اور رطل قریب آدہ سیر کے ہی)۔

(مادہ ۲۲۱) جیسا زمین گز اور جریب سے ماپ کر بک سکتی ہے ایسی ہی فقط حدود بتا
(زنجیر گز وغیرہ سے ۳۳ فٹ طول جسکے ۱۱ گز ہوتے ہیں)
ہو کر بھی بک سکتی ہے

(مادہ ۲۲۲) جس مقدار پر بیع ہوگی اوسی کا اعتبار ہے نہ اوسکے سوا

(مادہ ۲۲۳) مکیلات اور عددیات متقاربہ اور وہ موزونات کہ جنکے تھوڑے
تھوڑے بیچنے میں نقصان نہیں ہو سکتا ہے جملہ کے مقدار بیان کرکے بیچیں تو بیع صحیح
ہوگی خواہ کل کی قیمت بیان کریں یا ہر ہر کیل اور عدد اور رطل کی قیمت بیان ہووے
وقت تسلیم کے اگر بیع پوری ہے تو بیع لازم ہوگی اور اگر نقصان رہا تو مشتری چاہیے
بیع فسخ کردے یا جسقدر موجود ہے اوسکی قیمت پر لیوے اور اگر زیادہ نکلے تو زاید حق بایع
وہ لیلگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گیہوں پچاس کیل ہیں پانچ سو قرش کو یا پچاس کیل ہیں
اور ہر کیل دس قرش کو ہے اور وقت تسلیم بھی پچاس کیل نکلے بیع لازم ہوگی اور اگر پینتالیس
کیل ہوں تو مشتری چاہے بیع فسخ کرے اور چاہے چار سو پچاس قرش کو خرید لے اور اگر
پچپن کیل ہوں تو پانچ کیل زاید بایع کے ہیں اور ایسی ہی اگر ایک سو انڈے اس بیان
سے بیچے کہ یہہ سب پچاس قرش کے ہیں اور وقت تسلیم بھی اتنے ہی نکلے تو بیع لازم ہے
اور اگر نوے ہیں تو مشتری چاہیے بیع فسخ کرے یا چاہے نوے انڈے پینتالیس قرش کو لیوے
اور اگر ایک سو دس ہیں تو دس بایع کے ہیں اور ایسی ہی ایک مٹکا گھی کی بیچی کہ
اس میں سو رطل گھی ہے اسی قیاس پر جو ذکر ہوا

(مادہ ۲۲۴) اور اگر موزون ایسی شے ہے کہ اسکے ٹکڑے کرنے سے نقصان اور

ضرر ہوتا ہو اور کل موزون کے مقدار اور قیمت بھی بیان کی گئی تو کل پر بیع
ہو گی اگر وقت تسلیم کامل ہو تو بہا اور اگر ناقص ہو تو مشتری کو اختیار ہی
کہ بیع فسخ کرے یا کل قیمت پر ناقص ہی لیلیوے اور ایسی ہی اگر زاید ہو تو بھی
اسی قیمت پر سب مبیع لیلیگا بایع کو زاید پر کچھ حق نہین ہو مثلاً الماس کا نگینہ پانچ قیراط
بیس ہزار قرش کو بیچے اگر ساڑھے چار قیراط ہون مشتری اُتنی ہی قیمت پر
لیلے یا بیع فسخ کرے اور اگر ساڑھے پانچ قیراط ہون تو بھی اوسی قیمت پر
لیگا اور بایع کو نہ اختیار فسخ ہوگا اور نہ آدھا قیراط واپس لے سکیگا کیونکہ
الماس کو توڑنے سے ضرر ہوتا ہی (قیراط ہر جگہ مختلف ہی مکہ مین دینار کا چوبیسوان
حصہ ہی اور عراق مین بیسوان حصہ ہی)

(مادہ ۔ ۲۲۵) اور اگر موزون ایسی شے ہی کہ اوسکے ٹکڑے کرنے سے
ضرر ہوتا ہی اور اوسکی مقدار اور اوسکی اجزا اور اقسام کی قیمت اور تفصیل
بیان کی گئی اگر وقت تسلیم کم یا زاید نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ یا بیع فسخ
کرے یا یہ سب ناقص ہو یا زاید اوس حساب سے لیوے کہ اوسکے اجزا
اور اقسام کی قیمت کی تفصیل بیان کی گئی مثلاً ایک چادر تانبے کی اس بیان پر
کہ یہ پانچ رطل ہی اور ہر رطل چالیس قرش کو بیچے اور وقت تسلیم کے ساڑھے
چار رطل نکلے تو مشتری ایکسو اسی قرش دیکر لیگا یا ساڑھے پانچ رطل نکلے تو
دو سو بیس قرش دیکر لیگا اور یا دونوں صورتوں مین مشتری بیع فسخ کر دیگا

(مادہ - ۲۲۶) اگر گز سے ماپنے کے چیزیں بیچے جائیں جیسی زمین اور لباس اور اشیاء سایرہ (مثلاً چوبینہ وغیرہ) اور سب مجموع یا ہر گز کی قیمت اور تفصیل بیان کی گئی تو ان دو نو صورتوں میں حکم اون موزونات کا جاری ہوگا کہ جنکے ٹکڑے کرنے میں ضرر ہی اور جو متاع اور اور اشیاء کہ اونکے ٹکڑے کرنے میں ضرر نہیں ہوتا ہی مثلاً بانات اور کپڑہ مثل مکیلات کے ہی مثلاً ایک میدان اس بیان پر کہ سو گز ہے ایک ہزار قرش کو بیچا گیا اور وہ بچانوے گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ کل مبیع کل قیمت پر لیوے یا بیع فسخ کردے اور اگر زیادہ نکلا تو بھی اسی قیمت پر مشتری لیگا اور ایسی ہی ایک تھان کپڑہ اس بیان پر کہ ایک قبا بن سکتی ہی اور وہ آٹھ گز ہے چار سو قرش کو بیچا اور وہ سات گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کردے یا سات گز کو اوسی قیمت پر لیلیوے اور اگر نو گز نکلا تب بھی مشتری اوسی قیمت پر لیگا اگر ایک میدان زمین اس شرط پر کہ سو گز ہی اور ہر گز دس قرش کو بیچا گیا پھر وہ بچانوے گز نکلا یا ایک سو پانچ گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی چاہی بیع فسخ کردیوے اور چاہی بچانوے گز نو سو پچاس قرش کو لے یا ایک سو پانچ گز ایک ہزار پچاس قرش کو لے لیوے اور ایسا ہی حکم اوس کپڑہ کا ہی جو قبا کے لیے یہہ کہکر بیچا گیا کہ وہ آٹھ گز ہے اور ہر گز پچاس قرش کو ہی اور وہ سات گز نکلا یا نو گز نکلا تو مشتری کو اختیار ہی کہ بیع فسخ کردے یا نو گز چار سو پچاس قرش کو لے یا سات گز تین سو

پچاس قرش کو لے اور اب ہی ایک طاقہ بانات کا اس بیان پر کہ ڈیڑھ سو گز ہے اٹھ ہی سات ہزار قرش کو بیچا گیا اور ہر گز کی قیمت پچاس قرش ہے اب وہ ایک سو چالیس گز نکلا تو مشتری کو چاہیے بیع فسخ کردے یا ایک سو چالیس گز سات ہزار قرش کو لے لیوے اور جو زاید نکلا تو جتنا زیادہ ہے وہ بایع لے لیگا

(مادہ - ۲۲۷) اگر عددیات متفاوتہ بیچے جائیں اور سب مجموع کی قیمت بیان کی گئی اور وقت دینے کی پوری نکلی تو بیع صحیح اور لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلی تو بیع فاسد ہوگی مثلاً بکریوں کا ریوڑ (مثلاً) پچاس بکریاں ڈھائی ہزار قرش کو بیچا اگر پوری نکلے تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم یا زاید نکلے تو بیع فاسد ہوگی —

(مادہ - ۲۲۸) اگر عددیات متفاوتہ اس شرط سے بیچے کہ مجموع کے اور ایک ایک کی قیمت بیان کی اگر پوری نکلی تو بیع صحیح و لازم ہے اور اگر کم نکلی تو مشتری چاہے تو بیع فسخ کرے اور چاہے مقدار موجود مقدار حصہ کے قیمت کے لے لیوے اور اگر زاید ہے تو بیع فاسد ہوگی مثلاً ریوڑ بکریوں کا اس بیان پر کہ پچاس راس ہیں اور ہر راس پچاس قرش کو ہے اب بجائے پچاس پینتالیس نکلے تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بیع فسخ کرے یا ساڑھے بائیس سو قرش کو لے لیوے اور اگر پچپن راس نکلے تو بیع فاسد ہے —

(مادہ - ۲۲۹) ان سب صورتوں میں اگر مشتری کو یہ علم ہو گیا کہ

بیع کم ہے اور اوسنے قبضہ بھی کر لیا تو قبضہ کے بعد اوسکو اختیار فسخ نہین ہے

فصل چہارم جو چیزین کہ بلا ذکر صریح بیع مین داخل ہوتی ہین اور جو کچھ کہ داخل نہین ہوتے ہین —

(مادہ ۔ ۲۳۰) باعتبار عرف شہر کے جو کچھ کہ بیع مین شامل ہوتے ہین وہ سب بے ذکر داخل بیع ہونگے مثلاً حویلی بیچی جاوے تو باورچیخانہ اور پاخانہ بھی بے ذکر داخل بیع ہوگا اور باغیچہ زیتون کا بیچا جاوے تو درخت زیتون کے بھی بے ذکر داخل ہونگے کیونکہ باورچیخانہ اور پاخانہ حویلی کے متعلقات ہین اور باغیچہ زیتون اوس زمین کو کہتے ہین جسمین درخت زیتون کے ہون اور جس زمین مین درخت نہون اوسکو باغیچہ زیتون نہین کہتے ہین —

(مادہ ۔ ۲۳۱) جو چیز کہ بیع کا جز گنا جاتا ہے کہ اوس سے جدا نہین ہوسکتا ہے اور بیع بے اوسکے بیکار ہے بالضرور بیع مین بے ذکر داخل ہوگی مثلاً قفل کے ساتھہ اوسکی کنجی کا اور دودہ والی گائی کے ساتھہ جو بغرض دودہ کے لی گئی ہے اوسکے بچہ کا جو دودہ پینے والا ہے بیع مین داخل ہونا ضروری گو ذکر نہووے کیونکہ قفل بے کنجی کے کام کا نہین ہے اور گائی بے بچہ کے دودہ نہ دیگی —

(مادہ ۔ ۲۳۲) بیع مین جو چیزین ملے ہوے اور جڑے ہوے ہوتے ہین وہ بے ذکر اور بلا تصریح بیع مین داخل ہونگے مثلاً حویلی کے ساتھہ قفل جو کیواڑون مین جڑا ہوا ہوتا ہے اور خزانہ پانی کا اور مچان فرش وغیرہ کے رکھنے کا اور وہ

چمن جو حویلی کے حدود مین داخل ہی اور جو درخت کہ واسطہ سایہ وغیرہ کے میدان مین لگائے گئے ہین اور وہ راہ کہ راہ عام اور کوچہ پر آنے جانے کے لیے ہو یہ سب بیع سے جدا نہین ہین بے ذکر اور بے تصریح داخل بیع ہوئے

(مادہ-۲۳۳) جو چیزین کہ نہ بیع کے ساتھہ شامل ہین اور نہ اوسکے ساتھہ متصل جڑی ہوئی ہین اور نہ اوسکا جز گنے جاتے ہین اور نہ شہر کی عادت اور عرف مین شامل بیع ہین وہ بے ذکر داخل بیع نہونگے مثلاً جو اشیا اور اسباب منقولہ استعمال کے لیے ہین کہ جہان چاہین لے جاوین مثلاً صندوق اور کرسی اور تخت حویلی کے بیع مین بے ذکر داخل نہونگی اور ایسے ہی گملون اور پھولون کے پودہ اور وہ درخت جو بہار پھولون کے لے جہان چاہین لے جائین اور رکھا ہین اور جسکو ہماری عرف مین نصب کہتے ہین (اور جنکو ہندوستان مین گملون مین لگاتے ہین) بے ذکر صریح داخل بیع نہونگی (منصوب مصدر بمعنی اسم مفعول) جب زمین اور درخت کے بیع مین بے ذکر صریح نہ زراعت داخل ہی اور نہ پھل داخل ہوگا پر لگام گھوڑے کا اور مہار اور نکیل اونٹ کی اور جو چیزین کہ عرف اور عادت مین داخل بیع ہوتی ہین بے ذکر داخل ہونگے (مگر ہندوستان مین لگام داخل نہین اور مہار اور نکیل داخل ہے

(مادہ-۲۳۴) جو چیز کہ بیع مین تابع ہی اوسکا ثمن مین کچھہ حق نہین ہی مثلاً

اونٹ پر ابھی قبضہ نہوا اور جھلہ چوری گئی تو قیمت مین سے مہار کی قیمت وضع ہوگی

(مادہ ۲۳۵) عقد مین وقت بیع کے الفاظ عام مذکور ہونے مین تو جمیع اشیاء مشتملہ شامل ہوتے ہین مثلاً مکان کے بیع مین بجمیع حقوقہا کہا تو اوسمین حق المرور وحق الشرب وحق المسیل سب داخل ہین —

(مادہ - ۲۳۶) بیع کے بعد ابھی قبضہ نہونے پایا تہا کہ مبیع مین کچھہ زیادتی ہوگی مثلاً گھوڑی نے بچہ دیا یا باغ مین پھل آیا اور ترکاریان لگین تو یہہ یہہ سب بیع کے ساتہہ مشتری کے ملک مین داخل ہونگے

[illegible]

باب سوم ده مسایل جو قیمت سے متعلق ہین — اوسمین دو فصل ہین

فصل اول قیمت کے اوصاف اور احوال اوسکے بیان مین —

(مادہ - ۲۳۷) وقت بیع کے قیمت کا مقرر کرلینا لازم ہے بے ذکر اور بے تقرر قیمت کے بیع فاسد ہے — قابل بیع

(مادہ - ۲۳۸) یہہ ضرور لازم ہے کہ قیمت معلوم ہو —

(مادہ - ۲۳۹) جب ثمن موجود ہی مشاہدہ اور اشارہ سے علم حاصل ہوتا ہے اور جب غایب ہو تو مقدار اور وصف (مثل تعالی) کہنا ضرور ہے —

(مادہ - ۲۴۰) جب شہر مین کئی طرح کے دینار جاری ہین اگر وقت بیع کے کوئی قسم خاص مذکور نہو تو بیع فاسد ہوگی اور یہی حکم درہم کا بھی ہے —

[illegible]

(مادہ - ۲۴۱) اگر بیع چند قرش پر ہوی اور کسی طرحکے قرش درہم اور دینا

چاہے تو مشتری جس ثمن سے چاہے اوتنے قرش کی قیمت کا حساب کر کے ادا کرے ... اور بائع کوئی خاص قسم نہیں لے سکتا ہے۔

(مادہ - ۲۴۲) وقت بیع کے جب قیمت خاص قسم کی بیان ہووے تو وہی دینا لازم ہوگا مثلاً وقت بیع کے کہا کہ سونا مجیدی یا انگریزی یا فرانسیسی یا ریال مجیدی یا عمودی دینگے تو جو مقرر کرلیا ہے وہی دینا ہوگا۔

(مادہ - ۲۴۳) عقد کے وقت اگرچہ ثمن متعین کرلیا تو بھی متعین نہیں ہوتا ہے مثلاً مشتری نے سونا مجیدی بائع کو دکھلایا اور پھر اوسکو دوسرے کام میں لیکر اور سونا مجیدی اوسی قسم کا ادا کردیا تو بائع لیلیگا اور جو دکھلایا تہا اوسی کے ادا کرنے پر جبر نہوگا۔

(مادہ - ۲۴۴) اگر کسی ثمن کے اجزا بھی جاری ہیں (مثلاً اٹھنی چونی دوانی) تو مشتری حسب عادت اور عرف بلد کے دے سکتا ہے۔ مثلاً بلدہ اسلام بول میں ریال کے اجزا نہیں ہیں وہاں آدہا اور چوتہائی ریال نہ دے سکیگا۔

فصل دویم بیع کے وہ مسایل جو باعتبار قرض اور تاخیر کے ہیں۔

(مادہ - ۲۴۵) قیمت کا تاخیر کرنا اور اوسکی قسط بندی کرنا بیع صحیح ہے۔

(مادہ - ۲۴۶) اور تاخیر اور قسط بندی میں مدت کا معلوم اور معین ہونا ضروری ہے۔

(مادہ - ۲۴۷) جب تاخیر ثمن پر بیع منعقد ہوئی کہ فلاں دن یا فلاں مہینے

یا فلان سال یا فلان وقت پر دینگے جو عاقدین کو معلوم ہی مثلاً روز قاسم
یا روز نوروز تو بیع صحیح ہی۔

(مادہ ۲۴۸) اور اگر مدت معین نہو مثلاً بارش پر قیمت دینگے تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۲۴۹) اگر قرض مین مدت معین نہو تو ایک مہینہ سے زیادہ مدت نہ لینگے۔

(مادہ ۲۵۰) شروع مدت اور شروع قسط جب سے شمار ہوگی کہ مبیع مشتری کو دینگے مثلاً بایع نے عقد کی ایک سال کے بعد مبیع مشتری کو دی اور بیع بتاخیر مدت یکسال منعقد ہوئی تھی بایع اب بعد یک سال کے روز تسلیم سے اور بعد دو سال کے روز عقد سے ثمن طلب کریگا۔

(مادہ ۲۵۱) بیع مطلق یعنی مدت مین قیمت پورا ادا ہونی ذکر نہو [illegible] اور عرف مقرر ہو کہ بیع مطلق مین اسقدر مدت اور اسقدر قسط [illegible] تو اوتنی مدت اور اتنی قسط مقرر ہوگی مثلاً ایک [illegible] فوراً قیمت دیوی اور اگر عادت اور عرف مقرر ہو [illegible] یا ایک مہینہ پر دینگے۔

باب چہارم عقد کے بعد قیمت اور مبیع مین تصرف کرنے کا بیان

اسمین دو فصل ہین

فصل اول

عقد کے اور قبضہ سے پہلے بایع کا قیمت مین اور مشتری کا مبیع مین تصرف کرنے کا بیان

(مادہ ۲۵۲) بایع بعد عقد قبضہ سے پہلے قیمت پر تصرف کر سکتا ہے کہ اپنے
قرضخواہ کو مشتری پر قیمت کا حوالہ دے سکتا ہے —

(مادہ ۲۵۳) ایسے ہی مشتری بھی قبضہ کرنے سے پہلے مبیع دوسرے کے ہاتھ
بیچ سکتا ہے مگر بشرطیکہ مبیع زمین ہو ورنہ منقولات میں ایسا نہیں کر سکتا ہے —

فصل دویم عقد سے بعد مبیع اور قیمت میں کم یا زیادہ کرنیکا بیان

(مادہ ۲۵۴) بایع کو یہ اختیار ہے کہ مبیع میں کچھ زیادہ کر دیوے اگر مشتری
اوسی مجلس میں کہ جسمیں زیادتی کی گئی ہے زیادتی کو قبول کر لیوے تو اوسکا حق
اوس سے متعلق ہو گیا اور اوسکو وہ طلب کریگا اور بایع کو اس زیادتی پر اگر
ندامت ہو دے تو کچھ فایدہ ہوتا — اور اگر مجلس زیادتی میں زیادتی کو قبول نکیا اور بعد اوسکے
قبول کیا تو اسکا اعتبار نہیں ہے مثلاً بایع نے بیس تربوز بیچ کر مشتری سے کہا کہ
مین نے پانچ تربوز اور بھی آدمین زیادہ کر دئے یعنے پچیس تربوز بیس درم کو
دئے اور مشتری نے اوسی مجلس میں زیادتی کو قبول کر لیا تو پچیس تربوز بیس قرش کو
لیگا اور اگر اوس مجلس میں قبول نکیا تو کچھ اعتبار قبول کا نہوگا اور بایع سے
جبرانہ دلائینگے —

(مادہ ۲۵۵) اور ایسے ہی عقد کے بعد مشتری نے قیمت میں کچھ زیادہ کیا
اور بایع نے اوس مجلس زیادتی میں قبول کر لیا تو بایع وہ زیادتی مشتری سے
لیگا اور مشتری کو ندامت سے کچھ فایدہ نہوگا مثلاً مشتری نے ایک ہزار قرش کو

ایک گھوڑا لیا اور عقد کے بعد دو سو قرش زیادہ کی بایع نے اگر اس مجلس مین
دو سو قرش کی زیادتی قبول کی ہے تو بایع مشتری سے بارہ سو قرش لیگا اور اگر
مجلس زیادت مین قبول نکیا تو بایع صرف ہزار قرش مشتری سے لیگا اور
دو سو قرش زیادہ نہ لیگا —

(مادہ - ۲۵۶) اور ایسی ہی بعد عقد کے بایع قیمت مین کم کرسکتا ہی اور اسقدر
مشتری سے لیگا مثلاً سو قرش کو کچھ مال بیچا اور بعد اوسکے بیس قرش کم کردئے
تو بایع مشتری سے اسی قرش لے گا نہ زیادہ —

(مادہ - ۲۵۷) اور یہہ زیادہ کرنا بایع اور مشتری کا اور یا کم کرنا بایع کا
قیمت مین سے گو بعد عقد کے ہی مگر اصل عقد سے لاحق ہوگا گویا عقد مع
اس زیادتی اور کمی کے واقع ہوی ہے —

(مادہ - ۲۵۸) جو زیادتی کہ بایع نے مبیع مین کی ہی اوسکے اصل عقد کے
مین قیمت لگائی جائیگی مثلاً آٹھہ تربوز دس قرش کو بیچکر پھر دو تربوز اور بھی
زیادہ دئے گویا دس تربوز دس قرش کو بیچے اور ابھی قبضہ نہوا تھا کہ دو تربوز
تلف ہوگئے تو اب مشتری آٹھہ تربوز آٹھہ قرش کو لے گا اور بایع اس سے زیادہ
قیمت نہ لے سکیگا اور ایسی ہی اگر بایع نے ایکہزار گز زمین دس ہزار قرش کو
بیچکر ایکسو گز زمین زیادہ دی اور مشتری نے اس مجلس مین زیادہ کو قبول
کرلیا — ب شفیع … شفعہ … سو گز زمین دس ہزار

قرش کو لیگا —

(مادہ - ۲۵۹) اور ایسی ہی مشتری اگر قیمت میں زیادہ کریگا تو کل بیع اصل اور زیادہ مبیع کی قیمت تصور ہوگی مثلاً اگر زمین دس ہزار قرش کو لیکر پانچ سو قرش زیادہ کیے اور پہر وہ زمین اوسکے اصل حقدار کو دلائی گئی تو بایع سارہے دس ہزار قرش واپس دیگا اور یہہ زیادتی قیمت کی عاقد کے حق میں ہے شفیع اگر لیگا تو دس ہزار کو لیگا اور بایع شفیع سے پانچسو قرش زیادہ نہ لیگا —

(مادہ - ۲۶۰) بایع جو قیمت کم کردے تو باقی اصل عقد کی قیمت ہوگی اگر دس ہزار قرش کو زمین بیچکر ایک ہزار قرش کم کردیں تو شفیع نو ہزار قرش کو زمین لیگا

(مادہ - ۲۶۱) بایع اگر کل قیمت مشتری کو معاف کردے تو اوسکے حق میں صحیح ہے پر شفیع کل قیمت دیکر لیگا مثلاً دس ہزار قرش کو زمین بیچی اور معاف کردی تو شفیع دس ہزار کو یہہ زمین لیگا نہ مفت —

(زیادتی قیمت میں مشتری جب کر سکتا ہے کہ اصل بیع قایم ہے ورنہ نہیں اور اسی قیاس پر اگر عورت زندہ ہے تو مرد مہر زیادہ کر سکتا ہے اور اگر مر گئی تو مہر کی زیادتی نہیں ہو سکتی ہے —)

باب پنجم تسلیم اور تسلم کے بیان میں — اوسمیں چند فصل ہیں

فصل اول تسلیم اور تسلم کی حقیقت اور کیفیت کے بیان میں —

تسلیم بایع کے جانب سے اور تسلم مشتری کے جانب سے ہوتا ہے)

مادہ ۲۶۲) اگرچہ بیع مین قبضہ شرط نہین پر جب بیع پوری منعقد ہو جاوے لازم ہے کہ مشتری پہلے قیمت دیوے اور بایع مبیع مشتری کو دیوے۔

مادہ-۲۶۳) جب بایع مبیع خالی کر دیوے تو یہہ ہی تسلیم ہی اور خالی کر دینے کی یہہ صورت ہے کہ بایع مشتری کو اجازت دیدے کہ مبیع پر قبضہ کر لیوے۔ اور کوی امر تسلیم کا مانع بھی نہووے۔

(مادہ-۲۶۴) جب مبیع مشتری کو تسلیم ہو گی تو اوسکا قبضہ ثابت ہو گیا

(مادہ-۲۶۵) چونکہ مبیع مختلف ہوتی ہے اسلئے ہرایک مبیع کی صورت تسلیم علیحدہ ہے۔

(مادہ-۲۶۶) میدان اور قطعہ زمین پر جب بایع نے مشتریکو اذن دیدیا کہ قبضہ کرے تو یہہ ہی تسلیم ہے۔

(مادہ-۲۶۷) جب زمین مین کھیتی کھڑی ہے بایع سے زمین جبرا خالی کرائینگے کہ کھیتی یا کاٹ کر یا چرا کر اوٹھا لے اور مشتری کو خالی کر کے تسلیم کر دے۔

(مادہ-۲۶۸) بحکم قاضی جب پھلدار درخت بیچے جاوین تو بایع کو کھینگے کہ پھل اوتار لو اور درخت خالی کر کے مشتریکو دیدو۔

(مادہ-۲۶۹) اگر پھل ہی بیچے جاوین تو بایع کا مشتریکو یہہ کہنا کہ پھل اوتار لو تسلیم ہے۔

(مادہ — ۲۷۰) ایسی زمین کہ جسکے دروازہ و قفل ہو مثلاً حویلی اگر مشتری اوسکے اندر موجود ہی تو بایع کا یہہ کہدینا کہ مین نے تجھکو تسلیم کردیا کافی ہے اور اگر مشتری اوسکے اندر نہین ہے مگر اوسکے پاس ہی کہ فوراً دروازہ بند کر سکتا ہی اور قفل لگا سکتا ہی تو بایع کا اتنا کہدینا کہ گھر مین نے تجھکو دیدیا کافی ہے اور اگر اوسکے پاس نہین ہی تو اتنا زمانہ اگر گذر جاوے کہ مشتری وہان تک جاکر دخل کر سکتا تہا کافی ہے —

بلا تسلیم بایع بذات خود بلا قبضہ مشتری ایدہ — ،،

(مادہ — ۲۷۱) بایع نے اگر مشتری کو کنجی گھر کی دیدی تو مشتری کا قبضہ ہوگیا —

(مادہ — ۲۷۲) حیوان کا سر یا کان یا رسی جو اوسکے گلے مین ہے پکڑ لینا کافی ہی اور اگر حیوان ایسی جگہہ ہی کہ مشتری بے دقت اوسپر قابض ہوسکتا ہی اور بایع نے اوسکو دکھلایا اور قبضہ کا اذن دیدیا تو یہہ تسلیم ہی

پہچان پر سند تا ہے

(مادہ — ۲۷۳) مکیلات کو ماپکر اور موزونات کو تول کر مشتری کا اوس ظرف مین بھردینا کہ اوسکے لیے مشتری نے تیار رکھا ہی قبضہ ہے —

تہلیے ہی

(مادہ — ۲۷۴) سامان مشتری کے ہاتھہ مین دیدینا یا اوسکے پاس رکھدینا یا اوسکو دکھلا کر قبضہ کی اجازت دیدینا قبضہ کے لئے کافی ہی —

(مادہ — ۲۷۵) اگر بہت چیزین صندوق مین ہین یا ایسی جگہہ مین ہین کہ اوسپر قفل لگ سکتا ہی تو کنجی دیکر اجازت قبضہ کی دینا کافی ہی مثلاً گیہون نکا

اپنا راورکتا بون کا صندوق جو جملہ بیچے گئے ہین کہی دینا اور اجازت ویتا ہے قبضہ

(مادہ - ۲۷۶) بایع مشتری کا قبضہ دیکہ کر منع نکرے تو یہہ ہے قبضہ کی اجازت ہے
سکوت بمنزلہ اقبال

(مادہ - ۲۷۷) بے اجازت بایع کے مشتری قبضہ نہین کرسکتا ہے جبتک کہ قیمت ادا نکرے - اور اگر بے اجازت قبضہ کر بہی لیا اور اوسکے قبضہ مین بیع تلف ہوگی یا اوسمین کچہہ عیب پیدا ہوگیا تو یہہ ہی قبضہ متصور ہوگا -

فصل ثانی اسمین وہ مادہ ہین کہ جن مین بیع کے روکنے کا بیان ہے

(مادہ - ۲۷۸) جس بیع مین قیمت کے لئے کوی مدت نہ ٹہری ہو اور فی الحال دینا ہو تو بایع جب تک کہ کل قیمت نہ لیلیوے بیع روک سکتا ہے
بیع مشروط / بایع کے ہاتہہ مین

(مادہ - ۲۷۹) اگر بہت اشیاء بیچے ہین اور ہر یک کی قیمت بیان ہوی ہے یا نہوے جبتک کل قیمت نہ لیلیوے تب تک کل بیع بایع روک سکتا ہے -

(مادہ - ۲۸۰) اگرچہ مشتری قیمت کے عوض کوی چیز بایع کے پاس گرو کرے یا کسیکو ضامن دیوے تب بہی بایع بیع روک سکتا ہے -
اگر روکنے کا حق رکہتا ہے

(مادہ - ۲۸۱) اگر بایع نے قیمت لینے سے پہلے بیع مشتری کو دیدی تو اپنا حق ساقط کر دیا اب یہہ اوسکو اختیار نہین ہے کہ بیع مشتری سے واپس کر لیوے اور قیمت لینے تک اسکو روکے رکہے
مشتری کے ہاتہہ ہو تو

(مادہ - ۲۸۲) اگر بایع نے مشتری کو یہہ کہدیا کہ زر قیمت دوسرے کو دیدے

اور مشتری نے قبول کرلیا تو اب بایع کا حق زایل ہوگیا اور مبیع مشتری کو
فورًا دیدیوے گا ۔

(مادہ ۲۸۳) اگر کوی شے بایع نے قرض پر بیچی تو بایع کو یہ حق نہین
کہ مبیع کو روک سکے بلکہ مدت قرض پر جو ٹہری ہے قیمت لے سکیگا

(مادہ ۲۸۴) اور ایسے ہی اگر اولًا بیع بے مدت ہوی تھی اور پہر مدت
ٹہرای گئی تب بھی مدت پر قیمت لیگا نہ یہ کہ مبیع روک سکے

فصل سوم ۔ تسلیم کی جای کے بیان مین (کہ بایع مشتری کو مبیع کہان پہنچا دیوے)

(مادہ ۲۸۵) عقد مطلق اس بات کی مقتضی ہے کہ وقت عقد کے جس جگہ
اصل مسئلہ یہی ہے
مبیع موجود ہے وہان ہی دیوے مثلاً بلدہ اسلامبول مین تکفور طاغی کے
گیہون خریدے جو وہان ہی موجود ہین پس مشتری تکفور طاغی میں جا کر
نام موضع
گیہون لیگا نہ یہ کہ بایع اسلامبول مین پہنچا دیوے ۔

(مادہ ۲۸۶) اگر مشتری کو وقت بیع کے معلوم نہین کہ مبیع کہان ہے مگر بعد بیع کے
معلوم ہوا کہ فلان جاے ہے پس مشتری کو اختیار ہے یا بیع فسخ کرے یا قبول
کرے اور جس جاے کہ مبیع اب موجود ہے وہان جا کر لیلیوے ۔

(مادہ ۲۸۷) جب بیع اس شرط پر ہوی کہ بایع مبیع فلان جاے پہنچا دیگا
تو بایع پر لازم ہوگا کہ وہین پہنچا دیوے ۔

فصل چہارم ۔ مبیع کے پہنچانیکی مشقت اور اوسکے لوازم کے بیان مین

(مادہ ۲۸۸) زرثمن کا تولنا اور گننا اور پرکھنا مشتری کے ذمہ ہے اوسکی اجرت مشتری دیگا نہ بایع —

(مادہ ۔ ۲۸۹) مبیع مکیلات کا کیل کرنا اور موزونات کا تولنا بایع پر ہے اسکی اجرت بایع دیگا نہ مشتری —

(مادہ ۔ ۲۹۰) جو چیز کہ مجازفۃً بیع ہوئی اوسکے اوپر جو خرچ ہوگا وہ مشتری پر ہے مثلاً انگور کا درخت سے اوتارنا [illegible] —

اور ایسے ہی گیہوں جو مجازفۃً ہو کھلیان میں نکالنا اور لادکر لیجانا مشتری پر ہے

(مادہ ۔ ۲۹۱) اور لکڑی وغیرہ جانوروں پر لادکر لاتے ہیں اوسکا مشتری کے گھر تک پہنچانا موافق عادت اور عرف اہل بلد کی ہے —

(مادہ ۲۹۲) اسناد اور وثیقہ اور قبالوں کا لکھنا مشتری کے ذمہ ہے مگر بیع پر شہادت اور گواہی محکمہ میں بایع لاویگا —

فصل پنجم

اسمیں جو مادہ ہیں اون میں مبیع کے ہلاک اور تلف ہونیکا ذکر ہے

(مادہ ۲۹۳) ابھی مشتری کا قبضہ نہوا تہا کہ بایع کے ہاتھ میں مبیع تلف ہوگئی تو بایع کا مال تلف ہوگا نہ مشتری کا —

(مادہ ۲۹۴) مشتری کے قبضہ کے بعد اگر تلف ہوں تو مشتری کا مال تلف ہوا نہ بایع کا —

(مادہ ۔ ۲۹۵) مشتری نے مبیع پر قبضہ تو کرلیا مگر قیمت ادا نکی تہی کہ مر گیا

بایع کو یہہ حق نہین ہے کہ اپنے مبیع واپس لیلے بلکہ مثل جملہ قرض خواہون کے دام مساوی (سرشکن کا) حق دار ہیگا -

(مادہ ۲۹٦) مشتری پہلے اوس سے کہ قبضہ کرے اور قیمت دیوے مفلس ہوکر مرگیا تو بایع مبیع اپنے قبضہ مین رکھہ کر اوسکے ترکہ مین سے تمام قیمت لیگا اور حاکم مبیع بیچکر تمام قیمت بایع کی ادا کروادیگا - اور اگر مبیع اوتنے کو نہ بکے کہ مشتری نے خریدی تھی بلکہ کم کو بکے تو یہہ قیمت بایع لیکر باقیکا دعوی اوسکے ترکہ مین مثل اور قرض خواہون سکے بدام مساوی (سرشکن) کریگا - اور اگر زیادہ کو بکے تو اپنی قیمت بایع لیگا اور باقی اوسکے اور قرض خواہون کا حق ہے -

(مادہ - ۲۹۷) بایع نے قیمت لے لی اور مبیع نہ دی اور مرگیا مشتری اپنے مبیع لے لیگا کہ مبیع بایع کے ہاتھہ مین امانت تھی اور قرض خواہونکا اوسمین کچھہ حق نہوگا -

فصل ششم خریدنے کے لئے یا دیکھنے کے لئے جو مال لیا جاوے

(مادہ - ۲۹۸) مشتری نے خریدنیکے ارادہ سے ایک چیز پر قبضہ کرلیا اور قیمت کا بھی ذکر آگیا اور مشتری کے قبضہ مین جاکر تلف ہوگئی اگر قیمتی ہے تو اوسکی قیمت اور مثلی ہے تو اوسکی مثل مشتری پر لازم ہوگی اور اگر مثل غلہ وغیرہ

بے ذکر قیمت مشتری کچھ مال لے آیا تو وہ مال مشتری کے ہاتھہ مین امانت ہی اگر تلف ہوا تو مشتری کچھہ نہ دیگا مثلاً بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا ہزار قرش کو ہی تم لیجاؤ اگر پسند آئے تو لے لینا وہ لے آیا اور مر گیا تو گھوڑے کی قیمت مشتری دیگا - اور اگر بایع نے کہا کہ یہہ گھوڑا لیجاؤ تمکو پسند ہو گا تو لے لینا اور وہ لے آیا اور مر گیا اب مشتری کچھہ ندیگا کہ یہہ گھوڑا اوسکے ہاتھہ مین امانتاً آیا تہا -

(مادہ ۲۹۹) اگر کوی چیز صرف دیکھنے کے لئے لائے کہ آپ اوسکو دیکھین یا دوسرے کو دکھلائین گے تو بے تعدی اگر وہ چیز تلف ہو گئی تو کچھہ دینا نہ پڑے گا کیونکہ وہ چیز اوسکی پاس امانت تھی -

باب ششم خیارات کے بیان مین - اوسمین سات فصل ہین

فصل اوّل خیار شرط کے بیان مین -

(مادہ ۳۰۰) ہر شخص کو بایع ہو یا مشتری یہہ جایز ہی کہ اپنے لئے یہہ شرط کر لین کہ ہمکو اتنی مدت کا اختیار ہی - کہ ہم بیع قایم رکھین یا فسخ کر دین اوسکو خیار شرط کہتے ہین - (لیکن مذہب حنفی مفتیٰ بہ یہہ ہی کہ تین دن سے زیادہ کا اختیار نہین ہے)

(مادہ ۳۰۱) جتنی مدت کا خیار مقرر کیا جاوی اوسی مدت مین فسخ کیا جا سکتا ہی کہ بیع فسخ کر دین -

(مادہ - ۳۰۲) جیسا بیع کا فسخ کرنا یا اوسکا قایم رکھنا قول سے ہوتا ہے ویسا ہی فعل سے بھی ہو سکتا ہے -

(مادہ - ۳۰۳) اجازت قولی یہہ ہے کہ ایسے لفظ برتیں جو رضامندی اور بیع کے لازم ہونے پر دلالت کریں مثلاً کہے کہ میں راضی ہوا اور میں نے بیع جایز کی - اور فسخ قولی یہہ ہے کہ ۔ ۔ لفظ کہے جو نا رضامندی پر دلالت کریں مثلاً میں نے بیع فسخ کی یا بیع ترک کی -

(مادہ ۳۰۴) اجازت فعلیہ وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو اجازت اور رضامندی پر دلالت کرے - اور فسخ فعلی وہ ہے کہ ایسا کام کرے جو فسخ و عدم رضا پر دلالت کرے مثلاً مشتری جو صاحب خیار ہے وہ ایسا تصرف کرے جیسا اپنی ملک میں کرتے ہیں کہ بیع کے لیے پیش کرے یا رہن کرے یا کرایہ کیدیوے تو اس سے بیع جایز اور لازم ہوگی اور اگر بایع صاحب خیار بیع میں مالکانہ تصرف کرے تو بیع فسخ ہوگی (یا مشتری صاحب خیار بیع واپس دیکر اپنا زر قیمت واپس مانگ لے تو یہہ فسخ پر دلالت کرتا ہے اور اگر بایع صاحب خیار زر ثمن کا اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کر دے تو یہہ فعل جواز بیع ہے -)

(مادہ - ۳۰۵) باوجود گزر جانے مدت کے نہ فسخ ہوا اور نہ جواز بیع تو بیع جایز اور لازم ہوگی -

(مادہ - ۳۰۶) یہہ خیار شرط میراث نہیں ہوسکتا ہے - اگر بایع صاحب خیار

مدت خیار مین مرگیا تو مشتری مالک ہوجاوے بایع کے وارثون کو کچھ حق
نہوگا اور اگر مشتری مرگیا تو مبیع اوسکی ملک ہوگی اور اوسکے وارثونکو
حق فسخ واسترداد نہوگا —

(مادہ ۔ ۳۰۷) اگر دونو کو اختیار ہو اور کسی ایک نے فسخ کردیا تو بیع فسخ
ہوگی اور اگر ایک نے بیع جایز کرلی تو اسی کا اختیار جاتا رہا اور دوسرے کا
اختیار مدت خیار تک باقی رہیگا —

(مادہ ۔ ۳۰۸) اگر بایع نے اپنے لیئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک مین سے
خارج نہوگی اوسی کی ملک ہے ۔ اب اگر مشتری نے قبضہ کرلیا اور اوسکے
پاس تلف ہوگئی تو جو ثمن کہ اسمین ٹھرا تہا دینا نہوگا بلکہ وہ قیمت دیگا جو
اوسکی قیمت اوسدن بازار مین اوٹھی کہ جسدن مشتری نے اوسپر قبضہ کیا تہا

(مادہ ۔ ۳۰۹) مشتری نے اگر اپنے لیئے خیار کیا ہے تو مبیع بایع کی ملک سے
نکلی اب اگر مشتری قابض ہوگیا اور تلف ہوگئی تو مشتری ثمن دیگا جو اسمین ٹھرالیا تہا

فصل دوم خیار وصف کے بیان مین —

(مادہ ۔ ۳۱۰) اگر ایک مال مین ایسا وصف مرغوب بیان کیا گیا کہ
باعث رغبت اور خریداری کا ہوا ۔ اب اگر مبیع مین وہ وصف نہ پایا گیا تو
مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کرے یا کل ثمن پر جو ٹھرا ہے لیلیوے اور اوسکو خیار وصف
کہتے ہین ۔ مثلاً گائی اس شرط پر لی کہ وہ دودھ دیتی ہے اور پہر یہہ معلوم ہوا

کہ وہ دودھ والی نہین ہے یارات کے وقت نگینہ بیچا کہ یہہ سبز رنگ ہے اور وہ زرد نکلا تو ان دونو صورت مین مشتریکو اختیار ہی

(مادہ-۳۱۱) خیار وصف میراث ہوتا ہے اگر مشتری صاحب خیار وصف مرگیا تو اوسکے وارث کو بھی وہ خیار ہی —

(مادہ-۳۱۲) مشتری صاحب خیار وصف اگر مبیع مین مالکانہ تصرف کرے تو اوسکا خیار باطل ہو گیا —

فصل سوم خیار نقد کے بیان مین —

(مادہ-۳۱۳) اگر یہہ شرط ٹھہری کہ فلان وقت پر زر ثمن دینگے تو صحیح ہی اور اسکو خیار نقد کہتے ہین —

(مادہ ۳۱۴) اگر وقت معین تک زر ثمن ادا نہوگا تو بیع فاسد ہوگی

(مادہ-۳۱۵) اگر مشتری اس صورت مین مدت کے اندر مرگیا مرگیا تو بیع باطل ہو گی —

فصل چہارم خیار تعیین کے بیان مین —

(مادہ ۳۱۶) جب یکت چیزونکی قیمت جدا جدا بیان ہوئی اور یہہ شرط ہوئی کہ مشتری انمین سے جو چیز چاہے لیوے یا بایع جو چیز چاہے دیوے تو صحیح ہی اوسکو خیار تعیین کہتے ہین —

(مادہ-۳۱۷) خیار تعیین مین تعیین لازم ہی —

(مادہ ۳۱۸) خیار تعین والے کو لازم ہے کہ جو چیز مدت متعینہ کے انقضا پر لینا ہے متعین کر لے -

(مادہ ۳۱۹) خیار تعیین بھی میراث ہوتا ہے یعنے جیسے مشتری خیار تعیین والے بر انقضاء مدت کے بعد جبر کیا جاتا ہے کہ ان اشیا میں سے ایک شے متعین کر کے اوسکی قیمت اداکرے جو اوسکے لئے بیان کی گئی ایسا ہی اگر اوس مدت مین مشتری مرگیا تو اوسکے وارث پر جبر ہوگا کہ اسی مدت مین ایک چیز متعین کر کے اوسکی قیمت ادا کرے -

فصل پنجم خیار الرویۃ کے بیان مین -

(مادہ ۳۲۰) اگر کوئی چیز بے دیکھے خرید لے تو اوسکو اختیار ہے کہ جب دیکھے چاہے بیع فسخ کرے یا قبول کرے اسکو خیار رویۃ کہتے ہین -

(مادہ ۳۲۱) خیار رویۃ میراث نہین ہے اگر مشتری دیکھنے سے پہلے مرگیا تو بیع تمام ہوگئی اور وارث کو اب خیار نہین رہا -

(مادہ ۳۲۲) بایع کو خیار رویت نہین ہے اگر اپنا مال موروثی بے دیکھے بیچا تو اوسکو اختیار نہین ہے کہ دیکھنے کے بعد بیع فسخ کرسکے

(مادہ ۳۲۳) اس بحث مین اتنا ہی دیکھ لینا اور واقف ہونا کافی ہے کہ مقصود اصلی معلوم ہوجاوے مثلاً صرف نقش اور نگار کا جو کسی کپڑہ وغیرہ پر لگا لے ہوے ہین دیکھ لینا کافی ہوتا ہے اور کسی جگہہ صرف دل کا دیکھنا کافی

ہوتا ہی مثلاً جاز م وغیرہ پر نقش اور اسکا دلدار ہونا دیکھا جاتا ہی اور جو بکری بچہ جننے کے لیے لیجاتی ہی اوسکی تہن دیکھی جاتی ہین اور جو بکری کہ گوشت کہانے کے لئے لیجاتی ہی اوسکی کمر اور جو تر ٹٹول لیتے ہین اور کھانے اور پینے کے چیزین چکھہ لیتے ہین - یہہ باتین اگر مشتری کر لین تو رویت تمام ہوگئی اور بیع منعقد کامل ہوگئی اب مشتری کو کچھہ اختیار نہین ہا -

(مادہ ۳۲۴) جن چیزون مین نمونہ کے دیکھنے کا دستور ہی اونمین نمونہ دیکھنا کافی ہے -

(مادہ - ۳۲۵) اگر نمونہ کے خلاف نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے چاہی پھیر دیوے جیسے گیہون اور گھی اور تیل درود چیزین کہ ایک ہی وضع پر بنائے جاتے ہین مثلاً شطرنجی اور بانات وغیرہ اگر نمونہ سے کم نکلے تو مشتری کو اختیار ہی کہ چاہی لیوے یا نہ لیوے

(مادہ ۳۲۶) حویلی اور گھر وغیرہ زمین کے لینے مین ہر ہر کوٹھری کا دیکھنا ضروری ہی پر جہان ایک ہی طور پر گھر بنائے جاتے ہون تو فقط ایک ہی کوٹھری کا دیکھنا کافی ہوگا -

(مادہ ۳۲۷) بہت مختلف چیزین جو ایک ہی صفقہ مین بیچنے کی ہین ہر ایک کا دیکھنا ضرور ہے -

(مادہ ۳۲۸) مختلف اور متفاوت اشیاء جو مول لین اور کچھہ دیکھین

اور کچھ نہ دیکھین پھر انکو بھی دیکھا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ سب لیوے یا سب واپس کردی یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ جنکو دیکھا تہا وہ تو لیوی اور جنکو پہلے نہ دیکھا اب پہیر دے ۔

(مادہ ۳۲۹) اندہی کے بھی خرید و فروخت صحیح ہی مگر جب اوسی چیز اسطرح خریدی کہ اوسکا وصف معلوم نہو کہ مثلاً ایک حویلی خریدی اور اسکا حال اوسکے روبرو بیان نہوا پھر جب بیان ہوا تو اوسکو اختیار ہے کہ لیوے یا نہ لیوے ۔

(مادہ ۳۳۰) اندہی کے روبرو کسی چیز کا سب حال بیان ہو گیا اور اسنے خرید لی اب اوسکو اختیار نہین رہا ۔

(مادہ ۳۳۱) اندہی نے گہر ٹٹولنے کی چیز ٹٹول لی اور سونگھنے کی چیز سونگھلی اور چکھنے کی چیز چکھ لے اور خرید لیا تو صحیح اور لازم ہی ۔

(مادہ ۳۳۲) اگر بارادہ خریداری ایک چیز دیکھی اور نہ خریدے پھر بعد مدت کے خریدی تو بیع صحیح ہی پر دیکھا کہ پہلے سے کچھ متغیر ہو گئی ہی تو اوسکو اب اختیار ہی ۔

(مادہ ۳۳۳) وکیل بالشرا اور وکیل بالقبض کا دیکھ لینا موکل کا دیکھ لینا ہے

(مادہ ۳۳۴) جس شخص کو مشتری نے بھیجا کہ بائع سے مبیع مانگ لاوی اوسکو رسول کہتے ہین اسکا دیکھ لینا کافی نہو گا ۔

(مادہ ۳۳۵) مشتری نے جو شئے دیکھے خرید ے اور اوسمین مالکانہ تصرف کر دیا تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

فصل ششم خیار العیب کے بیان مین۔

(مادہ ۳۳۶) بیع مطلق کا کہ اوسمین یہہ ذکر ہوا ہو کہ مبیع عیب سے پاک ہے یا عیب دار ہے اور یا صحیح و سالم ہے یہہ حکم ہے کہ مبیع سالم اور بے عیب ہو نا

(مادہ ۳۳۷) ایک شئے خریدی اور اوسمین ایک عیب قدیم نکلا تو مشتری کو اختیار ہے کہ پھیر دے یا اوسی قیمت پر لیوے اور یہہ نہو گا کہ اس عیب کے عوض کچھہ قیمت کم کر دی اسکو خیار عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۸) جس چیز سے تاجرون اور اہل خبرہ کے نزدیک قیمت گھٹ جاتی ہے اوسکو عیب کہتے ہین۔

(مادہ ۳۳۹) جو عیب مبیع مین کہ بایع کے پاس ہو وہ عیب قدیم ہے۔

(مادہ ۳۴۰) جو عیب کہ مبیع مین قبل قبضہ مشتری اور بعد عقد کے پیدا ہوا وہ بھی باعث فسخ اور واپسی کا ہوتا ہے۔

(مادہ ۳۴۱) بایع نے ذکر کر دیا کہ مبیع مین اتنے عیب ہین اور مشتری نے باوجود اسکی خرید لیا تو مشتری کو اب اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۲) اگر بایع نے یہہ کہکر بیچا کہ جتنے عیب مبیع مین ظاہر ہون یا ہین اوس سے بری ہون تو اب مشتری کو اختیار نہین رہا۔

(مادہ ۳۴۳) اگر مشتری نے مجمع عیوب قبول کرلیا تو پھر اوسکا دعوےٰ خیار عیب کا باقی نہیں رہتا ہے مثلاً اوسنے گھوڑا لیا کہ اسکی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوئی ہے اور لنگڑا بھی ہے اور اور بھی عیب ہیں تو اب اوسکو صلاحیت نالش کی نہیں رہی

(مادہ ۳۴۴) مشتری کو بعد عقد کے عیب قدیم پر اطلاع ہوئی اور اوسنے مبیع میں تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیع کے لئے پیش کیا تو یہہ رضا بالعیب ہے اب اسکو اختیار عیب نہ رہا —

(مادہ ۳۴۵) اگر مشتری کے پاس مبیع میں عیب پیدا ہوا اور اب مبیع میں عیب قدیم بھی نکلا تو مشتری رد نکر سکیگا بلکہ عیب قدیم کے سبب سے جو نقصان قیمت میں آیا ہے اوتنا بایع سے پھیر لیگا۔ مثلاً مشتری نے تھان لیکر چادر وغیرہ بنا ئی اب جو عیب قدیم معلوم ہوا تو بایع سے نقصان ثمن لے لیگا —

(مادہ ۳۴۶) نقصان قیمت جانچنے اور آنکنے والوں کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے جو بے طمع اور بے غرض ہوں پہلے اون سے آنکوایا جاے کہ یہہ تھان اگر سالم اور پورا ہوتا تو کیا قیمت کا تھا اور اب جو یہہ عیب قدیم ہے تو کیا قیمت کا ہے ان دونوں کے تفاوت میں جو نسبت ہو اوس حساب سے اصل ثمن میں سے مشتری کو بایع سے واپس دلوا ئینگے مثلاً ایک تھان مشتری نے ساٹھ قرش کو لیا اور کتر ڈالا اور یہہ معلوم ہوا کہ اوسمیں عیب قدیم بھی تھا

اب آنکہنے والون نے کہا کہ اصل تہان ساٹھہ قرش کو تہا اور اس عیب قدیم کے سبب سے پینتالیس قرش کا ہی تو مشتری پندرہ قرش بایع سے لیگا اور اگر اوہنون نے اصل تہان اسی قرش کا اور عیب قدیم سے ساٹھہ کا بتلایا ان دونون مین بیس قرش کا فرق ہی جو اسی قرش کا ربع ہی پس ساٹھہ قرش زر ثمن مین سے ایک ربع یعنے پندرہ قرش مشتری بایع سے واپس لیگا۔ اور اگر اصل تہان کی قیمت پچاس قرش اور عیب دار کی قیمت چالیس قرش بتلاے اور فرق دونون دس قرش ہی جو پچاس قرش کا پانچوان حصہ ہی پس مشتری پانچوان حصہ بارہ قرش بایع سے لیگا

(مادہ ۳۴۷) بیع مین ایک عیب مشتری کے یہان پیدا ہوا تو بایع سے عیب قدیم کے بابت نقصان لیگا مگر جو عیب کہ مشتری کی یہان پیدا ہوا تہا وہ جاتا رہا تو اب مشتری کو اختیار ہی کہ بایع کو بعیب قدیم واپس دیوے مثلاً گہوڑہ جو بیمار ہوا تہا اچھا ہو گیا۔

(مادہ ۳۴۸) باوجودیکہ مشتری کی یہان عیب پیدا ہوا با یع راضی ہو گیا کہ مجہکو بعیب قدیم اور بعیب حادث واپس دیدے تو مشتری لاچار دیدیگا اور نقصان قیمت مشتری سے نہ لے سکیگا۔ جیسا مشتری نے باوجودیکہ عیب قدیم تہا اور اوسکے یہان بہی عیب پیدا ہوا تصرف مالکانہ کیا مثلاً بیچ ڈالا تو اب نقصان نہ لے سکیگا کیونکہ انہے اس تصرف سے

بایع کو واپس لینے سے روکدیا کہ بایع یہہ کہہ سکتا ہے کہ مین اپنا کپڑا کترا ہوا ہے سکتا تھا تمنے کیون بیچدیا اب نقصان مین کیون دون - مگر اسمین شرط یہہ ہے کہ کوی اور امر مانع ہو کہ بایع نہ لے سکے -

(مادہ ۳۴۹) اگر مشتری نے کوی چیز زیادہ کردی مثلاً کپڑہ سلوالیا یا رنگوالیا یا زمین مین درخت لگوای تو بعیب قدیم واپس نہ کرسکیگا -

(مادہ ۳۵۰) پس اس بنا پر اگر بایع عیب قدیم اور عیب حادث پر راضی ہوگیا اور چاہا کہ قمیص جو مشتری نے سلوایا ہے یا رنگوالیا ہے مشتری سے لے لیوے تو حسب مادہ ۳۴۹ نہ لے سکیگا - پس اگر مشتری نے بیچڈالا تو بلحاظ مادہ ۳۴۹ بایع واپس تو نہ لے سکیگا پر لاچار نقصان قیمت مشتری کو دیگا -

(مادہ ۳۵۱) ایک چیز ایک ہی صفقہ مین خریدی اور ابھی قبضہ ہوا کہ بعض مین عیب ظاہر ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ کل بعوض کل ثمن لیوے یا کل واپس کرے یہہ نہوگا کہ عیب دار واپس کرے اور بے عیب بعوض اوسکی قیمت کے لیوے اور اگر قبضہ کرچکا تہا کہ بعض مین عیب ہوا تو مشتری عیب دار واپس دیکر بے عیب بمقدار اوسکی قیمت کے لے سکیگا پھر یہہ جب جایز ہے کہ عیب دار کو جدا کرنے مین ضرر نہو - اور بے رضامندی بایع کے سب مبیع واپس نکر سکیگا - مثلاً دو ٹوپیان چالیس قرش کو لین

قبضہ سے پہلے ایک مین عیب نکلا تو دونو واپس دیگا۔ اور قبضہ کے بعد عیب
نکلا تو عیب دار واپس دیکر بے عیب کو اوسکی قیمت پر لیگا اور دونو بے
مرضی بایع کے واپس ندیگا اور اگر جدا جدا کرنے مین ضرر ہوتا ہی مثلاً جوڑا
جوتے کا تو اب جوڑا واپس کرکے اپنی قیمت واپس لیگا۔
(مادہ ۳۵۲) ایک جنس مین سے کچھ خریدا اور قبضہ کیا مثلاً مکیلات
مین سے یا موزونات مین سے اور اوسمین سے بھی کچھ عیب دار نکلا اور
کچھ بے عیب تو اختیار ہی کہ سب لیوی یا سب واپس کری
(مادہ ۳۵۳) اگر گیہون اور جو وغیرہ غلہ مین مٹی ملی ہوئی ہی یا اگر تھوڑی
عادت کے موافق ہی تو بیع صحیح ہی اور اتنی بہت ہی کہ لوگون کے نزدیک
عیب گن جاتا ہی تو مشتری کو اختیار ہی لیوے یا واپس کری ——
(مادہ ۳۵۴) انڈے اور اخروٹ اور جو انکے مانند ہین اگر اوسمین کچھ
خراب نکلے مگر اتنی کہ عادت مین بہت نہ گنے جائین مثلاً ایکسو مین دو تین
انڈے خراب ہین تو معاف ہونگے - اور اگر بہت ہون مثلاً ایکسو مین
دس تو مشتری سب واپس دیکر اپنی پوری قیمت لیگا -
(مادہ ۳۵۵) اگر مبیع سب ایسی نکلی کہ اوس سے کچھ انتفاع
نہیں ہو سکتا ہی تو بیع باطل ہوگی اور مشتری وہ واپس دیکر اپنی قیمت پوری
لے لیگا - مثلاً اخروٹ اور انڈے سب خراب نکلے کہ اون سے کچھ نفع نہین ہو سکتا ہی

فصل ہفتم غبن اور دہوکا دینے کا بیان —

(مادہ ۳۵۶) بیع مین اگر غبن فاحش موجود ہو کا ہو دی تو مشتری جسکو
غبن ہوا ہی بیع فسخ کر سکے گا مگر جب کہ مال یتیم ہو و [illegible] تو بیع فسخ ہوگی
اور یہہ ہی حکم مال وقف اور بیت المال کا ہی یتیم مستثنی ہی اس مسئلہ مین

(مادہ ۳۵۷) اگر ثابت ہو کہ غبن کیا او[ر] [illegible]
پر بیع فسخ کرسکتا ہے —

(مادہ ۳۵۸) اگر مشتری غبن اور دہوکے [illegible]
وارث بھی دعوی غبن نکرے گا کہ یہہ دعوی دہوکا ہی میراث نہین [illegible]

(مادہ ۳۵۹) مشتری کو علم ہوا کہ غبن فاحش [اور] دہوکا [illegible]
تصرف مالکانہ کیا تو اوسکا اختیار اور حق دعوی ساقط ہوگیا —

(مادہ ۳۶۰) اگر مبیع جسمین غبن اور دہوکا ہو ہلاک ہوگئی یا زمین [illegible]
مشتری نے گھر بنالیا تو اب بیع فسخ نہین کرسکتا ہی —

باب ساتوان بیع کے اقسام اور انکے احکام کا بیان — او[ر]
اسمین چھہ فصل ہین —

فصل اول بیع کے اقسام کا بیان —

(مادہ ۳۶۱) بیع کے منعقد ہونیکے لئے یہہ شرط ہی کہ رکن بیع اوس سے
صادر ہو جو اہل ہو یعنے عقل مند اور تمیز دار ہو یا اوسکے طرف نسبت
نابالغ مجنون فاتر العقل نہو

کہ عقل قابل اوسکے حکم کے ہو

(مادہ ۳۶۲) اگر بیع [illegible] ولی وصی وکیل مجنون کی مطلق باطل ہے۔ جیسا بیع مجنون کی۔

(مادہ ۳۶۳) جو شے کہ بیع ہو اوس میں شرط ہے کہ موجود ہو اور ایسی ہو کہ بایع مشتری کو دے سکے اور مال متقوم بھی ہو۔ پس جو شے کہ معدوم ہو یا اوسکے دینے پر قدرت نہو۔ یا وہ مال قیمتی نہو تو بیع باطل ہوگی۔

(مادہ ۳۶۴) باعتبار انعقاد وصدور بیع کی تو بیع صحیح ہو مگر بعض وصف ایسے ہوں کہ بیع شروع نہیں ہوسکتی۔ مثلاً مبیع معلوم نہیں یا مجہول ہو (بایع نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑا بے تعین بیچا) یا قیمت مین خلل ہو (مثلاً یہہ بیان نہوا کہ روپیہ حالی ہے یا چلنی مطلق روپیہ کا نام لیا) اسصورت مین بیع فاسد ہوگی

(مادہ ۳۶۵) بیع کے جاری ہونیکی یہہ شرط ہے کہ بایع مبیع کا مالک ہو یا مالک کا وکیل ہو۔ یا اوسکا ولی ہو یا وصی ہو۔ اور مبیع مین حق غیر بھی نہو۔

(مادہ ۳۶۶) اگر مشتری کا بیع فاسد مین قبضہ ہوجای تو بیع جایز ہوگی اور مشتری مبیع مین اوسوقت تصرف کرسکتا ہے۔

(مادہ ۳۶۷) جب بیع میں کوئی خیار پایا جاوے تو بیع لازم نہوگی

(مادہ ۳۶۸) جس بیع مین کہ حق غیر متعلق ہو مثلاً بیع فضولی اور بیع مرہون وہ بیع غیر کی اجازت پر موقوف رہتی ہے —

فصل دوم بیع کے قسموں کے احکام کے بیان مین —

(مادہ ۳۶۹) بیع منعقد کا یہہ حکم ہے کہ مشتری مبیع کا مالک اور بایع ثمن کا مالک ہو جاتا ہے —

(مادہ ۳۷۰) بیع باطل سے کسی حکم کا فایدہ نہین ہوتا ہے اگر مشتری نے بایع کی اجازت سے قبضہ کیا مبیع مشتری کے قبضہ مین امانت رہتی ہے اگر بے تعدی ہلاک ہوئی تو مشتری ضمان نہ دیگا —

(مادہ ۳۷۱) بیع فاسد مین بعد قبضہ کے اگر بایع نے اجازت دی مشتری مالک ہو جائیگا — اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی تو اوس پر ضمان آویگا — یعنے اگر مبیع مثلی ہے تو اوس پر مثل کا دینا لازم ہوگا — اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دیگا کہ جسدن قبضہ کیا تہا —

(مادہ ۳۷۲) بیع فاسد کا فسخ کرنا دونوں کو جایز ہے — مگر جب مشتری کے قبضہ مین ہلاک ہوگئی یا مشتری نے دوسرے کے ہاتھہ بیچدی یا کسی کو ہبہ یا مشتری نے اپنا کچھہ مال اوسمین بڑہا دیا — مثلاً حویلی کی تعمیر کی یا زمین مین درخت لگائی یا ایسا تصرف کیا کہ مبیع کا نام بدل گیا مثلاً

گیہون کو پیسکر آٹا کر دیا تو اب حق فسخ باطل ہو گیا —

(مادہ ۳۷۳) یہہ بیع فاسد جب فسخ ہو جاوے۔ اور بایع ثمن لیچکا تہا تو مشتری جبتک کہ اپنا ثمن واپس لیوے بیع روک رکھیگا —

(مادہ ۳۷۴) بیع نافذ فوراً حکم کی مفید ہی —

(مادہ ۳۷۵) جب بیع لازم نافذ منعقد ہو وی تو کسیکو یہہ اختیار نہین ہی کہ اس سے پہر جاوے —

(مادہ ۳۷۶) جب بیع غیر لازم واقع ہوئی تو جسکو خیار ہی اوسیکو حق فسخ ہی

(مادہ ۳۷۷) بیع موقوف مین جب اجازت ہو جاوے تو حکم بیع کی مفید ہوگی

(مادہ ۳۷۸) بیع فضولی مین جب مالک نے یا اوسکے وکیل یا اوسکے وصی نے یا ولی نے اجازت دی تو بیع منعقد ورنہ بیع فسخ ہو گی — اور اجازت کے صحیح ہونے کی شرط یہہ ہی کہ بایع اور مشتری اور اجازت دینے والا اور مبیع سب موجود و قایم ہوں — اگر ایک بھی انمیں سے ہلاک ہو گیا تو اجازت صحیح نہو گی —

(مادہ ۳۷۹) بیع مقایضہ مین دونو چیزین مبیع تصور کی جاتی ہین کہ اون مین بیع کی شرائط کا اعتبار ہو گا — اگر تسلیم مین نزاع واقع ہو تو بایع مشتری کو و مشتری بایع کو معاً مال ادا کرین —

فصل سوم بیع سلم کا بیان —

(مادہ ۳۸۰) مثل بیع کے بیع سلم بھی ایجاب و قبول سے منعقد ہوتی ہے یعنے مشتری بائع کو کہے کہ مین نے ایکہزار قرش تجکو سلم (پیشگی) دئے کہ ایکسو کیل گیہوں دیگا۔ اور اوسنے قبول کرلیا بیع سلم منعقد ہو گی۔

(مادہ ۳۸۱) بیع سلم ان اشیا مین منعقد ہوتی ہی جو مقدار اور وصف سے متعین ہوسکین مثلاً جیّد (کھرا) ہونا اور خسیس یعنے (کھوٹا) ہونا

(مادہ ۳۸۲) مکیلات اور موزونات اور گز سے ماپنی کی چیزون کے کیل اور وزن اور گز سے مقدار متعین ہوتی ہے۔

(مادہ ۳۸۳) عددیات متقاربہ کی مقدار جیسے گنتے سے متعین ہوتی ہے ایسی ہی کیل اور وزن سے بھی۔

(مادہ ۳۸۴) اور عددیات مثل کچی اینٹ کے اور پکی اینٹ کے اوسکی مقدار کے واسطے سانچہ معین ہونا چاہیے۔

(مادہ ۳۸۵) شطرنجی اور جاجم اور فرش یہہ سب گز سے ماپنے کی چیزین ہین انکے واسطے طول اور عرض اور دل اور یہہ کہ کس چیز سے بنے جاوین اور کہان یہہ سب بیان ہونا ضرور ہے۔

(مادہ ۳۸۶) بیع سلم کی صحت کے لئے جنس کا بیان ہونا شرط ہی مثلاً گیہون یا چاول یا کھجور۔ اور اوسکی نوعیت بھی شرط ہی مثلاً بارش کا پانی دیا گیا ہو کہ جسکو ہماری عرف مین بعل کہتے ہین۔ یا نہر اور چشمہ وغیرہ کا

باقی دیا گیا ہو کہ جسکو سلم کہتے ہین اور بیان وصف بھی شرط ہی مثلاً جید ہون یا خسیس اور مقدار قیمت کی اور مبیع کی معلوم ہو۔ اور یہہ کب اور کس جگہہ پہونچاوی بیان ہونا ضروری ہے۔

(مادہ ۳۸۷) اور سلم کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہی کہ مجلس عقد مین قیمت ادا کر دی جاوے۔ اگر بے ادائے قیمت دونون نے بر خاست کی تو بیع سلم فسخ ہو گئی۔

فصل چہارم استصناع کے بیان مین۔

(مادہ ۳۸۸) اگر ایک شخص نے کسی کاریگر حرفہ والے کو کہا کہ فلان چیز اتنے قرش کے عوض بنا دی اور اوسنے قبول کر لیا تو یہہ بیع استصناع منعقد ہو گئی مثلاً مشتری نے اپنا پاون موچی کو دکھلایا اور کہا کہ جوڑا جو تیکا سختیانی اتنے قرش کو بنادی۔ اور موچی نے قبول کر لیا یا بڑہی سے یہہ کہا کہ مجھکو ایک ڈونگا یا کشتی بنا دے اور اوسکا طول اور عرض اور سب وصف بیان کر دیا اور بڑہائی نے بھی اوس بات کو قبول کر لیا تو بیع استصناع منعقد ہو گی۔ یا کارخانہ والے سے کہا کہ اتنی بندوقین بنادو کہ ہریک کی قیمت اتنی قرش ہو گی۔ اور طول اور دل اور سب اوصاف بیان کر دے کارخانے والے نے قبول کر لیا۔ بیع استصناع ہو گئی۔

(مادہ ۳۸۹) جن چیزون مین کہ استصناع جاری ہی اوسمین استصناع صحیح

ہوگا جسمین کہ استصناع جاری ہنین ہے اور مدت بھی بیان ہوئی تو یہہ بیع سلم ہوگی
اوسکی سب شرطون کا لحاظ کیا جائیگا اور اگر مدت بھی بیان نہو تو بھی بیع
استصناع تصور ہوگی —

(مادہ ۳۹۰) بیع استصناع مین اپنی خواہش کی موافق مصنوع کا وصف
اور تعریف کردینا ضرور ہے —

(مادہ ۳۹۱) استصناع مین وقت عقد کے فوراً قیمت دینا ضرور نہین ہے

(مادہ ۳۹۲) جب بیع استصناع منعقد ہوچکی تو ہر کسی کو یہہ اختیار نہین ہے
کہ اوس سے پھر جاے — ہر مصنوع اگر موافق اون اوصاف کے نہو جو بیان ہوے
تہے مستصنع کو اختیار ہے کہ چاہے لے یا نہ لے —

فصل پنجم بیع مریض کے احکام —

(مادہ ۳۹۳) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین کچھہ مال ایک وارث
کے ہاتھہ بیچا تو یہہ بیع سب وارثونکی اجازت پر موقوف رہیگی — اوسکے
مرنیکے بعد سب نے اگر اجازت دی تو بیع جائز ہے ورنہ نہین —

(مادہ ۳۹۴) مریض نے اپنی مرض موت مین کسی اجنبی کے ہاتہہ کوئی
چیز ثمن مثل کے عوض بیچی تو یہہ بیع صحیح ہے — (ثمن مثل یعنی اس جیسی چیز کی
قیمت اسی قدر ہو سکتی ہے) اور اگر ثمن مثل سے کم پر بیچے اور بیع مشتری کو
دیدی تو یہہ محابات ہے اسمین ثلث مال کا اعتبار ہوگا اگر ثلث مال اوسکی

قیمت پوری ہوجائے تو بیع صحیح ہے ورنہ مشتری کو لازم ہوگا کہ جتنا ناقص ہے پورا کردے اور وارثون کو دیدے اگر اوس نے پورا کردیا تو بیع لازم ہوگی ورنہ وارثین فسخ کردینگے۔ مثلاً ایک شخص صرف ایک حویلی کا مالک ہے جو ڈیڑہ ہزار قرش کی ہے اس نے اپنے مرض موت مین ایک اجنبی کے ہاتھہ جو وارث نہین ہے ایک ہزار کو بیچدی اور اوسکو قبضہ بھی دیدیا اور مرگیا۔ اور اوس حویلی کی اصل مالیت کا ثلث یعنے پانسو قرش باقی رہے تو یہہ بیع صحیح ہے وارث فسخ نہین کرسکتے۔ اور اگر مریض نے پانسو قرش کو بیچی کہ یہہ محابات کا نصف ہے تو وارثون کو یہہ اختیار ہے کہ مشتری سے پانسو قرش جو اونکے مورث نے محاباۃ دے طلب کرین اگر اوس نے دیدئے تو میت کا ترکہ ہی وارثونکو اوسکا فسخ نہین پہونچتا اور اگر اوس نے نہ دئے تو مالشین بیع فسخ کرینگے اور حویلی واپس لینگے (محاباۃ قیمت سے کم کو بیچنا ہے)

(مادہ ۳۹۵) ایک شخص نے اپنے مرض موت مین اپنا مال ثمن مثل سے کم کو بیچا۔ اور قرضدار مرگیا کہ اوسکا سب ترکہ قرض مین گھرا ہوا ہے تو سب قرض خواہ مشتری سے ثمن مثل پورا کرائینگے اور ترکہ مین داخل کرینگے اگر مشتری نے ثمن مثل پورا نہ کیا تو بیع فسخ کرینگے

فصل ششم بیع بالوفا کے بیان مین

(مادہ ۳۹۶) جیسا بایع کو جائز ہے کہ قیمت واپس دیکر اپنی مبیع واپس لیلے

اسیسے ہی مشتری بھی مبیع واپس دیکر اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے

(مادہ ۳۹۷) بیع بالوفا کے بایع و مشتری کو جایز نہین ہے کہ مبیع دوسرے کے ہاتھ بیچ سکے ۔

(مادہ ۳۹۸) بیع بالوفا کے بایع و مشتری اگر یہ شرط کر لین کہ بیع کے نفع مین سے کسی قدر بایع بھی لیگا تو بیع صحیح ہے ۔ مثلاً دونون اسپر راضی ہو گئے کہ انگور کا نفع دونون کو نصفا نصف ملے صحیح ہے اور شرط کا پورا کرنا لازم ہوگا

(مادہ ۳۹۹) بیع بالوفا مین قیمت مال کی اوتنی ہی ہے کہ جتنا مشتری کا قرض بایع پر ہے اور مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہو گئی تو مشتری کا قرض ساقط ہو گیا

(مادہ ۴۰۰) اگر قیمت مال کی کم ہے اور قرض مشتری کا زیادہ اور مبیع مشتری کے پاس تلف ہو گئی تو بمقدار قیمت کے قرض بایع کے ذمہ سے ساقط ہو اب مشتری اپنا باقی قرض بایع سے لے لیگا ۔

(مادہ ۴۰۱) قیمت مال کی [illegible] مشتری کا قرض کم [illegible] مبیع تلف ہو گئی تو [illegible] مشتری بایع [illegible] اگر مشتری کی [illegible] زاید قدر [illegible] ہوگا ۔

(مادہ ۴۰۲) [illegible] مشتری مرجاوین تو اسکے وارث فسخ کر سکتے ہین

(مادہ ۴۰۳) جب تک بیع بالوفا مین مشتری اپنا قرض پورا نہ لے لیوے اور قرض خواہ مبیع اپنی قرضہ مین مخصوص رکھ سکتے ہین ۔

کتاب دوم اجارہ کے بیان مین اور اوسمین ایک مقدمہ اور آٹھ باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین جو اجارہ سے متعلق ہین ۔ ۵ ۰ ۴۲۱ ہین

(مادہ ۴۰۴) اجارہ اور کرایہ کے ایک معنی ہین منفعت کے بدلے جو حاصل ہو مثلاً کسی کے گھر مین جو رہنے کا فایدہ حاصل کیا اوس کے بدلے جو دینا ہوگا ایجار کو کسی چیز کرایہ دینے کو کہتے ہین اور استیجار کسی چیز کرایہ لینے کو کہتے ہین -

(مادہ ۴۰۵) اجارہ کی معنی لغت مین اجرت کے ہین اور کبھی ایجار کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے اور فقہ کی اصطلاح مین یہہ معنی ہین کہ کسی چیز کی منفعت کو بعوض بیچنا -

(مادہ ۴۰۶) اجارہ صحیح کہ خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت سے خالی ہو لازم ہو جاتا ہے اور اوسکے فسخ کرنے کا بے عذر کسیکو اختیار نہین ہے -

(مادہ ۴۰۷) اجارہ منجزہ کا (جو فوراً جاری ہو) وقت عقد سے اعتبار ہوتا ہے -

(مادہ ۴۰۸) اجارہ مضافہ مین وقت عقد سے اعتبار نہین ہوتا ہے بلکہ اوس وقت آیندہ سے کہ آپس مین مقرر کیا گیا مثلاً یہہ حویلی اتنے روپیہ کو

اتنی مدت کے واسطے کرایہ لی تو شروع ماہ آئندہ سے اوس کا اعتبار ہوگا۔

(مادہ ۴۰۹) آجر وہ شخص ہے کہ کرایہ پر کوئی چیز دیوے اوس کو موجر بھی کہتے ہین (جیم پر کسرہ زیر)

(مادہ ۴۱۰) مستاجر وہ شخص ہے جو کوئی چیز کرایہ پر لیوے جیم پر کسرہ ہے

(مادہ ۴۱۱) جو چیز کرایہ سے دیجاوے اوس کو ماجور کہتے ہین۔ اور موجر اور مستاجر بفتح جیم بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۲) مستاجر فیہ جو شی کہ کسی کو اسلئے دین کہ اوس مین اپنا کام کرے مثلاً کپڑا درزی کو سینے کے لئے دیا اور اسباب پلے والیکو کھین لیجانے کے لئے دیا۔

(مادہ ۴۱۳) اجیر وہ شخص ہے جو بذات خود اجرت پر کام کرے

(مادہ ۴۱۴) اجرت یا اجر مثل وہ کہ آنکنے والے اور جانچنے والے بے طمع اور بے غرض کسی چیز اور کسی کام کی اجرت مقرر کردین۔

(مادہ ۴۱۵) اجرت یا اجر مسمی جو وقت عقد آپس مین مقرر کرلیا ہو۔

(مادہ ۴۱۶) جو کسی چیز کا مثل دیا جاوے اگر وہ مثلی ہے یا اوسکی قیمت دیجاوے اگر وہ قیمتی ہے اوسکو ضمان کہتے ہین۔

(مادہ ۴۱۷) معد للاستغلال (فایدہ لینے کے لئے جو چیز بنائی گئی ہو)

جو چیز کرایہ دینے کے لیے مقرر کی گئی ہے مثلاً سرا اور حویلی اور حمام اور دوکان کرایہ کے لیے خریدی گئی ہون یا بنائے گئے ہون اور چیزین مثلاً کشتیان اور گھوڑے کرایہ کے اور تین برس تک کرایہ پر چلانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہہ چیزین کرایہ کی ہین اور اپنے واسطے کوئی شئے بنائی اور پھر لوگون کو اطلاع دی کہ یہہ چیز کرایہ کے واسطے بنائی گئی ہے تو وہ شئے معد للاستغلال ہوگی۔

(مادہ ۱۸ ۴) جو شخص اتا کو نوکر رکھے اوسکو مسترضع کہتے ہین۔

(مادہ ۱۹ ۴) آپس مین منفعت تقسیم کر لینے کو مہایات کہتے ہین مثلاً ایک حویلی مین ہر شریک ایک سال رہا کرے۔

پہلا باب ضوابط عامہ کے بیان مین

(مادہ ۲۰ ۴) اجارہ مین معقود علیہ منفعت ہے (معقود علیہ جس پر عقد ہو)

(مادہ ۲۱ ۴) باعتبار معقود علیہ کے اجارہ دو قسم ہے قسم اول یہ ہے کہ جس مین فقط چیزون سے منفعت لینا مقصود ہوتا ہے اور یہہ تین قسم ہے ایک زمین اور حویلیون کا کرایہ دینا۔ دوسرا اسباب مثلاً لباس اور برتن کا کرایہ دینا۔ تیسرا گھوڑا کرایہ سے دینا قسم دوم وہ اجارہ کہ جس مین کام لینا مقصود ہوتا ہے اور جس سے کام لیتے ہین وہ ماجور اور اجیر کہلاتا ہے مثلاً خدمتگارون کا اور کام کرنے والونکا اور حرفہ اور پیشہ

والونکا نوکر رکھنا جیسا درزی سے کپڑا سلوانا استصناع ہے ایسی ہی
اسکو سینے کے واسطے کپڑا دینا اجارہ علی العمل ہے ۔

(مادہ ۴۲۲) اجیر دو قسم ہے ایک خاص کہ فقط مستاجر کے پاس نوکر
کام کرے مثلاً خادم ماہوار دار ۔ دوسرا اجیر مشترک کہ جو غیر مستاجر کا
بھی کام کر سکتا ہے ۔ مثلاً پلا اوٹھانے والے یا درزی یا دلال
اور رنگریز اور کرایہ کی کرسی والے اور گھاٹ کی کشتی والے یہہ سب
اجیر مشترک ہیں کہ ایک شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ۔ بلکہ ہر
شخص کا کام کرتے ہیں اگر یہہ اجیر مشترک عقد کرلے کہ ایک مدت
تک خاص مستاجر کا کام کریگا تو اس مدت کے بیچ میں وہ اجیر خاص متصور
ہوگا اور ایسا ہی حمال اور کرسی والا اور کشتی والا بھی اجیر خاص
ہوجاتے ہیں جب یہہ شرط ہو کہ کسی اور کا اسباب وقت معین تک
نہ اوٹھاینگے اور کسی کو کرسیان نہ دینگے اور کسی اور کو مکان معین تک
کشتی میں نہ بٹھاینگے ۔

(مادہ ۴۲۳) جیسا ایک شخص اجیر خاص کو نوکر رکھہ سکتا ہے بہت
آدمی بھی اوسکو نوکر رکھہ سکتے ہیں ۔ مثلاً ایک گانون کے سب
لوگون نے ایک شخص کو نوکر رکھا کہ ہمارے جانور چرایا کرے تو
وہ اون سب کا اجیر خاص ہے اور اگر اوہنون نے یہہ اجازت دی

کہ اور لوگون کے بھی جانوز چرایا کرے تو اوس صورت مین اجیر مشترک ہوجائیگا

(مادہ ۴۲۴) اجیر مشترک جب تک کہ کام پورا نکر دے مستحق اجرت نہ ہوگا

(مادہ ۴۲۵) اجیر خاص اپنی اجرت کا اوسوقت مستحق ہوتا ہے کہ اوس زمانہ تک کہ مقرر ہوا ہے حاضر رہا کیونکہ اجیر خاص کے لئے کام مقرر نہین ہے مگر اوسکو واجب ہے کہ اس مدت مین جو کام پیش آوے بجا لاوے اگر اوس مدت مین کام نہ کریگا تو مستحق اجرت کا نہ ہوگا ۔

(مادہ ۴۲۶) جو شخص کہ بعقد اجارہ ایک کام کے واسطے کوئی چیز لے تو وہ وہی کام کریگا یا وہ کام کریگا جو مضرت اور تکلیف مین اوسکے برابر یا اوس سے کم ہو نہ یہ کہ اوس سے مشقت مین زاید ہو مثلاً لوہار نے ایک دوکان لی تو وہ وہی کام کریگا جو اوسکے پیشہ سے متعلق ہو اور ایک عطار نے دوکان لی تو وہ لوہار کا کام اوس مین نہ کرسکیگا اوس سے زیادہ مضرت ہوگی

(مادہ ۴۲۷) چونکہ ہر شخص کا کام مختلف ہے اسلئے ٹھہرالینا اور مقرر کرلینا ضرور ہے ۔ مثلاً جس نے اپنی سواری کے لئے گھوڑا لیا وہ دوسرے کو سوار نہین کرواسکیگا ۔

(مادہ ۴۲۸) اگر استعمال سے ہر شخص کے کوئی چیز خراب ہوجاوے تو اوس مین مقرر کرنا لغو ہے مثلاً گھر مین رہنا برابر ہے خواہ مستاجر خود رہے یا غیر کو رکھے

(مادہ ۴۲۹) حصہ مشترک ایک شریک دوسرے شریک کو کرایہ دیسکتا ہے

خواہ وہ حصہ قابل قسمت ہو یا نہو مگر اجنبی کو نہیں دے سکتا ہے اور
مہایات کی صورت مین اجنبی کو بھی دے سکتا ہے ۔

(مادہ ۴۳۰) اگر بعد عقد اجارہ کے شرکت پیدا ہووے تو اجارہ مین
خلل نہ آویگا مثلاً ایک شخص نے اپنی حویلی کرایہ سے دی اور نصف کا
مستحق کوئی اور پیدا ہوا تو نصف ثانی مین اجارہ باقی رہیگا ۔

(مادہ ۴۳۱) دو شخص جو ایک چیز مین شریک ہون کسی اور کو وہ چیز کرایہ
دے سکتے ہین ۔

(مادہ ۴۳۲) ایک شخص اپنا مال دو شخص کو کرایہ دے سکتا ہے ان مین سے
اگر ایک شخص اپنا زر کرایہ ادا کر دے تو اوسی سے دوسرے کا کرایہ نہ لیا جاویگا
جب تک کہ وہ ضامن دوسرے کا نہ ہو ۔

باب دوم

جو مسایل کہ اجرت سے متعلق ہین ۔ اس مین چار فصل ہین ۔ فصل اول

رکن اجارہ کے مسایل

(مادہ ۴۳۳) اجارہ ایجاب اور قبول سے مثل بیع کے منعقد ہوتا ہے

(مادہ ۴۳۴) جو الفاظ کہ اجارہ مین استعمال کئے جاتے ہین وہ ایجاب
و قبول ہین مثلاً مین نے اجارہ و کرایہ کو دیا ۔ اور مین نے اجارہ لیا ۔
اور مین نے قبول کیا ۔

(مادہ ۴۳۵) جیسی بیع صیغہ ماضی سے منعقد ہوتی ہی ویسا ہی اجارہ بہی اور صیغہ مستقبل سے اجارہ منعقد نہوگا مثلاً مالک نے کہا کہ مین اجارہ دونگا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اجارہ لیا یا مالک کو کہا کہ تو مجہے اجارہ دے اوس نے کہا کہ مین نے دیا ان صورتو مین منعقد نہوگا

(مادہ ۴۳۶) جیسا رو برو گفتگو سے اجارہ منعقد ہونا ہی ویسا ہی خط و کتابت سے بہی ہوتا ہی اور ایسے ہی گونگے کے اوس اشارہ سے ہوتا ہی جو معروف ہی

(مادہ ۴۳۷) اجارہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے مثلاً مسافرون کے فرودگاہ مین گہوڑون پر سوار ہونا اور لنگرگاہ مین کشتی پر جا بیٹھنا اور کرایہ کے گہوڑون پر سوار ہونا بے گفتگو بہی جایز ہے اگر اجرت معلوم اور معین ہے فبہا ورنہ اجرت مثل لازم ہوگی۔

(مادہ ۴۳۸) اجارہ مین خاموش رہنا قبول اور رضامندی متصور ہے مثلاً ایک دوکان ایک مہینے کے لئے پچاس قرش پر کرایہ لے اور مہینا جب گزر گیا تو مالک نے کہا کہ اگر ساٹھ قرش پر راضی ہو تو ہو نہین تو نکل جاؤ اور مستاجر نے جواب دیا کہ مین راضی نہین ہون پر مالک چپ ہو کر چلا گیا تو اوس مہینے کے بہی پچاس قرش دیگا اور اگر مستاجر چپ رہا اور دوکان سے بہی نہ نکلا تو اوس کو ساٹہہ قرش دینا لازم ہوگا اور ایسا ہی مالک نے کہا کہ سو قرش کرایہ ہے اور مستاجر نے کہا اسی اور مالک نے اوس کو نہ نکالا اور چپ

رہا تو اسکی فرس واجب الادا ہونگے اور اگر دونوں اپنے اپنے کلام کرنے
سے اور مساجد من میں رہتا رہا اجرت مثل لازم ہوگی

(مادہ ۹ ۴۳۹) اگر عقد کے بعد آپس میں گفتگو کرنے سے ایک نے کہا زیادہ کرو
ایک نے کہا کچھ کم کرو تو کلام اخیر پر اعتبار ہوگا

(مادہ ۴۴۰) اجارہ مضافہ صحیح ہے اور وقت آنے سے پہلے لازم ہوگا اور
عرض ایک شخص کے اس کہنے سے کہ ابھی وقت نہیں آیا ہے دوسرے کو فسخ کا اختیار نہیں ہے

(مادہ ۴۴۱) جب اجارہ صحیح منعقد ہو گیا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے
کہ کرایہ پر کچھ اور بڑھا کر فسخ کرے اگر وصی یا متولی نے یتیم اور وقف کی
زمین اجر مثل سے کم کرایہ کو دے اجارہ فاسد ہوگا اور اجر مثل لازم آتا ہے

(مادہ ۴۴۲) مساجر لوراثت یا بہبہ ماجور کا مالک ہوگیا تو اجارہ زائل ہوگیا

(مادہ ۴۴۳) اگر کوئی ایسا عذر پیدا ہوا کہ عقد اجارہ جاری نہیں ہو سکتا ہے
تو اجارہ فسخ ہوگا مثلاً شادی کے بخت کے واسطے باورچی ٹھہرایا اور دولہ مرگیا
یا دولہن اور شادی موقوف رہی تو باورچی کا اجارہ فسخ ہوا اور ایسا ہی
اگر ایک شخص کے دانت میں درد تھا طبیب سے کہا کہ پچاس قرش پر میرا دانت
نکالدے علاج سے پہلے درد جاتا رہا تو اجارہ فسخ ہوگیا۔ اور ایسا ہی بچہ مرگیا
یا انا مرگئی تو اجارہ زائل ہوا۔ اگر مستاجر صبی مرگیا تو اجارہ فسخ نہوگا

فصل دوم اجارہ کے منعقد اور جایز ہونیکی شرطیں
(در وجود بلبندی گرفتن و ارکان)

(مادہ ۴۴۴) اجارہ منعقد ہونے کی یہہ شرط ہی کہ دو نو صاحب عقل و تمیز ہوں ۔ سو محنون اور فاتر العقل اور صغیر

(مادہ ۴۴۵) ایجاب وقبول کا موافق ہونا اور مجلس عقد کا متحد ہونا مثل بیع

(مادہ ۴۴۶) لازم ہے کہ کرایہ دینے والا ایسا ہو کہ خود ہی اس چیز پر تصرف کر سکے یا اوس کا وکیل ہو یا ولی ہو یا وصی ہو

(مادہ ۴۴۷) اصل مالک کی اجازت پر فضولی کا اجارہ دینا موقوف ہی اگر اصل مالک بچہ ہی یا دیوانہ تو ولی اور وصی باجر مثل اجارہ دے سکتے ہیں اور اجارہ کی صحت اور قیام کے لئے چار شرط اور بہی ہیں کہ عاقدین کا زندہ رہنا اور مال معقود علیہ کا موجود رہنا اور عوض اجارہ (یعنے کرایہ) کا موجود رہنا اگر اسباب پر کرایہ لیا گیا اور اگر ان میں کوئی ہی باقی رہا تو اجارہ قائم رہیگا

فصل سوم اجارہ کی صحت کی شرطوں کا بیان

(مادہ ۴۴۸) اجارہ کی صحت کے لئے رضامندی عاقدین کی شرط ہی

(مادہ ۴۴۹) معقود علیہ کا متعین ہونا شرط ہی دو دو کانوں میں سے ایک دوکان بے تعین کرایہ دینا صحیح نہوگا

(مادہ ۴۵۰) زر اجرت کا معلوم ہونا شرط ہی

(مادہ ۴۵۱) منفعت یعنے معقود علیہ معلوم ہو کہ نزاع قائم نہو

(مادہ ۴۵۲) مدت کے مقرر کرنے سے منفعت معلوم ہو جاتی ہی کہ حویلی

اور دوکان اور اناکے لئے مدت مقرر کر لینے سے منفعت معلوم ہوتی ہے

(مادہ ۴۵۳) اور گہوڑے کے کرایہ لینے مین اتنی باتین لازم ہین کہ آپ سوار ہونگے یا جس کو چاہین سوار کرینگے یا اسباب لاد کر لیجاینگے اور مسافت کی مدت کا ذکر کرنا بہی ضرور ہی

(مادہ ۴۵۴) زمین کے کرایہ دینے مین یہہ بیان ضرور ہی کہ کس کام کے لئے اور کتنی مدت کے لئے لیتے ہین اگر زراعت کے لئے لیتے ہین تو یہہ بیان ضرور ہی کہ کیا بوئینگے یا اختیار ہی کہ جو چاہین بوئین

(مادہ ۴۵۵) اور اہل حرفہ کی مزدوری کے لئے اصل کام اور اوسکی مقدار اور اوسکی کیفیت کا ذکر ضرور ہے مثلاً رنگ ریز کو کپڑا دکہانا اور رنگ بتلانا اور گہرا ہو یا ہلکا ہو یہہ ہی کہنا

(مادہ ۴۵۶) اور بوجہ اٹہانے کے لئے بوجہہ دکہلا دینا اور مسافت کا بیان ضرور ہے کہ یہہ بوجہ اتنی دور لیجانا ہے

(مادہ ۴۵۷) جو چیز کرایہ دی گئی وہ اپنی قدرت اور قبضہ مین ہی ہو ورنہ جو گہوڑا کہ بہاگ گیا وہ کرایہ نہین دیا جا سکتا ہی

فصل چہارم اجارہ کے فاسد اور باطل ہونیکا بیان

(مادہ ۴۵۸) جب کوی شرط موجود نہو تو اجارہ باطل ہے مثلاً مجنون یا لڑکے کا اجارہ کرنا جو تمیز دار نہو اور اگر عقد کے بعد اجارہ دینے والا

مجنون ہوگیا تو اجارہ فسخ نہوگا

مادہ (۴۵۹) اجارہ باطل مین زر اجرت لازم نہین ہوتا ہی مگر یتیم اور وقف کے مال مین اجر مثل لازم ہوگا اور مجنون کے مال کا بھی یہی حکم ہی

مادہ (۴۶۰) انعقاد اجارہ کی شرطین تو موجود ہوان مگر صحت کے کوئی شرط نہو تو اجارہ فاسد ہوگا

مادہ (۴۶۱) اجارۂ فاسد بھی جاری ہوتا ہی مگر اجرت مثل لازم ہوگی نہ وہ اجرت کہ مقرر کئے گئے —

مادہ (۴۶۲) کبھی اجارہ فاسد اس سے ہوتا ہی کہ اجرت مجہول ہو تو اس صورت مین اجرت مثل جسقدر ہو لائے جاوی اور کبھی اس سے ہوتا ہی کہ شرائط صحت پائے نہین اس صورت مین اجرت مثل اجرت مقررہ سی زایدنہ دلائینگے

باب دوم اجرت کے بیان مین اس مین تین فصل ہین فصل اول بدل اجارہ کے بیان مین

مادہ (۴۶۳) جو چیزین کہ بیع مین بدلہ ہوسکتی ہین وہ اجارہ مین بھی ہوسکتی ہین اور اجارہ مین وہ چیزین بھی ہوسکتی ہی جو ثمن نہوسکتی ہیں مثلاً باغ جو کرایہ پر لیا اوسکے کرایہ مین گھر رہنی کو دیا یا گھوڑا سواری کے لئے دیا۔

مادہ (۴۶۴) اگر کرایہ نقد ہے تو معلوم اور متعین ہونا مثل بیع کے ضرورت ہے

مادہ (۴۶۵) اور اگر کرایہ اسباب ہی تو اوسکا وصف اور اوسکے مقدار بیان ہونا ضرور ہے اور یہہ حکم ہے مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ کا اور ایسی چیزون کے اوٹھالیجانی سے محنت ہوتی ہی اور خرچ بھی لگتا ہی تو انکو وہین پونچادینا لازم ہے کہ جس جگہہ شرط کی گئی ہی اور اگر کوئی

جگہہ بیان نہین ہوئی اور ماجور زمین ہی تو جہان زمین ہی وہین حاضر کردے
اور اگر کوئے کام ماجور ہے تو کام کی جای پر پونہچادی اور اگر ماجور کوئے
اوٹہانے کی جای کی چیز ہے تو بجای عقد حاضر کردی اور اگر ایسی چیزین ہین کہ
اونکے اوٹہالیجانے مین نہ محنت ہی اور نہ خرچ ہی تو وہان پونہچا یا جاوے
کہ جہان موجر پسند کری —

فصل دوم اجرت کس سبب سے لازم ہوتی ہی اور اجرت کا کیونکر تحقق ہوتا ہے

مادہ (۴۶۶) اجارہ مطلق کے انعقاد پر فوراً اجرت دینا لازم نہین ہے —
مادہ (۴۶۷) اگر مستاجر نی اجرت جلد دیدے تو موجر اجرت کا مالک ہوگیا
اور مستاجر واپس نہین لے سکتا ہے —
مادہ (۴۶۸) اگر شرط کی گئی تو اجرت جلد دینا ہوگا اب اجارہ دیکہنا چاہیے
کہ کیا چیز ہی منفعت ہی یا کوئی کام ہے تو ان دونو صورتون مین مالک
اور کاریگر جب تک کہ اجرت نہ لیلیوین شی ماجور نہ دیگا اور کاریگر کام نہ کریگا
یعنی دونو اونکو طلب اجرت پیشگی جایز ہی اگر نہ دیوی تو عقد اجارہ فسخ کرسکتی ہین —
مادہ (۴۶۹) جب منفعت لے چکے تو فوراً اجرت دینا لازم ہوگا مثلاً گہوڑا کرایہ لیا
کہ فلان جای تک جاکر آئین گے جب وہان تک جاکر اس جای تک واپس
چلے آئے کہ جہان سے جانا ٹہرا تہا فوراً اجرت دینا لازم ہوگا —
مادہ (۴۷۰) جب اجارہ صحیحہ مین منفعت لینی پر قدرت حاصل ہوگئی بہ منفعت

رہے تب بھی زر کرایہ دینا لازم ہوگا مثلاً گھر کرایہ لے کر اپنا قبضہ کر لیا کرایہ لازم ہوگا گو اوسمین نہ رہے —

مادہ (۴۷۱) اجارہ فاسدہ مین منفعت لینی پر قدرت نہین ہو سکتی ہے اور بے حصولِ منفعت کرایہ دینا لازم نہوگا —

مادہ (۴۷۲) بے عقدِ اجارہ اگر کوئی چیز اپنی استعمال مین لایا اور وہ چیز معد للاستعلال ہے تو اجرت مثل لازم ہوگے ورنہ نہین یعنی معد للاستعمال بھی نہیں ہے اور صاحبِ مال نے اپنی چیز طلب کیا کے پر بہی اوسکو استعمال کرتا رہا تو اجر مثل لازم ہوگا کیونکہ باوجود طلب استعمال جو کرتا رہا تو گویا اجرت دینی پر راضی تھا —

مادہ (۴۷۳) عاقدین جو شرط کرین تعجیل کی یا تاجیل کی سب معتبر ہوگے —

مادہ (۴۷۴) اگر تاجیل یعنے ادائی اجرت کے لئے کوئی مدت مقرر ہو گئی (فوراً ادا کرنا نہیں مدت پر ادا کرنا یا فوراً ادا کرنے کا وعدہ نہیں رکھا گیا) تو آخر مستاجر کو ماجور دیوی یا کاریگر اپنا کام پورا کر دیوے اور مدت مقررہ پر اجرت ادا کیجاوے —

مادہ (۴۷۵) اجارہ مطلقہ مین اولاً اجرتے ماجور مستاجر کو دیدی یا کاریگر اپنا کام کر دے یعنے اوس اجارہ مین کہ کوئی شرطِ تاجیل اور تعجیل وغیرہ نہوی ہو اور اجارہ منفعت پر ہو یا کام پر ہو —

مادہ (۴۷۶) جس وقت تک ادائی اجرت ٹھہرا ہے مثلاً ماہیانہ ہو یا سالانہ

تو لازم ہے کہ انقضائے زمانہ معین پر اجرت ادا کی جاوے —

مادہ (۴۷۷) لزوم اجرت کی لئی ماجور دیدینا شرط ہے یعنی جس وقت سی کہ شئے ماجور مستاجر کو پہنچ گئے اجرت بھی جب ہی سی لازم ہوگی تو تسلیم سی پہلے اگر کچھ زمانہ عقد کا گزرا تو اجرت لازم نہوگے —

مادہ (۴۷۸) اگر شے ماجور ایسے ہوگئی کہ اوس سی انتفاع بالکل نہین ہوسکتا ہے تو اجرت ساقط ہوگے مثلاً حمام گرگیا اور جب تک کہ تعمیر ہووی نہانا نہین ہوسکتا ہے اس لئی اِن ایام کی اجرت لازم نہوگے اور ایسا ہی جب سی چکے کا پانی موقوف ہوگیا اوسکی اجرت بہی موقوف ہوگے مستاجر نے چکے خانہ سی کچھہ اور فائدہ سوا آٹا پسوانے کی لیا تو اوسکے اجرت اوسپر لازم ہوگے —

مادہ (۴۷۹) دوکان پر کرایہ لے کر قبضہ کیا اور چند دن تک کساد بازاری رہی تو اتنی دنون کا کرایہ دیگا یہہ نہوگا کہ یہہ کہی کہ دوکان بند ہوگئی اور میرا کام نہ چلا —

مادہ (۴۸۰) کسی کرایہ لے اور سوار ہوکر کسی گھاٹ تک گیا اور آنی تک مدتِ معینہ گزر گئے تو آنی تک جو مدت زاید ہو گئے اوسکا اجر مثل دینا لازم ہوگا —

مادہ (۴۸۱) ایک شخص نی اپنا گھر کسے کو بے کرایہ دیا کہ اسکے مرمت کرتی رہو

اور اسمین رہا گرو تو یہ عاریت ہی اور جو کچھہ کہ اوسکا خرچ ہوگا وہ مرمت مین شمار ہوگا اور جو سیلے والا کرایہ اتنی مدت کا نہ لے سکیگا —

فصل سوم

اجیر مستاجر فیہ کو اپنی اجرت لینے کے لی اپنی پاس روک سکتا ہی یا نہین

مادہ (۴۲۲) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر مستاجر فیہ مین ہوتا ہی اگر اجرت قرض نہین ٹہرے ہی تو اپنی اجرت لینے کے لئے روک سکتا ہے مثلاً درزی جب تک اپنی سلائی نہ لیگا کپڑا نہین دیسکتا ہی اگر وہ کپڑا درزی کے پاس تلف ہوجاوے تو مالک اوس سی ضمان نہ لیگا —

اگر بے اختیار کی اس سے تلف نہ ہوا ہو

مادہ (۴۲۳) وہ اجیر کہ اوسکے کام کا اثر نہین ہوتا ہی مثلاً حمال یا ملاح انکو یہہ اختیار نہین ہے کہ مستاجر فیہ اپنی اجرت کی لئے روک سکین اور اگر روک لیا اور تلف ہوگئی تو صاحب مال کو اختیار ہے کہ ضمان لیوے یعنی یہہ دیکھین کہ حمال جس وقت لدا اوٹہا کر لایا تو کیا قیمت ہی پس اپنی پاس سے اجرت حمال کے دیکر وہ قیمت لیلوی اور یا یہہ کہ حمال لدا اوٹہا کہ نہین لایا تو اوس وقت لدے کے جو قیمت ہوگے وہ لیلوے اور اجرت نہ دیوی —

باب چہارم جو مسایل کہ مدت اجارہ کی ساتہہ متعلق ہین +

مادہ (۴۲۴) مالک اپنا مال دوسری کو ایک مدت کی لئے اجارہ دیسکتا ہے جو بہت کم ہو مثلاً ایک دن یا بہت دراز مثلاً ایک سال —

مادہ (۴۸۵) مدت اجارہ کا شروع اوس وقت سی ہوتا ہی کہ وقت عقد کے ذکر آیا اور مقرر کیا گیا —

مادہ (۴۸۶) اور اگر وقتِ عقد کچھ ذکر نہیں آیا تو وقتِ عقد سی اعتبار کیا جاویگا

مادہ (۴۸۷) جب یہہ جایز ہی کہ ایک سال کی لئی زمین کرایہ دیجاوی اور ہر مہینے کا کرایہ مقرر ہوا ایسا ہی یہہ بھی جایز ہے کہ سال بھر کا کرایہ مقرر کیا جاوے اور ماہوار مقرر نہو —

مادہ (۴۸۸) جب شروع ماہ پر ایک مہینے کی لی کرایہ ٹہرایا یا زیادہ کی لئی تو یہ اجارہ بیانہ ہی اور اگرچہ کوئے مہینہ تیس دن کا نہو تو بھی کرایہ پورے مہینے کا دینا ہوگا

مادہ (۴۸۹) اگر ایک ہی مہینے کے لی کرایہ لیا گیا اور کچھہ دن گزر گئے تو باقی رہے ہوے اوسکا حساب تیس دن کے اعتبار پر ہوگا —

مادہ (۴۹۰) اگر چند مہینوں کے لئی کرایہ دیا گیا اور پہلے مہینے میں سی کچھہ دن گزر چکی تھے تو اوس مہینے کے باقی دن ماہِ آیندہ کے کچھہ دنوں کے ساتھہ لگاکر ایک مہینا تیس دن کا گنا جائیگا اسی طرح پر آخر مہینے کے جو دن باقی ہونگے وہ تیس دن کے اعتبار سے حساب کئی جائینگے —

مادہ (۴۹۱) جب بہت مہینوں کے لئی کرایہ لیا گیا اور پہلا مہینا جو کم تھا یعنی اوسکے کچھہ دن گزر چکے تھے تیس دن لگالئے گئے اسی طرح ہر مہینا تیس دن کا حساب ہوتا رہے گا —

مادہ (۴۹۲) جب کسی مہینے کے شروع پر ایک سال کے لئے کرایہ لیا گیا تو بارہ مہینے تمار ہونگے ۔

مادہ (۴۹۳) جب ایک سال کے لئے کرایہ اوس وقت کیا گیا کہ اوّل مہینے کے کچھہ دن گذر چکے ہیں تو اب یہہ باقی دن اور گیارہ مہینے تمار کئے جاوینگے ۔

مادہ (۴۹۴) اگر ایک قطعہ زمین ماہیانہ کے حساب سے کرایہ لی گئی اور مہینوں کا تمار معلوم نہین کہ کتنی مہینے کے لئے ہی تو یہہ عقد صحیح ہے مگر جب پہلا مہینا تمام ہوا تو دونونکو اختیار رہے کہ ماہ نو کے روز اول یا اوسکے شب میں اجارہ فسخ کریں پر جب یہہ روز اوّل اور اوسکی شب دونو گذر گئے تو اجارہ فسخ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مہینے کے اندر ایک نے کہا کہ مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب مہینا تمام ہوگا اجارہ بیہہ فسخ ہوگا اور اگر مہینے کے اندر کہا کہ ماہ آیندہ سے مین نے اجارہ فسخ کیا تو جب ماہ آیندہ شروع ہوگا اجارہ فسخ ہوگا اور اگر کرایہ دو مہینے کا یا زیادہ کا پہلے لے لیا تو اونکا اجارہ فسخ نہین ہو سکتا ہے ۔

مادہ (۴۹۵) اگر ایک شخص کو ایک دن کے کام کے واسطے مقرر کیا تو طلوع شمس سے عصر تک یا مغرب تک بموجب عرف شہر کے کام کرتا رہیگا ۔

مادہ (۴۹۶) اگر ایک بڑہی کو ٹہرایا کہ دس دن تک کام کرتا رہی تو روز عقد سے دس دن مقرر ہونگے اور اگر موسم گرمے کا ہے تو ضرور ہے کہ یہہ متعین کیا جاوے کہ یہہ کونسے مہینے مین کونسے دس دن کام کریگا ۔

(یعنی یہ امر وہاں کے رواج کے موافق ہوگا ورنہ یہ تعین کچھ ضرور نہیں ہے)

باب پنجم خیار کی بیان میں اور اسمین تین فصل ہین فصل اول خیار شرط کی بیان میں

مادہ (۴۹۷) خیار شرط جیسا بیع مین جائز ہوتا ہے ویسا ہے اجارہ مین بھی جائز ہوتا او راجارہ دینی مین اور لینی مین ہر ایک کو یا دونو کو اختیار ہے کہ اتنی دن کے بعد جائز کرینگے یا فسخ کرینگے —

مادہ (۴۹۸) اختیار کے مدت مین اختیار والا چاہے فسخ کری یا جائز —

مادہ (۴۹۹) جیسا (۳۰۲) و ۳۰۳ و ۳۰۴ مین بیان ہوا ویسا ہی اجارہ کا فسخ اور جائز کرنا قولاً و فعلاً دونو ہوتا ہے مثلاً آجر جو صاحب خیار ہے ماجور مین مالکانہ تصرف کری تو وہ فسخ فعلی ہے اور مستاجر نے ماجور مین مستاجرانہ تصرف کیا تو یہہ اجازت فعلی ہے

مادہ (۵۰۰) صاحب اختیار کے فسخ اور اجازت سی پہلے مدت خیار گذر گئی تو اختیار ساقط ہوگیا اور اجارہ لازم ہوگیا —

مادہ (۵۰۱) مدت خیار کی وقت عقد سے معتبر ہونگے —

مادہ (۵۰۲) جس وقت سی کہ خیار ساقط ہوا جب ہی سے اجارت شروع ہوگئے

مادہ (۵۰۳) اگر زمین اِس شرط پر کرایہ لے گئی کہ اتنی گز ہے یا اتنی دو ذرع ہے دو ذرع مکسر کو بولتی ہین اور او س مقدار سے زاید نکلے یا کم تو اجارہ صحیح ہوگا اور کرایہ مقررہ دینا لازم ہوگا مستاجر کو کم ہونے پر اختیار ہے کہ چاہی اجارہ فسخ کر دیوی —

مادہ (۵۰۴) اگر زمین باِس حساب پر دی گئی کہ فی دو ذرع اتنی درم کو ہی تو کرایہ بحساب

دو ثم دینا لازم آئیگا—

مادہ (۵۰۵) جس کام پر کہ اجرت مقرر کی گئی ہے اور جس وقت پر اوس کام کا پورا کرنا شرط کیا گیا ہے جایز ہے اور شرط معتبر ہوگی مثلاً ایک شخص نی درزی کو کپڑا دیا کہ آج ہی کتر کے سی دیوی یا ایک شخص نے اونٹ کرایہ کیا کہ دس دن مین مکہ پہونچا دے جایز ہے اور اجیر نے اگر شرط پوری کردی تو اجر مقرری لیگا ورنہ اجر مثل جو اجر مقررہ سے زاید نہو دیا جائیگا—

مادہ (۵۰۶) اجرت مین کم و بیشی ہونا جایز ہے کہ ایسے صورت مین اونکی اجرت اور ایسے صورت مین اونی اجرت تو دو وجہہ بیان ہوتا ہین اور یہہ باعتبار کام کے اور مزدور کے اور بوجہ کے اور مسافت کی اور زمانیکے اور مکان کی اعتبار کیا جاتا ہے اور جیسا کام اوس سے بنیگا ویسی ہی اجرت دیجا سکتی مثلاً درزی کو کہا کہ اگر باریک سیویگا تو اتنی درم اور اگر موٹا سیویگا تو اتنی درم دونگا پس جیسا کام کریگا ویسی اجرت پاویگا یا ایک دوکان لی کہ اگر عطر فروشی کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا اور اگر لوہار کا کام کریگا تو یہہ کرایہ ہوگا جو کام کریگا اوسکا کرایہ لیگا یا ایک بیل کرایہ لیا کہ گیہوں لادیگا تو یہہ کرایہ ہے اور لوہا لادیگا تو یہہ کرایہ ہے جو چیز لاد کر لیجاویگا اوسکا کرایہ پائیگا یا کرایہ والی سے گہوڑا کرایہ لیا کہ جو رتک اتنا کرایہ اور رادرنہ تک اتنا اور قلبہ تک اتنا اور ایسی ہی سرای والی سے کہا کہ اس حجرہ کا یہہ کرایہ دونگا اور اوس حجرہ کا یہہ کرایہ پس جس حجرہ مین رہیگا

اوسکا کرایہ دیگا اور ایسا ہے درزی سے کہا کہ آج جبہ سیدی تو یہہ اجرت دونگا اور
کل دیگا تو یہہ اجرت دونگا تو وہ جیسا کر دیگا ویسی اجرت پاویگا —

فصل دوم خیار رویت کی بیان مین

مادہ (۵۰۷) مستاجر کو خیار رویت حاصل ہے —

مادہ (۵۰۸) ماجور کا دیکہنا منافع کا دیکہنا ہے —

مادہ (۵۰۹) بن دیکہی اگر زمین کرایہ لی تو دیکہنی پر اوسکو اختیار حاصل ہے —

مادہ (۵۱۰) کرایہ لینی سے پہلے گہر دیکہہ چکا تہا تو اختیار باقی نہین ہے مگر کرجانے سے
ایسا متغیر ہوگیا کہ رہنا نہین ہوسکتا ہے تو اختیار حاصل ہے —

مادہ (۵۱۱) جس کام مین چیز اور کاریگر کے بدلنی سے اختلاف واقع ہوتا ہے اوسمین
خیار رویت ضرور ہے مثلاً ایک شخص نے درزے سے یہہ چوکا یا کہ میرا جبہ سی دے
تو درزے کو کپڑا اور شال دیکہہ کر اختیار ہوگا کہ قبول کری یا فسخ کری —

مادہ (۵۱۲) اور جس کام مین چیز کے بدلنی سے فرق نہین ہوتا ہے اوس مین خیار رویت
نہین ہے مثلاً ایک شخص نے ایک مزدور سے کہا کہ پانچ من روئی کے بنولی نکالدے
تو دس درم اجرت لیگا اوسنی روئی نہین دیکہی تو اوسکو خیار رویت نہین ہے —

فصل سوم خیار عیب کی بیان مین

مادہ (۵۱۳) جیسا بیع مین خیار عیب ہے ویسا ہے اجارہ مین بہی ہے —

مادہ (۵۱۴) جس عیب سی کہ منافع مقصود فوت ہوجائین یا خلل پذیر ہون اوس اجارہ مین

اختیار فسخ ہوتا ہے مثلاً گہر کے گر جانی سے اور چکی کے پانی کے موقوف ہونے سے منفعت بالکل زایل ہوتے ہے یا حویلے میں سے اسامکان گر گیا کہ رہنا نہیں ہوسکتا ہے یا گہوڑے کے پیٹ لگ گئی اور اگر ایسا نقصان ہوا کہ جس سے منافع میں خلل نہیں پڑتا ہے مثلاً حویلے مین ایک کوٹہرے گر گئے مگر برف یا بارش سے محفوظ ہے یا گہوڑے کے ایال یا دم کٹ گئے ہوں اس سے منافع مین کچھہ خلل نہین ہوسکتا ہے تو اجارہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۵۱۵) اگر استعمال سے پہلے کوئی عیب پیدا ہوگیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وقت عقد موجود تہا یعنے موجب خیار ہوگا۔

مادہ (۵۱۶) اگر مستاجر فیہ مین عیب پیدا ہوا تو مستاجر کو اختیار ہے کہ عیب دار ہی کو استعمال مین لاوے اور کل اجرت دیوی یا اجارہ فسخ کرے۔

مادہ (۵۱۷) اگر آجر نے عیب نو پیدا کو فسخ کرنے سے پہلے زایل کر دیا تو مستاجر کو حق فسخ نہین رہا اور اگر باوجود عیب کے مستاجر نے چاہا کہ باقی مدت تک اوسیکو استعمال مین لاوے تو آجر منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۵۱۸) مستاجر عیب نو حادث کے زایل کرنے سے پہلے آجر کے روبرو اجارہ فسخ کرسکتا ہے اور اوسکے غیبت مین حق فسخ نہین ہے اور اگر اوسکے غیبت مین بے اطلاع اوسکے فسخ کر دیا تو معتبر نہوگا اور کرایہ بدستور جاری رہیگا اور اگر منافع مقصود بالکل زایل ہوگئے تو غیبت مین بہی فسخ کرسکتا ہی اور

کرایہ لازم نہوگا اگر فسخ کری یا نکرے جیسا مادہ (۴۶۸) مین ہوا مثلاً حویلی مین سے ایسی جا ئے گر گئی کہ رہنا نہین ہو سکتا ہی تو اوسکو اختیار فسخ حاصل ہی مگر بہتر یہہ تہا کہ آجر کے روبرو فسخ کرتا اور اگر بے جبر حویلی مین سے نکل گیا تو کرایہ دیگا کہ گو یا نکلا ہی نتہا اور اگر گھر بالکل گر گیا تو کچھہ حاجت اطلاع کی نہین خود ہی فسخ کر سکتا ہے اور کرایہ بھی لازم نہوگا —

مادہ (۵۱۹) اگر حویلے کی ایک دیوار یا ایک کوٹھرے گر گئے اور فسخ نکیا اور ویسا ہے رہتا رہا تو پورا کرایہ دیگا —

مادہ (۵۲۰) ایک شخص نے دو حویلیاں کرایہ لین اور ایک گر گئی تو دونو معا چھوڑ دیگا

مادہ (۵۲۱) ایک شخص نے ایک حویلے اس شرط سے لے کہ اوسمین اتنی حجرہ ہونگے اور اوس سے کم نکلے تو چاہے اجارہ فسخ کرے یا اوسکو کرایۂ مقررہ پر قایم رکہے پر یہہ اختیار نہین ہے کہ اجارہ تو قایم رکہے اور کرایہ کم دیوے —

باب ششم ۶

ماجور کے اقسام اور اونکی احکام کا بیان اسمین چہار فصلین ہین

فصل اول (اول) مسایل کا بیان جو حویلے اجارہ سے متعلق ہین +

مادہ (۵۲۲) حویلے اور دوکان کا کرایہ لینا جایز ہی اور یہہ ذکر کہ کون رہیگا کچہہ ضرور نہین ہے

مادہ (۵۲۳) جس نے اپنی حویلے یا دوکان کرایہ دے اور اسمین اوسکا اسباب ہے اجارہ تو صحیح ہوگیا اور اوسپر واجب ہی کہ گھر یا دوکان خالی کری اور مستاجر کو سونپ دے

مادہ (٥٢٤) زمین کرایہ دے پر نہ یہہ بیان ہوا کہ کیا بوئیں گے اور نہ یہہ بیان ہوا کہ جو چاہیں سو بوئیں تو اجارہ فاسد ہے اب اگر اسکے فسخ کرنے سے پہلے جو چیز بوئینگے متعین ہو گئے تو اجارہ فاسد صحیح ہو گیا —

مادہ (٥٢٥) اگر اس شرط پر زمین کرایہ لے کہ جو چاہے بوئے تو اوسکو اختیار ہے کہ سال میں دو بار بوے گرمے میں ایک بار اور سردی میں ایک بار (آبی) (تابی) (خریف اور ربیع —

مادہ (٥٢٦) ابھی کھیتی پکنے نہ پائے تھے کہ مدتِ اجارہ تمام ہو گئے تو کھیتی جب تک پکے چھوڑ دی جائے اور جتنی دن زیادہ ہونگے اوسکا اجرِ مثل دیگا —

مادہ (٥٢٧) گھر اور دوکان کرایہ لینا صحیح ہے گو یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے کرایہ لیتے ہیں پر استعمال اسکا صرف عرف اور عادت پر ہے —

مادہ (٥٢٨) جیسی یہہ صحیح ہے کہ گھر کرایہ لیویں اور یہہ بیان نہو کہ کس کام کے لئے لیا گیا ہے اور خود ہے رہے تو صحیح ہے ایسا ہے یہہ بھی صحیح ہے کہ کسے اور کو رکھے یا اوس میں اسبے چیزین بنالے یا ایسی کام کرے جو سنا کو ضرر نہ پہونچے مگر باجازت مالک اور گھوڑے اور گدہی کا باندھنا جیسی بلدہ میں عرف اور رواج ہے —

مادہ (٥٢٩) درست کرنا اون چیزونکا کہ اونسی منفعت مقصود میں خلل ہو جاتا ہے

موجر کے ذمہ ہے مثلاً چکلے کا پاک کرنا یا رہانا چکلے والے کے ذمہ ہے اور
ایسا ہے گہر کے تعمیر اور پانے کے رستون اور نالیون کے درستی اور جو
چیزین کہ سکونت مین خلل انداز ہون اوسکا دور کرنا اور جتنی کام کہ بنا سے
متعلق ہین سب حویلے والے کے ذمہ ہین اور اگر گہر والا یہہ کام نکرے تو
مستاجر کو اختیار ہے کہ اوس گہر سے نکل جائے مگر جو حیلے وقت کرایہ
لینی کے بہے ایسی تہے کہ جیسی اب ہی اور مستاجر نے اوسکو دیکہہ بہے لیا تہا
تو گویا وہ اسپر راضی ہو گیا تہا اب اوسکو جایز نہین ہے کہ اس عیب سی
وہان سے نکلے اور اگر مستاجرنی اپنی پاس سے خرچ کرکے یہہ سب درست
کئی تو تبرع واحسان ہے موجر سے نہین لے سکتا ہے

مادہ (۵۳۰) مستاجر نے مالک کی اجازت سی حویلے مین ایسی تعمیر کے
کہ اوسکے حفاظت اور درستی ہو کے کہ اوس سے خلل نہین ہو سکتا ہے
مثلاً جیب پر انیٹین بچہائین کہ بارش سی محفوظ رہے تو یہہ خرچ مالک سے
لیگا اگرچہ اول مین یہہ شرط نہ ٹہرے تہے اور اگر ایسی تعمیر کے کہ اوسے
کا آرام اور فائدہ ہی تو یہہ خرچ بدون شرط باہمی کے مالک سے نہ لی سکیگا —

مادہ (۵۳۱) مستاجر نے زمین کرایہ مین کچہہ بنا کے یا درخت لگائی تو مالک
زمین کو اختیار ہے کہ بعد انقضائے مدت اجارہ کے بنا اور درخت
اوکہاڑ دے یا اونکے قیمت دیدے اور اونکو رہنی دے —

مادہ (۵۳۲) مدت اجارہ مین گھر مین سے مٹی اور کوڑا نکالنا مستاجر کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۳۳) مستاجر اگر شے ماجور کو بگاڑے ڈالتا ہے اور مالک کو یہہ قدرت نہین ہے کہ منع کر سکے تو حاکم کے پاس رجوع کر کے فسخ کرے

فصل دوم اسباب کے اجارہ دینی مین

مادہ (۵۳۴) لباس اور ہتیار اور خیمہ وغیرہ اشیاء منقولہ بہی مدت معلوم پر اجارہ دیسکتے ہین ۔

مادہ (۵۳۵) ایک شخص نے کپڑے کرائے کو لئی کہ پہنکر کہین جای گا سو گیا تو نہین پر اپنی گھر مین پہنا یا نہ پہنا کرایہ دینا لازم ہوگا ۔

مادہ (۵۳۶) اگر صرف اپنی پہننے کے لئے کپڑا کرایہ لیا تو کسے اور کو نہین پہنا سکتا ہے ۔

مادہ (۵۳۷) زیور بہی مانند لباس کے ہے ۔

فصل سوم گھوڑی اور گدہی کی کرایہ کی بیانمین

مادہ (۵۳۸) جیسا گھوڑے کا معین کرنا جایز ہے ویسے ہی یہہ شرط بہی کرنا جایز ہے کہ فلان جاے معین تک پونہچا دینا ۔

مادہ (۵۳۹) ایک گھوڑا جائے معین تک کرایہ لیا اور راستہ مین بیمار ہو گیا ۔ تو مستاجر چاہے اوسکے صحت تک انتظار کری چاہی اجارہ فسخ کری اور

اتنی دور تک جانی کا کرایہ دیدیوے —

مادہ (۵۴۰) ایک گہوڑا اسلئے کرایہ لیا کہ یہہ بوجہہ فلان مقام تک پونہچا دے اور راستہ مین بیمار ہوگیا تو گہوڑی والی کا ذمہ ہی کہ دوسری گہوڑے پر لادکر پونہچا دے

مادہ (۵۴۱) بے تعین گہوڑا کرایہ لینا جایز نہین ہے اگر عقد کے وقت تو تعین نہوا پر بعد عقد کے متعین کیا اور مستاجر نے بہے قبول کرلیا تو صحیح ہے اور اگر یہہ تہرا کہ کسے قسم کا گہوڑا بے تعین ہو تو حسب عادت اور عرف کے جایز ہوگا مثلاً یہہ ٹھرایا کہ فلان جای تک پونہچانی کے لئے گہوڑا دیدیوے تو کرایہ والے کے ذمہ ہے کہ حسب عادت وہان تک پہونچا دیوے —

مادہ (۵۴۲) اجارہ مین صرف خطہ یا صرف مسافت کہنا کافی نہوگا جب تک کہ وہ نام نہ لین کہ شہر مین مشہور ہے مثلاً یہہ کہا کہ تو سندہ تک یا عراق تک جاین جایز نہین جب تک کہ بلدہ یا قصبہ یا گانو کا نام نہ لیا جاوے پر شام اگرچہ ایک ملک کا نام ہے دمشق ہے پر بولا جاتا ہے اس لئے اجارہ بلفظ شام صحیح ہے کہ اوس سے دمشق مراد ہے —

مادہ (۵۴۳) اگر ایک نام کے دو موضع ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا بے تعین کرایہ کرکے ایک طرف چلا گیا تو اوس مسافت کا کرایہ مثلی دیگا مثلاً اسلامبول سے چکمچہ کا کرایہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ کون سا بڑا یا چہوٹا

مادہ (۵۴۴) ایک شہر کے جانے کے لئے کرایہ کیا تو اوس شہر مین

اوسکے گہر تک پونہچانا ہوگا۔

مادہ (۵۴۵) جس جای تک کرایہ کیا گیا وہان سے آگے نہ جاسکیگا اور اگر گیا تو لازم ہے کہ صحیح اور سالم گہوڑا واپس لا دیوے اگر تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا۔

مادہ (۵۴۶) اگر ایک جاے کا کرایہ ٹہرا کر دوسرے جگہہ چلا گیا اور تلف ہوگیا ضمان دیگا مثلاً اسلیہ ٹہرا کر تکفور طاغ چلا گیا۔

مادہ (۵۴۷) اگر ایک بستی کے کئی راستہ ہیں تو مستاجر کو لازم ہے کہ جس راستہ سی چاہے جاوے بشرطیکہ ہر راستہ سی لوگون کے آمد ورفت ہووے۔ اور اگر اوس راستہ سی جو مقرر کیا گیا تہا نگیا اور دوسرے راستہ سی گیا اگر یہہ راستہ سخت اور دشوار گزار ہے اور گہوڑا تلف ہوگیا تو ضمان دیویگا ورنہ اگر آسان ہو یا اوسی کے برابر ہو ضمان لازم نہوگا۔

مادہ (۵۴۸) اگر مدت معین سے زاید استعمال مین لایا اور شی ماجور تلف ہوگئی تو ضمان دیویگا کیونکہ مدت معین سی زیادہ کام لیتی رہنا جایز نہین ہے۔

مادہ (۵۴۹) گہوڑا کرایہ لینا جیسا اس شرط پر کہ فلان آدمی سوار ہوگا صحیح ہے ایسا ہے اس شرط پر بہے کرایہ لینا صحیح کہ جسکو چاہی سوار کرے۔

مادہ (۵۵۰) اگر گہوڑا سواری کے لئے کرایہ لیا تو اوسپر کوئی چیز لادنا جایز نہین ہے اگر کچہہ اوسپر لادا اور تلف ہوگیا تو ضمان لازم ہوگا اور اجرت لازم نہوگی) دیکہو مادہ (۸۶)

مادہ (۵۵۱) جب یہہ ٹہرا کہ فلان شخص سوار ہوگا تو اور کسیکو اوسپر سوار کرنا جایز نہوگا۔

مادہ (۵۵۲) اور اگر یہہ ٹہرا کہ جو چاہے سوار ہووے تو چاہے خود سوار ہو یا کوئی اور سوار ہو مگر بعد تخصیص کے اوسپر کسے دوسری کو سوار نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۳) جس اجارہ مین نہ تعین ہو اور نہ تعمیم ہو اجارہ فاسد ہے اور فسخ سے پہلے اگر تعین ہو جائی تو صحیح ہوگیا اور کوئی شخص بے تعین اوسپر سوار نہین ہو سکتا ہے۔

مادہ (۵۵۴) اسباب کے لادنے کے لئے جو گہوڑا کرایہ لیا گیا اوسکی باندہنے رسے اور مقدار کہرے مین عرف اور رواج پر عمل ہوگا۔

مادہ (۵۵۵) بوجہہ کے مقدار متعین نہین ہوے نہ ذکر ا اور نہ باشارہ تو موافق رواج اور عرف کے بوجہہ لادا جاتا ہے۔

مادہ (۵۵۶) کرایہ کے گہوڑے کو مارنا بے اجازت جایز نہین ہی اگر مارا اور تلف ہو گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۷) اگر مالک نے مارنے کے اجازت دیدے اور اس نے بے محل مارا مثلاً عادت یہہ تہے کہ پیٹہہ پر مارتے ہین اس نے سر پر مارا اور مر گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۵۵۸) جو گہوڑا بوجہہ لادنی کے لئی کرایہ لیا اوسپر سوار ہونا جایز ہے

مادہ (۵۵۹) اگر ایک شی معین کا لادنا ٹہرا اور اسی اوس سی ہلکے چیز

یا اوسکے مثل لادی تو صحیح ہے یعنے اوس شی سے مضرت اور تکلیف مین زیادہ نہو جو عقد مین ٹھرے تہے اوس سے زیادہ مضرت کے جبر لادی تو جایز نہین ہے۔ مثلاً یہہ ٹھرا تھا کہ پانچ کیل گیہون لادین کے تو جیسا یہہ جایز ہے کہ اپنی گیہون یا غیر کے گیہوں پانچ کیل لادی یہہ بہی جایز ہے کہ پانچ کیل جو لادے یا یہہ ٹھرا تھا کہ پانچ کیل جو لادین کے تو پانچ کیل گیہون لادنا جایز نہوگا یا یہہ ٹھرا تہا کہ سوا وقیہ روے لادین کے تو سوا وقیہ لوہا لادنا جایز نہوگا۔

(چالیس درم سے ہے)

مادہ (۵۶۰) بوجہہ کا گہوڑے پر سے اوتارنا گہوڑے والے کا ذمہ ہے

مادہ (۵۶۱) کرایہ کے گہوڑے کا چارہ اور پانی گہوڑے والے کا ذمہ ہے اگر مستاجر نے بے اجازت کہلایا پلایا تو تبرع ہے مالک سے نہین لے سکیگا۔

فصل چہارم ادمی کا نوکر رکہنا

مادہ (۵۶۲) خدمت کی لئے یا کسے کام کے لئے ادمی کا نوکر رکہنا جایز ہے اس صورت مین مدت اور کام متعین کرنا ضرور ہے اسکا ذکر باب دوم کے فصل سوم مین گزرا۔

مادہ (۵۶۳) ایک شخص نے بے تعین اجرت دوسرے سے خدمت لے تو اگر یہہ شخص نوکری اور خدمت پیشہ ہے تو اجر مثل دیگا ورنہ نہین۔

مادہ (۵۶۴) ایک نی دوسرے سے کہا کہ تو یہہ کام میرا کردے مین تجکو خوش کرونگا اوسنی کردیا تو اجر مثل دیگا —

مادہ (۵۶۵) اگر بے تعین اجرت نوکر ولن سے خدمت لے گئے اگران نکلے اوکو اجرت معلوم ہو تو وہ دیگا ورنہ ہرایک کے اجرت مثل دیگا اور جو لوگ کہ اونکے مثل ہین اونسے کام لینا بہی ایسا ہی ہے —

مادہ (۵۶۶) اجارہ اِسْ طور پر ٹہرا کہ مزدور کو قیمت دالی شئے بے تعین دین گے تو اجر مثل دینا ہوگا مثلاً یہہ کہا کہ اتنی دن کے خدمت مین دوگای دین گے لیکن عادت یہہ ہے کہ آتا کے لئے لباس تیار رکہا جاتا ہے تو اوسکے لئے لباس بقیمتِ اوسط بنانا ہوگا اگر اوسکا وصف وغیرہ بیان نہین ہوا ہے

مادہ (۵۶۷) اگر خدمتگار کو کچہہ انعام کہین ملگیا تو اجرت مین محسوب نہوےگا

مادہ (۵۶۸) اوستاد جو تعلیم علم اور حرفہ کے لئے مقرر ہوا اوسکی لئے مدت متعین ہونا ضرور ہے اور اوستاد جو اِسْ مدت تک تعلیم کے لئے حاضر رہا خواہ شاگرد پڑہے یا نہ پڑہے مستحقِ اجرت ہوگا اور بے ذکر مدت اجارہ فاسد ہے اب شاگرد پڑہنے گا تو اجرت ملیگی ورنہ نہین

مادہ (۵۶۹) اگر اپنا لڑکا اوستاد کو سونپا کہ اوسکو تعلیم کری اور اجرت کا کچہہ ذکر نہین آیا لڑکا جب پڑہ چکا اور اوستاد طالب اجرت ہوا تو موافق عادت اور رواجِ بلدہ کے دیا جاویگا —

مادہ (۵۷۰) امام یا موذن یا معلم جو گانون والون نے مقرر کیا وہ سب اوسکے اجرت دین گے ۔

مادہ (۵۷۱) جس کام کے لئے مقرر کیا گیا تو خود ہے کریگا دوسرے سے کام نہ لیگا اگر دوسرے سے کام لیگا اور تلف ہوگیا تو اصل اجیر ضمان دیگا مثلاً درزی کو کپڑا دیا کہ خود سیوے اور اگر وہ دوسرے سے سلوایگا تو ضرور ہے کہ تلف پر ضمان دیگا ۔

مادہ (۵۷۲) اگر عقد کے وقت کچھہ تعین نہین ہوا تو اختیار ہے کہ خود کرے یا دوسرے سے کام لیوے ۔

مادہ (۵۷۳) مستاجر کا اجیر کو یہہ کہہ دینا کہ یہہ کام کر دو عقد مطلق ہے مثلاً درزی سے کہا کہ جبہ سیدے اور یہہ نکہا کہ خود سیدے یا کسی سے سلوادے اوسنی اپنے خلیفہ یا اور دوسرے درزی سے سلوادیا جائز ہے اور اگر بے تعدے تلف ہوا تو ضمان نہ دیگا ۔

مادہ (۵۷۴) جو چیزین کہ کام کے لئے سامان ہوتے ہین اوسمین عادت عمل کیا جاتا ہے مثلاً سوے اور تاکہ وغیرہ درزی کے ذمہ ہے ۔

مادہ (۵۷۵) پلہ والا گہر کے اندر پلہ پہونچادیگا اوسکا یہہ ذمہ نہین ہے کہ غلہ وغیرہ اوسکے جاتے مین ہے ڈالدے یعنے غلہ وغیرہ انبار کو ٹھے وغیرہ جو غلہ رکہنی کیلئے بنائے گئے ہین رکہا جاتا ہی وہان ڈالنا حمال کا ذمہ نہین ہے

مادہ (۵۷۶) کسے مزدور کو کہانا دینا مستاجر کے ذمہ نہین ہے مگر عرف بلدہ پر موقوف ہی —

مادہ (۵۷۷) دلال مال لیکر سب جگہہ پہرا پر بکا نہین اور صاحبِ مال یا دوسرے دلال نے بیچدیا تو دلالِ اول کو کچہہ حق نہین ہے اور دلالِ ثانی اجرت تمام پائیگا —

مادہ (۵۷۸) صاحبِ مال نے دلال کو مال دیا کہ اتنی کو بیچدی اُسنے زیادہ قیمت پر بیچا تو سب قیمت صاحبِ مال کے ہے اور دلال کو سواء اجرت اوسکے کچہہ حق نہین ہے —

مادہ (۵۷۹) دلال نے مال بیچدیا اور اپنا حقِ اجرت لے لیا اب اوس مال کا کوئے اور شخص حق دار نکلا اور مبیع ضبط کے گئے یا مبیع واپس ہوے تو دلال کے اجرت واپس نہو گے —

مادہ (۵۸۰) ایک شخص نے اپنا کہیت کاٹنی کے لئے مزدور مقرر کئے تہی اور تہوڑا سا کاٹنی پا ئے تہے کہ باقے کہیت کسی آفت سی تلف ہو گیا تو جس قدر اونہو نے کاٹا ہے اوسکے اجرت لین گے نہ باقی کے جو تلف ہو گیا مثلاً گائے چر گئے یا کچہہ اور آفت پڑے —

مادہ (۵۸۱) جیسی انا اپنی بیمار ہے پر خود ترک کر سکتی ہے ویسا ہے مسترضع بہے اوسکو موقوف کر سکتا ہے جب وہ بیمار ہو جائے و

یا حمل سے ہووے یا بچہ اوسکے پستان اپنی مونہہ مین نلیوی یا بچہ کا دودہ
چہوٹ جاوے —

باب ہفتم اجر اور مستاجر کی کام اور اونکی قابلیت کے بیان مین ایمن تین فصل ہین

فصل اوّل ماجور کی سونپ دینی کی بیان مین

مادہ (۵۸۲) مستاجر کو مالک یہہ اجازت دیدیوے کہ وہ شئے ماجور سے
اپنا کام لیوے اوسکو تسلیم ماجور کہتے ہین —

مادہ (۵۸۳) جب اجارہ صحیح مدتِ معینہ اور مسافتِ متعینہ پر منعقد ہوچکا
تو شئے ماجور کا مستاجر کے قبضہ مین اوس مدت تک یا اوس مسافت تک
متصل اور برابر رہنا چاہیے مثلاً گرسیان کرایلین تو جو مدت کہ ٹہہرائی ہے
یا جہان تک پہونچانا ٹہہرا ہے اوس مدت تک یا اوس مقام تک گرسیان
مستاجر کے قبضہ مین برابر رہین گے اور مالک اوس مدت یا اوس مسافت پر
اپنی کام مین نلاسکیگا —

مادہ (۵۸۴) اگر ایک شئے کہ جسمین مالک کا اسباب ہے کرایہ دیا تو اپنا اسباب
نکال کر وہ شئے اوسکے حوالہ کردے ورنہ جب تک اجرت لازم نہوگی
پر اگر مالک نے اپنا اسباب مستاجر کے ہاتہہ بیچدیا ہے تو جایز ہے —

مادہ (۵۸۵) اگر اپنی حویلی کرایہ دے اور ایک حجرہ مین اپنا اسباب رکہا
تو اوس حجرہ کا کرایہ وضع ہوگا اور مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی حویلی کرایہ لیوے

یا لسوی اور فسخ سی پہلے اگر وہ حجرہ بہے خالی کر دیا تو مستاجر سب حویلی لیگا اور
فسخ نکرسکیگا —

فصل دوم عقد کے بعد دو نوع عاقدین شی ماجور میں کیا کیا کر سکتی ہین

مادہ (۵۰۶) قبضہ سے پہلے مستاجر زمین ماجور کسے اور کو بیہ کرا یہ پر دیسکتا ہے اگر
یہ شے ماجور منقول ہو تو نہین دیسکتا ہے —

مادہ (۵۰۷) اگر ایسی شے ہے کہ لوگون کے استعمال سے کچھہ فرق نہین آتا ہے
تو مستاجر کسے اور کو وہ شے کرایہ دیسکتا ہے —

مادہ (۵۰۸) مستاجر کا اجارہ تو فاسد تہا پر اوس نے دوسرے کو اجارہ
صحیح دیا تو جائز ہے —

مادہ (۵۰۹) جب ایک اجارہ لازم ہو گیا تو مالک وہ شے دوسریکو اجارہ
نہین دیسکتا ہے یعنے اجارہ کے بعد اجارۂ ثانیہ منعقد نہین ہوتا ہے —

مادہ (۵۹۰) موجر بے اجازت مستاجر کے شے ماجور بیع کرسکتا ہے اور
بیع خلاف جس کے
بایع اور مشتری کے حق مین بیع نافذ ہوگے نہ مستاجر پر یعنے مدت اجارہ
مستاجر اپنی مدت تک انتفاع لیگا
بعد مشتری کے لئے بیع جاری ہوگے اور مشتری اس بیع سے منحرف نہین
ہوسکتا ہے پر مشتری بایع سے قبل اجارہ کے مبیع طلب کر لی یا قاضی سے
اگر
بیع فسخ کرے کیونکہ بایع اسکے دینے پر قادر نہین ہے اور مستاجر نے بیع
بیع نافذ ہوگئی
بیع جاری کے تو سب کے حق مین جاری ہوگے لیکن جب تمسک مستاجر

اپنا حقِ منفعت حاصل نکرے شئے ماجور اوس سے نہ لیجاتے اور اگر مستاجر ہے شئے ماجور در عرصہ مدت یا مرگئے واپس کردے تو اوسنی خود سے اپنا حق ساقط کردیا

فصلِ سوم شئی ماجور کی واپس دینی کی بیانمین

مادہ (۵۹۱) جب مدتِ اجارہ تمام ہوجائی تو مستاجر شئی ماجور فوراً واپس کردے

مادہ (۵۹۲) بعدِ انقضائے مدتِ اجارہ مستاجر شئے ماجور اپنی استعمال مین نہین لاسکتا ہے —

مادہ (۵۹۳) اجارہ کے بعد مالک اپنی چیز جب طلب کری مستاجر فوراً دیدیوے —

مادہ (۵۹۴) مستاجر کو لازم نہین ہے کہ شئے ماجور خود واپس کرے بلکہ مالک کو لازم ہے کہ خود اپنی چیز لیوے مثلاً حویلے والا مدت کرایہ کے بعد خود جاوے اور حویلے پر قبضہ کرے اور گہوڑے والی پر لازم ہے کہ جائے مقرر پر خود جاکہ اپنا گہوڑا لیوے اور اگر جائے مقرر پر گہوڑا نملا اور بے تعدے مستاجر کے مرگیا تو اوس پر ضمان لازم نہین ہے —

مادہ (۵۹۵) اگر شئے ماجور کے لیجانے مین مشقت اور خرچ ہے تو مالک کے ذمہ ہے —

باب آٹھوان ضمان کے بیان مین اسمین تین فصلین ہین

فصلِ اول منفعت کی ضمانکا بیان

مادہ (۵۹۶) بدون اجازت مالک کے اوسکے کوئی چیز استعمال کرنا غصب ہے اور غصب کے منافع کا ادا لازم نہین ہے مگر مال یتیم اور مال وقف مین ضمان لازم آتا ہے اور معد للاستغلال مین بہی ضمان آتا ہے کیونکہ اجارہ منعقد ہوا اور نہ وہ کسی وجہہ سے منفعت لینی کا مالک ہوا ضمان یعنی اجر مثل لازم ہوگا مثلاً کسی کے گہر مین بلے اجازت رہا تو کرایہ لازم نہوگا پر وقف یا یتیم کے مال مین یا اوس گہر مین جو کرایہ کے لئے بنایا گیا کرایۂ مثل لازم ہوگا اور ایسے ہے کرایہ کے گہوڑی پہ جو سوار ہوکر کہین گیا اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۷) معد للاستغلال مین جب اجارہ منعقد نہین اور اوسکو کسی وجہہ سے منفعت لینے کا خیال ہے مثلاً شریک کو اپنی شرکت کے خیال سے فائدہ لینے کا خیال ہے تو اس مین بہی اجر مثل لازم ہوگا —

مادہ (۵۹۸) کسی عقد کے وجہہ سے خیال منفعت پیدا ہوا اور مدت تک منفعت لیتا رہا تب بہی ضمان لازم آویگا مثلاً ایک شخص نے ایک حویلی بیچدی اور مشتری بخیال عقد بیع مدت تک رہتا رہا پہر اصل مالک نے دعوے کرکے اپنی حویلی لے لی تو مشتری ضمان سکونت دیگا گو یہہ حویلی معد للاستغلال تہی اور ایسا ہے جیسے ایک شخص نے بیچدی اور مشتری اسکو استعمال مین لایا اور پہر اصل مالک نے

بحکمِ حاکم اوس پر قبضہ کیا تو چلّے کا کرایہ مشتری نہ دیگا۔

مادہ (۵۹۹) چھوٹے لڑکے سے جو کوئے خدمت لے وہ لڑکا بعد بلوغ اپنا اجر مثل اوس سے لیگا اور اگر لڑکا مرگیا تو اوسکے وارث لینگے

فصلِ دوم مستاجر کے ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۰) عقدِ اجارہ صحیح ہو یا نہو شئے ماجور مستاجر کے پاس امانت ہے

مادہ (۶۰۱) جبتک مستاجر کے تعدے اور تقصیر نہوے اور اذن مالک کے خلاف اوس سے صادر نہووے ضمان تلف لازم نہین آیگا۔

مادہ (۶۰۲) شئے ماجور مستاجر کے پاس اوسکی تعدی سے تلف ہو گئی یا اوس مین نقصانِ قیمت آگیا مثلاً گھوڑی کو مارا کہ وہ مرگیا یا اوسکے ایڑ سخت ماری کہ وہ تلف ہوگیا قیمت کا ضمان لازم ہے

مادہ (۶۰۳) مستاجر کے کوئے حرکت خلاف عادت تعدی ہے کہ اوس سے جو ضرر اور خسارہ پیدا ہوگا موجب ضمان ہے مثلاً خلافِ عادت کپڑا پہنا اور وہ پھٹ گیا تو ضمان دیگا اور ایسا ہی عادت سی زیادہ اگر آگ جلائے اور گھر جلگیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۶۰۴) مستاجر نے اوسکے حفاظت مین قصور کیا تو تلف ہو گیا یا اوسکے قیمت کم ہو گئے ضمان لازم ہوگا مثلاً بغیر باگ دوڑ کے گھوڑا چھوڑ دیا اور ضایع ہو گیا ضمان دیگا۔

مادہ (۶۰۵) مستاجر کا شرط سے تجاوز کرنا اذن کے خلاف کرنا ہے اور شرط سے کم کرنا اور شرط کے موافق کرنا موجب ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑا کرایہ لیا کہ پچاس سیر گیہے لادیگا پھر پچاس سیر لوہا لادا اور گھوڑا مر گیا ضمان لازم ہوگا اور اگر گیہے کے مضرت اور مشقت سے کوئی چیز ہلکی یا اوسکے برابر لادے اور مر گیا تو ضمان نہین ہوگا —

مادہ (۶۰۶) بعد انقضائے مدتِ اجارہ شئے ماجور مستاجر کے پاس ودیعت اور امانت ہے اگر مدتِ اجارہ کے بعد بھی استعمال مین لایا اور تلف ہوگئے یا مالک نے طلب کی اور مستاجر نے نہ دے اور تلف ہوگئے ضمان دیگا —

فصل سوم اجیر یعنی مزدور کی ضمان کا بیان

مادہ (۶۰۷) اجیر کے تعدی سے جو چیز کہ اوسکو کام کرنے کے لئے دے گئی ہے ہلاک ہوگئی ضمان دیگا —

مادہ (۶۰۸) خلاف حکم مالک اجیر کوئی کام کرے تو ضمان آتا ہے اور حکم مالک صریح یا دلالتہً ہو مثلاً مالک نے اپنی نوکر چرواہے کو کہا کہ میرے جانور دنکو فلان رمنہ مین چرانا اور کہین نلیجانا وہ اوسجاے نلیگیا اور اور کہین لے گیا اب اگر کوئی جانور ہلاک ہوگا تو ضمان لیگا یا درزی کو کپڑا دیا کہ اگر اس مین قبا بن سکے تو کترو درزی نے کہا کہ

قبا بنی گے پر جب کتر اتو قبا ہی درزے اوس کپڑے کے قیمت دیگا —

مادہ (۶۰۹) بے عذر اگر اجر حفاظت نکرے تو ضمان دیگا ورنہ نہین مثلاً چروا ہا بے وجہ بکری ڈہونڈلے گیا تو ضمان دیگا اور اگر یہہ کہا ئیہ بن یہہ ایک بکرے ڈہونڈلے جاتا تو سب بکریان تلف ہوجاتیں اسلئے ضمان نہ دیگا

مادہ (۶۱۰) اجر خاص امین ہے اوسکے کام کرنے سے بے تعدے اگر کوئے چیز تلف ہوگئے یا بے اوسکے کام کے تلف ہوگے ضمان نہ آویگا —

مادہ (۶۱۱) اجر مشترک ضرر اور خسارہ کا ضامن ہے جو اسکے فعل سے لازم آئے خواہ اوس مں تعدے ہو یا نہو —

کتاب ثالث کفالہ کے بیان مین اس مین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ کفالہ کی اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۶۱۲) ایک کے ذمہ کے ساتھ اپنا ذمہ شامل کر دینا کفالہ ہے یعنے مطالبہ کسی پر ہے اوسکو اپنی ذات پر بھی لگا لینا۔

مادہ ۶۱۳ کفالہ بالنفس یہ ہے کہ کسی کے حاضر کرنے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۴ کفالہ بالمال یہ ہے کہ کسی کے ادا مال کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۵ کفالہ بالتسلیم یہ ہے کہ مال پونہچا دینے کا ضامن ہو۔

مادہ ۶۱۶ کفالہ بالدرک یہ ہے کہ مبیع کی قیمت ادا کر دینگے اگر اوسکا کوئی مدعی کھڑا ہوگا یا بائع کو حاضر کر دینگے

مادہ ۶۱۷ جس کفالہ مین کہ نہ کوئی شرط ہے اور نہ زمانہ آیندہ کے ساتھ اوسکو علاقہ ہو اوسکو کفالہ منجزہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۸ کفیل وہ شخص ہے کہ دوسرے کی ذمہ داری کے ساتھ آپ بھی ذمہ دار ہو جاوے یعنی دوسرے کا عہد و پیمان اپنے اوپر لے لیوے اور اوس دوسرے کو اصیل اور مکفول عنہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۱۹ قرضخواہ اور طالب کو مکفول لہ کہتے ہین۔

مادہ ۶۲۰ مکفول بہ وہ شیٔ ہے کہ جسکے ادا کا ذمہ لیا گیا اور کفالہ بالنفس مین مکفول عنہ اور مکفول لہ ایک ہی چیز ہے۔

باب ۱ در عقد کفالت کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین

فصل ۱ عقد کفالت کا بیان ۔

مادہ ۶۲۱ کفالہ صرف کفیل کے ایجاب سے منعقد اور نافذ ہوتا ہی پر مکفول لہ اگر چاہے اوسکو نامنظور کرکے رد کر دے کہ اسکی کفالہ مسطور نہین اور جبتک مکفول لہ کفالہ رد نکریگا تب تک باقی رہیگا ایک شخص زید کا کفیل ہوا اگر مکفول لہ نے زید سے مطالبہ کیا اور پہلے اس سے کہ زید کو کفیل ہونے کی خبر پونہچے مرگیا تو مکفول لہ کفیل سے مطالبہ کرسکیگا ۔

مادہ ۶۲۲ جو کلمات کہ عرف مین عہد اور پیمان پر دلالت کرین اونکے استعمال سے ایجاب کفالہ ہوتا ہی مثلا یہ کہا کہ مین نے کفالہ کی یا مین کفیل ہون یا مین ضامن ہون ۔

مادہ ۶۲۳ وعدہ معلق سے بھی کفالہ ہوجاتی ہی مثلاً یہ کہا کہ تیرا قرضدار ندیگا تو مین دونگا تو کفالہ ہوگئی پس اگر قرضخواہ نے طلب کیا اور اوس نے ندیا تو کفیل سے طلب کرسکتا ہی دیکھو مادہ (۸۴)

مادہ ۶۲۴ - اگر یہ کہا کہ مین آج سے فلان وقت تک کفیل ہون تو حالانکہ یہ کفالہ موقتہ ہی پر کفالہ منجزہ متصور ہوگی ۔

مادہ ۶۲۵ جیسا کفالت مطلق منعقد ہوتی ہی ویسا ہی مقید بتعجیل و تاجیل بھی ہوسکتی ہی مثلاً یہ کہے کہ مین اسی وقت کا ضامن ہون یا فلان وقت کا ضامن ہون ۔

مادہ ۶۲۶ کفیل کا بھی کفیل ہو سکتا ہے۔

مادہ ۶۲۷ ایک شخص کے کئی آدمی کفیل ہو سکتے ہیں۔

فصل دوم کفالت کے شرطوں کا بیان

مادہ ۶۲۸ کفالت کے انعقاد کے لئے یہ شرط ہے کہ کفیل عاقل ہو بالغ ہو اسی لئے
مجنون اور مسلوب الحواس اور کم عمر کفیل نہ ہو سکیگا اور لڑکے نے لڑکپن میں کفیل
ہو کر بلوغ کے بعد کفالہ کا اقرار کیا تو کفالہ صحیح نہیں ہے۔

مادہ ۶۲۹ مکفول عنہ بھی عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے مجنون اور لڑکی کے قرض کا
کفیل ہونا صحیح نہ ہوگا۔

مادہ ۶۳۰ مکفول بالنفس میں یہ شرط ہے کہ وہ شخص معلوم ہو گا جسکے کفیل ہوئے ہیں مکفول بالمال میں
معلوم ہونا شرط نہیں ہے یعنے یہ کہنا کہ میں فلان کے قرض کا جو فلاں پر ہے کفیل
ہوں گو مقدار قرض معلوم نہ ہو صحیح ہے

مادہ ۶۳۱ مکفول بالمال میں یہ شرط ہے کہ مال اصیل پر مضمون ہو یعنی یہ کہ ادا
کرنا اوس مال کا اصیل پر لازم ہو۔ اسی لئے مبیع کی قیمت کا اور اجارہ کی اجرت کا
اور تمام دین صحیح کا کفیل ہونا صحیح ہے اور ایسا ہی مال مغصوب کا کفالہ صحیح ہے
اور جب مطالبہ کیا جاوے تو کفیل پر اوسکا ادا واجب ہو کوئی شئی معین ہو یا
کسی شئے کا بدل اور عوض ہو اور ایسا ہی جو مال کہ بہ قصد خریداری لایا گیا ہو اوسکی
بھی کفالہ صحیح ہے جب قیمت مقرر ہو گئی ہو اور قبضہ مشتری کا سے پہلے عین مبیع کی کفالہ

صحیح نہین کیونکہ مبیع اگر بائع کے پاس تلف ہوجاوے تو بیع ہی فسخ ہوجائیگی
اور بائع پر اوس کا ضمان لازم نہین آتا ہی پر بائع پر لازم ہوگا کہ مشتری کا زر ثمن
واپس کردے اگر لے چکا تھا - اور ایسا ہی مال گروی اور مال مستعار اور مال امانت
کی بھی کفالۃ صحیح نہین ہی کیونکہ اصیل کے ذمہ پر اون چیزون کا ضمان لازم نہین
مگر اس مکفول عنہ کے ہلاک ہونیکے بعد اگر کفیل ہوا تو کفالت صحیح ہو گی
اور ان چیزون کے اور مبیع کے پونہچا دینے کے لئے کفالۃ صحیح ہی اور
کفیل کو وقت مطالبہ کے ان کی روک رکھنے کا کچھہ حق نہین ہی بلکہ مجبوراً پونہچانا
پڑیگا پر مکفول بہ کے مرجانے سے کفالۃ بالنفس مین کفیل بری ہوجاتا ہی تو ایسے ہی
یہ چیزین تلف ہوجائین تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا -

مادہ ۶۳۲ عقوبات یعنے سزای بدنی مین کفالت جاری نہین ہوسکتی ہی کہ
کوئی آدمی اصل مجرم کے قائم مقام ہوسکے اسلئے قصاص اور تمام حدود کا مدعا علیہ
کی طرف سے کوئی کفیل نہین ہوسکتا ہی اور ارش (یعنی دیت اعضاء) اور دیت
کی کفالۃ صحیح ہی جو یہ دونو جراحت رسان اور قاتل پر لازم ہوتی ہی -

مادہ ۶۳۳ کفالۃ بالمال مین مکفول عنہ کی تونگری شرط نہین ہی بلکہ مفلس
کے لئے بھی کفیل ہونا صحیح ہی -

باب دوم کفالۃ کے احکام کا بیان اور اس مین تین فصل ہین

فصل اوّل کفالۃ منجزہ اور معلقہ اور مضافہ کے احکام کا بیان

(۶۳۴) کفالت کا یہہ حکم ہے کہ مکفول لہ کو کفیل سے مکفول بہ طلب کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے

(۶۳۵) کفالت منجزہ مین اگر اصیل پر دین معجل (یعنے جلد ادا کرنے کا ہے) تو کفیل پر بہے فورا مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر دین موجل ہے (یعنے ایک مدت کے بعد ادا ہونے کا ہے) تو انقضائے مدت پر فورا مطالبہ ہوگا مثلاً ایک نے کہا کہ مین فلان کے قرض کا کفیل ہون تو قرض خواہ کفیل سے فی الحال طلب کر سکیگا اگر معجل ہو اور وقت انقضائے مدت کے دین فورا طلب ہو سکتا ہے اگر موجل ہو

(۶۳۶) اوس کفالت مین جو زمانہ آیندہ کے ساتھہ مضاف یا کسی شرط کے ساتھہ معلق ہے جب تک کہ مدت یا شرط پوری نہو لیوے کفیل پر مطالبہ نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ اگر فلان نجکو تیرے چیز ندیوے تو مین اوسکے ادا کا کفیل ہون تو یہہ کفالت مشروط منعقد ہو جاویگی اور اصیل اگر وقت مطالبہ کے ندیوے تو کفیل سے مطالبہ ہو پہونچے کا اور اصیل کے مطالبہ سے پہلے کفیل سے مطالبہ نہین کر سکتا ہے اور ایسا ہے کہا کہ تیرا مال فلان شخص نے چورایا ہے تو مین ضامن ہون تو کفالت صحیح ہے اور اس شخص کا چورانا ثابت ہو جاویگا تو کفیل سے مطالبہ کر سکتا ہے اور ایسا ہے

کفالت صحیح ہے جو یہہ شرط کی کہ چند دن تک مہلت دیوے تو مہلت کا
اعتبار مکفول لہ کے وقت مطالبہ سے ہوگا اور اوس نے وقت
مطالبہ سے مہلت دی تو اب مکفول لہ کو جایز ہے کہ بعد اوس
مہلت کے جب چاہے کفیل سے مطالبہ کرے اور کفیل پہر اپنے
سے مہلت نہین طلب کر سکتا ہے اور ایسا ہے کفالت صحیح ہی جو یہہ
کہا کہ مین تیرے اوس مطالبہ کا ذمہ دار ہون جو فلان کے اوپر
ثابت ہوگا یا اتنے روپیون کا جو تو فلان کو قرض دیگا یا اوس چیز کا
کہ فلان غصب کریگا یا اوس مال کی قیمت کا جو فلان کے ہاتہہ بیچیگا
سو بدون متحقق ہونے ان سب احوال کے کفیل سے مطالبہ نہو سکیگا
یعنے کفیل سے مطالبہ جب تک نہوگا کہ مطالبہ ثابت نہوا در قرض نہ دیوے
اور غصب متحقق نہووے اور بیع اور تسلیم مبیع واقع نہوا اور ایسا ہے جب کہا
کہ مین فلان کے حاضر کرنے کا فلان روز ضامن ہون تو جب تک کہ
وہ دن نہ آوے کفیل سے مطالبہ نہوگا

(۶۲۷) جب شرط متحقق ہوگئی تو جتنی باتین کہ اوسکی ساتہہ مین ثابت اور
لازم ہوجائین کے مثلاً یہہ کہا کہ فلان پر حاکم کا جو حکم ہوگا مین اوسکا کفیل
ہون اور اوس نے اقرار کیا کہ مجہپر اتنا قرض ہے کفیل پر مطالبہ
نہوگا جب تک کہ حاکم کا حکم نہووے یعنے حاکم جتنے روپیہ اور جس سکہ کا

حسکم کریگا وہ کفیل پر لازم ہوگا

(۶۳۸) ایک شخص کفیل بالدرک ہوا اور مبیع کا کوئی مستحق نکلا تو جب تک کہ حاکم یہ حکم نکرے کہ مبیع مستحق کو دیوی اور بایع زر ثمن مشتری کو واپس کرے کفیل پر کچھہ مطالبہ نہوگا

(۶۳۹) کفالت موقتہ مین مدت کفالت کے اندر کفیل پر مطالبہ ہو سکتا ہے مثلاً کفیل نے کہا کہ مین آج سے مہینے تک کا ضامن ہون تو اس مہینے کے اندر مطالبہ ہو سکتا ہے اور بعد مہینے کے کفیل کفالت سے بری ہوگا

(۶۴۰) کفالت منجزہ جب منعقد ہو جاوے تو کفیل اوس کفالت سے نہین نکل سکتا ہے اور کفالت معلقہ اور مضافہ مین جب تک کہ زمانہ اور شرط متحقق ہو کر دین ثابت نہو وے کفالت سے نکل سکتا ہے یعنی جس چیز کا کفیل ہوا اگر اوسکا ثبوت پہلے سے ہو تو یہ منجزہ ہے مثلاً یہہ کہا کہ جو قرض فلان کے ذمہ ثابت ہوگا مین اوسکا کفیل ہون اور قرض جب ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ پہلے سے ذمہ پر ہو تو اس کفالت سے پہلی دین کا وجود ہے اوس سے کفیل بری نہین ہو سکتا ہے جیسا منجزہ مین بری نہین ہو سکتا ہے اور اگر کفالت کے بعد مکفول بہ متحقق ہو وے مثلاً یہہ

کہا کہ تو فلان سے کے ہاتہہ جو بیچے گا اوسکا یا اوسکے ثمن کا مین ضامن ہون بیچ کی تحقیق تک اوسکو اس کفالت کا چہوڑنا جایز ہے یعنے اگر کفیل نے کہا کہ مین نے کفالت ترک کی یا تو اوس سے کے ہاتہہ کچہہ مت بیچ اور اوس نے بیچ دیا تو یہہ اوسکا کفیل نہوگا

(۱۴۶) اگر کوئی شخص غاصب یا مستعیر کا ضامن ہوا اور اوس نے غاصب اور مستعیر سے مکفول بہ مالک کو پہچا دے تو اس مین جو کچہہ خرچ لگیگا غاصب اور مستعیر سے لیگا

فصل دوم کفالت بالنفس کا حکم

(۱۴۲) کفیل بالنفس وقت مقرر پر مکفول بہ کو حاضر کرے اگر حاضر نکریگا تو کفیل پر جبر کیا جاویگا

فصل ثالث کفالت بالمال کا بیان

(۱۴۳) کفیل ضامن ہے

(۱۴۴) مالک کو اختیار ہے کہ کفیل سے یا اصیل سے یا دونو سے طلب کرے اور اگر ایک سے طلب کیا تو دوسرے سے بہی مطالبہ کر سکتا ہے

(۱۴۵) اگر کفیل کا کوئی اور کفیل ہو گیا تو قرض خواہ کو اختیار ہے کفیل کی یا کفیل کے کفیل پر مطالبہ کرے

(۶۴۶) اگر ایک معاملہ مین بہت شریک تہے اور اون سب پر دین لازم آیا اور آپسمین ایک دوسرے کا ضامن ہو گیا تو قرض خواہ ہر ایک پر کل قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے

(۶۴۷) جب بہت آدمی ایک دین کے کفیل ہون اور ہر شخص جدا جدا دین کا کفیل ہو تو ہر شخص پر کل دین کا مطالبہ ہو سکتا ہے اور جو سب ایک ہی بار کفیل ہووے تو ہر شخص پر مقدار اوسکے حصہ کے مطالبہ ہوگا اور اگر ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوا کہ جو اس کفالت مین اوسپر لازم ہوگا میت اوسکا کفیل ہون مثلاً ایک ہزار روپیہ جو اوسکی ذمہ پر ہے وہ اوسکا ضامن ہوا تو قرض خواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے اور اگر دو تو ایک ہی وقت کفیل ہوے تو ہر ایک نصف کا ضامن ہوگا اور اسطرح آپسمین ضامن ہو گئے کہ جو کچھ ایک دوسرے پر لازم ہوگا ہم ایک دوسرے کے ضامن ہین تو ہر ایک پر مطالبہ ہزار کا کر سکتا ہے

(۶۴۸) اگر کفالت مین یہہ شرط ٹھہرے کہ اصیل اس مطالبہ سے بری ہے تو یہہ کفالہ حوالہ ہو جاویگا

(۶۴۹) حوالہ مین اگر محیل بری نہووے تو وہ کفالہ ہے مثلاً قرضخواہ نے مدیون کو کہا کہ میرا دین جو تجھ اصیل پر ہے وہ فلان پر حوالہ کردے مگر تو بھی اوسکا ضامن رہیگا اور مدیون نے اسطرح حوالہ کر دیا تو قرضخواہ جس سے چاہے مطالبہ کرے

(۶۵۰) اگر ایک شخص کفیل ہوا اور یہہ شرط ٹھہری کہ جو مال مدیون کا اسکے پاس امانت سے ہے اوسمین سے ادا کریگا تو جایز ہے اور اوس مال میں سے ادا کرنا لازم ہوگا اور یہہ مال امانت اگر تلف ہوا تو کفیل پر کچھہ لازم نہوگا اور اگر کفیل سے بعد کفالت مال امانت واپس کر دیا تو بھی کفیل ضامن نہوگا

(۶۵۱) ایک شخص کفیل ہوا کہ مین فلان کو فلان وقت حاضر کر دونگا اور اگر حاضر نکرون تو اوسپر جو قرض ہے وہ ادا کر دونگا تو اوسپر قرض لازم ہو جاویگا اگر اوس وقت پر مدیون کو حاضر نکریگا اگر کفیل مر گیا اور اوسکے وارثون نے مدیون کو حاضر کر دیا یا خود مدیون حاضر ہو گیا تو کفیل کے ذمہ کچھہ لازم نرہیگا اور اگر نہ کفیل کے وارثون نے اوسکو حاضر کیا اور نہ وہ خود آیا تو کفیل کے ترکہ میں سے دین ادا ہوگا اور اگر کفیل مکفول بہ کو لایا پر مکفول بہ چھپ گیا تو کفیل حاکم کے پاس لیجاوے کہ حاکم کسی کو مکفول لہ کا وکیل مقرر کرے اور وہ اوسکی حوالہ کر دیوے

(۶۵۲) کفالت مطلقہ مین اصیل پر جیسا قرض ہے ویسا ہی کفیل پر لازم ہوتا ہے

۶۵۳ کفالت مقیدہ تعجیل یا تاجیل جو کچھہ ہو وہی کفیل پر لازم ہوتی ہے

(۶۵۴) اصل دین کے جو مدت ہو اور کفالت اوسپر منعقد ہو ایسی ہی یا اوس مدت سے زاید بھی کفالت ہو سکتی ہے

(۶۵۵) اگر اصیل کو قرض خواہ نے کچھہ مہلت دی تو وہ ہی مہلت کفیل کو

بری ہو گیے اور کفیل سے کفیل کو بری ہو گیے اور جو مہلت کفیل
اول کو ہو گی وہ کفیل ثانی کو بہی ہو گی اور اگر کفیل کو مہلت ہو گئی تو
اصیل کے حق مین مہلت نہو گی کفیل اگر دی ہوئی مدت میں اصیل پر تقاضا کر سکتا ہے

(۶۵۶) مدیون سے جو صاحب مہلت ہے سفر کا ارادہ کیا تو قرضخواہ
حاکم کے پاس رجوع کرے اور حاکم قرض ہو اادسکو کفیل دلوادیگا
(۶۵۷) ایک قرضدار نے کسیکو کہا کہ فلان کا قرض جو مجہپر ہے تو میرا کفیل ہو جا
وہ کفیل ہو گیا اور بحسب کفالت اوسکا قرض کچہہ دیکر ادا کر دیا اب کفیل اگر یہہ
چاہے کہ اصیل سے واپس لیوے تو صرف مکفول بہ لے سکیگا نہ وہ چیز
کہ اوس نے اوسکے قرض مین دی ہے اور اگر قرضخواہ سے
قرضدار نے صلح کر لی تو جسقدر صلح میں دیا گیا اوسیقدر کفیل اصیل پر
لیگا نہ کل قرض مثلاً سکہ خالصہ کا ضامن ہوا اور سکہ کہوٹا ادا کیا تو سکہ
خالص لیگا یا سکہ کہوٹے کا ضامن ہوا اور سکہ خالص ادا کیا تو سکہ کہوٹا
لیگا اور ایسا ہی اگر ہزار درہم کا کفیل ہوا اور صلحاً کچہہ اشیا دیدین
تو اصیل سے وہ ہی دراہم لیگا جسکا ضامن ہوا تہا اور اگر ہزار
درہم کا ضامن ہو کر صلحاً پانچ سو درہم دے تو پانچ سو درہم اصیل سے لیگا
(۶۵۸) اگر معاوضہ والے معاملہ مین کسیکو دہوکا دیا تو جو اوسکا ضرر
ہو گا واپس دیگا مثلاً مشتری نے زمین پر مکان بنایا اور ایک

شخص سے فی زمین پر دعوے کیا تو مشتری سوائی زمین قیمت بہا بہی لیگا
جب زمین مدعی کو دیگا ایک شخص نے سوداگرون سے کہا کہ یہہ
لڑکا میرا بیٹا ہے اور مین نے اوسکو اجازت دے رہے ہے تم اوس
سے معاملہ کرو پہر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور کا بیٹا ہے تو وہ اگر اوس سے
قیمت اوس اجناس کی لینگے جو اونہون نے اوس لڑکے کے
ہاتہہ فروخت کی تہی

باب سوم کفالت سے بری ہونیکا بیان اسمین تین فصلین ہین

فصل اول اسمین چند ضوابط عام ہین

(۶۵۹) اصیل یا کفیل شے مکفول بہ پونہچا چلے تو کفالت سے بری
ہوجاینگے

(۶۶۰) اگر مکفول لہ نے کفیل کو بری کیا یا کہا کہ کفیل پر میرا کچہہ نہین ہے
تو کفیل بری ہو گیا

(۶۶۱) کفیل کے برات سے اصیل کی برات نہین ہوسکتی ہے

(۶۶۲) اصیل کے برات سے کفیل کی برات ہوجاویگی

فصل دوم کفالت بالنفس سے برات کا بیان

(۶۶۳) کفیل نے مکفول بہ مکفول لہ کو ایسی جگہہ سپرد کر دی کہ وہان نالش ہوسکتی تہی
مثلاً شہر یا قصبہ مین کفیل بری ہوگیا مکفول لہ قبول کرے یا نکرے اور اگر یہہ شرط ٹہری

تھی کہ فلان شہر مین پونہچانا اس سے نکے اور شہر مین پونہچایا تو بری نہوگا اور اگر یہہ شرط ٹھہری ہے کہ حاکم کی کچہری مین پونہچا دینا اور اس نے اور کہین کوچہ اور بازار مین پونہچا دیا تو کفالت سے بری ہوگا لیکن اگر ایسے شخص کے روبرو پونہچا دیا کہ اوسکو اختیار روکنیکا ہے تو کفالت سے بری ہوگا

(۴۶۴) جب طالب طلب کرے اور کفیل مکفول بہ اوسکو دیدے تو کفیل بری ہوگا اور بے طلب اگر اسے سپرد کر دیا تو بری نہوگا جب تک کہ طالب یہہ نکہے کہ بحکم کفالت مین نے اسکو لے لیا

(۴۶۵) ایک شخص اس شرط پر کفیل ہوا کہ مکفول بہ کو فلان روز حاضر کر دیگا اور اوس سے پہلے اوس دن سے پہلے حاضر کر دیا تو کفالت سے بری ہے اگر مکفول لہ قبول کرے یا نکرے

(۴۶۶) مکفول بہ کے مرنے سے کفیل بری ہے اور کفیل کا کفیل بھی بری ہوگا اور اگر کفیل مرگیا تو کفیل بھی بری ہے اور اوسکا کفیل بھی بری ہے اور مکفول لہ کے مرنے سے کفیل بری نہوگا بلکہ مکفول لہ کا وارث مطالب ہوگا

فصل سوم کفالت بالمال سے برائت کا بیان ۴۴

(۴۶۷) اگر قرض خواہ مرگیا اور سوائے اوس شخص کے کہ جسکا کفیل ہے

یا اوسکا وارث نہین ہے تو کفیل بری ہے اور سوای
مدیون ہے کے اور بھی وارث ہاین تو بمقدار حصہ مدیون کے بری
ہوگا اور بمقدار حصہ دوسرے وارث کے کفیل رہیگا

(٦٦٨) اگر قرضخواہ سے کفیل یا اصیل نے کسی مقدار پر
صلح کرلے تو دونوں کی برات ہو گئی اگر دونوں کی برات کی شرط ہو
یا اصیل کی برات کی شرط ہو یا کچھ سبب شرط تہوا اور اگر کفیل کی
برات شرط کیے گئی تو فقط کفیل بری ہوگا اور طالب کو اختیار رہی
کہ کل دین کفیل سے لیوے یا مقدار صلح کفیل سے لیکر باقی اصیل
سے لیوے

(٦٦٩) کفیل نے کسی اور پر حوالہ کر دیا اور مکفول لہ نے اور
محال علیہ نے قبول کر لیا تو کفیل اور اصیل دونو بری ہوگئے

(٦٧٠) اگر کفیل بالمال مر گیا تو اوسکے ترکہ مین مطالبہ کیا جاویگا

(٦٧١) جو شخص مبیع کے ثمن کا کفیل ہوا اگر بیع فسخ ہووے یا مبیع
کا اور کوئی حقدار نکلا یا مبیع عیب سے واپس ہوئی تو کفیل
بری ہوگیا

(٦٧٢) اگر کوئی مال ایک مدت کے لئے کرایہ دیا گیا اور کوئی شخص
زر کرایہ کا کفیل ہوا تو انقضای مدت پر کفالت سے تمام ہوگئے
اگر مدت کی بعد بہی مال باجارہ جدید دیا گیا تو وہ کفالت سابقہ اس عقد مین معتبر نہو گی

کتاب چہارم حوالہ کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو حوالہ سے متعلق ہین

مادہ ۶۷۳ ایک کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ پر قرض لازم کردینا حوالہ ہے۔

مادہ ۶۷۴ محیل وہ قرضدار ہے جو اپنا قرض دوسری پر حوالہ کردے۔

مادہ ۶۷۵ قرض خواہ محال لہ ہے۔

مادہ ۶۷۶) جس شخص نے اپنے اوپر حوالہ لے لیا وہ محال علیہ ہے۔

مادہ (۶۷۷) جس مال کا حوالہ ہوتا ہو وہ محال بہ ہے۔

مادہ ۶۷۸ حوالہ مقیدہ جسمین یہہ بات ٹھرای جاے کہ محیل کے اوس مال مین سے ادا ہو جو محال علیہ کے ذمہ مین ہے یا اوسکے قبضہ مین ہے

مادہ ۶۷۹ حوالہ مطلقہ ضد مقیدہ جسمین یہہ قید نہین ہے کہ محیل کے مال مین سے دیا جاے جو محال علیہ کے پاس ہے۔

باب اول عقد حوالہ کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول حوالہ کے رکن کا بیان

مادہ ۶۸۰ اگر محیل اپنے قرض خواہ کو کہے کہ مین نے فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا اور اوس نے قبول کیا تو حوالہ منعقد ہوا۔

مادہ ۶۸۱ محال لہ اور محال علیہ کے درمیان حوالہ عقد ہو تو صحیح ہی مثلاً ایک نے دوسرے سے کہا کہ جو میرا لینا فلان پر ہے وہ تو اپنے اوپر لیلے اوس نے قبول کرلیا یا محال علیہ نے کہا کہ تیرا لینا جو فلاں شخص پر ہے وہ مین اپنے اوپر قبول کرتا ہون اور اس نے قبول کرلیا حوالہ صحیح ہے اب اگر محال علیہ اس حوالہ لینے سے نادم اور پشیمان ہوا تو کچھ فائدہ ہوگا۔

مادہ ۶۸۲ اگر محیل اور محال لہ کے درمیان حوالہ ہو تو صحیح ہوگا جب تک کہ محال علیہ کو علم نہوا ور وہ قبول نکرے مثلاً ایک شخص نے اپنے قرض خواہ کو ایک اور شخص پر حوالہ دیا اور وہ کسی اور شہر مین ہی اوسکو جب علم ہوا اور قبول کیا تو حوالہ پورا اور تمام ہوا۔

مادہ ۶۸۳ محیل اور محال علیہ کے درمیان جو حوالہ کیا گیا محال لہ کی اجازت پر موقوف ہی مثلاً قرضدار نے ایک شخص سے کہا کہ فلان شخص کا جو مجھپر قرض ہے اپنے اوپر تو حوالہ لیلے اور اوس شخص نے قبول کرلیا تو یہہ حوالہ قرضخواہ کے اجازت پر موقوف ہے گر اوسنے قبول کیا تو جایز ہوگا ورنہ نہین۔

فصل ثالث حوالہ کی شرطونکا بیان

مادہ ۶۸۴ حوالہ کے صحت کی شرط یہہ ہے کہ محیل اور محال لہ اور محال علیہ

سب عاقل اور بالغ ہون ایسے ہی لڑکے کا قرض جو کوئی اپنے اوپر
لیوے یا لڑکا کسی کا قرض اپنے اوپر لیوے باطل ہے اگرچہ باتمیز
ہو اوسکو تجارت اور معاملہ کی اجازت ہو یا نہو —

مادہ ۶۸۵ اور یہہ بھی شرط ہے کہ محیل اور محال لہ . ولو بالغ ہو لا
اسلیئے لڑکے باتمیز کا کوئی حوالہ لیوے یا لڑکا کسی کا اپنے اوپر حوالہ
لیوے نے اجازت اوسکے ولی کے موقوف رہیگا اگر ولی اجازت
دیگا تو جائز ہوگا اور لڑکا جو اپنے اوپر حوالہ لیوے تو اس مین
شرط یہہ ہی کہ وہ لڑکا بہ نسبت محیل کے غنی اور تونگر ہو اگرچہ ولی نے
اجازت بھی دیدی ہو —

مادہ ۶۸۶ یہہ شرط ضرور نہیں ہے کہ محال علیہ محیل کا قرض دار ہو
یعنے اگر محیل کا محال علیہ پر دین نہوگا تو بھی حوالہ صحیح ہوگا —

مادہ ۶۸۷ جس دین کا کہ کفالہ صحیح نہین ہے اوسکا حوالہ بھی
صحیح نہین ہے —

مادہ ۶۸۸ جس دین کا کفالہ صحیح ہی اوسکا حوالہ بھی صحیح ہی پر ضرور ہے
کہ محال بہہ معلوم ہو دین مجہول کا حوالہ صحیح نہوگا اسی لئے اگر کوئی شخص
کہے کہ تیرا جو قرض فلان پر ثابت ہوگا وہ مجھپر حوالہ ہے تو صحیح
نہین ہے —

مادہ ۶۸۹ حوالہ اصل ... کا ... صحیح ہے ... اوس دین کا بھی ہے جو ... سے لازم ہوگا۔

باب ثانی حوالہ کے احکام کا بیان

مادہ ۶۹۰ حوالہ کا یہہ حکم ہے کہ محیل اور اوسکا کفیل اگر اوسکا کفیل ہو تو دونو دین اور کفالت سے بری ہونگے اور اس دین کا مطالبہ قرض خواہ محال علیہ پر کریگا اگر مرتہن نے راہن پر کسیکو حوالہ لیا تو مرتہن کو اب یہہ حق نہوگا کہ شے مرہون اپنے پاس روک رکھے۔

یعنی کسی معوض عنہ کا غیر کے ذمہ حوالہ کر گیا

مادہ ۶۹۱ محیل نے حوالہ مطلقہ کیا اب محال علیہ پر محیل کا اگر کچھہ لینا نہین ہی تو محال علیہ بعد ادا اسے دین کے محیل سے زر ادا واپس لیگا اور اگر محیل کا محال علیہ پر کچھہ لینا ہے تو اوسکے قرض مین مجرا دیگا۔

مادہ ۶۹۲ حوالہ مقیدہ مین محیل کو یہہ حق نہین ہے اور محال علیہ کو یہہ جایز نہین ہے کہ محیل کو محال بہ دیدیوے اگر دیدیگا تو ضمان دیگا اور ضمان دیکر محیل سے واپس لیگا اگر محیل ادا سے پہلے مرگیا اور اوسپر قرض اوسکے ترکہ سے بہت ہی تو اور قرض خواہون کو اس محال بہ مین حق مداخلت نہین ہے

گویا محال بہ مستغرق فی الدین ہے مثل مرہونہ مقبوضہ

مادہ ۶۹۳ حوالہ مقیدہ یعنے یہہ کہا گیا کہ مبیع کی قیمت جو مشتری کے ذمہ پر قرض ہی وہ مجہہ حوالہ ہے اگر تسلیم سے پہلے مبیع تلف ہوگئی

اور قیمت ساقط ہوگئی یا بخیار شرط یا بخیار رویت یا بخیار عیب یا باقالہ
مبیع واپس ہوئی تو اب ان سب صورتون مین حوالہ باطل نہوگا اور محال
علیہ نے جو ادا کیا ہے محیل سے لیگا اور اگر اوس مبیع کا کوئی
اور شخص حقدار نکلا اور اوسنے مبیع ضبط کرلی اور ظاہر ہوا کہ محال علیہ اُس
دین سے بری ہے حوالہ باطل ہوگا

مادہ ۶۹۴ حوالہ مقیدہ مین جب یہہ کہا لیا کہ محیل کے اوس مال سے
کہ جو محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاے اگر اوس مال کا کوئی
اور مستحق نکلا اور ضبط کرلیا تو وہ حوالہ مقیدہ باطل ہوگا اور محیل سے دین لیا جایگا

(۶۹۵) حوالہ مقیدہ کہ جسمین یہہ کہا کہ محیل کے اوس مال مین سے جو
محال علیہ کے پاس امانت ہے دیا جاے اگر وہ مال تلف ہوگیا
اور محال علیہ پر ضمان ہے تا یا تو وہ حوالہ باطل ہوگا اور محیل سے قرض
لیا جایگا اور اگر محال علیہ سے ضمان لیا جاے تو حوالہ باطل نہوگا مثلاً ایک
شخص نے اپنے قرضخواہ کو کسیکے اوپر یہہ حوالہ کردیا کہ میرے روپیہ جو تیرے
پاس امانت ہین وہ اوسکو دیدیا اسکے بعد ... پہلے وہ روپیہ بغیر تعدی
تلف ہوگئے حوالہ باطل ہوگیا اب قرض خواہ اپنا قرض قرضدار سے لی
لیگا مگر مال امانت مجعی سے پاس سے کے تلف کردینے سے اوسکا ضمان لازم
آیا تو حوالہ باطل نہوگا

(۶۹۶) ایک شخص سینے اپنا قرض کسی پر یہہ کہکر حوالہ دیا کہ وہ اپنا
فلان مال معین بیچے اور قرض خواہ کو اوس مین سے ادا کردی اور
اوسنے یہہ حوالہ اس شرط پر قبول کر لیا تو صحیح ہے اور محال علیہ پر جبر
کیا جایگا کہ وہ اپنا مال بیچے اور اوسکے قیمت سے زرحوالہ ادا کری

(۶۹۷) حوالہ مبہمہ یعنے جسمین نہ تعجیل ہو اور نہ تاجیل ہو زرحوالہ فورًا
ادا کیا جای جیسے اوس صورت مین کہ دین معجل ہے اور اگر موجل
تو وقت انقضای مدت کے ادا سے زرحوالہ لازم ہوگا

(۶۹۸) محال علیہ کو یہہ بات جایز نہین ہے کہ قبل ادا سے زرحوالہ کے
محیل سے زرحوالہ لیوے اور سوا سے محال بہ کے اور کچھہ نہ لے
سکیگا مثلاً چاندی کا حوالہ کیا اور اوسنے سونہ دیا تو چاندی ہی لیگا
اور سونہ نہ لے سکیگا اور ایسا ہے ہی چیزون کا اسپر حوالہ ہوا تہا سوا
اون چیزون کے اور کچھہ نہ لے سکیگا اگرچہ کچھہ اور ادا کیا ہو

(۶۹۹) جیسا محال علیہ دین کے ادا سے یا دوسرے سبب سے بریٔ حوالہ دینے
سے یا قرضخواہ کے بری کر دینے سے بری ہوتا ہے ایسا ہی
اگر قرض خواہ نے اوسکو ہبہ کر دیا یا اوسے کو صدقہ دیا اور اوسنے
قبول کیا ہے کر لیا تو بری ہوگا

(۷۰۰) اگر قرضخواہ مرگیا اور محال علیہ ہی اوسکا وارث ہے حکم حوالہ باقی نہ رہیگا

کتاب پنجم رہن کے بیان مین اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۱ کسی مال کو اپنے حق کے عوض اپنے پاس رکھنا کہ اوس مال سے اپنا حق حاصل کر سکیگا رہن ہی اور اوس مال کو مرہون اور رہن کہتی ہین

مادہ ۷۰۲ ارتہان رہن لینا ہے

مادہ ۷۰۳ راہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن دیا

مادہ ۷۰۴ مرتہن وہ شخص ہے کہ جسنے رہن لیا

مادہ ۷۰۵ عدل وہ شخص ہے کہ راہن اور مرتہن اوسکو امانت دار جانکر رہن اوسکی پاس امانتاً سپرد کر دین —

باب اول جو مسائل کہ عقد رہن سے متعلق ہین اسمین تین فصل ہین فصل اول وہ مسائل کہ رکن رہن سے متعلق ہین

مادہ ۷۰۶ راہن اور مرتہن کی ایجاب و قبول سے رہن منعقد ہوتا ہی اور جب تک کہ اسی مجلس مین شے مرہون پر قبضہ ہو ہی رہن لازم نہین ہوتا ہے اسلئے تسلیم سے پہلے راہن رہن سے رجوع کر سکتا ہے

مادہ ۷۰۷ راہن کا ایجاب کرنا اور قبول کرنا یہی کہ مین نے یہہ اپنی چیز تیرے قرض کے عوض تیرے پاس گرو رکھی یا اسے

عنوان مین اور کوئی لفظ کہے اور مرتہن
کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور لفظ کہے جو رضا مندی
کرے اور لفظ رہن استعمال کرنا کچھ شرط نہین ہے مثلاً ایک شخص نے
خریدا اور اپنا کچھ مال بایع کو دیکر یہہ کہا کہ جبتک مین تیرا زرثمن دون
مال اپنے پاس رہنے دے تو یہہ بھی رہن ہے —

فصل ثانی عقد رہن کی شرطون کا بیان

مادہ ۷۰۸ شرط یہہ ہے کہ دونو عاقل ہون بالغ ہونا کچھ شرط
مادہ ۷۰۹ شرط یہہ ہے کہ شے مرہون بکنے کے قابل ہو
ضرور ہے کہ شے مرہون موجود ہو اور مال قیمتی ہو اور وقت رہن کے
سونپی جا سکے

مادہ ۷۱۰ شرط یہہ ہے کہ جسکے عوض رہن دیا گیا وہ ایسا مال ہو کہ اوسکا
ضمان لازم آوے اسی لئے مال مغصوب کے عوض رہن دینا جایز ہے
اور مال امانت کے لئے عوض رہن نہین ہو سکتا ہی

فصل سوم رہن کے ساتھہ جو چیزین زاید متصل ہون اور عقد رہن کے بعد رہن کے تبدیل اور زیادتی کا بیان

مادہ ۷۱۱ جتنی چیزین بیع مین بلا ذکر داخل ہوتی ہین وہ سب رہن
شامل اور داخل ہوتی ہین مثلاً ایک قطعہ زمین جو گروی کیا اوسکے

اور جو کچھ اوس مین لویا ہوا ہے وہ سب رہن مین داخل ہوگا اگرچہ اوسکا ذکر نہو —

مادہ ۱۲ — ایک شے مرہون کے بدلے دوسرے شے رہن رکھ سکتے ہین مثلاً ایک زیور بمقابلہ کچھ روپیہ کے گرو کیا پھر تلوار لاکر کہا کہ زیور پھیر دو اور یہہ مال اپنا ہی اوسکے رکھلو مرتہن نے زیور واپس کیا اور تلوار لیلی تو تلوار بعوض اوس قیمت کے گرو ہوگی —

مادہ ۱۳ — راہن عقد کے بعد شے مرہون کے ساتھ کچھ اور چیز زاید کرسکتا ہے یعنے مال مرہون کے علاوہ کچھ اور بھی دیسکتا ہے کہ مرہون اور یہہ مال دونو زر رہن سابق کے عوض گرو رہینگے بشرطیکہ عقد بھی قائم ہے اور یہہ مال زاید بھی اصل عقد کے ساتھ شامل و لاحق ہوگا یعنے گویا عقد رہن ان دونو مال پر منعقد ہوی اور یہہ دونو مال بعوض اوس دین کے گرو ہوینگے —

مادہ ۱۴ — ایسا ہی زر رہن مین بھی زیادتی ہوسکتی ہے مثلاً ایک شخص نے اپنا زیور دو ہزار کا جسکی قیمت ایک ہزار قرض پر گرو رکھا پھر اسی رہن پر پانچ سو قرض اور بھی لے تو گویا وہ زیور مرہون ڈیڑھ ہزار پر گرو ہوا —

مادہ ۱۵ — جو چیزین کہ مرہون مین سے وقت رہن کے پیدا ہوتی ہین وہ بھی اپنے اصل کے ساتھ رہن رہینگی

باب ثانی وہ مسائل کہ راہن اور مرتہن سے متعلق ہین

۱۶ ۔ مرتہن خود رہن فسخ کرسکتا ہے ۔

۱۷ ۔ راہن بغیر رضامندی مرتہن کے فسخ نہین کرسکتا ہے ۔

۱۸ ۔ دونو متفق ہوکر فسخ کرسکتے ہین اور مرتہن جب تک کہ اپنا زر رہن نہ لیلیوے تب مرہون روک سکتا ہے ۔

۱۹ ۔ جایز ہے کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس کوئی چیز (العوض کفالت) رہن کردے ۔

۲۰ ۔ دو قرض خواہ ایک قرضدار پر قرض مین شریک ہون یا نہون اپنے قرض مین قرضدار سے کچھ گروی لے سکتے ہین اور یہہ شے دونون دین کے عوض رہن رہیگی ۔

۲۱ ۔ ایک شخص کا دو شخصون پر قرض ہے دونو سے ایک چیز اپنے دین مین رہن لے سکتا ہے اور ایسا ہی ایک شخص دو شخصون پر جدا جدا قرض خواہ ہے دونو قرضدار ون نے ایک شے اپنے اپنے قرض کا عوض اوسکے پاس کردئے تو یہہ ایک شے دونو دین کے عوض رہن ہوسکتی ہے

باب سوم جو مسایل کہ مرہون کے ساتھہ متعلق ہین اسمین دو فصل ہین

فصل اول مرہون پر جو محنت اور خرچ پڑے ۔

۲۲۷ مرتہن پر لازم ہے کہ آپ رہن کی حفاظت کرے یا حفاظت کے لئے اپنے امانت دار یا اپنے شریک یا اپنے خادم یا اپنے عیال کے حفاظت کے لئے سپرد کرے

۲۲۳ ۷ رہن کی حفاظت کے لئے جو خرچ ہوگا وہ مرتہن کا ذمہ ہے مثلاً کرایہ مکان کا اور اجرت اوسکی نگہبان کی

۲۲۴ ۷ مرہون اگر حیوان ہے اوسکا چارہ اور اوسکی چرائی کی اجرت راہن پر ہے اور اگر زمین ہے تو اوسکا آباد کرنا اور اوسکا سیراب کرنا اور اوسکا صاف کرنا اور جو اوسکی منافع کی درستی پر خرچ ہو یہ سب راہن کا ذمہ ہے —

۲۲۵ ۷ راہن نے وہ مصارف جو مرتہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے خود ادا کئے یا مرتہن نے جو مصارف کہ راہن کے ذمہ تھے بے اجازت اوسکے ادا کئے تو یہہ احسان ہے ایک دوسرے سے واپس لے نہیں سکتا ہے

فصل دوم مستعار کا گرو رکھنا

۲۲۶ ۷ جائز ہے کہ دوسرے کا مال باجازت گرو دے یا عاریت دیوے اسکو رہن مستعار کہتے ہیں —

۲۲۷ ۷ اگر صاحب مال نے مطلق اجازت دیدی تو مستعیر جسطرح چاہے گرو دیسکتا ہے —

۷۲۸ اگر صاحب مال نے یہہ شرط لگادی کہ اتنے روپیہ کو گرو رکھنا یا اسکے ہمجنس پر گرو رکھنا یا فلان کے پاس گرو رکھنا تو مستعیر کو لازم ہے کہ موافق اسکے رہن کرے نہ اسکی خلاف — سیف ضمان الدر

باب چہارم رہن کے احکام کا بیان اور اسمین چار فصل ہین

فصل اول رہن کے عام احکام کا بیان

۷۲۹ مرتہن کو یہہ حق ہے کہ مرہون اپنے پاس جب تک رکھے کہ راہن فک رہن کرے اور جب راہن مرجاوے تو بہ نسبت سارے قرض خواہوں کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شئے مرہون سے اپنا دین وصول کرے — فی الدر المختار

۷۳۰ شئے مرہون پر مرتہن کا قبضہ ہونا مطالبہ دین کا مانع نہین یعنے مرتہن اپنا دین راہن سے طلب کر سکتا ہے باوجودیکہ رہن اوسکے پاس ہے

۷۳۱ اگر راہن نے کچھہ دین ادا کیا تو بمقدار اوسکی راہن شئے مرہون مین سے نہین لے سکتا ہے بلکہ مرتہن جب تک کہ تمام دین وصول نکرے کل شئے مرہون کو اپنے قبضہ مین رکھہ سکتا ہے اگر دو چیزین گرو کین اور ہر ایک کے عوض مقدار دین متعین ہے اب جسکا دین ادا کیا اوسکو چھوڑا سکتا ہے —

۷۳۲ مالک اپنے رہن مستعار کے لئے راہن مستعیر سے مطالبہ کریگا اگر راہن مستعیر مفلس ہے چھوڑا نہین سکتا ہو تو مالک اپنی چیز آپ چھوڑا سکتا ہے

۷۳۳ راہن اور مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہین ہوتا ہے —

۷۳۴ راہن اگر مرجاوے تو اوسکے وارث کو جو بالغ ہی لازم ہی کہ ترکہ ہی یا اوسنے دین ادا کرکے مرہون چھوڑالیوے اور جو نابالغ ہے یا بالغ ہی مگر سفر ہی گیا ہوا ہے تو وصی باجازت مرتہن اوسنے مرہون بیچکر اوسکا دین ادا کریگا —

۷۳۵ معیر یعنے مالک اوسنے مرہون مستعار مرتہن سے بے اداء زر رہن نہین لے سکتا ہے راہن زندہ ہو یا فک رہن سے پہلے مرگیا ہو —

۷۳۶ راہن مستعیر جو مفلس مرگیا تو اوسنے مرہون مرتہن کے پاس بدستور رہن رہیگی اور مرتہن بے اجازت معیر بیچ نہین سکتا ہی اور معیر اوسنے مرہون خود بیچکر زر رہن ادا کرسکتا ہی اگر زر رہن اوسمین ادا ہوجاوے تو مرتہن کے اجازت کی ضرورت نہین ورنہ بے اجازت مرتہن کے نہین بیچ سکتا ہے —

۷۳۷ اگر معیر مرگیا اور زر رہن معیر کے ترکہ سے زاید ہی تو راہن پر تقاضا ہوگا کہ دین دیکر اوسنے مرہون چھوڑا دیوے اور اگر راہن مفلس ہے دین ادا نہین کرسکتا ہے تو اوسنے مرہون بدستور گرو رہیگی اور معیر کے وارث اپنے پاس سے دین دیکر فک رہن کرسکتے ہین اور اگر معیر کے قرضخواہون نے یہہ چاہا کہ اوسنے مرہون بیچکر اونکا قرض ادا کیا جاوے اگر اوسکی قیمت سے دین ادا ہوجاوے تو بے اجازت مرتہن کے بیچڈالے جاوینگے اور اگر اوسکی

قیمت ادا دین کے لئے کافی نہو گی تو باجازت مرتہن فروخت ہو سکیگی۔

۳۸ ۔ مرتہن اگر مرگیا تو اوسکی وارثون کے پاس شئے مرہون بدستور گرو رہیگی۔

۳۹ ۔ دو آدمیون کے پاس بعوض ادئے قرض کے ایک چیز گرو ہو سکتی ہے اب اگر ایک کا قرض ادا کر دیا گیا تو راہن نصف مرہون نہین لے سکتا ہے یعنے جب تک کہ تمام دین ادا نہو لیوے فک رہن نہو سکیگا (کیونکہ صفقہ رہن واحد ہے اوسمین تفریق نہین ہو سکتی ہے)

۴۰ ۔ ایسے ہی اگر دو قرضدارون سے بعوض اپنے قرض کے کچھ گرو لیا تو جب تک کہ اپنا قرض تمام نہلیوے رہن اپنے پاس رکھیگا۔

۴۱ ۔ راہن نے مرہون تلف کیا یا عیب دار کیا ضمان دیگا اور ایسا ہی مرتہن نے اگر تلف کیا یا عیب دار کر دیا تو کل یا جز بقدر اوسکی نقصان قیمت کے اپنے دین سے مجرا دیگا۔

۴۲ ۔ اور اگر کسی اور نے مرہون کو تلف کیا تو اوسپر وہ قیمت لازم آئیگی کہ روز تلف اوسکی قیمت ہو گی اور یہہ قیمت بجائے شے مرہون کے مرتہن کے پاس گرو رہے گی۔

فصل دوم رہن مین راہن اور مرتہن کیا کیا تصرف کر سکتے ہین

۴۳ ۔ راہن بے اجازت مرتہن کے اور مرتہن بے اجازت راہن کے

سے شے مرہون کسی اور کے پاس گرو نہین کرسکتا ہے —

۴۴ ۷ راہن باجازت مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس گرو کرسکتا ہے اور اس صورت مین رہن اول باطل ہوگا اور رہن دوم صحیح ہوگا

۴۵ ۷ مرتہن شے مرہون کسی اور کے پاس باجازت راہن گرو کرسکتا ہے تو رہن اول باطل اور رہن ثانی صحیح ہوگا اور یہہ رہن مستعار متصور ہوگا —

۴۶ ۷ مرتہن نے اگر بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچڈالے تو راہن کی اجازت پر موقوف ہی چاہے فسخ کرے یا چاہے جاری کرے

۴۷ ۷ راہن نے بے اجازت مرتہن کے شے مرہون بیچڈالے تو بیع جاری نہوگی اور نہ مرتہن کے حق رہن مین کچھہ خلل آویگا راہن نے اگر زر رہن دیدیا یا مرتہن نے بیع کی اجازت دیدے تو بیع جایز ہوگی اور شے مرہون رہن سے نکل گئی اور راہن پر مرتہن کا قرض بدستور رہا اور زر قیمت بجاے مبیع کے رہن رہیگا اور اگر مرتہن نے اجازت ندی تو مشتری فک رہن کا انتظار کرے یا حاکم سے نالش کرکے بیع فسخ کراے —

۴۸ ۷ دونو راہن اور مرتہن شے مرہون عاریتہ دے سکتے ہین اور پہر اوسکو واپس لیکر رہن کر سکتے ہین —

۹ ۴ ۷ مرتہن شے مرہون راہن کو عاریت دے سکتا ہے اور اس وقت اگر راہن مرجاوے تو بہ نسبت اوسکی اور قرض خواہوں کے مرتہن زیادہ مستحق ہے کہ شے مرہون سے اپنا قرض وصول کرے۔

۵۰ ۷ بے اجازت راہن کے مرتہن شے مرہون سے کچھ فایدہ نہین لے سکتا ہے اگر راہن اجازت دیوے تو مرتہن شے مرہون کو اپنے استعمال مین لاسکتا ہے اور اوسکے پھل لے سکتا ہے اور اوسکا دودھ لے سکتا ہے اور ان سے زر رہن مین کچھ نقصان نہین آتا ہے (مگر شبہہ ربوا سے خالی نہین ہے کل قرض جر نفعا فہو حرام حدیث ہے)

۵۱ ۷ مرتہن اگر کہین سفر پر جاوے اور راستہ مین امن ہووے تو مرہون اپنے ساتھہ لے جا سکتا ہے۔

فصل سوم عدل کے پاس جو شے مرہون رکھی جاوے اوسکے احکام

۵۲ ۷ عدل کے پاس رہن دینا ایسا ہے کہ مرتہن کے پاس یعنے جب دونو راضی ہو کر کسی کے پاس امانت رکھین اور وہ بھی راضی اور قابض ہوا عقد رہن تمام اور لازم ہوگئی اور یہہ امین بجاے مرتہن کے ہوگا

۵۳ ۷ وقت رہن کے یہہ شرط ہووے تھے کہ مرہون مرتہن کے پاس رہے پر بعد عقد کے دونو نے راضی ہو کر کسی اور کے پاس رکھا تو جایز ہے۔

۷۵۴ جب تک کہ زر رہن باقی ہو تو بے اجازت راہن کے مرتہن کو اور بے اجازت مرتہن کے راہن کو عدل سے شے مرہون لینی نہیں دے سکتا ہے اور اگر دیدے تو پھر لے بھی سکتا ہے اور اگر اوسکے پاس تلف ہو گئی تو عدل اوسکی قیمت دیگا —

۷۵۵ اگر عدل مرجاوے تو دونو راضی ہو کر کسی اور عدل کے پاس رکھ سکتے ہیں اگر متفق نہو دین تو حاکم کسی عدل کے پاس رکھ سکتا ہے —

فصل چہارم رہن کے بیع کا بیان

۷۵۶ نہ راہن بے اجازت مرتہن کے اور نہ مرتہن بے اجازت راہن کے شے مرہون بیچ سکتا ہے —

۷۵۷ مدت رہن پوری ہوی اور راہن نے ادائے دین نکیا حاکم اوسکو حکم دیگا کہ رہن بیچ کر دین ادا کرے اگر نہ مانے تو حاکم خود بیچکر دین ادا کر دے گا —

۷۵۸ راہن مفقود الخبر ہو کہ نہ اوسکا جینا معلوم ہے اور نہ مرنا مرتہن حاکم سے رجوع کرے کہ وہ شے مرہون بیچکر زر رہن دلوا دے گا —

۷۵۹ اگر یہ خوف ہے کہ شے مرہون خراب ہو جاویگی تو حاکم سے اطلاع دیکر اوسے بیچ ڈالے اور زر ثمن بجاے اوسکے رہن رکھے اور بے حکم حاکم اگر بیچیگا تو ضمان دیگا مثلاً باغ مرہون کا پھل یا اوسکی

نرکاری بحکم حاکم بچڑالے ورنہ نقصان دیگا کیونکہ یہہ ایسی چیزین ہین کہ جلد خراب ہوسکتے ہین —

۷۶۰ جب مدت مین تمام ہوئی تو راہن مرتہن کو یا عدل کو یا کسی اور کو وکیل کر دے کہ مرہون بچڑالے اور پہر راہن اس وکیل کو وکالت سے موقوف نہین کرسکتا ہی اور نہ راہن اور مرتہن کے مرنے سے موقوف ہوسکتا ہی

۷۶۱ یہہ وکیل مرہون اوسی وقت بیچ سکتا ہی کہ مدت رہن تمام ہوجاوے اور ادا زر رہن لازم ہووے اور بیکر ثمن مرتہن کے حوالہ کر دیگا اور وکیل اگر یہہ کام نکرے تو راہن پر لازم ہے کہ مرہون بیچے اور راہن بھی نہ کرے تو حاکم بچڑالے گا اور راہن یا اوسکے وارث غایب ہون تو وکیل سے کہین گے کہ بچڑالے اور وہ بھی نہ بیچے تو حاکم بچڑالے

کتاب ششم امانات کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو امانات سے متعلق ہین

اگر حفاظت کے لئی قصداً عقد کیا جائی مثلاً ایک شخص کسی سے کہے کہ یہہ مال اپنی پاس بحفاظت رکہو اور وہ قبول کرے تو یہہ عقد حفاظت ہے اور اگر قصد حفاظت کے لئی عقد نکرین بلکہ کسے اور معاملہ کے عقد کیے جائے کہ اسمین ضمناً حفاظت لازم ہو وے تو حفاظت ضمناً ہے جس کے پاس مال بحفاظت رکہا جاوے وہ امین ہے اور مال امانت ہے۔

مادہ (۷۶۲) جو شے کہ امین کے پاس بارادۂ حفاظت موجود ہو وہ ودیعت ہے اور اگر بسبب کسے عقد اور معاملہ کے ہو مثلاً شی ماجور اور مستعار مستاجر اور مستعیر کے پاس بسبب عقد اجارہ اور استعارہ کے موجود ہو یا کسے طرح بے عقد اور بے قصد حفاظت کسے کی پاس بطریق امانت آیا پہنچ جاوے مثلاً کوئی چیز ہوا سے اوڑ کر کسی کے گہر مین جا پڑے تو یہہ فقط امانت ہے نہ ودیعت

مادہ (۷۶۳) ودیعت وہ شے ہے کہ کسی کے پاس حفاظت کے لئی رکہے جاوے۔

مادہ (۷۶۴) اپنا مال حفاظت کے لئی کسے کو دینا ایداع ہے اور مال دینی والا مودع بکسر دال ہے اور جس کے پاس رکہتی ہین وہ ودیع اور مستودع بکسر دال ہے۔

مادہ (۷۶۵) جو چیز کہ کسیکو اس لئی دیوین کہ اس سے مفت منفعت

حاصل کرے اسکو عاریت کہتے ہیں اور وہ شے مستعارہ

مستعار ہے۔

مادہ (۷۶۶) اعارہ عاریت دینا ہے اور عاریت

دینی والا معیر ہے۔

مادہ (۷۶۷) استعارہ عاریت لینا ہے اور لینی والا

مستعیر ہے۔

باب اوّل عام احکام امانات کی

مادہ (۷۶۸) اگر بے تعدے اور بے قصور امین کے امانت تلف

ہوجاوے تو ضمان لازم نہین آتا ہے۔

مادہ (۷۶۹) راہ مین یا کسے جاے مین کوئے چیز کسے نے پائے اور

بخیال ملک اوٹھالیا تو وہ غاصب متصور ہوگا اور اسیلئے اگر

بے قصور اسکے وہ شے ہلاک ہو گئی تو ضمان دیگا اور اگر اس نیت

سے وہ چیز اوٹھالے کہ مالک کو دیدیگا اگر مالک معلوم ہے تو یہہ شے

امانت ہے مالک کو دیدینا لازم ہوگا اور اگر معلوم نہین تو یہہ

لقطہ ہے وہ شخص ملتقط ہے اور یہہ شے اوسکے پاس امانت ہے

مادہ (۷۷۰) ملتقط کو لازم ہے کہ لقطہ کا اعلان کرے یعنے اشتہار

کرے اور اپنے پاس جب تک اوسکا مالک آوے اوسکے حفاظت

تیار ہے اور جب کوئی آوے اور ثابت کرے کہ یہہ لفظ میرا مال ہے فوراً دیدیوے — اگر کوئی مالک پیدا نہووے وہی مالک ہے جسنے مال پایا

مادہ (۱۷۷) اگر بے اجازت کسیکا مال لیا اور ٹوٹا تو ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا تو ضمان ندیگا کیونکہ امانت ہے اس صورت مین کہ بقصد خریدارے قیمت ٹہراکر لیا اور تلف ہوا ضمان دیگا مثلاً سوداگر کے دوکان مین سے بے اجازت شیشہ کا برتن لیا اور اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور اگر باجازت لیا اور ٹوٹ گیا اور دیکھنی مین ہاتہہ سے گرکے ٹوٹ گیا تو ضمان ندیگا اگر ایک برتن شیشہ کا باجازت اوٹہایا اور دوسرے برتن پر گر گیا اور دونو برتن ٹوٹ گئے تو اس برتن کا ضمان دیگا اور پہلا کا ضمان ندیگا کہ وہ امانت تہا اور اگر اسکی قیمت پوچہکر کہ یہہ برتن کتنے کو ہے اور اوسنی کہا اتنی کو تو کہا ہے لیو اس نے لیا اور گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان دیگا اور ایسا ہے اگر ایک شخص سے پینے کو پانی مانگا اوسنی اپنی پیالہ مین دیا اور پیتی ہی اوسکے ہاتہہ سے گر گیا اور ٹوٹ گیا ضمان لازم نہ آئیگا کیونکہ پیالہ اوسکے پاس عاریت تہا اور اگر اوسکے بیہ دستی سے ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۱۷۸) اذن دلالۃ ایسا ہے جیسا اذن صراحۃ ہے اور اگر صراحۃ

منع کیا گیا ہے تو اذن دلالۃ معتبر نہوگا مثلاً ایک شخص کسی کے گہر گیا اور وہان پانی پینے کا رکہا ہوا ہے تو پانی پینے کی اجازت دلالۃ ہی اگر پانی پیالہ مین لیا اور پینے لگا اور پیالہ ہاتہہ سے گر کر ٹوٹ گیا تو ضمان [تاوان] نہوگا اور اگر مالک نے پانی پینے سے منع کیا اور یہہ پینے لگا کہ ہاتہہ سے پیالہ گر کر ٹوٹ گیا ضمان دیگا۔

باب دوم ودیعت کا بیان اسمین دو فصل ہین فصل اول ایداع کے عقد اور اوسکے شرطون کا بیان

مادہ (۷۷۳) ایداع [ودیعت] ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے صراحۃ ہو یا دلالۃ مثلاً مالک نے کہا کہ یہہ چیز مین نے تجکو ودیعت دی یا میری پاس امانت [رکہی] رکہی اور مستودَع [مودع] نے کہا کہ مین نے قبول کیا تو یہہ ایداع صراحۃ ہے اور ایک شخص ایک گہر مین گیا اور گہر والے سے کہا کہ مین اپنا گہوڑا کہاں باندہوں گہر والے نے ایک جگہہ دکہلائے اوسنے وہان اپنا گہوڑا باندہ دیا تو یہہ ایداع دلالۃ منعقد ہوگئی اور ایسا ہے ایک شخص نے اپنا مال دوکان مین رکہا اور دوکان والے نے دیکہہ لیا اور چپ رہا اور صاحب مال چلا گیا تو یہہ مال دوکان والے کے پاس امانت [ودیعۃ] ہے اور اگر دوکان والے نے کہا کہ مین ودیعت قبول نہین کرتا ہون تو ایداع منعقد نہوگے اور ایسا ہے ایک شخص نے چند لوگون کے پاس

اپنی چیز ودیعت رکھدے اور چلا گیا اور وہ سب حسب دیکھہ رہے ہین
تو یہہ ایداع منعقد ہوے اور سب کے پاس یہہ چیز ودیعت ہی اب
ایک ایک اوٹھہ کر جانے لگا تو سب کے بعد جو شخص موجود رہا اوسکے پاس
ودیعت رہیگی — دیکھو مادہ ۱۸

اگر شئی ودیعت تلف ہوجاے اجزاے رکھا ہے

مادہ (۷۴) مودع اور مستودع حسب چاہین ودیعت فسخ کر دیں

مادہ (۷۵) ودیعت کے شرط یہہ ہے کہ وہ ایسا مال ہو جسپر قبضہ
ہوسکے ورنہ پرند جو ہوا میں اوڑ رہا ہے ودیعت نہیں ہوسکتا ہے —

مادہ (۷۶) مودع اور مستودع دونو عاقل صاحب تمیز ہون اور بالغ
ہونا کچھہ شرط نہین ہے اسلیے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا ودیعت دینا
اور ودیعت قبول کرنا جایز نہیں ہے اور لڑکا صاحب تمیز جسکو معاملے کے
اجازت ہے ودیعت دے بہی سکتا ہے اور قبول بہی کرسکتا ہے

فصل دوم ودیعت اور اوسکی ضمان کی احکام

مادہ (۷۷) ودیعت ودیع کے پاس امانت ہے اسیلئے بلا قصور
اور بے تعدے ودیعت اگر ہلاک ہوگئے تو مستودع پر ضمان آویگا
اگر ودیعت کے بعد اوسکے حفاظت کے لئے اجرت مقرر کے گئے اور
ایسے سبب سے تلف ہوگئے کہ اوس سے بچانا ممکن نہہ تھا تو بے شک ضمان لازم
آئے گا مثلاً بے قصور پیالہ ہاتھہ سے گر کر ٹوٹ گیا ضمان نہ دیگا یا پیالہ

کوٹہو کر لگے یا کوئے چیز اوسکے ہاتھہ سے اوسپر گر گئے اور ٹوٹ گیا تو ضمان دیگا اور اگر ایسا ہے اگہ حفاظت کے اجرت دے سگے اور ایسے سبب سے ہلاک ہو گئے کہ اوس سے بچا ناممکن تہا مثلاً چور لے گیا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۷۸) مستودع کے خادم سے کوئے چیز ودیعت پر گر گئے اور تلف ہو گئے تو خادم ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹) ودیعت کے ساتھہ ایسا کام کیا گیا جو مالک کو پسند نہیں ہے فاعل تعدی منصور ہو گے

مادہ (۸۰) مستودع خود یا اپنے امین سے حفاظت کروائے اگر بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہو گئے تو نہ اسپر ضمان آویگا نہ اوسکے امین پر۔

مادہ (۸۱) مستودع اوس جگہہ ودیعت کو رکھہ سکتا ہے جہاں اوسکا مال رکھا ہوتا ہے

مادہ (۸۲) حفاظت ودیعت کے وہ ہے جو اسکے قابل ہو اگر نقد یا جواہر اصطبل میں رکھدے یا مٹی مین ڈالدے اور تلف ہو جائے تو ضماں دیگا کیونکہ اسنے حفاظت مین قصور کیا۔

مادہ (۸۳) ایک چیز کئے آدمیون کے پاس ودیعت ہے اگر قابل تقسیم نہیں ہے تو سب ایک کو سپرد کر دین یا ہر شخص اپنے اپنی باری حفاظت کرے اور ان دونو صورتون مین بے تعدے اور بے قصور تلف ہو جائے تو ضمان لازم نہ آویگا اور اگر ودیعت قابل تقسیم ہے تو سب آپسمیں تقسیم کر لیں اور اپنے اپنے حصہ کے حفاظت کریں اور بے اجازت مودع لے

کوئی شخص اپنا حصہ دوسرے مستودع کو نہین دیسکتا ہے اور اگر دیا اور
بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگیا تو اس حصہ کا مستودع نانے پر
ضمان نہ آویگا بلکہ مستودع اوّل ضمان دیگا —

مادہ (۷۸۴) ایداع مین وہ شرط معتبر ہے کہ ممکن الاجرا اور مفید ہو
ورنہ لغو ہے مثلاً یہہ شرط کے کہ اپنے گھر مین ودیعت رکھے پر وہ بسبب
اسکے کہ گھر مین آگ لگے تھے دوسرے جگہہ لے گیا تو وہ شرط لغو ہے اور
اسیلے اگر وہان بے تعدے اور بے قصور ہلاک ہوگئے تو ضمان نہ آویگا
اور ایسا ہے مالک نے کہا اپنے بیوے کو یا اپنی بیٹے کو یا اپنی خادم کو ندیا
اور یہان ایسا امر پیدا ہوا کہ ان مین سے کسیکو لاچار دینا پڑا تو شرط
ممانعت لغو ہوگے اور بے تعدے ہلاک ہونے مین ضمان لازم نہ آئگا
اور اگر کوئی وجہہ اسکے دینی کے نہین ہے اور دیدے اور ہلاک ہوگے
ضمان دیگا اور ایسا ہی ہے اگر ایک حجرہ حفاظت کا متعین کیا پر
حجرہ حویلی کے حفاظت مین برابر ہین تو یہہ شرط لغو ہے اور ودیعت
جو ہلاک ہوگئے تو ضمان ندیگا اور اگر ایک حجرہ مین زیادہ حفاظت ہے
مثلاً اوس حجرہ کے عمارت پتھر کے ہے اور دوسرے مین کم کہ اوسکے
چہت بانس کے ہے تو جو حجرہ کہ وقتِ عقد متعین ہوا تہا اوسے مین حفاظت
کرنا ضرور ہوگا اگر اوس حجرہ مین نرکہا اور دوسرے مین رکہا اور

ہلاک ہوگی ضمان دیگا۔

مادہ (۵۰۷) اگر مالک کہین چلا گیا اور معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مر گیا تو جب تک اوسکا حال معلوم ہووے حفاظت واجب ہے اور اگر ودیعت ایسی چیز ہے کہ دیر تک رہنی سے بگڑ جاتی گے تو حاکم کے پاس جاکر اوسکو بکوا دے اور اوسکی قیمت امانت رہنے دے پر اگر یہہ نکیا اور رہنی دیا کر خراب ہوگئی تو یہہ ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۵۰۶) ودیعت گہوڑا وغیرہ ہے جو خوراک کا حاجتمند ہے اوسکے خوراک مالک کے ذمہ ہے اور اگر مالک موجود نہین ہے تو حاکم کے پاس نالش کرے حاکم وہ حکم دیگا جو مالک کے حق مین نافع ہووے یا بحکم حاکم ودیعت کو کرایہ دیگا اور کرایہ سے اوسکی خوراک جاری ہوگی اور اگر کرایہ پر نہ چل سکے تو فوراً ثمن مثل پر بیچ ڈالے یا تین دن تک مستودع اپنی پاس سے اوسکو خوراک دیکر پھر بہ ثمن مثل بیچیگا اور اپنا زر خوراک مالک سی لیگیگا اور اگر بے حکم حاکم خوراک دی تو مالک سے نہ لے سکیگا۔

مادہ (۵۰۷) ودیعت بہ تعدی اور بہ قصور مستودع کے ہلاک ہوگئی یا کم قیمت ہوگی تو مستودع ضمان دیگا مثلاً روپیہ جو ودیعت رکھی ہوئی تہی مستودع اپنی کام مین لایا اور خرچ کرڈالا تو اوسکا ضمان دیگا اور اسیلئے اگر روپیہ ودیعت کے خرچ کرکے اور روپیہ اپنی پاس سے تہیلی مین

بھردی اور بے تعدی سے تلف ہوگئے تو ضمان دیگا یا بے اذن مالک ودیعت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جاتا تھا کہ اوسکے سواری مین ہلاک ہوگیا عادت سے زیادہ چلایا یا کسی اور سبب سے یا بے سبب محض ہلاک ہوگیا اور ایسا ہی ضمان دیگا جب گھوڑا چور لے گیا یا اوسکے گھر مین آگ لگی اور باوجودیکہ دوسری جگہ لیجا سکتا تھا پھر بھی نہ لے گیا اور جل گیا تو ضمان دیگا —

مادہ (۷۸۸) اگر مال ودیعت کو بے اجازت دوسرے مال کے ساتھہ اسطرح ملادیا کہ جدا نہین ہو سکتا ہے اور دونون مین تمیز ممکن نہین ہے تو یہہ تعدی ہے مثلاً ودیعت کے روپیہ اپنی روپیون کے ساتھہ یا کسی دوسری ودیعت کے روپیون کے ساتھہ بے اجازت ملادی اور یہہ سب ہم شکل ہین اور ضائع ہوگئے یا چوری گئے ضمان لازم ہوگا اور اگر کسی اور نے اور روپیون کے ساتھہ ملادیے تو ملانے والے پر ضمان ہوگا —

مادہ (۷۸۹) اگر ودیعت کو باجازت دوسرے مال سے ملادیا جیسے اوپر کے مادہ مین بیان ہوا یا بدون اسکے ملانے کے خود بخود دوسرے کے مال سے اسطرح مل گئے کہ دونون مین تمیز نہین ہو سکتی ہے مثلاً مستودع کے روپیہ صندوق مین ہین اور اوسی مین تھیلے ودیعت کی روپیون کے بھی رکھدیے اور یہہ دونو ہم شکل ہین اور تھیلے پھٹ گئے اور سب روپیہ اسکے اور اوسکے مل گئے تو دونو اپنی اپنی مقدار پر شریک ہونگے

اور اب بی تعدی سے اور بے قصور تلف ہو گئے تو ضمان نہ آویگا۔

مادہ (۷۹۰) بے اجازت مالک کے مستودع ودیعت کو کسے اور کی پاس ودیعت نہین رکھہ سکتا ہے اور اگر ودیعت رکھہ دیا اور ضایع ہو گئے تو ضمان آویگا اور مالک کو اختیار رہیگا کہ مستودع اول سے ضمان لیوی یا ثانی سے اگرچہ بہ تعدی ثانی کے تلف ہو گئے ہے اب اگر مستودع اول نے ضمان دی یا تو پہر مستودع ثانی سے اپنا ضمان لیگا۔

مادہ (۷۹۱) اگر با جازت مالک مستودع نے کسے اور کے پاس ودیعت دیدی تو مستودع اول عہدہ سے بری ہو گیا۔

مادہ (۷۹۲) جب مالک کے اجازت سے ودیعت کا اپنی استعمال کرنا جایز ہے ولیا ہے جایز ہے کہ اوسکو بکرایہ یا بعاریت یا برہن کسی کو دیوے اگر اسنی بی اجازت اجارہ دیا یا عاریت دیا یا گرو کیا اور مستاجر اور یا معیر یا مرتہن کے پاس تلف ہو گئے یا قیمت کم ہو گئے ضمان دیگا۔

مادہ (۷۹۳) مستودع نے بے اجازت مالک کے ودیعت کے روپیہ کسے کو قرض دیسے مستودع ضمان دیگا اور ایسے ہے اگر مستودع نی اس زر ودیعت سے مودع کا قرض ادا کر دیا اور مودع راضی نہوا تو مستودع پر ضمان آویگا۔

مادہ (۷۹۴) جب مالک اپنی ودیعت مانگی اوسی وقت واپس دینا لازم ہے اور جو کچہہ اس مین خرچ لگیگا اور محنت پڑیگی مالک کے ذمہ ہے

ا، جو بطلب مالک مستودع نے اگر ندسے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا
اور دینا مستودع کا کسی عذر سے نہو مثلاً ودیعت اوس وقت کسی
اور جگہہ پر رکہے ہوسے ہے تو ضمان ندیگا۔

مادہ (۷۹۵) مستودع ودیعت بذات خود یا اپنی امین کے ہاتہہ پوہنچادے
جب مستودع نے ودیعت اپنی امین کے ہاتہہ بہیجدے اور مالک کے پاس
نہ پہنچے باسلئے کہ راستہ مین بے قصور اور بے تعدی امین کے ہلاک
ہوگئے تو ضمان نہین ہے۔

مادہ (۷۹۶) جب دو شریکون نے اپنا مال مشترک ایک کے پاس ودیعت
رکہا پہر اسمین سے ایک آیا اور اپنی حصہ کے ودیعت طلب کے
اگر ودیعت مثلی ہے تو مستودع اوسکا حصہ دیسکتا ہے اور اگر ودیعت
قیمتی ہے تو نہین دے سکتا ہے۔

مادہ (۷۹۷) جس جگہہ ودیعت رکہی گئی تہی وہان ہے ودیعت کا
پوہنچا دینا معتبر ہے مثلاً استنبول مین ودیعت رکہے گئے تہے وہین
پوہنچا دینا لازم ہے نہ اور نہ مین۔

مادہ (۷۹۸) ودیعت کے منافع اوسکے مالک کی ہین مثلاً ودیعت کے
جانور نے جو بچہ دیا اوہ اور اوسکا دودہ مالک ہی کا ہے اور اوسکے
اون کا بہی وہی مالک ہے۔

مادہ (۷۹۹) مالک اگر غایب ہے اور اسپر کسی کا نفقہ لازم ہے اور وہ طالب ہے تو حاکم اوسکے زر ودیعت مین سے اوسکا نفقہ جاری کریگا اور اب مستودع پر ضمان لازم نہین آئیگا اور بی حکم حاکم مستودع اگر نفقہ دیگا تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۰۰) اگر مستودع مجنون ہوگیا کہ اوسکے افاقہ اور ہوشمند ہونے کی امید نہین ہے اور کسیکا مال اپنی جنون سے پہلے ودیعت لیا تہا اور وہ مال بعینہ اوسکے یہان نہین ملتا ہے تو مودع کو چاہیے کہ ایک تونگر کو اپنا کفیل کہرا کرکے دیوانہ کے مال مین سے ودیعت کی قیمت لیوے اب جو دیوانہ کو افاقہ ہوا اور یہہ دعوے کیا کہ ودیعت مین پونہچا چکا ہون یا بے تعدی کے ودیعت ہلاک ہو گئے ہے تو قسم کی ساتہہ اسکا قول معتبر ہوگا اور جو اسکے مال مین سے لیا گیا ہے واپس دلائین گے —

مادہ (۸۰۱) مستودع اگر مر گیا اور ودیعت بعینہ اوسکے ترکہ مین ہے تو اوسکے وارث امانت دار ہونگے کہ اوسکے مالک کو پونہچا دیوین اور اگر بعینہ موجود نہین ہے اور وارث نے کہا کہ مستودع نے اپنی زندگی مین یہہ کہا تہا کہ مین مال ودیعت پونہچا چکا ہون یا یہہ کہا تہا کہ بے میرے تعدی کے مال تلف ہو گیا ہے تو ضمان لازم

نہ آئیگا اور ایسا ہی وارث نے یہہ کہا کہ مین ودیعت کو پہچانتا ہون اور صورت وغیرہ اوسکے سب بیان کی اور کہا کہ مستودع مرنے کے بعد ودیعت بی تعدی تلف ہو گئی تو قسم کے ساتہہ اوسکے تصدیق کرلین گے اور اوسپر ضمان نہ آئیگا اور اگر مستودع بی بیان حال ودیعت مرگیا اور ودیعت مجہول رہی تو مثل اور قرض خواہون کے اوسکے مال سے مودع بہی اپنا حق ودیعت لیگا اور اگر وارث نے کہا کہ ہم ودیعت کو پہچانتے ہین مگر کچہہ وصف اور حال نہ بیان کیا تو اوسکا یہہ قول کہ ودیعت ضایع ہوگئی مقبول ہوگا اور جب ضایع ہونا ثابت نہوا تو ترکہ مین سے اوسکے ضمان لازم آئیگا ــــ

مادہ (۸۰۲) مودع جب مرجائے تو اوسکے وارث کو ودیعت دی جائیگی مگر جب سب ترکہ اوسکا دین مین گہرا ہوا ہو تو حاکم کے پاس نالش ہوگی اگر مستودع نے بے حکم حاکم ودیعت مودع کے وارث کو دیدی اور تلف ہوگئی مستودع ضمان دیگا ــــ
گو کہ حق غرما وارث مودع کی خرید یا اوجر مستحق ہے

مادہ (۸۰۳) ودیعت کا جب ضمان لازم آتا ہے اگر مثلی ہے تو اوسکا مثل ضمان دیا جائیگا اور اگر قیمتی ہے تو اوس دن کی قیمت دینگی جسدن ضمان لازم آتا ہے

باب سوم عاریت کا بیان اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وہ ہے کہ عقد عاریت اور اوسکے شرطونکی ساتہہ متعلق ہے

مادہ (۸۰۴) عاریت ایجاب وقبول اور تعاطے سے منعقد ہوتی ہے
مثلاً ایک شخص نے کہا کہ مین نے عاریت دی یا عاریت عطا کے اور دوسرے
نی کہا کہ مین نے قبول کیا یا کچھہ نہ کہا اور قبضہ کرلیا یا اوسنی کہا کہ یہہ
مال مجھکو عاریت دے اوسنی دیدیا عقد عاریت منعقد ہوگئے۔

مادہ (۸۰۵) اصل مالک کا چپ ہوجانا قبول نہین ہی ایک شخص نے
کسی سی کچھہ مانگا اور وہ چپ ہورہا اور اسنے لے لیا تو غاصب ہوگا۔

مادہ (۸۰۶) مالک عاریت دیکر جب چاہے لیلیوے۔

مادہ (۸۰۷) معیر اور مستعیر کے مرنے سے عاریت فسخ ہوجاتی ہے۔

مادہ (۸۰۸) شرط یہہ ہے کہ عاریت وہ شی ہو کہ اوس سے فایدہ حاصل ہوسکے
اسی لئے جو جانور کہ بھاگ گیا ہے نہ اوسکا عاریت دینا ہوسکتا ہی اور نہ عاریت لینا

مادہ (۸۰۹) معیر اور مستعیر دونو عاقل ہون بالغ ہونا شرط نہین ہے
اسیلئے مجنون اور بے تمیز لڑکے کا عاریت دینا اور لینا جایز نہین ہے
جس لڑکے کو معاملہ کے اجازت ہے عاریت دی سکتا ہی اور لےبھی سکتا ہے

مادہ (۸۱۰) عاریت کے لئے قبضہ شرط ہی بے قبضہ کی عاریت صحیح نہین ہوسکتی ہے

مادہ (۸۱۱) شئے مستعار معین ہونا شرط ہے اپنی دو گھوڑون مین سے
ایک گھوڑا بے تعین دیا صحیح نہوگا بلکہ مالک کو لازم ہے کہ گھوڑا معین کریے
اگر مالک نے مستعیر کو اختیار دیا اور کہا کہ جونسا گھوڑا چاہی لیلے تو صحیح ہے

فصل دوم عاریت اور اوسکی ضمانکا بیان

مادہ (۴۱۲) مستعیر مستعار سے فائدہ بلا عوض لے سکیگا اسکے لئے معیر مستعیر سے
کرایہ نہ مانگ سکیگا۔

مادہ (۴۱۳) عاریت مستعیر کے پاس امانت ہے اوسکے بے تعدی اگر ہلاک
ہوگئے تو ضمان نہ دیگا مثلاً آئینہ مستعیر کے ہاتھ سے بلے ارادہ گر گیا
یا اوسکا پاؤں پھسل گیا کہ اوسکے ہاتھ سے گر گیا اور
ٹوٹ گیا تو ضمان نہ دیگا اور ایسا ہے اگر عاریت کے فرش پر کوئی چیز گرے
اور اوس سے بھر گیا اور قیمت ناقص ہوگئے تو بھی ضمان نہیں ہے۔

مادہ (۴۱۴) مستعیر کے جانب سے تعدی اور قصور واقع ہو اور
عاریت ہلاک ہو جائی یا قیمت کم ہو جاوی تو یہہ ضمان دیگا گو ہلاک
اور نقصان قیمت کسی وجہہ سے ہو مثلاً دو دنکا سفر ایک دن میں طے کیا
گھوڑا مر گیا یا دبلا ہو کر قیمت گھٹ گئے ضمان دیگا یا عاریت لیا کہ
فلان جائی تک جانا ہے اور اوس سے پرے چلا گیا اور جانور
اپنی موت سے مر گیا ضمان ہوگا اور ایسا ہی زیور عاریت لیکے بچہ کو
پہنایا اور بچہ کو بے حفاظت چھوڑ دیا اور چوری گیا ضمان دیگا اور
اگر بچہ ایسا ہے کہ جو اپنی حفاظت کر سکتا ہی ضمان لازم نہیں ہوگا
اور اگر حفاظت نہیں کر سکتا ہے تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۵ا) مستعار کی حوراک مستعیر پر ہے اگر جانور کو خوراک ادی اور وہ مرگیا تو ضما ن دیگا

مادہ (۱۶ا) اگر عقد عاریت مطلق ہی اور کچھہ ذکر نہین آیا کہ کب تک عاریت رہیگی اور کس جگہہ رہی گے اور کیا کیا کام لے گا تو مستعیر حسب عادت اور عرف کے جب تک چاہے رکھے اور جہان چاہے لیجائے اور جو کام چاہے لیوے پر جس جگہہ دو گھنٹہ مین جا نا ہے وہان ایک گھنٹہ مین نہ جاسکے گا اور ایک حجرہ اگر ایک حویلے مین سے لیا تو خود رہے یا اپنا اسباب رکھے اور جو عادت کے خلاف ہے مثلاً لوہار کا کام نکر سکیگا ۔

مادہ (۱۷ا) جو شرط لگائی گئے کہ اتنی وقت تک اور فلان جائے سوار ہو کر جائیگا اوس سے زیادہ نکر سکیگا مثلاً تین گھنٹہ کے لئے یا ایک مقام تک جانے کے لئے گھوڑا لیا تو چار گھنٹہ سوار نہو سکے گا اور اوس مقام سے پرے نہ جاسکیگا ۔

مادہ (۱۸ا) جس کام کا ذکر آگیا اوس سے زیادہ کام نکر سکیگا مگر اوس کام کے برابر یا اوس سے ہلکا کریگا مثلاً ایک جانور لیا کہ گیہون لاد کر لیجائیگا تو یہہ نہین ہوسکتا ہی کہ لوہا یا پتھر لادی پر گیہون کے برابر یا اوس سے ہلکی بار برداری کر سکیگا اور سواری کے لئے اگر لیا تو کچھہ لاد نسکیگا اور اگر لادنے کے لئے لیا تو سوار ہو سکیگا (مثلاً بعضے چیز ایسے ہے کہ اوسکا بوجہہ اور رگڑا سخت ہوتا ہے گو ہم وزن ہو دس سیر گیہون کے عوض

دس سیر لوہا نہ لاویگا بلکہ دس سیر روئے یا جوار لاد سکیگا کیونکہ لوہے کا ضرر گراں تر ہے بہ نسبت گیہوں وغیرہ کی۔)

مادہ (۸۱۹) اگر معیر نے مطلق عاریت دی اور کسی بات کی قید نہ لگائے تو مستعیر جسطرح چاہے استعمال کرے خواہ خود اپنی استعمال مین لاوے یا دوسرے کے استعمال مین دیوے اور وہ شے ہر شخص کے استعمال سے متغیر ہوسکے یا نہو سکے مثلاً حجرہ جو مطلق عاریت دیا تو چاہی خود رہے یا کسے اور کو رکھے کہ حجرہ ایسا نہین ہے کہ استعمال سے متغیر ہوتا ہے اور یا گھوڑا مطلق عاریت دیا تو گو یہہ ایسی چیز ہے کہ استعمال کرنے سے متغیر ہوتا ہے پہر اوسکو جایز ہے کہ خود سوار ہووے یا اور کسی کو سوار کرے

مادہ (۸۲۰) جو چیزین کہ استعمال سے متغیر ہوتے ہین اوسمین یہہ قید لگانا کہ کون فائدہ لے سکے اور کون نلے سکے جایز ہے اور جو چیز متغیر نہین ہو سکتے ہے اوس مین یہہ قید لگانا معتبر نہیں ہے مگر معیر اگر منع کردے کہ دوسرے کو ندے تو ندے سکیگا مثلاً کہا کہ اس گہوڑے پر تو ہے سوار ہوتا تو اوسکو جایز نہین ہے کہ اپنی خادم کو سوار کرے اور جو کہا کہ اس گہر مین تو رہنا تو اختیار ہے کہ آپ رہے یا دوسرے کو رکہے اور اگر منع کر دیا تو دوسرے کو نرکہہ سکیگا۔

مادہ (۸۲۱) گہوڑا عاریت لیا کہ فلان جائے جانا ہے اور اوسکے

کئے راستہ مین کہ لوگون کی آمد و رفت سب مین برابر ہی تو جس راستہ سے چاہی جاوی اور اگر ایسا راستہ کیا کہ عادت نہین ہے تھے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور اگر معیر نے راستہ متعین کیا اور یہہ اوس راستہ سی نگیا بلکہ اوس راستہ گیا کہ لوگون کی عادت ادہر جانی کے نہ تھے یا وہ راستہ بہت دراز ہے یا امن نہین ہے اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا —

مادہ (۸۲۲) ایک شخص نے ایک عورت سی ایسی چیز مانگی کہ اوسکی مرد کے ملک ہی اور حسب عادت گھر مین عورت کی قبضہ مین ہے عورت نے بی اطلاع مرد کی دیدی اور ہلاک ہو گئے تو نہ اوس شخص پر ضمان ہے اور نہ عورت پہ اور اگر یہہ چیز ایسے نہین ہے کہ عورت کے قبضہ مین رہے مثلاً گھوڑا تو مرد چاہی عورت سی ضمان لے یا مستعیر سے —

مادہ (۸۲۳) مستعیر کو جایز نہین ہے کہ بی اجازت عاریت کرایہ دیسکے یا رہن کرسکے اور اگر یہہ کہکر عاریت لے کہ اس شہر مین جو مجہپر قرض ہی ادا کی لئی گرو کرونگا اب اس نے دوسری شہر مین گرو رکے اور ہلاک ہو گئے تو ضمان دیگا —

مادہ (۸۲۴) مستعیر عاریت کسی اور کے پاس ودیعت دیسکتا ہے مثلاً گھوڑا کہین جانی کے لئے عاریت لیا وہان پونہچ کر گھوڑا تہک گیا کہ چلنی سے رہ گیا کسی کو سونپ دیا اور اپنی موت سے مر گیا ضمان نہو گا —

مادہ (۸۲۵) ودیعت جب مالک طلب کری فوراً دیدی اگر بے عذر روک رکہا اور ہلاک ہوی یا قیمت گہٹ گئی ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۶) اگر کسی عاریت مین صراحتاً یا دلالتاً کچہہ مدت مقرر تہی وقتِ انقضأ مدت فوراً پونہچانا لازم ہے مگر جو مدت کہ عادہ ضرور ہے معاف ہی مثلاً ایک عورت نے فلان روز کی عصر تک کی لئی زیور لیا پس اوس دن کے عصر کے وقت پونہچانا لازم ہوگا۔ یا ایک عورت نے کسی کی شادی مین پہنی کے لئے زیور لیا تو بعد ختم شادی زیور پونہچانا لازم ہوگا۔ مگر جو زمانہ کہ مالک کی گہر تک لیجانی کے لئے زیادہ ہوگا وہ معاف ہے۔

مادہ (۸۲۷) اگر ایک شی اس نے مستعار لی کہ فلان کام مین تبرکاً لگے اور وہ کام ہو چکا تو جب تک کہ عادت کی موافق واپس کی جاوے عاریت مثلِ ودیعت امانت رہی گے اور اب نہ استعمال کر سکتا ہے اور نہ عادت سی زیادہ روک سکتا ہے اور اگر استعمال کریگا یا روک لیگا اور ہلاک ہو جائیگی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۸) مستعیر خود پونہچادی یا اپنے امین کی ہاتہہ پونہچاوے اور اگر کسے اور کی ہاتہہ بہیجدے اور تلف ہو گئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۲۹) عاریت نفیس و قیمتی مثل جواہر خود مالک کی ہاتہہ مین پونہچانا

چاہیے اور اسکے سوا سب چیزیں انکا پونہچا دینا اوس جائی کہ عادت کے موافق ہو یا مالک کی خادم کے پاس پونہچا دینا ہے مثلاً گہوڑا اصطبل مین پونہچا دیا یا سائیس کو سونپدیا۔

مادہ (۸۳۰) عاریت پونہچانی مین جو خرچ ہوگا مستعیر کی ذمہ ہے ۔

مادہ (۸۳۱) درخت لگانے کے لئے اور مکان بنانی کے لئے زمین عاریت لی سکتی ہین اور جب مالک مانگے تو واپس دیگا اور درخت اوکہاڑیگا یا مکان توڑیگا اور عاریت کی لئے اگر مدت مقرر ہوی تہی اور مالک نے مدت سی پہلے تقاضا کیا اور مستعیر کو لاچار درخت اوکہاڑنا اور مکان خالی کرنا پڑا تو مالک سے اسطرح ضمان دلائین گے کہ آج اس بنا اور درخت کی کیا قیمت ہی اور مدت پر اگر اوکہاڑا جاتا تو کیا قیمت ہوتی تو ان مین جو فرق ہوگا تو وہ دلائین گے مثلاً آج اوکہڑا ہوا درخت بارہ روپیہ کا ہے اور بعد مدت کی ... روپیہ کا ہوتا تو اٹھہ روپیہ زمین والا مستعیر کو دیگا

مادہ (۸۳۲) اگر کہیتی کیواسطے زمین لے گئے اور مدت مقرر ہو یا نہو جب تک کہیتی کٹ نلیوے تب تک مالک زمین نلے سکیگا فقط

کتاب ہفتم ہبہ کا بیان اسمین ایکمقدمہ اور دو باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ جو ہبہ سے متعلق ہین

مادہ (۸۳۳) کسیکو بی عوض مال دیڈالنا اور اوسکا مالک کر دینا ہبہ ہے
ہبہ کرنے والیکو واہب کہتے ہین اور جسکو دیا ہی موہوب لہ ہے اور
جو مال کہ دیا ہے موہوب ہے اتہاب ہبہ قبول کرنا ہے —

مادہ (۸۳۴) کسیکو اکراماً اکراماً یعنی بلحاظ اوسکی بزرگی کے دینا ہدیہ ہے —

مادہ (۸۳۵) ثواب کی لیے دینا صدقہ ہے —
انما الصدقات للفقراء والمساکین

مادہ (۸۳۶) کسی چیز کی اجازت دیدینا اباحت ہے مثلاً ہبہ کہدینا
محتاج غیر محتاج سب کو دی ہے
کہ یہہ کہانا کہاؤ یا لیلو تو یہہ مباح کر دینا ہے —

باب اوّل عقد ہبہ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

فصل اوّل ہبہ کے رکن اور قبضہ کے بیان مین

مادہ (۸۳۷) ہبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوتا ہے اور قبضہ کے
ساتہہ پورا ہوتا ہے
مال مقبوضہ
اگر قبضہ نہو تو ہبہ ناقص ہے رد ہو سکتا ہے

مادہ (۸۳۸) جو الفاظ کہ مفت مالک کرنے کے معنی مین بولی جاتے ہین
انکا استعمال کرنا ہبہ کا ایجاب ہے مثلاً کہا کہ مین نے تجکو اکرام کیا اور
ہبہ کیا یا ہدیہ دیا یا اپنی عورت کو کہا کہ یہہ بالی یا زیور لے لے یا پہن لے

مادہ (۸۳۹) ہبہ تعاطی سے بہی منعقد ہوتا ہے —

مادہ (۸۴۰) بخشدینا اور قبضہ کرلینا ہبہ مین اور صدقہ مین ایجاب و قبول ہے —

مادہ (۸۴۱) قبضہ کرنا بجائے قبول کے ہے یعنی جیسا بیع مین قبول ہے ویسا ہبہ مین قبضہ ہے مثلاً مجلس ہبہ مین ایجاب کے بعد موہوب لہ نے قبضہ کرلیا ہبہ صحیح ہوا گو وہ نہ کہا کہ مین قبول کیا

مادہ (۸۴۲) قبضہ کے لئے اجازت بصراحت یا بدلالت ضرور ہے —

مادہ (۸۴۳) واہب کا ایجاب دلالۃً قبضہ کے لئے اذن ہے اور اذن صراحۃً یہہ ہے کہ واہب کہے کہ یہہ مال لے لے کہ یہہ مال تجکو مین ہبہ کر چکا ہون جب کہ مجلس ہبہ مین مال موجود ہے اور اگر موجود نہو تو یہہ کہدینا کہ فلان مال مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے لے حکم صریح ہے (یہہ امر صحیح نہین ہے یعنے مال مجلس ہبہ مین موجود نہو اور جہان ہو وہان جاکر قبضہ کر لے تو ہبہ صحیح ہوگا) —

مادہ (۸۴۴) اگر قبضہ کے لئے اجازت صریح ہوی تو مجلس مین یا بعد مجلس کے قبضہ صحیح ہے صرف مجلس ہبہ مین قبضہ صحیح ہوگا نہ بعد مجلس (جیسا مثال سے ظاہر ہے) اور اجازت دلالۃً قبضہ کے لئے مجلس ہبہ مین معتبر ہے نہ بعد مجلس مثلاً کہا کہ یہہ مال مین نے تجکو ہبہ کیا اوس نے مجلس مین قبضہ کرلیا صحیح ہے اور مجلس کے بعد صحیح نہین ہے) اور اگر کہا کہ مین نے مال جو فلان جاے موجود ہے تجکو ہبہ کیا اور یہہ نہ کہا کہ وہان جاکر لے لے اور وہ گیا لے لیا صحیح نہو

مادہ (۸۴۵) مشتری قبضہ کرنے سے پہلے بائع کی مبیع ہبہ کر سکتا ہے —

مادہ (۸۴۶) مالک مال اوس شخص کو مال ہبہ کرے کہ جسکے قبضہ مین ہے تو ہبہ پورا ہو جاتا ہے کچہہ حاجت دوبارہ قبضہ کے نہین ہے —

مادہ (۸۴۷) مدیون کو دین ہبہ کر دینا صحیح ہے دین اوسکے ذمہ سے ساقط

ہوجائیگا یہ ابراء ہے -

مادہ (۸۴۸) اگر ایک کو کہا کہ میرا قرضہ فلان پر ہے مین نے تجکو ہبہ کیا جاکر لے وہ لیا اور لے لیا ہبہ صحیح اور پورا ہوگیا -

مادہ (۸۴۹) قبضہ سے پہلے واہب یا موہوب لہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے -

مادہ (۸۵۰) اپنی بڑے بیٹے کو جو عاقل اور بالغ ہے ہبہ کر دیا تو قبضہ دینا ضرور ہے -

مادہ (۸۵۱) جس شخص کے پاس چھوٹا بچہ ہے کہ وہ اسکا وصی یا مربی ہے کہ اوسنی اپنی گود مین لیکر پرورش کیا ہے جسکے پاس بچہ ودیعت ہے اگر ایسا آدمی بچہ کے ہبہ کرے تو صرف ایجاب سے ہبہ ہوجائیگا حاجت قبول اور قبضہ کے نہین ہے (اس فقرہ کے او الذی کان ودیعہ عندہ غیرہ معنی درست نہین ہو سکتے ہین اور ترجمہ جو مین نے کیا اس سے بہتر اور ترجمہ نہین ہو سکتا ہے گو درست معلوم نہین ہوتا ہے

مادہ (۸۵۲) اگر کوئی اور شخص بچہ کے لئے ہبہ کرے تو وصی یا مربی کا قبول و قبضہ ضروری ہے

مادہ (۸۵۳) اگر بچہ صاحب تمیز ہے تو اوسیکا قبضہ کافی ہے گو اوسکا کوئی ولی بھی موجود ہو

مادہ (۸۵۴) ہبہ مضافہ یعنی یہ کہنا کہ ماہ آیندہ کے شروع پر مینے ہبہ کیا صحیح نہین ہے

مادہ (۸۵۵) ہبہ بشرط عوض یعنی یہ کہنا کہ مین نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ فلان مال بعوض مجکو دینا یا دین جو مجہپر آتا ہے ادا کر دینا اگر موہوب لہ یہ شرط ادا کرے تو ہبہ صحیح ہے ورنہ ... واہب رجوع کریگا یا اس شرط پر زمین ہبہ کے کہ میری موت تک میری پرورش کرتا رہے تو جب تک کہ موہوب لہ یہ شرط

بحالا تا رہیگا ہبہ صحیح ہوگا واہب کو حق رجوع نہین ہے اگر واہب کو اس ہبہ سے ندامت ہوا ور رجوع کرنا چاہے تو کچھہ فایدہ نہوگا —

فصل ثانی ہبہ کے شرطونکا بیان

مادہ (۸۵۶) موہوب کا ہبہ کے وقت موجود ہونا شرط ہے اسلیے وہ پہل جو آیے لگیگا یا وہ بچہ کہ آیے پیدا ہوگا ہبہ نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۵۷) اپنا مال ہبہ کرسکتا ہے نہ غیر کا اسے لئے غیر کا مال ہبہ کرنا صحیح نہین ہے اگر کیا اور مالک نے اجازت دی تو صحیح ہوگا ورنہ نہین —

مادہ (۸۵۸) مال معلوم اور معین ہبہ کرنا صحیح ہے اگر یہہ کہا کہ اپنے مال مین سے کچھہ ہبہ کیا یا ان دو گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ہبہ کیا صحیح نہوگا اور اگر یہہ کہا کہ ان دو گھوڑون مین سے جو تو چاہے لے لے اوسنی مجلس ہبہ مین ایک کو پسند کرکے قبضہ کیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ بعد مجلس کے صحیح نہوگا —

مادہ (۸۵۹) واہب عاقل بالغ ہو مجنون اور لڑکے اور مغلوب الحواس کا ہبہ صحیح نہین ہے پر ان کے لئے کوئی ہبہ کرے تو صحیح ہے —

مادہ (۸۶۰) ہبہ مین واہب کے رضامندی شرط ہے اگر جبراً یا اکراہاً ہبہ کیا تو صحیح نہوگا —

باب دوم ہبہ کے احکام اسمین دو فصل ہین فصل اوّل ہبہ سے رجوع کا بیان

مادہ (۸۶۱) موہوب لہ موہوب کا قبضہ کرنے سے مالک ہوتا ہے —

مادہ (۸۶۲) اگر قبضہ نہین ہوا ہے تو واہب بے رضامندے موہوب کے

ہبہ سے رجوع کرسکتا ہے —

مادہ (۸۶۳) ایجاب کے بعد واہب موہوب لہ کو قبضہ سی اگر منع کرے تو ہبہ رجوع ہے

مادہ (۸۶۴) واہب اپنے ہبہ سے اور اپنے ہدیہ سے تو رجوع کرسکتا ہے

اگر موہوب لہ راضی ہووے اور اگر راضی نہووے تو حاکم کے یہان نالش

کرے وہ فسخ کرسکتا ہے اگر کوئی مانع نہوگا جسکا ذکر آگے آتا ہے —

مادہ (۸۶۵) اگر واہب نے بے حکم حاکم یا بے رضامندے موہوب لہ کے شی ہوہو

واپس لے تو غاصب ہوگا اسیلے اگر اوسکے پاس تلف ہوگئی تو ضمان دیگا۔

مادہ (۸۶۶) اپنے اصول) باپ دادا وغیرہ) یا اپنے فروع کو (جیسے بیٹا پوتا

وغیرہ) یا اپنے بہائی یا اپنے بہن کو یا اونکے اولاد کو یا اپنے چچا یا اپنے پھوپھی

کو ہبہ کیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۷) زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا یا زوجہ نے زوج کو ہبہ کیا جب تک کہ زوجیت

قایم ہے اور قبضہ ہو گیا ہے ہبہ سے رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۸) اگر واہب کو موہوب لہ نے یا کسی اور نے ہبہ کے ... بدلہ

دیدیا اور اوسنے قبضہ بھی کر لیا تو رجوع نہین ہوسکتا ہے —

مادہ (۸۶۹) اگر موہوب مین ایسے زیادتے ہوگئے ہے کہ اوس سے متصل ہے

مثلاً موہوب لہ نے زمین پر مکان بنایا یا درخت لگائے یا حیوان کے پرورش کی

کہ اوس سے اوسکو خریدی اور تار سے گے آسلے یا ایسا کام کیا کہ نام بدل گیا
مثلاً گیہون کا آٹا ہوگیا واہب رجوع نہین کرسکتا ہے اور زیادہ منفصلہ مین
رجوع ہوسکتی ہے یعنی جب تک گہوڑی کو حمل ہو رجوع نہوگی کہ یہہ زیادتے
متصلہ ہے اور جب بچہ پیدا ہوگیا تو اب زیادتے منفصلہ ہوگی گہوڑی واپس
ہوسکتی ہے اور بچہ موہوب لہ کا ہے —

مادہ (٨٧٠) موہوب لہنے موہوب بیچدیا یا کسی اور کو ہبہ کرکے اوسکے
قبضہ مین دیا موہوب تو واہب رجوع نہین کرسکتا ہے —

مادہ (٨٧١) شئے موہوب ہیچ ہوگئے تو رجوع کا محل باقی رہا —

مادہ (٨٧٢) واہب مرگیا تو اوسکے وارث کو موہوب لہ سے موہوب واپس
لینا جایز نہین ہے اور موہوب لہ مرگیا تو واہب اوسکی وارث سے موہوب واپس نہین لیسکتا ہے

مادہ (٨٧٣) قرض خواہ نے اپنا قرض مدیون کو ہبہ کردیا تو اب رجوع کا حق
نہین رہا مادہ (٨٥١) اور مادہ (٨٤٨) ملاحظہ ہو —

مادہ (٨٧٤) جب صدقہ دیدیا اور فقیر کا قبضہ ہوگیا تو اوس سے رجوع نہین ہوسکتی ہے —

مادہ (٨٧٥) اگر کہانے کی چیزین مباح کردین تو فقط کہانا جایز ہے نہ تصرف
مالکانہ کہ کسی اور کو ہبہ کرے یا بیچڈالے اور مالک اوسکی قیمت نہین لیسکتا ہے
مثلاً باغ مین سے کچہہ انگور مباح کردے اور کہائے گئے تو مالک قیمت نلیگا —

مادہ (٨٧٦) ختنہ کے یا نکاح کے تقریب سے جو ہدیہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسکا ہے

جسکی نام پر بہیجا گیا ہے مثلاً ختنہ والہ کے نام پر جو بہیجا گیا ہے وہ اوسکا ہے اور دولہا اور دولہن کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اور ماباپ کے نام پر جو آیا ہے وہ اونکا ہے اگر کسیکا نام معلوم نہو وے اور دریافت بہی نہین کرسکتی ہین تو اوس مین عرف اور رواج بلدہ کا معتبر ہے۔

فصل دوم مریض کی ہبہ کا بیان

مادہ (۱۷۷) اگر کسیکا کوئی وارث نہو اور وہ اپنا سب مال کسی کو ہبہ کردے تو صحیح ہے اور بیت المال کے داروغہ کو اوسپر تعرض اور مداخلت نہین ہے۔

مادہ (۱۷۸) زوجہ نے زوج کو یا زوج نے زوجہ کو اپنا سب مال ہبہ کردیا اور کوئی اوسکا وارث نہین ہے تو صحیح ہی اور بیت المال کے داروغہ کو کچھہ حق مداخلت نہین ہے۔

مادہ (۱۷۹) اگر اپنے مرض موت مین ایک وارث کو ہبہ کیا اور اوسکے مرنے کے بعد اور وارثون نے جائز نرکہا تو صحیح نہوگا اور اگر اجنبی کو ہبہ کردیا اور قبضہ بہی دیدیا اور ثلث المال ہو یا کم ہو تو ہبہ صحیح ہے اور اگر ثلث مال سے زاید ہے تو مقدار زاید وارث واپس لے گا۔

مادہ (۱۸۰) جس شخص کا ترکہ دین مین گہرا ہوا ہے اوس نے اپنے وارث کو یا غیر کو ہبہ کیا اور قبضہ کردیا اور مرگیا قرضخواہ اختیار ہے کہ اوسکا سب مال اپنے قرض مین تقسیم کرلین —
ادائے دین مقدم ہے تقسیم ترکہ پر

کتاب ہشتم غصب اور تلف کرنے کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین مقدمہ جو اصطلاحات کہ غصب اور اتلاف سے متعلق ہین

(مادہ ۸۸۱) کسی کا مال بے اجازت لینا غصب ہی لینے والا غاصب ہے اور مال مغصوب ہی اور مالک مغصوب منہ ہے —

(مادہ ۸۸۲) ایکبار مع بناء اور درختون کے زمین کی قیمت لیجاوی اور ایک بار فقط زمین کی قیمت لیجاوے تو جو اسمین فرق ہی وہ قیمت درختون کی اور بنا کی حالت قیام مین تصور ہو سکے

(مادہ ۸۸۳) مکان کی قیمت وہ ہی جو قیمت اوسکی حالت قیام مین ہی —

(مادہ ۸۸۴) اور جب اوسکو اوکھاڑلین تو جو قیمت کہ اب ہوگی وہ قیمت اوسکی حالت قلع کی ہے درخت ہو یا بناء —

(مادہ ۸۸۵) ایک چیز کی قیمت اگر اوس وقت ایسی ہے کہ وہ قابل اوکھاڑنے کے ہے تو پہلے وہ قیمت دیکھیں کہ اگر اوکھڑی ہوتی تو کیا قیمت لی ہوتی اور پہر اوسمین سے اجرت اوسکی اوکھاڑنے کی مجرا دیکر جو باقی رہے وہ قیمت متصور ہوگی —

(مادہ ۸۸۶) زمین کی اجرت قبل زراعت دیکھی جاوے اور بعد زراعت بھی

نکی جاوے جو اوسمین فرق ہو وہ زمین کی قیمت مین نقصان ہے ۔

(مادہ ۸۸۷) اتلاف مباشرۃ وہ ہے کہ کسی چیز کو خود تلف کر دے اور کرنے والا فاعل مباشر ہے (متلف ہے)

(مادہ ۸۸۸) اتلاف بسبب وہ ہے کہ تلف کا سبب ہو یعنے ایک ایسا کام کیا کہ جس سے عادتاً تلف ہونا متصور ہے تو وہ شخص متسبب ہوگا مثلاً اگر قندیل کی رسی کاٹ دی اور گرگئی اور ٹوٹ گئی تو رسی کاٹنے کا فاعل مباشر ہے اور قندیل توڑنے کا فاعل متسبب ہے اور ایسی ہی اگر گھی کا برتن پھوڑ دیا اور گھی تلف ہوا تو ظرف کا متلف فاعل مباشر ہے اور گھی کا متلف فاعل متسبب ہے

(مادہ ۸۸۹) جس ضرر کے وقوع کا گمان ہو اوسکے دفع کرنے مین سعی نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

باب اول غصب کے بیان مین اسمین تین فصل ہین فصل اول غصب کے احکام

(مادہ ۸۹۰) مال مغصوب جس جگہہ غصب کیا تھا بعینہ وہین واپس پونہچا دینا لازم ہے اگر مالک نے کسی اور شہر مین غاصب کو پکڑا اور ساتھ مغصوب بھی اوسکی پاس ہے چاہی اوسی جگہہ لے لیوے یا چاہے یہ کہے کہ جہان غصب ہوا تھا وہان پونہچا دے اور اوسکا خرچ غاصب کے ذمہ ہے ۔

(مادہ ۸۹۱) غاصب مال کا ضامن ہے خواہ مال کو خرچ کیا یا اوسکے تعدی سے

یا بے تعدی ہلاک ہوا ضمان دیگا اگر قیمتی ہے تو اوسے دیکھیں گے کہ جس دن غضب کیا اور جہاں غضب کیا اوسکے کیا قیمت تھی وہ دلادیں گے اگر مثلی ہے تو مثل دلادیں گے ۔

(مادہ ۸۹۲) غاصب نے شی مغصوب وہاں پہونچادی کہ جہاں لی تھی تو بری ہوگیا۔

(مادہ ۸۹۳) غاصب نے اگر ایسی طرح سے مغصوب مالک کے سامنے رکھدے کہ وہ اوسکے قبضہ کرنے پر قادر ہو تو گویا مغصوب پہونچا حکما گو قبضہ حقیقت مین ہوا اور اگر شی مغصوب تلف ہوی اور اوسنے ایسی طرح قیمت مالک کے سامنے رکھدی تو جب تک کہ قیمت پر حقیقت مین قبضہ نکرلے غاصب بری ہوگا ۔

(مادہ ۸۹۴) غاصب نے ایسی جگہ پونہچادیا کہ وہان خوف تلف ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ قبول نکرے اور اس صورت مین غاصب ضمان سے بری ہوگا ۔

(مادہ ۸۹۵) اگر غاصب نے قیمت دیدی اور مالک نے نہ لی تو غاصب حاکم کے پاس رجوع کرے کہ وہ دلوادیگا ۔

(مادہ ۸۹۶) اگر مالک لڑکا باتمیز ہے کہ حفاظت کرسکتا ہے غاصب نے اوسکا مال حاضر کردیا تو صحیح ہے اور جو بے تمیز ہے کہ حفاظت نہیں کرسکتا ہے تو اداء غصب صحیح نہوگا

(مادہ ۸۹۷) اگر ہیں غضب کیا کہ وہ متغیر ہوگیا مثلاً خشک ہوگیا تو مالک چاہے وہ لیوے چاہے ضمان لیوے۔

(مادہ ۸۹۸) اگر غاصب نے شے مغصوب میں کچھ اپنا مال زیادہ کیا تو مالک کو اختیار ہے کہ قیمت زیادتی کی دیکر اپنا مال لیوے یا اپنے مال کا ضمان لیوے مثلاً غاصب نے کپڑا رنگوایا تو مالک چاہے قیمت رنگوائی کی دیکر اپنا کپڑا رنگا ہوا لے لیوے یا چاہے تو اپنے کپڑے کا ضمان لیوے -

(مادہ ۸۹۹) اگر مغصوب کو ایسا متغیر کر دیا کہ نام بدل گیا مثلاً گیہوں کا آٹا پسوا لیا تو فقط گیہوں لیگا اور آٹا غاصب کا ہے ایسے ہی کسی کے گیہوں لو بوئے تو گیہوں کا ضمان مالک لیگا اور کھیتی غاصب کی ہے -

(مادہ ۹۰۰) زمانہ غصب میں شی مغصوبہ کے نرخ اور قیمت میں فرق تھا تو مالک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ نرخ قبول کرے اور خواہ مخواہ وہی قیمت لیوے جو یوم غصب تھی مگر اسکے استعمال سے جو نقصان آیا ہے وہ بے شک لیوے گا مثلاً گھوڑا اوسکی سواری ہونے سے ضعف اور دبلا ہو گیا اور مالک کو واپس کیا تو اوسکی قیمت میں جو غصب کے وقت تھی نقصان آیا وہ بھی دیگا اور ایسا ہی اگر کپڑا پھٹ گیا اور ربع قیمت اسمیں کم ہو گئی تو کپڑا دیگا اور یہ نقصان بھی دیگا اور اگر ربع یا ربع سے زیادہ ہے مالک چاہے تو اپنا مال اور نقصان قیمت لیوے یا مال غاصب کو دیکر اوسکی قیمت لیلوے -

(مادہ ۹۰۱) جو کام ایسا ہے کہ مثل غصب مالک کے تصرف کو زائل کرتا ہے -

تو وہ بھی غصب متصور ہوگا مثلاً مالک نے اپنی ودیعت واپس مانگی اور مستودع نے ودیعت کا انکار کیا تو مستودع غاصب ہوگا اگر بعد انکار کے وہ ودیعت تلف ہو گئی تو ضمان دیگا

(مادہ ۹۰۲۵) ایک شخص کی زمین اور اوس پر چمن ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور اوس کی قیمت ایکہزار درہم ہے اور ایک شخص کا چمن پہاڑ کے اوپر ہے اوسکی قیمت پانچسو درہم ہے اتفاقاً پہاڑ کے اوپر کے پتھر مع چمن کے لڑھک کر نیچے کے چمن پر گر پڑے اور نیچے کا چمن اوسمین دب گیا اور مالک کا اوس پر سے قبضہ جاتا رہا سو بڑی قیمت والا یعنے نیچے کے چمن کا مالک چھوٹی قیمت والے کو یعنے اوپر کے چمن والے کو قیمت دیکر آپ اوسکا بھی مالک ہوجائیگا اسیطرح کسی کے پاس روپیہ کا قیمتی موتی پانچ آنہ والی مرغی نگل گئی تو موتی والا مرغی کی قیمت دیکر مرغی لے لیگا دیکھو مادہ

۲۷ - ۲۸ - ۲۹ -

(مادہ ۹۰۳۵) مال مغصوب مین سے جو چیزین حالت غصب مین پیدا اور زیادہ ہوتے رہین وہ مالک کے ہین اگر غاصب نے خرچ کرلیا تو ضمان دیگا مثلاً جانور نے غاصب کے پاس بچہ دیا تو بچہ اور اوسکا دودھ مالک کا ہے یا باغ کے پھل غاصب کے قبضہ مین لگے اور تلف ہوگئے تو ضمان دیگا اور ایسے ہی شہد کا محال جو کسی نے مع مکھی کے غصب کرلیا تو مالک محال مع شہد کے جو اوسکے پاس پیدا ہوا تھا واپس لے گا

(مادہ ۹۰۴۶) کسی کے باغ مین جو شہد کی مکھی نے محال باندھا تو شہد باغ والے کا ہے

اگر کوئی مکھی پکڑ لے اور مجال توڑ ڈالے ضمان دیگا

فصل دوم زمین کی غصب کا بیان

ماده ۹۰۵) اگر حویلی غصب کی ہی تو لازم ہی کہ بجنسہ واپس کر دی اور اسمین
کچھ نقصان اور تغیر نکرے اور اوسکی استعمال سے اگر اسمین کچھ نقصان گیا
ہی تو نقصان بھی دیگا مثلاً اس نے حویلی مین ہی ایک کوٹھری ڈہا دی
یا اسکے رہنے سے گر گئی تو جو نقصان قیمت مین حویلی کے آیا وہ دیگا
ایسی ہی اسنے آگ جلائے کہ گھر جلگیا تو وہ قیمت حویلی کی دیگا جو بابت
حویلی کی قیمت اٹکی جاویگی —

ماده ۹۰۶) زمین غصب کرکے مکان بنایا یا درخت لگائے غاصب کو
حکم ہوگا کہ اپنا مکان یا اپنے درخت اوکھاڑ لے اور زمین دیدے
اور اگر درخت یا مکان کے اوکھاڑنے سے زمین کو نقصان اور ضرر
ہوتا ہی تو مالک اوکھڑے ہوے درخت اور مکان کی قیمت دیکر اپنی
زمین لے لیگا اگر زمین کی قیمت کم ہی اور درخت اور مکان کی قیمت زیادہ
ہی اور بخیال کسی امر شرعی کے زمین پر درخت لگائے یا مکان بنایا تو
اوسکو اختیار ہی کہ زمین کی قیمت دیدی اور زمین کا مالک ہوجاوے مثلاً
اسنے ایک قطعہ زمین پر جو اسکے باپ کے قبضہ مین تہا بخیال وراثت
درخت لگائے اور پہر اوسکا اصل مالک پیدا ہوا تو زمین کی قیمت دیکر زمین لے سکتا ہے

مادہ ۹۰۷) ایسی ہی کسی کی زمین مین گر زراعت کی تو زراعت سے جو نقصان قیمت ہوا وہ بھی دیگا اور زمین بھی دیگا اگر زمین مشترک مین زراعت کی تو جسقدر کہ شریک کا حصہ ہی اوسقدر کا نقصان قیمت دیگا جو زراعت سے نقصان ہوا ہے —

مادہ ۹۰۸) اگر کسی کی زمین پر طبابت لگائی تو زمین کے سوا العوض کا رطبابت کچھ نہین دلائینگے یہ ترجمہ نسخہ قدیمہ کا ہی کیونکہ اوسمین نظس کا لفظ ہی اور نظس عالم اور طبیب کو کہتے ہین — مگر نسخہ جدیدہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین غصب مین ہل چلایا اور زمین مالک نے لیلے تو غاصب ہل چلائی کی اجرت مالک سے نہ لے سکیگا —

(مادہ ۹۰۹) اگر کسی کی زمین پر اپنا اسباب رکھدیا تو اپنا اسباب اوٹھالے اور زمین خالی مالک کو دیدے —

فصل سوم غاصب سے جو کوئی غصب کرلے اوسکا حکم

مادہ ۹۱۰) جب غاصب سے کسی نے مال مغصوب غصب کرلیا تو وہ بھی غاصب ہی اسی لئے جب مال مغصوب تلف ہوگیا یا اس نے تلف کیا تو مالک اگر چاہے غاصب اول سے ضمان لیلیوے یا غاصب ثانی سے یا کچھ ضمان اول سے لیوے اور کچھ ثانی سے لیوے اگر اول سے ضمان لیا گیا تو وہ ثانی سے

اور اگر ثانی سے لیا تو وہ اداے سے نہ لے سکیگا —

(مادہ ۹۱۱) اگر ثانی نے اول کو مال واپس کر دیا تو صرف وہ بری ہوا اور اگر اصل مالک کو دیا تو دونو بری ہوگئے اول بھی [illegible] ثانی بھی

باب دوم اتلاف کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول مباشرہ اتلاف کا بیان

(مادہ ۹۱۲) ایک شخص نے کسی کا مال اوسکے یا اوسکے امین کے ہاتہہ مین قصدًا یا بے قصد تلف کر دیا ضمان دیگا یا غاصب کے ہاتہہ مین تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہی چاہے غاصب سے ضمان لیوے یا متلف سے مگر غاصب متلف سے زرضمان واپس لے گا نہ متلف غاصب سے —

(مادہ ۹۱۳) ایک شخص پہسل گیا اور دوسرے کی چیز پر گر پڑا اور تلف کر دی ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۴) اگر اپنا ہی مال جانکر کسی کا مال تلف کیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۵) اگر کسی کا کپڑا پکڑکر کھینچا اور پہاڑ ڈالا ضمان دیگا اور اگر کسی کا کپڑا پکڑا اور مالک نے کھینچا اور پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا ایک شخص کسی کے دامن پر بیٹہہ گیا اور وہ بے خبر کہڑا ہوا کہ کپڑا پہٹ گیا تو نصف قیمت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۶) ایک لڑکے نے کسی کا مال تلف کر دیا اوسکی مال ہی سے ضمان دلاینگے

اگر اوسکے پاس کچھ مال نہین ہی تو اوسکا ولی ضمان ندیگا اور جب وہ لڑکا تونگر ہوگا اوسوقت ضمان دیگا —

(مادہ ۹۱۷) اگر کسی کے مال مین ایسا کام کیا کہ اوسکی قیمت کم ہوگئی تو نقصان قیمت دیگا —

(مادہ ۹۱۸) ایک شخص نے کسی کا مکان گرا دیا یا کسی کے دوکان گرا دی تو اوسکو اختیار ہی کہ عملہ ٹوٹا ہوا توڑنے والے کو دیدی اور بنے ہوی مکان کی قیمت لے لیوے اور یا عملہ لیوے اور دیکھین کہ اوسکی قیمت قیام کی حالت مین کیا تھی اور اب ٹوٹے مین کیا تھی سو جو فرق ان دونو مین ہی وہ بھی لیگا اور اگر غاصب نے ویسا ہی مکان بنا دیا کہ جیسا پہلے تھا تو بری ہو گیا —

(مادہ ۹۱۹) محلہ مین جو آگ لگی اسلئے اسی نے کسی کا گھر بے اوسکی اجازت کے گرا دیا کہ جل نجاوے اور آگ وہین بجھ گئی اگر حکومت والون کی حکم سے ڈہایا تہا تو ضمان ندیگا ورنہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۰) کسی کے باغ کے درخت کاٹ ڈالے مالک اگر چاہی تو درخت اوسکو دیکر اوس سے قیمت سرسبز درخت کی لیلیے یا درخت بھی لے اور دیکھے کہ سرسبز درخت کی قیمت کیا تھی اور اب کیا قیمت ہی جو فرق ان دونو مین ہو وہ لیلے مثلاً باغچہ کی قیمت مع درختون کے دس ہزار روپیہ تھی

اور سبے درختون کے پانچ ہزار روپیہ قیمت تھی اور رکھے ہوے درختونکے دو ہزار روپیہ قیمیت تھی مالک چاہی تو درخت چھوڑ دے اور پانچ ہزار روپیہ لیلے یا درخت لیکر تین ہزار روپیہ اوسے لیلے —

(مادہ ۹۲۱) مظلوم کو یہہ حق نہین ہی کہ ظالم پر اتنا ہی ظلم کرے مثلاً زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ عمر نے اوسکے برتن توڑے تھے تو دونو ایک دوسرے کو ضمان دینگے یا زید نے عمر کے برتن اسلئے توڑ دی کہ وہ نئی طے ہین سبے اور نئی سطے ہین بکر نے اسکے برتن توڑے تھے تو دونو ضمان دین کے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے دہوکہ ہین آکر کہوٹے درہم لئے تو جایز نہین ہے کہ دوسرے کو بھی وہ ہی دیدے —

فصل ثانی اتلاف کی تسبب کے بیان مین

ماده ۹۲۲) اگر کسی نے کسی کا مال تسبباً تلف کیا یا اوسکی قیمت کم کردے یعنے ایسا کام کیا کہ تلف مال کا یا نقصان قیمت کا سبب ہوا تو ضمان دیگا مثلاً ایک شخص کا کپڑا پکڑکر کھینچا اس کشاکشی مین اوسپر جو چیز تھی گر کے اور تلف ہو گئی یا عیب دار ہو گئی تو کپڑا پکڑنے والا ضمان دیگا یا پانی روک دیا تو کھیت یا باغچہ سوکھ گیا یا کم قیمت ہو گیا یا اتنا پانی چھوڑا کہ کھیت یا باغچہ ڈوب گیا اور تلف ہو گیا ضمان دیگا یا اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے

بہاگ گئے اور ضایع ہو گئے یا پنجرہ کی کہڑکی کھولدی اور جانور
اوڑہ گیا ضمان دیگا —

(مادہ ۹۲۳) اگر کسی کا گھوڑا کسی سے ڈر کے بہاگ گیا اور ضایع ہو گیا
ضمان نہ دیگا پر جب اُسنے خود اُسے کو ڈرایا تو ضمان ہوگا یا شکاری کی
بندوق کی آواز سے گھوڑا ڈرا اور ہکل گیا اور بہاگا اور اس بہاگنے
سے گر پڑا اور اوسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا تلف ہو گیا ضمان نہین آتا ہے
اگر شکاری نے ڈرانیکے لئے عمداً بندوق چھوڑے تو ضمان دیگا دیکھو (مادہ ۹۲۴)

(مادہ ۹۲۴) فعل تسبب مین تعدی شرط ہی جو ابھی ذکر ہوا یعنی تسبب
ضرر مین جب ضمان آتا ہی کہ کوئی کام بے وجہ ایسا کرے جو ضرر کے لئے
تسبب ہو مثلاً راہ عام مین بے حکم حاکم کنوا کھودا اور اوسمین کسی کا گھوڑا
گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا اگر اپنے ملک مین کنوا کھودا اور اوسمین گھوڑا
گرا اور مرا تو ضمان نہین آئیگا

(مادہ ۹۲۵) ایک شخص مرتکب ایک فعل کا ہوا جو مسبب تلف ہو سکتا
ہی پر اتنے مین دوسرا مباشر فعل تلف کا ہوا تو ضمان مباشر پر آئیگا دیکھو (مادہ ۹۰)

فصل سوم جو چیزین کہ راہ عام مین حادث ہووین

(مادہ ۹۲۶) ہر شخص کو راہ عام مین حق مرور ہی مگر اس شرط پر کہ
کسیکو اوس سے ضرر نہ پہونچے اور سب محفوظ اور سلامت رہین اسی لئے

اگر حمال کے سر پر سے کچھ چیز گری اور کسی کا مال تلف کر دیا تو حمال ضمان دیگا اور ایسی ہی لوہار کی دوکان مین سے لوہا کو پیٹتے ہوے چنگاری کسی راہ رو پر جا پڑے اور اوسکے کپڑے جل گئے تو لوہار کپڑون کا ضمان دیگا

مادہ ۹۲۶) راہ عام مین کسی کو بیٹھنے کا یا کچھ رکھنے کا یا بائی پھر بنانیکا بے حکم حاکم حق نہین ہی اور بے حکم جو یہہ کام کریگا تو جو ضرر کہ اس سے پیدا ہوگا اوسکا ضمان دیگا ایسی ہی اگر راہ عام مین کسی نے پتھر ڈالے اور یا اسباب عمارت لاکر ڈالا اور کسی کا گدہا اوس سے ٹھوکر کھا کر گرا اور مرا ضمان دیگا یا راہ عام مین مثلاً تیل ڈالدیا کہ اوس سے گھوڑا کسی کا پہسل کر گر گیا اور مر گیا ضمان دیگا —

مادہ ۹۲۸) اگر کسی کی دیوار گر گئی کہ اوس سے کسی کو ضرر پونہچا ضمان نہوگا پر جب دیوار گرنے کے لیے جہک گئی تھی اور دیوار والے کو ایسے شخص نے آگاہ کر دیا کہ اوسکو تقدیم کا حق حاصل ہے کہ اپنی دیوار اوتار لے کیونکہ وہ کرنے کو ہی اور اوس پر اتنا وقت گزر گیا کہ اس مین اگر وہ اوتارنا تو اوتار سکتا تہا اس صورت مین ضمان دیگا اور تقدیم اور تنبیہہ کا حق اوسکو ہی کہ جسکے گہر پر دیوار جہوک گئی ہوی ہی یا کسی اور کو اور راہ خاص مین حق تقدیم اور تنبیہہ اوسکو ہی کہ جو اس راہ مین گزرتے ہیں اطلاع کے لیے پیش قدمی کرنا تقدیم اور راہ عام مین ہر شخص کو حق تنبیہہ حاصل ہے —

فصل چہارم حیوان سے جنایت یعنی ضرر پونہچانیکے بیان مین

(مادہ ۹۲۹) اگر کسی کے گھوڑے سے جو کسی کو ضرر پونہچا تو گھوڑے والا ضمان
نہ دیگا دیکھو مادہ ۹۳۰ پر جب کہ گھوڑے والا دیکھ رہا ہے کہ کٹکھنا بیل کسی
کو ضرر کر رہا ہے اور اوسکو نہین روکتا ہے ضمان دیگا اور اگر بیل والے
اور کتے والے کو اہل محلہ اور اوسکا نون والون نے کہا کہ اپنے
بیل اور کتے کی حفاظت کرو اوسنے نکی اور کسی کو بیل نے سینگ مارا یا کتے
نے کسی کو کاٹ لیا ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۰) گھوڑے والے کی ملک مین گھوڑا اپنے اگلے

ہاتون سے یا دم یا لات سے کسیکا ضرر کرے تو ضمان نہوگا وہ اوسپر سوار ہو یا نہو
(مادہ ۹۳۱) جب کسی کی اجازت سے اوسکے ملک مین گھوڑا چھوڑ دیا
تو جو کچھ ضرر گھوڑے نے کیا اوسکا ضمان نہوگا کہ گویا یہہ اوسی کی گھوڑے
سے اوسیکے ملک مین ہوا ہے اور اگر بے اجازت چھوڑ دیا تو مالک کے ضرر کا
ضمان دیگا خواہ اوسپر سوار ہو یا پیچھے سے ہانکتا ہو یا آگے سے کھینچتا ہو
یا اسوقت موجود ہو یا نہو اور جو گھوڑا خود ہی چھوٹ گیا اور کسی کے ملک
مین گھس گیا اور ضرر پونہچایا تو کسی پر ضمان نہین ہے
(مادہ ۹۳۲) ہر شخص کو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے راہ عام مین

جانے کا حق حاصل ہے اسی لئے اگر کوئی نقصان گھوڑے سے کسی کو پہنچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہ تہا ضمان نہین ہے مثلاً گھوڑے کے چلنے سے غبار اوٹھا یا مٹی اوڑی کہ کسی کے کپڑون میں پڑی یا لات کسی کو مارے یا اگلا پانو مارا اور ضرر پہنچا ضمان ہوگا مگر جب سوار ہو تو ان سب باتون سے سوار پر ضمان ہوگا۔

مادہ ۹۳۳) کھینچنے والا اور ہانکنے والا سوار کا حکم رکھتا ہے جس سے سوار پر ضمان ہوگا اوس سے ان پر بھی ہوگا۔

(مادہ ۹۳۴) کسی کو حق نہین ہے کہ راہ عام مین اپنا گھوڑا کہڑا کرے یا باندہ دے اسلئے اگر راہ عام مین باندہا یا کھڑا کیا اور کسی کو اوسکی لات سے یا اور طرح پر ضرر پہنچا تو گھوڑے والا ضمان دیگا اور جو جگہ گھوڑے کے باندھنے یا کہڑا رکھنے کی مقرر ہے اوس مین یہہ حکم نہین ہے۔

(مادہ ۹۳۵) جس نے اپنا گھوڑا باگ ڈور کھول کر راہ عام مین چھوڑ دیا تو وہ اوسکے ضرر کا ہر طرح ضمان دیگا۔

(مادہ ۹۳۶) ایک شخص گھوڑے پر سوار تہا گھوڑے نے اپنی لات یا اگلی پانون سے کسی چیز کو روند ڈالا تو راکب کو مباشر کہین گے بہر حال ضمان دیگا خواہ وہ گھوڑے کا مالک ہو یا نہو

(مادہ ۹۳۷) اگر گھوڑا ایسا سرکش ہو کہ سوار اوسکو روک نہین سکتا تہا

تو اوسکے ضرر سے کچھ ضمان نہ آویگا

(مادہ ۹۳۸) ایک شخص نے اپنے طویلہ مین اپنا گھوڑا باندھا اور
دوسرے نے بھی بلے اجازت مالک کے اپنا گھوڑا باندھ دیا اور
طویلہ والے گھوڑے نے اوس گھوڑے کو ہلاک کردیا تو ضمان نہین ہے
اور اگر اوس گھوڑے نے اس طویلہ والے گھوڑے کو ہلاک کر دیا تو ضمان دیگا — جنایت حیوان

(مادہ ۹۳۹) ایسی جگہ مین اپنے اپنے گھوڑے باندھے کہ انکو اوس
جگہ مین باندھنے کا حق ہے پھر وہ تو چھوٹ گئے اور ایک نے ایک کو
ہلاک کردیا تو ضمان نہین ہے مثلاً ایک گھر مین دو شریک ہین اور دونو نے
اپنے اپنے گھوڑے باندھ دئے

(مادہ ۹۴۰) ایک شخص نے پہلے اپنا گھوڑا ایسی جگہ باندھا کہ اوسکو
وہان حق نہ تھا اور پھر کسی اور نے بھی اوسی جگہ باندھا اور اوسکو بھی حق
باندھنے کا نہ تھا اور اب پہلے گھوڑے نے دوسرے کو ہلاک کردیا تو
کچھ ضمان نہین ہے اور اگر دوسرے نے پہلے کو ہلاک کردیا تو ضمان آویگا

۱۹۳

کتاب نہم حجر اور اکراہ اور شفعہ کا بیان اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین مقدمہ اسمین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ حجر اور اکراہ اور شفعہ سے متعلق ہین ٭

(مادہ ۹۴۱) کسی شخص کو اوسکی تصرف قولی سے روکنا حجر ہے اور جسکو روکا گیا ہے محجور کہتے ہین —

(مادہ ۹۴۲) اور جب حجر اوٹھا لیا گیا اور اوسکو تصرف کی اجازت دی گئی اوسکو ماذون کہتے ہین اور اجازت دینے کو اذن کہتے ہین

(مادہ ۹۴۳) جو لڑکا ایسا بے تمیز ہو کہ بیع اور شرا کی معنی نہ جانتا ہو یعنے یہ نہ جانتا ہو کہ بیع کرنے سے اپنی ملک جاتی رہتی ہے اور شرا یعنے خریدنے سے ملک پیدا ہوتی ہے اور غبن فاحش مین مثلا اگر دس روپیہ کے پانچ روپیہ کا دہوکا کھائے اور غبن یسیر مین تمیز نہو اوسکو غیر ممیز کہتے ہین اور جو یہہ جانتا ہو اوسکو صبی ممیز کہتے ہین —

(مادہ ۹۴۴) مجنون دو قسم ہے ایک مطبق کہ اوسکو ہر وقت جنون رہتا ہے اور غیر مطبق وہ ہے کہ کبھی مجنون ہو اور کبھی افاقہ ہو

(مادہ ۹۴۵) معتوہ وہ شخص ہے کہ اوسکے شعور مین خلل ہو کہ سمجھ کم ہو اور کلام اوسکا لڑبڑا ہو اور تدبیر اوسکی فاسد ہو —

(مادہ ۹۴۶) سفیہ وہ شخص ہے کہ اپنا مال بے موقع خرچ کرے اور مبذرین

مصارف مین زیادتی کرے اور مال باسراف تلف کرے اور جو لوگ کہ لین دین مین اور سوداگری کے طریقہ مین اپنی بے وقوفی سے غافل ہین اونکو بھی سفیہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۷) رشید وہ شخص ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر پابند ہو اور سفاہت اور تبذیر سے محفوظ رہے —

مادہ ۹۴۸) کسی شخص پر جبر کرنا کہ ایسا کام بے رضامندی کے ڈرانے سے کرے بحق اور قابل کرنیکے نہو اکراہ کہتے ہین جس پر جبر ہوا ہے اوسکو مکرہ کہتے ہین بفتح را اور جبر کرنے والا مجبر ہے اور جو کام کیا گیا اوسکو مکرہ علیہ کہتے ہین اور جو خوف کہ اوسکو دلایا ہے اوسکو مکرہ بہ کہتے ہین —

مادہ ۹۴۹) اکراہ دو قسم ہے ایک اکراہ ملجی کہ ضرب شدید کے ساتھ ہو جسمین خوف تلف جان اور تلف عضو سے ہے اور دوم اکراہ غیر ملجی کہ اوسمین ضرب اور قید سے صرف دکھہ اور رنج پیدا ہوتا ہے —

مادہ ۹۵۰) جس قیمت پر مشتری نے خریدا ہے اوسکو اوسی قیمت پر لینا شفعہ ہے —

مادہ ۹۵۱) صاحب حق شفعہ شفیع ہے —

مادہ ۹۵۲) جس زمین اور مکان کے ساتھہ حق شفعہ متعلق ہو اوسکو مشفوع کہتے ہین —

مادہ ۹۵۳) مشفوع بہ وہ مکان یا زمین ہی کہ اوسکے مالک ہونے کے سبب سے مشفوع بہ شفیع کو حق شفعہ حاصل ہوا ہی —

مادہ ۹۵۴) خلیط وہ شخص ہے کہ اوسکو اس زمین کے حقوق مین شرکت ہو یعنے جس نل مین سے ایک گہر مین پانی آتا ہی دوسرا بھی اسی نل مین سے پانی لیتا ہے اور جس راہ سے کہ اوسکی آمد و رفت ہی اوسی راہ سے دوسری کی بھی آمد و رفت ہی

مادہ-۹۵۵) جو پانی کہ چند آدمیون کے لئے مقرر ہوا ہو شرب خاص ہے اور جس نہر مین سے سب پانی پیتے ہین شرب خاص نہین ہے

مادہ ۹۵۶) طریق خاص وہ ہی کہ ایک کوچہ سر بستہ کے لئے ہو

باب اول حجر کے مسایل اور اسمین چار فصل ہین فصل اول محجورین کے اقسام اور اونکے احکام

مادہ ۹۵۷) اصل یہہ ہے کہ صغیر اور مجنون اور معتوہ محجور ہین —

مادہ ۹۵۸) حاکم کو اختیار ہی کہ سفیہہ کو بھی حجر کری —

مادہ ۹۵۹) حاکم کو اختیار ہے کہ قرض خواہون کی درخواست پر قرض دار کو بھی حجر کرے —

مادہ ۹۶۰) محجور وہ ہی لوگ ہین کہ ان مواد سابقہ مین ذکر ہوا کہ اونکا تصرف قولی جاری نہو گا پر اونکا تصرف فعلی موجب ضمان ہے

کہ کسی لڑکی بے تمیز نے جو کچھ کہ نقصان کر دیا وہ ضمان دیگا —

(مادہ ۹۶۱) سفیہہ اور مدیون پر جو حاکم حجر کرے اوسکو سبب بیان ہونا چاہیے اور اوسکا اعلان ہونا چاہئیے —

(مادہ ۹۶۲) حاکم جسپر حجر کرنا چاہے تو ضرور نہین ہے کہ وہ حاکم کے سامنے آوے اوسکی غیبت مین بھی حجر ہو سکتا ہے اور اوسکو خبر ہونا ضروری ہے جبتک کہ اوسکو خبر نہو حجر ہونا صحیح نہین ہے اور اوسکی عقود اور اقرارات خبر ہونے تلک مقبول ہونگے —

(مادہ ۹۶۳) فاسق پر بسبب فسق کے حجر نہین ہو سکتا ہے جبتک کہ اوسکا اسراف مال ثابت نہووے —

(مادہ ۹۶۴) بعضے آدمیون پر بسبب اوسکے عام ضرر رسانی کی حجر ہو سکتا ہے مثلاً طبیب جاہل کو اوسکے کام سے روکا جاتا ہے اور حجر تصرفات قولی سے روکنے کو کہتے ہین —

(مادہ ۹۶۵) سوداگرون اور حرفہ والون کو یہہ اختیار نہین کہ کسی کو یہہ کہین کہ اسکے سبب ہماری تجارت اور حرفہ مین خلل اور نقصان آتا ہے سوداگری اور حرفہ سے منع کر وا دین —

فصل دوم صغیر اور مجنون اور معتوہ کے احکام

(مادہ ۹۶۶) اگرچہ صغیر کا ولی اجازت دیدے تو بھی تصرفات قولی

جایز نہین ہین —

مادہ ۹۶۷) جسمین صغیر ممیز کا نفع ہوا اوسمین اوسکا تصرف قولی جایز ہے اگرچہ ولی نے اذن ندیا ہو مثلاً ہدیہ اور ہبہ قبول کرلینا اور جسمین اوسکا ضرر ہو اوسمین اوسکا تصرف قولی جایز نہین ہے اگرچہ ولی اجازت بھی دی اور اذن بھی دی مثلاً کسی کو ہبہ کرے اور جس تصرف مین کہ نفع بھی ہے اور ضرر بھی ہے وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے سیلیے ولی کو اختیار ہے کہ اگر اوس مین فایدہ دیکھے تو جایز کرے ورنہ نہین مثلاً ایک لڑکی ممیز نے کچھ مال بیچا تو بیع عقود مترددہ مین ہے اور ولی کی اجازت پر موقوف رہیگی اگرچہ ثمن سے زیادہ پر بیچا ہو (عقد مترددہ جسمین نفع اور نقصان دونو متصور ہون)

مادہ ۹۶۸) ولی کو یہہ مناسب ہے کہ صبی مال مین سے تھوڑا اوسکو تجارت کے لئے دیدے اور اوسکا تجربہ کرتا رہے جب اوسکا رشد متحقق ہووے تو باقی مال اوسکو حوالہ کردے

مادہ ۹۶۹) اگر ولی اپنے قول مین اسطرح تکرار کرے کہ بیچو اور خرید و اوسکو عقود مکررہ کہتے ہین یا کہا کہ فلان مال بیچو اور فلان مال خرید و تو یہہ خرید و فروخت کی اجازت ہے

کیونکہ اس سے مقصود فایدہ لینا ہے اور اگر ولی نے لڑکی کو ایک
کام کے لئے حکم دیا مثلاً کہا کہ بازار مین جا کر فلان چیز خرید لاؤ
یا فلان چیز بیچ آؤ تو یہہ اجازت نہین ہی بلکہ اوسکو قبول
کرکے اپنے کام کے واسطے بھیجا ہے کہ یہہ عادت جاری ہی
(مادہ ۹۷۰) اذن کسی زمانہ اور کسی مکان اور خاص بیع شرا سے مقید اور
مخصوص نہین ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر کو حکم دیا کہ ایک دن
یا ایک مہینا تجارت کرو تو یہہ حکم علی الاطلاق اور مادام ہے اگر ایسے
جبتک کہ ولی اوسکو محجور نکرے اور ایسے ہی اگر کہا کہ فلان
بازار مین یا فلان اسباب کی تجارت کرنے رہو تو بھی عام اجازت ہے
مادہ ۹۷۱) جیسا اذن صراحتاً ہوتا ہے ویسا ہی دلالت
ہوتا ہی مثلاً ولی نے صغیر ممیز کو دیکھا کہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے
اور چپ ہو گیا اور منع نکیا اذن دلالت سے ہے۔
(مادہ ۹۷۲) جب ولی کے طرف سے صغیر کو اجازت ہو گئی
تو مثل بالغ کے سب خصوصیات اذن مین داخل ہونگے اور اسکے
سب عقود بیع و شرا معتبر ہونگے۔
(مادہ ۹۷۳) ولی صغیر کو اذن دیکر پہر محجور کر سکتا ہی اور اذن اوسکا
باطل ہو جائیگا اور شرط یہہ ہی کہ اذن جیسا عام ہوا تہا کہ بازار والو

جان لیا تہا ویسا ہی حجر بہی عام ہووے کہ اکثر بازار والے جان جائیں نہ یہہ کہ اپنے گھر میں دو تین آدمیوں کے روبرو حجر کرلیں

(مادہ ۹۷۴) لڑکی کا ولی اول باپ ہی دوم وہ شخص کو اسکے باپ نے اپنے زندگی میں وصی مقرر کیا تہا سوم وہ شخص کہ اسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا چوتہا دادا پانچوان وہ شخص کہ اسکو دادا نے وصی مقرر کیا ہو — چھٹا وہ شخص کہ اوسکو اس وصی نے وصی مقرر کیا ہو — ساتوان قاضی یا جسکو قاضی نے وصی کیا مگر بہائی اور چچا اور قرابت والے ولی نہین ہین مگر وصی ہوسکتے ہین —

(مادہ ۹۷۵) اگر ولی صغیر باتمیز کو اذن ندیوے تو حاکم دیسکتا ہے بشرطیکہ صغیر کے حق مین مفید ہوا اور پہر اور ولی اوسکو حجر نہین کرسکتا ہے

(مادہ ۹۷۶) ولی جب مرگیا تو اوسنے جو اذن دیا وہ بہی باطل ہوگیا مگر حاکم نے اگر اذن دیا تہا تو اوسکے مرنے سے اور موقوف ہونے سے اذن باطل نہوگا —

(مادہ ۹۷۷) جس حاکم نے اذن دیا تہا وہی حجر بہی کرسکتا ہی مگر اوسکی باپ کو یا باپ کے سوا اور ولی کو یہہ جایز نہین ہی کہ حاکم کے مرنے سے یا موقوف ہونے کے بعد حجر کرسکین —

(مادہ ۹۷۸) معتوہ صغیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۷۹) مجنون مطبق صغیر غیر ممیز کے حکم مین ہے —

(مادہ ۹۸۰) مجنون غیر مطبق جو حالت افاقہ مین تصرف کرے وہ بمنزلہ عاقل کے ہے —

(مادہ ۹۸۱) صغیر کے بالغ ہونے پر فورًا اوسکا مال ندیا جاوے بلکہ لازم ہے کہ آہستہ آہستہ تجربہ کیا جاوے اور جب اوسکا رشد ثابت ہو لیوے تب دیوین —

(مادہ ۹۸۲) اگر صبی بالغ ہوا پر رشید نہین ہے تو اوسکا مال ندیا جاوے اور بدستور تصرف سے روکا جاوے جبتک کہ رشد ثابت نہووے

(مادہ ۹۸۳) وصی نے قبل ثبوت رشد صغیر کو مال سپرد کر دیا اور مال اوسکے پاس تلف ہوگیا یا اوسنے خود تلف کیا تو وصی ضمان دیگا

(مادہ ۹۸۴) صغیر کے بالغ ہونے پر اوسکا مال اوسکو دیا پر اوسکی سفاہت ظاہر ہوی حاکم اوسکو حجر کر سکتا ہے —

(مادہ ۹۸۵) جب لڑکے کو احتلام ہو یا اوسکی بیوی کو حمل رہے بالغ ہو جاتا ہے یا لڑکی کو حیض آوے یا حمل رہے تو بالغ ہوتی ہے —

(مادہ ۹۸۶) لڑکا بارہ برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتا ہے اور لڑکی نو برس کی عمر سے بالغ ہونا شروع ہوتی ہے

اور دونو پندرہ برس کی تمامی پر بالغ ہو سکتے ہین اگر لڑکا بارہ برس کا ہو گیا اور

نا بالغ نہوا تو وہ قریب بلوغ ہے حبتک کہ بالغ ہووین اور لڑکی نو برس کی ہوگئی
اور بالغ نہوئی مراہقہ ہے جبتک کہ بالغہ ہووے —

(مادہ ۹۸۶) جو سال بلوغ کو پونہچا اور بلوغ کی کوئی علامت ظاہر
نہین دی تو وہ حکمی بالغ شمار ہوگا —

(مادہ ۹۸۸) جو لڑکا کہ شروع سن بلوغ کو نہین پونہچا اور بالغ ہونے کا
دعوے کیا تو اوسکا دعوے مقبول نہوگا —

(مادہ ۹۸۹) اگر مراہق اور مراہقہ حاکم کے روبرو بالغ ہونے کا
اقرار کرین اور اونکا ظاہر حال اور جثہ ایسا نہین ہے کہ بلوغ پر دلالت
کرے تو نابالغ تصور ہوینگے اور اونکا اقرار معتبر نہوگا اور اگر اونکا
جثہ اور ظاہر حال اونکے بالغ ہونے پر دلالت کرے تو اونکا اقرار
مقبول اور اونکے تصرفات معتبر ہونگے اور اسکے بعد اگر یہہ کہے کہ مین
بالغ نہین تھا اور چاہتا ہے کہ جتنے تصرفات اور اقرارات کئے ہین
وہ سب فسخ ہوجائین تو یہہ دعوی اوسکا قابل التفات نہوگا —

فصل سوم سفیہ محجور کے بیان مین

(مادہ ۹۹۰) سفیہ محجور مثل صغیر ممیز کے ہے اوسکا ولی فقط حاکم
ہے اور باپ یا دادا یا اونکے وصی لوسکے ولی نہین ہین —

(مادہ ۹۹۱) حجر سے پہلے سفیہ کے معاملات قولی ایسی نہین جیسے

سب لوگون کی اور بعد حجر کے اوسکے سب تصرفات صحیح نہین ہین

(مادہ ۹۹۲) سفیہ کا اور اون لوگون کا نفقہ کہ اوسپر واجب ہے سفیہ کے مال مین سے دیا جاوے گا۔

(مادہ ۹۹۳) سفیہ کی بیع نافذ نہین ہے اگر حاکم اوسمین منفعت دیکھے تو جاری کر سکتا ہے ورنہ نہین۔

(مادہ ۹۹۴) سفیہ اگر کسی کے لئے اپنے اوپر قرض کا اقرار کرے صحیح نہین ہے یعنے حجر کے وقت جو مال موجود ہے یا اوسکے بعد جو زاید ہووے اوسمین اوسکا اقرار کسی کے لئے صحیح نہین ہے

(مادہ ۹۹۵) لوگون کے حقوق محجور کے مال مین سے ادا ہونے ہین گے

(مادہ ۹۹۶) سفیہ نے کسی سے کچھ قرض لیکر اپنے نفقہ مین خرچ کیا حاکم بحسب عادت بقدر اوسکے نفقہ کے اوسکے مال سے جایز رکھے گا اور زیادہ وہ باطل کرے گا۔

(مادہ ۹۹۷) سفیہ جب صلاحیت پیدا کرلے تو حاکم اوسکا حجر اوٹھادیگا

فصل چہارم مدیون محجور کا بیان

(مادہ ۹۹۸) اگر حاکم کو ثابت ہو کہ مدیون باوجود قدرت ادا دین مین دیر لگاتا ہے اور قرضخواہ چاہتے ہین کہ وہ اپنا مال بیچکر قرض ادا کرے تو حاکم

اوسکا مال روک سکتا ہی اگر اپنا مال بیچکر ادا نکرے تو حاکم بیچکر ادا کر سکتا ہی پر پہلے وہ مال نکالے کہ اوس سے ادای دین آسان ہو مثلا پہلے نقد دیوے پہر اسباب بیع کرکے دیوے اور پہر مکان اور زمین بیع کرکے دیوے —

(مادہ ۹۹۹) مدیون مفلس وہ شخص ہی کہ اوس پر قرض اوسکے مال کے برابر ہو یا زیادہ اوسکے قرض خواہ اگر یہہ خوف کرین کہ یہہ اپنا مال تجارہ مین برباد کر دیگا تو وہ حاکم سے یہہ درخواست کر سکتے ہین کہ اوسکو اوسکے مال مین تصرف کرنے سے یا کسی کے لئے اقرار کرنے سے منع کر دے اور حاکم اوسکا مال بیچکر قرض ادا کر دیگا بمقدار ضرورت اوسکے لئے کپڑے چھوڑ دیگا اگر اوسکا لباس بہاری قیمتی ہی اور ہلکی قیمت کا کپڑہ بھی پہن سکتا ہی تو وہ لباس قیمتی بیچ کر قرض مین دیگا اور اوسکے لئے ہلکی قیمت کے کپڑہ بنا دیگا اوسیطرح ہی اگر اوسکے بڑی حویلی ہی اور چھوٹے گھر مین سے رہ سکتا ہی اوسکو بیچکر موافق اوسکے حال کے گھر خرید دیگا باقی قرضہ مین دیگا —

(مادہ ۱۰۰۰) مدیون کے مال مین اوسکا اور اوسکے عیال وغیرہ کا نفقہ دیا جاوے گا جب تک کہ اوسپر حجر ہی —

(مادہ ۱۰۰۱) مدیون کا وہی مال الگ ہو سکتا ہی جو حجر کے وقت اوسکے

پاس ہے اور جو حجر کے بعد پیدا ہوگا وہ فرق نہوگا —

(مادہ ۱۰۰۲) جنتے باتون سے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہے
مثلاً اقرار یا بیع بقیمت کمتر یا ہبہ یا صدقہ اون سب مین حجر جاری ہوگا
اسی لئے اوسکے سبب تصرفات اوس مال مین جو حجر کے وقت موجود
ہے اور اونسے قرض خواہون کا حق زایل ہوتا ہے معتبر نہین ہے اور اگر
اسنے حجر کے بعد مال پیدا کیا ہے اوس مین اسکے تصرفات معتبر ہین مثلاً
اسنے کچھہ اقرار کیا تو وقت حجر کے جو مال موجود ہے اوسمین جاری نہوگا
پر اوسکا مطالبہ اوسپر رہیگا جب حجر اوٹھہ جاسے کا تو ادا کرنا لازم
ہوگا اور اسکا اقرار اس شرط پر بھی مقبول ہوگا کہ بعد حجر کے جو کمائی
اوسمین سے ادا کرے گا —

باب سوم اکراہ کا بیان

(مادہ ۱۰۰۳) اکراہ اوس شخص کا معتبر ہے جو تہدید کے جاری کرنے پر
قدرت رکھتا ہو اور جو شخص کہ اسکو قدرت تہدید کے اجرا کی نہو اوسکا
اکراہ معتبر نہین ہے تہدید خوف دلانے کو کہتے ہین —

(مادہ ۱۰۰۴) اور یہہ شرط ہے کہ مکرہ کو گمان غالب پیدا ہووے کہ
اگر مین یہہ کام نکرونگا تو مکرِہ مجھہ پر وہ ضرر پونہچا دیگا کہ کہتا ہے —

(مادہ ۱۰۰۵) مجبر جس کام کے کرنے کو کہتا ہے ضرور ہے کہ مجبر کے یا مجبر

علاقہ والون کے سامنے بکرہ ادا کرے ورنہ اوسکی اور اوسکے علاقہ والے کے غیبت مین معتبر نہوگا کیونکہ مجبر یا اوسکا علاقہ دار اگر غائب ہوگیا تو گویا اوسکا اکراہ زایل ہوا اب جو اسنے وہ کام کیا تو اپنی خوشی سے کیا یعنے مجبر نے یہہ کہا کہ یہہ مال اپنا بیچ ڈال اور چلا گیا اور پہر اوسنے بیچ ڈالا تو یہہ بیع صحیح ہوگی اور اکراہ معتبر نہوگا —

(مادہ ۱۰۰۶) بسبب اکراہ کے ملجی ہو یا غیر ملجی بیع اور شرا اور اجارہ اور ہبہ اور صلح اور اقرار اور ابراء اور تاجیل دین اور شفعہ سے دست بردار ہونا یہہ سب معتبر نہین ہین مگر مکرہ نے اکراہ کے بعد یہہ سب جایز کر دے تو جایز ہو جاینگے —

(مادہ ۱۰۰۷) اکراہ ملجی جیسا تصرف قولی مین معتبر ہے ویسا ہی تصرف فعلی مین معتبر ہے اور اکراہ غیر ملجی صرف تصرف قولی مین معتبر ہے نہ فعلی مین مثلاً ایک نے کہا کہ تو فلان کا مال تلف کر دے ورنہ تجکو مار ڈالونگا یا تیرا کوئی عضو تلف کر دونگا تو یہہ اکراہ معتبر ہے اور مجبر ضمان اوسے گا اور اگر کہا کہ فلان کا تو مال تلف کر دے ورنہ تجکو مارونگا یا قید کر دونگا اوسنے ویسا ہی کر دیا تو معتبر نہوگا اور یہہ متلف ضمان دیگا —

باب سوم شفعہ کا بیان اسمین چار فصل ہین فصل اول شفعہ کی مراتب کے بیان مین

(مادہ ۱۰۰۸) شفعہ کے اسباب تین ہین اول نفس بیع مین شریک ہونا
مثلاً دو شخص ایک حویلی کے وارث ہو دین دوم حق بیع مین خلیط
ہون مثلاً حق مرور خاص اور حق شرب خاص مثلاً ایک ایسا باغچہ
بیچا گیا کہ اسمین ایک نہر اور باغچوں مین ایک نالہ ہے جس سے پانی دیا جاتا ہے
اور راہ نکی ہمسایگی اس سے متصل ہو یا ہو اور اگر یہ سب باغچہ نہر سے
پانی لیتے ہین کہ اس سے علی العموم پانی لیا جاتا ہی تو انکو ایک دوسرے پر
حق شفعہ نہین ہی یا مثلاً بہت گھر ایسے ہین کہ ان سب کے دروازہ راہ
عام پر ہین تو انکو ایک دوسرے پر حق شفعہ نہین ہی سوم یہہ کہ ہمسایہ
متصل ہو —

(مادہ ۱۰۰۹) اب سب سے زیادہ مستحق شفعہ شریک فی النفس المبیع ہے
دوم خلیط فی حق المبیع ہی سوم ہمسایہ ملاصق ہے یعنے اگر اول شفعہ کا طالب
ہو تو اوروں کو حق شفعہ نہین ہے اور اگر ثانی طالب ہو تو ثالث کو
حق شفعہ نہین ہے —

(مادہ ۱۰۱۰) اگر شریک فی النفس المبیع نہین ہی یا ہی پر شفعہ ترک کر دیا ہے
تو دوم یعنے خلیط فی حق المبیع کو حق ہی اور اگر خلیط فی حق المبیع نہو یا وہ بھی
ترک کر دے تو ہمسایہ ملاصق کو حق شفعہ ہی مثلاً ایک نے حویلی مین سے
اپنا حصہ شایع مشترک بیچا تو دوسرا حصہ والا شفعۃً یہ حصہ خریدیگا اور اگر

یہہ ہنو یا اوسنے دعوی ترک کیا تو خلیط فی حق المبیع طریق خاص یا شرب خاص شفعہ لیگا یا یہہ بہی ہنو یا دعوی شفعہ سے دست بردار ہو تو ہمسایہ ملاصق اور متصل کا حق ہے ـــ

(مادہ ۱۰۱۱) اگر بالا خانہ ایک شخص کا ہی اور نیچے کا مکان ایک شخص کا ہی تو یہہ دونو آپسمین ہمسایہ بلاصق ہین ــــ

(مادہ ۱۰۱۲) حویلی کی دیوار مین جو شریک ہین وہ گویا حویلی مین شریک ہین اور اگر دیوار مین تو شریک نہین ہین مگر ایک گہر کے بانسہ دوسرے گہر کی دیوار تک پہیلے ہوے ہین تو یہہ دونو ہمسایہ ملاصق ہین نہ شریک اور نہ خلیط کیونکہ صرف بانس کے سرے دوسرے کی دیوار پر ہونے سے شریک اور خلیط نہین ہوتا ہے ـــ

(مادہ ۱۰۱۳) اگر ایک حویلی مین کئی شریک ہین ایک کا حصہ نصف اور دوسرے کا حصہ چہٹا ہی اور ایک کا حصہ ثلث ہی اب نصف حصہ والے نے اپنا حصہ بیچا تو یہہ دونو سدس اور ثلث والے برابر نصفا نصفا اوس کو خریدینگے نہ یہہ کہ ثلث والا ثلث لیگا اور سدس والا سدس لیگا ـــ

(مادہ ۱۰۱۴) اگر دو قسم کے خلیط موجود ہین ایک وہ کہ اس باغچہ مین جو چہوٹے نہر سے نل نکالکر پانی لیتا ہی اور ایک وہ کہ اس چہوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو وہ نل والے ہین اونکو استحقاق شفعہ حاصل ہی بہ نسبت اون لوگون

سکے کہ اس چھوٹے نہر مین سے پانی لیتے مین اور ایسی ہی اگر وہ باغچہ
بیچا گیا کہ چھوٹے نہر سے پانی لیتا ہی تو نہر کے پانی لینے والے اور نل سے
پانی لینے والے سب مستحق شفعہ ہونگے مثلاً ایک ایسا گھر بکا کہ اوسکا
دروازہ ایک کوچہ غیر نافذہ مین ہی اور یہہ کوچہ دوسرے کوچہ غیر نافذہ مین سے
نکلا ہی تو اس کوچہ والے کہ جسمین اوسکا دروازہ ہی شفیع ہونگے نہ اور کے
کوچہ والے کہ جسمین سے وہ کوچہ نکلا ہی اور اگر اول کوچہ مین کہ جسمین سے یہہ کوچہ
نکلا ہی کوئی گھر بکا تو یہہ کوچہ والے اور وہ کوچہ والے سب مستحق شفعہ مین
(مادہ-۱۰۱۵) ایک شخص نے اپنا باغچہ بیچا اور حق شرب نہین بیچا تو
خلیط نے حق الشرب کو حق شفعہ نہین ہی اور ایسا ہی طریق خاص کا حکم ہے
(مادہ ۱۰۱۶) حق الشرب حق طریق پر مقدم ہی اگر ایک باغچہ ہی کہ اوسکا
ایک شخص حق شرب مین خلیط ہی اور دوسرا حق الطریق مین خلیط ہی تو
حق الشرب والا مستحق شفعہ ہے۔

فصل ثانی حق شفعہ کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۰۱۷) شفعہ کے شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ ملک عقاری ہو۔
(یعنے زمین) اسی واسطے کشتی مین اور منقولات مین اور زمین
وقفی اور نزولی مین شفعہ نہین ہوسکتا ہی۔
(مادہ ۱۰۱۸) شرط یہہ ہی کہ مشفوع بہ بھی ملک ہو اسی واسطے متولی زمین

وقف شفیع نہوگا — بطور استحسان اور خرید یہ حق شفعہ کا ہے بطور ضرر پہنچانے کے

(مادہ ۱۰۱۹) زمین وقف اور نزولی مین جو درخت لگائے گئے ہین اور مکانات بنا لیے گئے ہین وہ سب بمنزلہ منقولات کے ہین اسمین شفعہ نہین ہے

(مادہ ۱۰۲۰) جب زمین مملوکہ مع اپنے درختون کے اور مکانات کے بیچے جائے تو درخت اور مکانات بھی شفعہ مین شامل ہونگے اور فقط عمارت اور درخت بیچے جاوین تو شفعہ نہوگا

(مادہ ۱۰۲۱) بدون عقد بیع کے شفعہ نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۰۲۲) ہبہ بشرط عوض بیع ہے مثلاً ایک شخص نے اس شرط کے ساتھہ اپنا گھر ہبہ کیا کہ اسکے عوض مین کچھہ دیگا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہی اسپر دعوے شفعہ قایم ہوگا (کیونکہ یہہ ہبہ ابتداً ہبہ ہی اور انتہاً بیع ہے)

(مادہ ۱۰۲۳) جو زمین بلا عوض کسی کو دے گئے اسمین شفعہ نہین ہے مثلاً ہبہ بے عوض کی گئی یا وصیتاً یا وراثتاً دی گئی —

(مادہ ۱۰۲۴) شرط یہہ ہے کہ شفیع بیع سے راضی نہو نصراحتاً نہ دلالتاً مثلاً بیع کا ذکر سنکر بولا کہ مناسب ہی تو اوسکا حق شفعہ ساقط ہوگیا اوسکو دعوی شفعہ نہین پہنچے اور ایسی ہی یہہ سنکر ... کرا لینے لگا حق شفعہ

ساقط ہوگیا اور ایسا ہی جب بائع کی طرف سے وکیل ہوکر زمین بکوادی تو اب اوسکو حق شفعہ نہیں ہے دیکھو مادہ ۱۰۰)

مادہ ۱۰۲۵) شرط ہے کہ زربدل مال معلوم المقدار ہو اسلیے جو زمین اسطرح دی گئی کہ اسکا بدل مال نہیں ہے اسپر شفعہ نہیں ہے مثلاً ایک حویلی حمامی کو اوسکے نہلانے کے عوض میں دی گئی تو تحت حمامی کے مال نہیں ہے بلکہ یہ قبیل منفعت و خدمت کی ہے جسکی عوض گھر دیا گیا ہے اسی سلیئے اوس حویلی پر جو مہر مقرر کی گئی شفعہ نہیں ہے

(مادہ ۱۰۲۶) شرط شفعہ یہ ہے کہ بائع کی ملک بیع سے زایل ہوجاوے اسیلیئے بیع فاسد میں جبتک کہ بائع کا حق استرداد ساقط نہولے حق شفعہ نہیں ہے اور بیع بشرط خیار میں اگر مشتری کو خیار ہے تو حق شفعہ ہوگا اور اگر بائع کو اختیار ہے جبتک کہ اوسکا حق خیار ساقط نہو حق شفعہ نہوگا اور خیار عیب اور خیار رویت شفعہ کا مانع نہیں ہے۔

(مادہ ۱۰۲۷) جب کوئی زمین شرکا آپسمیں تقسیم کریں تو حق شفعہ جاری نہیں ہوسکتا ہے یعنی ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے۔

فصل ثالث طلب کا بیان

(مادہ ۱۰۲۸) شفعہ کے اندر تین طرح کا مطالبہ ضرور ہے ... مواثبت دوسرا طلب تقریر و اشہاد تیسرا طلب خصومت و تملک۔

مادہ ١٠٢٩) شفیع پر لازم ہے کہ جس جانب بیع کے خبر سنی فوراً
ایسا کلام کرے کہ طلب شفعہ پر دلالت ہو مثلاً کہے کہ مین اس بیع کا
شفیع ہون اور شفعہ طلب کرتا ہون اسکو طلب مواثبت کہتے ہین —

(مادہ ١٠٣٠) شفیع پر بعد اس طلب مواثبت کے لازم ہے کہ گواہ
کرلیوے اور طلب تقریر اسطرح پر کرے کہ مبیع کے پاس جاکر دو گواہون کو
کہے کہ فلان شخص نے یہہ زمین خریدی ہے یا مشتری سے جاکر
کہے کہ تو نے یہہ زمین خریدی ہے یا بائع سے کہ مبیع اوسکی قبضہ
مین ہے کہ تو نے اپنی زمین بیچی ہے اور مین اوسکا شفیع ہون اور مین اوسکا
شفعہ طلب کرتا تہا اور اب بہی شفعہ طلب کرتا ہون تم دونو گواہ رہنا
اگر شفیع دور ہے طلب تقریر و اشہاد کی طاقت نہین ہے تو کسی کو وکیل کرکر
لکہہ بہیجے اور اگر کوئی وکیل نہ پاوے تو خط لکہہ بہیجے —

(مادہ ١٠٣١) بعد اس طلب تقریر و اشہاد کی لازم ہے کہ حاکم کے یہان
نالش کرے اسکو طلب خصومت و تملک کہتے ہین —

مادہ ١٠٣٢) اگر شفیع طلب مواثبت مین کچہہ دیر لگائے مثلاً عقد بیع کی سستی
کے وقت ایسے حال مین تہا کہ اعراض پر دلالت کرتا ہے اور شفعہ اوسی مجلس
مین طلب نکیا کہ اور کام مین لگا ہوا تہا یا کسی اور سے بحث کر رہا تہا یا بی طلب
شفعہ کے مجلس سے کہڑا ہو گیا حق شفعہ ساقط ہو گیا۔

(مادہ ۱۰۳۳) اگر طلب تقریر اور استشہاد کو اتنی مدت تک تاخیر کیا کہ اوسمیں اوسکا کرنا ممکن تھا بلکہ خط لکھنے مین بھی تاخیر کی حق شفعہ ساقط ہو گیا۔

(مادہ ۱۰۳۴) بعد طلب تقریر اور استشہاد کے طلب حضوت مین سبب عذر شرعی ایک مہینہ کی تاخیر کی تو شفعہ ساقط ہوا مثلاً کہین دور و دراز سفر پر تھا۔

(مادہ ۱۰۳۵) مجورین کا ولی اونکی طرف سے حق شفعہ کا طالب ہوگا اگر صغیر کا ولی حق شفعہ نہ طلب کرے تو ساقط ہوگا بعد بلوغ اوسکو حق شفعہ نہین ہے۔

فصل چہارم شفعہ کے حکم کا بیان

(مادہ ۱۰۳۶) شفیع مشفوع پر یا مشتری کے رضامندی سے یا حاکم کے حکم سے قبضہ کرنے تو مالک ہوجاتا ہے۔

(مادہ ۱۰۳۷) زمین کا شفعہ سے مالک ہونا بمنزلہ خریداری ابتدائی کے ہے اسلئے جتنے احکام ابتداءً بیع و شرا مین ثابت ہوتے ہین شفعہ مین بھی ہونگے مثلاً خیار عیب و خیار رویت۔

(مادہ ۱۰۳۸) شفیع مشفوع کا ابھی بہ رضامندی مشتری

یا بحکم حاکم لے لیا گیا تو حق شفعہ وارثون کو نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۳۹) شفیع نے بعد طلب مواثبت اور طلب تقریر و اشہاد کے اپنا گھر بیچ ڈالا کہ جس کے سبب سے اس گھر بیچے گئے کا شفیع ہوا تھا تو حق شفعہ باطل ہوگیا

(مادہ ۱۰۴۰) اگر پہلے اس سے کہ بدعوی شفعہ ایک گھر کا مالک ہووے اوسکے متصل دوسرا گھر بک گیا تو وسپر اوسکا حق شفعہ نہ ہوگا

(مادہ ۱۰۴۱) شفعہ تجزی کے قابل نہین ہے اسلئے شفیع کو یہ حق نہیں ہے کہ مبیع مین سے کچھ لیوے اور کچھ [illegible]

(مادہ ۱۰۴۲) [illegible] نہین ہے کہ اپنا حق شفعہ دوسرے کو ہبہ کرے اگر کریگا تو حق شفعہ ساقط ہوگا

(مادہ ۱۰۴۳) اگر کئی شخص شفیع ہون اور ایک شخص نے قبل حکم حاکم اپنا شفعہ چھوڑ دیا تو شفیع ثانی سب مبیع بحق شفعہ لیگا اور اگر حاکم کے حکم کے بعد ترک کیا تو شفیع ثانی اوسکا حق نہین لے سکتا ہے

(مادہ ۱۰۴۴) اگر مشتری نے مشفوع بصرف زر ذاتی کچھ چیز زیادہ کی تو شفیع کو اختیار ہے چاہے چھوڑ دے چاہے قیمت اصل بناکے اور قیمت زیادتی کے دیکر لیوے اور اگر مشتری نے کچھ بنا کیا یا درخت لگاوے تو شفیع چاہے ترک کرے یا قیمت مبیع کے مع قیمت بنا اور درختونکے دیکر لیوے اور یہ اختیار نہین ہے کہ مشتری کو کہے کہ تم اپنے درخت اور بنا اوکھاڑ لو

کتاب دہم

شرکتونکا بیان اور اوسمین یکمقدمہ اور اٹھہ باب ہین

مقدمہ اصطلاحات فقہیہ کے بیان مین

مادہ (۱۰۴۵) باعتبار لغت کے کئی آدمیونکو یک چیز مین خصوصیت ہوجاوے تو یہہ شرکت ہے مگر عرف اور اصطلاح مین اوس عقد اور معاملہ کو کہتی ہین جو اس اختصاص کا سبب ہو واسطے شرکت دو قسم ہے ۔

قسم اوّل شرکت ملک اور یہہ ملک کے اسباب سے حاصل ہوتی ہے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا ۔

دوم شرکت عقد اور یہہ شریکونکے درمیان مین ایجاب و قبول ہوکر حاصل ہوتی ہے اور دونون قسمونکے تفصیل اونکے بابمین آویگی اور ان دو قسمونکے سوا ایک شرکت اباحت بہی ہے وہ یہہ ہے کہ ہر شخص کو صلاحیت اور قابلیت اسباتکی حاصل ہے کہ شئے مباح پر اپنا قبضہ کر کے مالک ہوجاوے ۔

مادہ (۱۰۴۶) قسمت تقسیم کرنیکو کہتے ہین اور دیکے باب مین اوسکا ذکر آویگا ۔

مادہ (۱۰۴۷) حایط دیوار کو کہتے ہین اور وہ لکڑی سے بنائی جاتی ہے اسکی جمع حیطان ہے (یہہ مخصوص اوس ملک سے ہوگا ورنہ دیوار مٹی) اور اینٹ اور پتہر کی بہی بنتی ہے ۔

مادہ (۱۰۴۸) جو لوگ راہ عام مین گزرین اونکو مارہ کہتے ہین ۔

مادہ (۱۰۴۹) قناۃ بفتح قاف اوس نالے کو کہتے ہین جو زمین پر پانی بہنے کے واسطے بنائی جاتی ہے اسکی جمع قنوات ہے۔

مادہ (۱۰۵۰) مسنات میم مضموم اور سین مفتوح اور نون مشددہ وہ حد اور دیوار ہے جو پانی کے شروع اور کنارون پر قایم کی جاوے اوسکی جمع مسنیات ہے

مادہ (۱۰۵۱) احیا زمین کو آباد کرنا اور زراعت کے قابل کرنا ہے۔

مادہ (۱۰۵۲) پتھر وغیرہ کا زمین پر حد بندی کے واسطے رکھنا کہ اور اسپر قبضہ نہ کر سکے اوسکو نصب کہتے ہین

مادہ (۱۰۵۳) انفاق مال خرچ کرنیکو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۴) نفقہ وہ دراہم اور سامان وغیرہ کہ اپنے حوایج اور ضرورتون مین خرچ ہوتا ہے

مادہ (۱۰۵۵) تقبل کسی کام کا تعہد کرنا اور لازم کر لینا ہے۔

مادہ (۱۰۵۶) مفاوضان عقد مفاوضہ کے شریکون کو کہتے ہین۔

مادہ (۱۰۵۷) راس المال سرمایہ ہے۔

مادہ (۱۰۵۸) جو چیز کہ اپنے محنت سے حاصل کرین وہ ربح ہے۔

مادہ (۱۰۵۹) ابضاع کسیکو اپنا مال تجارت کے واسطے اس شرط پر دیا کہ فائدہ سب صاحب مال کا حق ہی راس المال بضاعت ہے اور دینے والے کو مبضع اور لینے والا مستبضع ہے۔

اور سمجھے والا حق اور حصہ کسی سے تجارت مین نفس سپرد ہے یا بیچے والا عبدہ والا آسی سے والا

باب اول شرکت ملک کا بیان اس مین تین فصل ہین۔

فصل اول شرکت ملک کے تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۰۶۰) ایک چیز مین دو شخص یا زیادہ شریک ہون یعنی ایک چیز کئی آدمیون کے ایسے سبب سے ہووے جو ملک کا سبب ہے مثلاً کئے آدمیونے ایک چیز کو ملکر خرید یا ہبہ قبول کیا یا وصیت لیا یا وارث ہوے یا ادنہون نے اپنا مال ملا دیا یا اونکی مال اسطرح مل گئے کہ اوسمین تمیز نہین ہوسکتی ہے تو ہر ایک اوس مال مین حصہ دار شریک ہونگے۔ ایسے ہی اگر دو آدمیون نے اپنا ذخیرہ ملا لیا یا اونکے گھر یا پہٹ کراونہین کا سب مال ملگیا تو یہہ ذخیرہ اور مال ملا ہوا اونکا مال مشترک ہو گیا۔

مادہ (۱۰۶۱) ایک آدمے کا ایک دینار اور ایک کے دو دینار آپسمین مل گئے کہ تمیز نہین ہوسکتے ہین اور اتفاقاً اوسمین سے دو کہوئی گئے تو ایک دینار ان دوکا مشترک ہوگا کہ دو دینار والا دو ثلث اور ایک دینار والا ایک ثلث کا اسمین مستحق ہے

مادہ (۱۰۶۲) مشترک الملک دو قسم ہے ایک اختیاری دوسرے جبری۔

مادہ (۱۰۶۳) شرکت اختیاری وہ ہے کہ اپنی قصد اور اختیار سے پیدا ہووے مثلاً خریدنا یا ہبہ لینا یا وصیت لینا یا اپنے مال جو جدا جدا ہے ملا لینا۔

مادہ (۱۰۶۴) شرکت جبریہ وہ ہے کہ بے ارادہ پیدا ہووے مثلاً کئے آدمی ایک مال کے وارث ہوے یا کئے آدمیونکا مال بے ارادہ آپسمین مل گیا۔

مادہ (۱۰۶۵) کئے آدمیونکا ودیعت کو شریک ہوکر لینا شرکت اختیاری ہے اور آندہی سے کسے کا جبہ اوڑکر ایک گہر مین جا پڑا کہ جسمین کئے آدمی شریک ہین شرکت جبریہ ہے اور وہ سب مشترک اوسکے حفاظت کرینگے۔

ماده (١٠٦٦) پھر شرکت دو قسم ہے ایک شرکت عین دویم شرکت دین —

ماده (١٠٦٧) شرکت عین ایک مال موجود و معین [یعنی مشخص] مین جو کئی مشترک ہون مثلاً ایک بکری مین کئی حصہ دار ہین یا ایک زیور مین —

ماده (١٠٦٨) شرکت دین — ایک کے ذمہ جو قرض ہے اوسمین کئی آدمی اپنے حصہ کے موافق شریک ہوکر قرضدار ہوجائین —

فصل دویم اعیان [جمع عین] مشترکہ مین تصرف کیونکر ہوسکتا ہے —

ماده (١٠٦٩) جیسے اپنے ملک مین مالک بالاستقلال تصرف کرسکتا ہی سب شرکا مال مشترک مین ایسے ہے باتفاق تصرف کرسکتے ہین —

ماده (١٠٧٠) سب شرکا حویلی مشترک مین ملکر رہ سکتے ہین اگر ایک شریک کسی اجنبی کو اوسمین لاوے تو اور شرکا منع کرسکتے ہین —

ماده (١٠٧١) ملک مشترک مین یک حصہ دار باجازت اور حصہ داروں کے بالاستقلال تصرف کرسکتا ہی بشرطیکہ اوروں کے حصہ مین نقصان اور ضرر نہ ڈالے —

ماده (١٠٧٢) ایک شریک دوسرے شریک پر جبر نہین کرسکتا ہے کہ اپنا حصہ میری ہاتھ بیچدے یا میرا حصہ خریدلے مگر شئے مشترک ایسی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے اور حصہ دار غایب ہے نہو وین تو تقسیم کرسکتے ہین اور اگر تقسیم کے قابل نہین ہے تو تہایو استعمال ہوگا کہ باب ثانی مین اسکا ذکر ہوگا —

ماده (١٠٧٣) اموال مشترکہ کے منافع حصہ دارونمین بقدر اونکے حصوں کے

تقسیم ہونگے اگر ایک حصہ دار یہ کہے کہ اس جانور مشترک کا دودہ اپنے حصہ سے زیادہ لونگا یا اسکا بچہ مین لونگا تو صحیح نہین ہے ۔

مادہ (۱۰۷۴) بچہ ما کے تابع ہے مثلاً کسیکا سانڈ گہوڑا کسیکے گہوڑی پر پڑ گیا اور بچہ پیدا ہوا تو گہوڑی والیکا ہے اور کسیکا کبوتر کسیکے کبوتری سے جفتے کہا یا تو انڈے اور بچہ کبو[illegible]ی والے کے ہین ۔

مادہ (۱۰۷۵) ہر شریک دوسرے شریک کے حصہ مین اجنبی ہے اگر ایک دوسرے کا وکیل نہین ہے تو ایک کو دوسریکے حصہ مین بے اجازت تصرف جایز نہین ہے مگر حویلی مشترک مین ہر شخص حصہ دار کو اپنے حصہ کا اختیار کامل حاصل ہے اور آمدورفت کے راہ پر بھی اقتدار کامل ہے جو رہنے کے ساتھہ متعلق ہے ۔ مثلاً مشترک گہوڑا ایک شریک نے بے اجازت دوسرے حصہ دار کے کرایہ یا عاریت دیا اور وہ کرایہ دار یا عاریت دار کے پاس جا کر مر گیا تو وہ دوسرا حصہ دار اوس حصہ دار سے اپنے حصہ کا ضمان لیگا ۔ یا مدت تک اپنے ہی استعمال مین چولایا تو دبلا ہو کر قیمت گہٹ گئے تو دوسریکے لئے ضمان نقصان قیمت دیگا اگر ایک حصہ دار [illegible] مین بے اجازت مدت تک رہا تو گویا وہ اپنے ذاتی گہر مین رہا اور حصہ دار [illegible] اپنے حصہ کا نہ لے سکیگا ۔ اور رہ سکے بے تعدے اگر گہر جل جاتا تو ضمان نہ تہا

مادہ (۱۰۷۶) [illegible] مشترک مین ایک شریک نے زراعت کی تو دوسرے حصہ دار

محاصل مین سے اپنا حصہ نہ لے سکیگا جیسا بلدہ مین رواج ہے کہ کاشتکار مالکِ زمین کو محاصل مین سے یک ربع یا یک ثلث دیتا ہی مگر زراعت سے زمین کی قیمت گھٹ گئی تو اپنے حصہ کے موافق نقصان قیمت کا ضمان لیگا۔

مادہ (۱۰۷۷) یک شریک نے مال شرکت کرایہ پر دیا تو دوسرے حصہ دار کو بھی کرایہ مین حصہ دیگا

مادہ (۱۰۷۸) یک شریک دوسرے شریک کے غیبت مین اوسکے حصہ سے بہی نفع لے سکتا ہے بشرطیکہ اوسکی رضامندی ہو کہ اسکا بیان آگے آتا ہے۔

مادہ (۱۰۷۹) شریک حاضر حصہ شریکِ غایب سے اسطرح نفع لے سکتا ہے کہ اوسکو ضرر نہووے تو یہہ رضامندے پر دلالت کرتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۰) اگر حصہ شریکِ غایب ایسا ہی کہ استعمال کے اختلاف سے مختلف اور متغیر ہوتا ہے تو غایب کے رضامندی نہوگی۔ اسی لئے مشترک لباس کا پہننا اور مشترک گھوڑے پر سوار ہونا شریک کے غیبت مین جایز نہین ہے اور اون چیزونمین کہ استعمال سے تغیر نہین ہوتا ہے اوسکے حصہ کا بہی استعمال جایز ہے

مادہ (۱۰۸۱) ایک حویلی جو نصفا نصف مشترک ہے اور استعمال اسکو نت سے متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے یہہ بہی جایز ہے کہ ایک کے غیبت مین دوسرا چھہ مہنے رہے اور چھہ مہنے چھوڑ دے یا باقے چھہ مہنے بہی رہے مگر جب کہ اوسکو عیال بہت ہو تو اوسمین خوفِ تغیر ہے رضامندی دلالۃ نہوگی تو رہنا جایز نہوگا

مادہ (۱۰۸۲) اگر حویلی مشترک تقسیم ہو کر حصہ الگ الگ ہو گئی تو ایک حصہ دار

دوسریکے حصہ مین بے اجازت اوسکی غیبت مین نہین رہ سکتا ہی پر حاکم غایب کے حصہ کو کرایہ دیکر زرِ کرایہ بحفاظت رکھی گا۔

مادہ (۱۰۸۳) مہایاۃ بے نالش و بے حکمِ حاکم نہین ہوسکتی ہے اگر ایک حصہ دار حویلی مین بے اجازت بلا حکم و قوتیت شریکا مدت تک رہا تو دوسرے حصہ دار کو یہہ جایز نہین ہے کہ اپنے حصہ کا کرایہ مانگے یا یہہ کہے کہ جیسا تو میرے حصہ مین مدت تک رہا ویسا ہی مین تیرے حصہ مین رہونگا مگر چاہین تو تقسیم کرسکتے ہین اگر تقسیم ہونیکے قابل ہے اور بعد تقسیم کے مہایاۃ ہوتی ہے مگر غیبت مین شریک کے جسقدر ایک شریک تمام حویلی مین رہا اوتنی ہی مدت تک وہ شریک اگر رہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۰۸۴) ایک شریک نے جو حاضر ہے حویلی مشترک کرایہ دی اور زرِ کرایہ مین سے اپنا حصہ لیا اور اوسکا حصہ محفوظ رکھا جایز ہے جب وہ حاضر ہوا اپنا حصہ لیگا۔

مادہ (۱۰۸۵) اراضی مشترکہ مین ایک شریک دوسری شریک کے غیبت مین جب یہہ جانے کہ زراعت اراضی کے لئے سودمند ہے اور کچہہ ضرر نہوگا زراعت کرسکتا ہے اور جب شریک آوے تو وہ بہی اتنی ہی مدت زراعت کریگا۔ اور اگر یہہ جانے کہ ترکِ زراعت سودمند ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے اور زراعت سے نقصان ہوتا ہے تو اوسکو دلالتاً نہین ہے مگر شریک کل زمین مین زراعت نکریگا اور اپنی حصہ مین کرسکتا ہے مثلاً اگر نصف کا حصہ دار تہا تو نصف حصہ زراعت کرسکتا ہے

اور سال آیندہ مین بہی اسی نصف کو زراعت کرے یگانہ یہہ کہ یکسال اس نصف کو زراعت کیا تو دوسرے سال اوس دوسرے نصف کو زراعت کرے اور اسپر بہی اگر کل زمین زراعت کے تو جتنا ضرر اوس سے زمین کو پونچا ہے وہ ضمان دیگا یہہ سب امور جب ہین کہ شریک حاضر نے بی اطلاع حاکم زراعت کے ہو تا عشر اور خراج ضایع نہووے اور اوس وقت شریک دویم دعوی نقصان نکر سکیگا۔

مادہ (۱۰۸۶) باغ کا ایک شریک غایب ہوا تو دوسرا شریک کہ حاضر ہے اور حصہ شریک غایب بچکر محفوظ رکہہ سکتا ہے اپنا حصہ پہل کا لیگا اب اوس شریک کو اگر اختیار ہے کہ بیع کو جاری کرے اور ثمن لے لے یا بیع جایز نکرے اور اوس سے اپنا ضمان حصہ لیوے۔

مادہ (۱۰۸۷) ایک کا حصہ دوسرے کے پاس ودیعت ہے اسلیئے اگر شریک نے اپنا سب مال مشترک کسیکے پاس بے اجازت ودیعت رکہا اور تلف ہوگیا تو دوسرے کے حصہ کا ضمان دیگا دیکہو مادہ (۷۹۰)

مادہ (۱۰۸۸) ایک شریک اپنا حصہ شریک ثانی کے ہاتہہ یا کسی اجنبی کے ہاتہہ بے اجازت شریک کے بیچ سکتا ہے۔ دیکہو مادہ (۲۱۵) مگر اموال مختلط مین حصہ مختلط اور مخلوط کو بے اجازت نہین بیچ سکتا ہے۔ اور بیان خلط و اختلاط فصل اول مین گزرا۔

مادہ (۱۰۸۹) ایک وارث نے زمینِ موروثے مین باجازت شرکا بالغین اور وصی نابالغ کے تخم مشترک بویا تو محاصل مشترک ہوگا اور بذرا اپنا ہی ڈالے غلہ بویا تو خاص اسیکا ہوگا مگر اور وارثونکی زمین کا جو نقصان ہوا ہے اوسکا ضمان دیگا۔ دیکھو مادہ (۹۰۷)

مادہ (۱۰۹۰) بے اجازت اور وارثون کے ایک وارث نے ترکہ میں سے کچھ روپیہ لے لیا اور تجارت کے اوسمین نقصان آیا تو یہہ نقصان اوسکے ذاسے ہوگا کہ جیسا نفع کا بھی وہی مستحق ہوگا اور وارثونکو اوسمین حق نہوگا۔

فصلِ ثالث دیونِ مشترکہ کا بیان۔

مادہ (۱۰۹۱) دو آدمیونکا یا زیادہ کا دین ایکسکے ذمہ ایک ہی سبب سے ہے تو وہ سب اوسمین مشترک ہونگے اور اگر سبب ایک نہیں ہے تو دین مشترک نہیں ہے جیسا ابیان آتا ہے

مادہ (۱۰۹۲) جیسا اشیاء مشترکہ مین سب وارث موافق حصونکے مشترک ہوتے ہین ویساہی دین بھی اونکے حصونکے موافق مشترک ہوگا جو کسیکے ذمہ ہے۔

مادہ (۱۰۹۳) ایک شخص نے کئی آدمیونکا مال تلف کیا اور اوسپر ضمان لازم آیا تو اسس ضمان مین سب شریک ہونگے۔

مادہ (۱۰۹۴) دو آدمیون نے اپنا مشترک ایک کو قرض دیا تو یہہ قرض دونونکا مشترک ہوگا جب ہر ایک نے جداجدا قرض دیا تو یہہ قرض مشترک نہوگا بلکہ ہر شخص جداجدا قرض خواہ رہیگا۔

ماده (۱۰۹۵) اگر ایک ہی صفقہ مین ایک مال مشترک بیچا گیا اور تفصیل حصہ کے
مذکور نہوئی تو زر ثمن سب کا مشترک ہوگا اور اگر ہر یک حصہ الگ الگ بیان ہوا
کہ اوسکا یہہ حصہ ہے اور دوسری کا اتنا حصہ ہے اور تیسری کا حصہ اتنی شئی روپیہ
سکہ خالص اور چوتھی کا حصہ اتنے روپیہ سکہ غیر خالص تو زر ثمن مین سب حصہ دار
نہونگے بلکہ اپنے اپنے حصہ کے موافق سب قرض خواہ رہینگے ۔

ماده (۱۰۹۶) ایک نے اپنا گھوڑا اور دوسرے نے اپنی گھوڑی ایک ہی صفقہ مین ایک ہی
قیمت سے بیچے تو زر قیمت دونونکا مشترک ہوگا اور اگر ہر ایک نے اپنے
اپنے قیمت جدا جدا بیان کردے تو مشترک نہونگی بلکہ ہر ایک شخص اپنے
اپنے قیمت کا جدا جدا طالب رہیگا ۔

ماده (۱۰۹۷) دو آدمیون نے جو کسی کے دین کے کفیل تھی اپنے مال مشترک
مین سے اوسکا دین ادا کیا تو یہہ دونو مکفول عنہ پر مشترک طالب رہینگے ۔

ماده (۱۰۹۸) ایک آدمی نے دو شخصونکو کہا کہ میرا دین ادا کردو اونہونے اپنے مال
مشترک مین سے دیدیا تو دونو اوس شخص پر مشترک طالب رہینگے۔ اور اگر
ایک الگ اپنے پاس سے دین ادا کیا تو مشترک نہونگی ۔

ماده (۱۰۹۹) دین جب مشترک نہو تو ہر یک اپنا اپنا دین علاحدہ طلب کریگا اور
جو کوئی اپنا دین کچھ کرلیگا اوس مین دوسرے کو حق نہین ہے ۔

ماده (۱۱۰۰) اگر دین مشترک ایک شخص پر ہے تو ہر حصہ والا اپنا حصہ طلب کرسکتا ہے

اور اگر ایک حصہ دار موجود نہو تو جو حصہ دار کہ موجود ہے حاکم کے پاس نالش کرکے اپنا حصہ مدیون سے لے سکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۱) دینِ مشترک میں سے جو حصہ دار وصول کریگا وہ اوس میں اورونکو بھی حصہ دیتا رہیگا نہ یہہ کہ خاص آپ سے لیلیوے۔

مادہ (۱۱۰۲) اگر ایک قرض خواہ نے اپنا حصہ دین مشترک مین سے وصول کیا اور وہ اوسکے پاس تلف ہوگیا تو باقی حصہ والے اپنے اپنے حصہ کے موافق اوس سے ضمان لینگے مثلاً ہزار قرش دو شخصونکا دین مشترک نصفا نصف ہے ایک شخص نے پانچسو قرش وصول کرلئے اور اوسکے پاس تلف ہوگئی تو دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو قرش لے لیگا اور پانچسو باقی قرضدار پر مشترک قرض رہینگے

مادہ (۱۱۰۳) دین مشترک مین سے اسے حصہ پر ایک حصہ دار نے مدیون سے ایک متاع خریدے تو دوسرا حصہ دار اس متاع مین شریک نہوگا مگر دوسرا حصہ دار بمقدار اپنی حصہ کے بابت قیمت متاع کے اوس سے ضمان لیگا اور اگر دونون متفق ہوگئے کہ یہہ مال دونون مین مشترک رہے تو ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۰۴) دینِ مشترک کے ایک شریک نے مدیون سے کپڑہ لیکر صلح کرلے تو اسکو اختیار ہے کہ اپنی شریک کو ان کپڑونمین سے حصہ دیوے یا جو مدیون پر حق باقی ہے اوسمین سے اوسکو حصہ دلوا دیوے ۔

مادہ (۱۱۰۵) دین مشترک مین سے ایک حصہ دار نے کل دین یا جزو دین وصول کرلیا

یا اپنی حصہ مین کچھہ مال خرید لیا یا مدیونسے کسی مال پر بمقدار اپنی حصہ کے
صلح کی تو دوسرے حصہ دار کو اختیار ہے کہ اسکے معاملہ کو جایز رکھے
اور اپنا حصہ شریک لیلیوے جیسا اوپر بیان ہوا اور چاہی یہہ معاملہ جاری نہ رکھے
اور اپنا حصہ مدیون سے لیلیوے اور اگر مدیون کے پاس دین دنیکو نرہا ہو
یہہ دوسرا حصہ دار پہلے حصہ دار سے اپنی حصہ کے موافق لیوے گا
اور دوسرے حصہ دار لے اگر اوسکے معاملہ کو پہلے جایز نہ رکھا تھا تو اب
اوس سے اپنا حصہ وصول کرنا منع نہوگا۔

مادہ (۱۱۰۶) ایک حصہ دار نے اپنا حصہ مدیون سے وصول کیا
اور بے تعدے اسکے پاس سے تلف ہوگیا تو اپنی حصہ دار کو ضمان نہ دیگا
کیونکہ فقط اپنا حصہ لیا تہا اور باقی قرض شریک کا ہے۔

مادہ (۱۱۰۷) یک حصہ دار نے قرضدار کو اپنی یہان کسی کام کے لئے
بمقدار اپنی حصہ کے مزدوری پر لگایا تو اب شریک اپنی حصہ کے مقدار
اسکی اجرت مین سے ضمان لے گا۔

مادہ (۱۱۰۸) ایک شریک نے اپنی حصہ کی عوض مدیونسے کچھہ رہن لے لیا
اور رہن اوسکے پاس تلف ہوگیا تو اسکا شریک اپنی حصہ کے مقدار
ضمان لے گا مثلاً ایک ہزار درہم نصفا نصف دونوں کے مشترک تہے ایک
شخص نے اپنی حصہ پر مدیون سے رہن لے لیا اور ہلاک ہوگیا تو اسے

نصف دین ساقط ہوگیا دوسرا حصہ دار اپنی حصہ کے اڑہائی سو درہم اس حصہ دار سے لیلیگا

مادہ (۱۱۰۹) ایک قرض خواہ نے اپنی حصہ پر کسیکو مدیون سے کفیل لیا یا اپنی حصہ کا کسیے پر حوالہ کیا تو جتنا روپیہ کفیل سے یا حوالہ والے سے وصول کیا اوسمین دوسرا حصہ دار بہی شریک ہوگا ۔

مادہ (۱۱۱۰) ایک حصہ دار اپنا حصہ مدیونکو ہبہ کردے یا ابرا کردے تو اسکا ہبہ اور ابرا صحیح ہے اور اس سببسے شریک کے حصہ کا ضامن نہوگا۔

مادہ (۱۱۱۱) ایک شریک نے اپنی مدیونکا مال تلف کردیا اور مدیون نے اپنی مالکی قیمت اوسکے حصہ دین مین سے پوری لے لے تو دوسرا شریک اپنی حصہ کے موافق اوس سے لیگا لیکن اگر شریک کا قرض دین مشترک سے پہلے مدیون پر تہا تو مال تلف کا ضمان اوس دین مین سے ادا ہوگا دین مشترک تو اسکے شریک کو اختیار نہین ہے کہ اپنی حصہ کے موافق ضمان لے سکے ۔

مادہ (۱۱۱۲) ایک قرض خواہ دین مشترک کے ادا کے لئی بے اجازت اور شریکے شریکو مدت مقرر نہین کرسکتا ہے ۔

لاحقہ

مادہ (۱۱۱۳) ایک شخص نے دو آدمیو ںکے ہاتہہ اپنا کچھہ مال بیچا تو ہر شخص بمقدار اوسکی حصہ کے قیمت کا تقاضا کریگا اگر ایک دوسرے کے لئی کفیل نہین ہے ۔

باب دوم تقسیم کے بیان مین اس مین نو فصل ہین ۔

فصل اوّل تقسیم کی تعریف اور تقسیم کا بیان ـ

مادہ (۱۱۱۴) تقسیم حصہ مشترک کا مقرر کردینا یعنے ہر ہر حصہ کو کسے مقیاس کے ساتھہ مثل گز یا وزن یا کیل کے جدا کرنا ہے اسکو افراز کہتی مین

اور حصص شائع جو ہر جز (یا ایک) معین ہیں

مادہ (۱۱۱۵) تقسیم دو قسم ہے ایک یہہ کہ جتنی حصہ کہ ہر ہر ذرہ مین مشترک ہیں انکو ایک ہی فرد میں جمع کرنا مثلاً اس بکری مشترک کو مین دہا یہہ بکری تقسیم کرنا اسکو تقسیم جمع کہتے ہین ـ دوسری یہہ ہے کہ حصہ مشترک کو ایک سے معین مین معین کرنا مثلاً ایک قطعہ زمین کو دو ٹکروں مین تقسیم کرنا اسکو تقسیم تفریق اور تقسیم فرد بہیز کہتے

مادہ (۱۱۱۶) تقسیم افراز اور مبادلہ کے ساتھہ جو ہوتے ہے اوسکی یہہ مثال ہے کہ ایک کیل گیہون جو نصفا نصف مشترک ہین تو اوسکا ایک ایک دانہ نصفا نصف مشترک ہے تو اوسکی برابر دو حصہ کرنا قسمۃ الجمع ایک کو ایک حصہ دینا اور دوسرےکو دوسرا حصہ دینا گویا یہہ حصہ جدا کرکے اسکے حصہ کے بدلہ اسکو دیا اور دوسرا حصہ جدا کرکے اوسکے حصہ بدلے اسکو دیا ـ ایسے ہی یکقطعہ زمین جو نصفا نصف مشترک ہے اور ہر ہر جز مین نصف نصف حق ہے یہ قسمت تفریق دو حصہ برابر کرنا اور اسکو یک حصہ اوسکے حصہ کے بدلے دینا اور اوسکو ایک حصہ اسکے حصہ کے بدلے دینا ہے ـ

مادہ (۱۱۱۷) مثلیات مین غالباً قسمت افراز ہوتی ہے اسیلئے اگر یک حصہ دار کی غیبت مین اپنا اپنا حصہ بے اجازت لے لے تو جایز ہے مگر جب تک کہ

حصہ دار غایب اگر اپنا حصہ بیلوے یہ تقسیم کامل نہوگی اسلیئے اگر غایب کا
حصہ تلف ہوگیا وہ حصہ جو اس شخص نے لیا ہے دونوں میں شرک ہوگا۔

مادہ (۱۱۱۰) قیمتی چیزوں میں غالبا تمثیت مساوا ہوتی ہے اور مبادلہ باسراضی صحیح نہ ہوتا ہے یا بحکم قاضی۔ تو مدون اجازت شریک غائب کے غصاب ہیں تقسیم کر کے
اپنا حصہ لیا جایز نہیں ہے۔

مادہ (۱۱۱۹) مکیلات اور موزونات اور عددیات متقاربہ مثلاً اخروٹ
اور انڈے مثلیات ہیں اور ظروف باعتبار اختلاف صنعت کے اور
موزونات متقاربہ سب قیمتی ہیں اور گیہوں جسمیں جو ملے ہوئی ہیں قیمتی
یعنی ہر مثلے جو خلاف جنس سے اسطرح خلط ہو جاوے کہ تمیز نہو سکے تو بہی
ہو جائینگے اور گرسے ناپنی کی چیزیں بہی قیمتی ہیں اور جازم اور شطرنجے جو
گزوں کے حساب سے بکتی ہے اور اون میں تفاوت بہت نہیں ہے
وہ سب مثلی ہیں اور حیوانات اور وہ عددیات متفاوتہ جنکی قیمت میں
تفاوت بہت ہے خربوزہ وغیرہ سب قیمتی ہیں اور قلمی کتابیں قیمتی ہیں اور
چہاپہ کے کتابیں مثلی ہیں۔

مادہ (۱۱۲۰) قسمت الجمع اور قسمۃ التفریق دونوں دو دو قسم میں قسمت الرضا
ت القضا۔

اگر دونوں حصہ دار آپسمیں یا قاضی کے پاس راضی ہو کر تقسیم

کرلین وہ قسمت الرضا ہے ۔

مادہ (۱۱۲۲) قاضی بروقت طلب حصےدار و نکے و بجکومت تعسیم کردے اوسکو تقسیم قضا کہتے ہین

فصل ثانی تقسیم کے شرطونکا بیان ۔

مادہ (۱۱۲۳) شرط یہ ہے کہ مقسوم مال معین ہو اسلئے دین مشترک قبضہ سے پہلے تقسیم نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص لوگونپر قرض چھوڑکر مرگیا تو اسمین وارثون نے اسطرح تقسیم کرلیا کہ فلان کے ذمہ کا قرض فلان وارث لیوے اور فلانکے ذمہ کا قرض فلان لیگا صحیح نہوگا اور اسیطرح ہر ایک وارث جو وصول کریگا اسمین سب وارثونکا حق ہے دیکھو فصل ثالث باب اوّل ۔

مادہ (۱۱۲۴) بدون افراز حصونکی تقسیم صحیح نہین ہوسکتی ہے مثلاً ایک حصے والے نے کہا کہ گیہونکے اس ڈھیر مین سے اسطرف سے تو لیلے اور اسطرف سے مین لیلیتا ہون تقسیم صحیح نہوگی

مادہ (۱۱۲۵) شرط یہ ہے کہ مقسوم سب شرکا کا وقت تقسیم کے ملک ہو اسیلئے اگر تقسیم کے بعد کل مقسوم کا کوئی حقدار نکلا تو تقسیم باطل ہوسکے اور ایسے ہی اگر مقسوم مین کوئی اور حصہ دار نصف یا تہائی کا نکلا تو تقسیم باطل ہے اور دوبارہ تقسیم کرنا لازم ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی ایک تمام حصہ کا مستحق ہو تو تقسیم کرنا باطل ہے اور باقی سب شرکاء مین مشترک اور اگر کوئی ایک حصہ مین کسی مقدار کا یا کسی جزو مشترک کا حقدار نکلا تو اس حصہ والے کو اختیار ہے

کہ یا تقسیم فسخ کرے یا اوس حصہ والے سے کہ جسمین اسکا حصہ ہے اپنا حصہ لیلیوے

مثلاً قطعہ زمین ۱۶۰ گز ہے دو آدمیون نے نصفا نصف بانٹ لیا ایک شخص

آدہی حصہ کا حقدار نکلا تو اسکو اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کرے یا جسکی حصہ مین

اسکا حصہ ہے اوس سے ربع یعنی ۴۰ گز زمین لیوے اور اگر دو نو حصوں مین سے

کسے مقدار کا حقدار نکلا اگر سب کے مساوی ہے تو تقسیم نہو گے اور اگر اس کا

حصہ دوسریکے حصہ سے زیادہ ہے تو زیادتے کا اعتبار نہوگا گویا اس ایک حصہ

مین یک مقدار معین کا حقدار نکلا اور اگر دوسرا حصہ زیادہ ہے تو اوسکو

اختیار ہے کہ تقسیم فسخ کری یا اپنی شریک پر بمقدار نقصان رجوع کرے —

مادہ (۱۱۲۶) فضولی کا تقسیم کرنا اجازت پر موقوف ہے قولے ہو یا فعلے

مثلاً ایک شخص نے کسیکا مال مشترک تقسیم کر دیا تو جایز نہوگا اگر اصل مالک

یہہ کہے کہ تو نے اچھا کیا اور اپنی حصون پر تصرف مالکانہ کیا یعنی اپنا حصہ

بیچڈالا یا اجارہ دیا تو تقسیم صحیح ہو گے —

مادہ (۱۱۲۷) شرط یہہ ہے کہ تقسیم حصونکی بحسب استحقاق برابر ہوا اور اسمین نقصان

فاحش نہو اسلئے غبن فاحش کا دعوی تقسیم مین سنا جائیگا لیکن جب شریکون نے

اپنا اپنا حصہ جدا کر کر اپنی قبضہ مین کر لیا دعوی غبن مسموع نہوگا —

مادہ (۱۱۲۸) تقسیم تراضی مین سب حصے والونکی رضامندی شرط ہے اسیلئے

اگر ایک موجود نہو قسمت برضا صحیح نہو گے اور اگر اسمین صغیر ہے کہ اوسکا ولے

وصی اسکے قایم مقام ہے اگر صغیر کا نہ کوئی ولی ہی نہ وصی ہے تو حاکم کے حکم پر
موقوف ہے کہ حاکم اپنی طرفسے ایک شخص وصی مقرر کرکر تقسیم کرادیگا۔

مادہ (۱۲۹) قسمت القضا مین دعوی کرنا شرط ہے یعنی جبتک حاکم کے یہان
کوئی نالش نکری تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا۔

مادہ (۱۳۰) اگر کئی حصی والے تقسیم کا دعوی کرین اور بعض چاہی کہ تقسیم نہو تو اگر
مال مشترک قابل تقسیم کے ہے تو حاکم تقسیم کریگا اسکا ذکر فصل ثالث مین اور فصل رابع مین آتا ہے

مادہ (۱۳۱) مال قابل القسم وہ ہے کہ جو منفعت اوس سے مقصود ہے بعد تقسیم کے بہے
لے جاوے یعنے تقسیم کے بعد ایسا نہو کہ منفعت نہ لیجا سکے۔

فصل سوم قسمت جمع کے بیان مین۔

مادہ (۱۳۲) جتنی چیزین ایک جنس کے ہون اونمین قسمت القضا جاری
ہوسکتی ہے یعنے حاکم ایک شخص کو بلاکر تقسیم کرسکتا ہے مثلی ہو یا قیمتی۔

مادہ (۱۳۳) وہ مثلیات کہ جنکی جنس ایک ہو اور اوسکے افراد مین فرق و
تفاوت بھی نہو اور انکی تقسیم سے کسی شریک کو مضرت نہووے ہر شخص اپنا
تمام حق لیکر مالک ہوسکتا ہے مثلاً کچھ گیہون دو شخصون مین مشترک ہین تو
انکا موافق حصو نکے تقسیم کرنے سے اور ہر شخص اپنی حصہ کے لینے سے
مالک مستقل ہوجاتا ہے اور اتنی درہم سونا گلا یا ہوا اور اتنی اوقیہ چاندی
گلائی ہوئی اور اتنی وزنکا تانبا اور لوہا یا اتنا گیرا اون کا یا اتنا گیرا انداز ہ کا

مانی انڈی سب قسم مثلیات ہین۔

مادہ (۱۱۳۴) قیمتی جنس والے چیزین اگرچہ ... افراد مین تفاوت ہو گویا باعتبار اونکے جز جز ہونیکے قابل تقسیم ہین ... جیسے بکریان دو آدمیون مشترک ہون تو گویا ہر شخص نے اپنا حق معین ... اسی طرح سو اونٹ اور سو گای۔

مادہ (۱۱۳۵) قسمت القضا اجناس مختلفہ مین جاری نہو گے یعنی جتنی چیزین مختلف الجنس مشترک ہون خواہ وہ مثلی ہون و یا قیمتی یعنی حاکم کو یہہ جایز نہین کہ ایک شریک کے نالش پر قسمت جمع جبراً تقسیم کر دی مثلاً ایک شریک کو کسیقدر گیہون دی دیوی اور دوسرے کو اوسکی مقابلہ مین کسیقدر جو دیدے اور تیسرے کو اوسکے مقابلہ مین بکریان دی دیوے اور چوتھی کو اسکے مقابلہ مین اونٹ یا گای دی دیوے اور پانچوین کو تلوار دی دے اور کسیکو حویلی دیوے اور کسیکو دوکان یا اسباب دی دے تو جایز نہین ہے لیکن اگر شرکا آپسمین ملکر تقسیم اسطرح کرلین تو جایز ہے۔

مادہ (۱۱۳۶) برتن اگرچہ ایک ہی شئے معدنی کے بنی ہوئی ہون مگر باعتبار ساخت اور گھڑت کے علیحدہ علیحدہ ہین تو وہ مختلف الجنس متصور ہوتے ہین

مادہ (۱۱۳۷) زیور اور بڑے موتی اور جواہر سب مختلف الجنس ہین مگر چھوٹا جواہر اور چھوٹے موتے جنکے قیمت مین کچہہ تفاوت نہین ہے اور الماس متحد الجنس ہین

مادہ (۱۱۳۸) حویلیان اور دوکانین اور اسباب مختلف الجنس مین بقسمت جمع تقسیم نہین ہو سکتی ہین مثلاً ایک شریک کو یک حویلی اور دوسرے کو یک حویلی بقسمت قضا دینی جایز نہین بلکہ بوجہ قسمت تفریق ہو سکتی ہین

فصل چہارم قسمت تفریق کے بیان مین

مادہ (۱۱۳۹) جس شے مشترک کے حصہ کرنے مین کسی شریک کا ضرر نہو تو وہ قابل قسمت ہے مثلاً قطعہ زمین کے کئے ایسے حصہ کئے جاوین کہ ہر حصہ مین مکان بن سکتا ہے یا درخت لگائی جاسکتے ہین یا کنوی کہودا جاسکتا ہے یا اسایش ہر طرح کی حاصل ہو سکتی ہے - یا ایسی دو منزلہ حویلی ہے کہ یک منزل مردانہ اور دوسرا زنانہ ہے کہ منفعت سکونت ہر حصہ مین قایم اور ہر حصہ کو یک یک گہر پورا مل سکتا ہے اسی لئی اس قطعہ زمین اور اس دو منزلہ حویلی مین قسمت قضا جاری ہو سکتی ہے یعنی اگر یک شریک تقسیم کا طالب ہے اور دوسرا نہ چاہے تو حاکم جبراً تقسیم کرا دیگا -

مادہ (۱۱۴۰) اگر تقسیم مین یک کا حصہ ایسا ہی کہ اس مین اسایش مقصود قایم ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا ہے کہ اوسمین منفعت مقصود سکونت وغیرہ حاصل نہین ہے اور اوّل مدعی تقسیم ہے حاکم تقسیم جبراً کرا دیگا مثلاً ایک حویلی مین یک کا حصہ اتنا بڑا ہے کہ اوسکو ہر طرح کا آرام حاصل ہو سکتا ہے اور دوسرے کا حصہ ایسا چہوٹا ہے کہ اوسمین کچہ آرام نہین ہے مثلاً

مادہ (۱۱۴۱) ہر ہر شریک کو اگر تقسیم سے ضرر ہوتا ہے تو تقسیم نہو سکیگی مثلاً چکی اگر تقسیم ہووے تو کسی کام کے قابل نہین رہتی ہے اسلئے اگر ایک حصہ دار مدعی ہو تو حاکم جبراً تقسیم نکریگا اگر آپس مین راضی ہو کر تقسیم کرلین تو جایز ہے اور ایسی ہی حمام اور کنوا اور پانی کے نالے اور چھوٹے کوٹھری اور دیوار جو دو گہر وئین مشترک ہو تقسیم نہیں ہوسکتی ہین اور ایسی ہی جو چیز بدون توڑنے اور کاٹنے کے تقسیم نہو سکیگی اسکا بہی یہہ حکم ہے مثلاً کوئی جانور اور زین اور گاڑی اور چہ اور مہر کا نگینہ ان سب مین تقسیم جبراً نہین ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۲) جیسا کتاب مشترک کے ورق ورق ہو کر تقسیم نہین ہوسکتی ہے ویسے ہی اوسکے جزو جزو اور جلد جلد ہو کر تقسیم نہین ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۱۴۳) اگر دو شخص یا کئی شخص راستہ مین مشترک ہین اور اور کسیکو اوسمین حق مرور نہین ہے اور ایک طالب تقسیم ہے اور ایک نہین تو اگر بعد تقسیم کے ہر شخص کو راستہ قایم رہیگا تقسیم کیا جاوے ورنہ تقسیم نہین ہوسکتا ہے لیکن ہر شخص کے لئے اگر راستہ اور رہی ہے کہ وہ اسی راستہ کا محتاج نہین ہین تو تقسیم کرسکتی ہین۔

مادہ (۱۱۴۴) سیل کا بہی یہہ ہی حکم ہے کہ جو راستہ کا ہے اگر تقسیم کے بعد ہر شخص کو نالے پانی کے جاری ہونیکے لئے جدا جدا مل سکتی ہے یا اونکے لئے سوائے اس نالے کے اور بہی نالیان پانی کے ہین تو تقسیم ہوسکتی ہے ورنہ نہین

مادہ (۱۱۴۵) جیسا یہہ جایز ہے کہ ایک شخص اپنی راستہ کی زمین بیچکر اوسمین حقِ مرور قایم رکہہ سکتا ہے ایسے ہی یہہ بہی جایز ہے کہ دو شریک زمین مشترک تقسیم کر لین اور رقبۂ زمین ایک کی ملک ہو جاوی اور دوسرکو فقط حقِ مرور اوسمین مِلے ہے ۔

مادہ (۱۱۴۶) جیسا ایک دیوار حویلی کی تقسیم مین دو نو شریکومین مشترک ہو سکتی ہے ویسی ہی یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ دیوار ایک حصہ دار کی ملک خاص ہووے ۔

فصل پنجم تقسیم کی کیفیت کا بیان ۔

مادہ (۱۱۴۷) مالِ مشترک مکیلات کیل سے اور موزونات وزن سے اور عددیات شمار سے اور گز سے ناپنی کے چیزین گز سے تقسیم کرنا چاہین ۔

مادہ (۱۱۴۸) زمین تو گز سے ناپی جاتے ہے مگر درخت اور بنا قیمتاً تقسیم ہوتے ہین

مادہ (۱۱۴۹) ایک حصہ مین عملہ زیادہ قیمت کا ہے اور دوسرے حصہ مین عملہ کم قیمت کا ہے تو اس حصہ مین اگر زمین زیادہ کرکے ٹہیک ہو سکے کیجاوی تو بہتر ورنہ قیمت مقرر ہو کر جسقدر کم ہے اوسقدر نقد دیا جاوے ۔

مادہ (۱۱۵۰) دو منزلہ حویلی کے اوپر کے منزل اور نیچے کی منزل کے قیمت انکی جاچی اور باعتبار قیمت کے تقسیم ہونا چاہئی ۔

مادہ (۱۱۵۱) تقسیم کرنے والونکو لازم ہے کہ حویلی کا نقشہ الگ اوتارین اور سب زمین پیمایش کرلین اور عملہ کی قیمت ایک مین اوسکے حصہ الگ کرینگے

اور برابر اسطرح کر لو ۔ کہ ۔۔۔ ہو دوسرے سے علاقہ نہ ہے اور حق الشرب اور حق مسیل اور حق طریق ہر ایک کا قایم کر لین اور حصہ اول و دوم و سوم مقرر کر لین پہر قرعہ اسطرح ڈالین کہ جسکا نام پہلے نکلے وہ حصہ اوّل اور جسکا نام اوسکے بعد نکلے وہ حصہ دوم اور جو اسکے بعد ہو وہ حصہ سوم پاوے اور علی ہذا القیاس —

مادہ (۱۵۲) وظایفِ سلطانی اگر لوگونکی زندگی کی حفاظت کے لئی ہے تو اون پر برابر تقسیم ہونگے عورتون اور بچون کا نام دفتر مین درج نہین ہوتا ہے اور اگر عمارات اور مکانات کی حفاظت کے لئی ہین تو جسقدر کہ عمارت اور املاک اوسکے حفاظت مین ہے اوسیقدر وظیفہ بہی ہوگا دیکہو مادہ ۸۷ الغرم بالغنم —

فصل ششم خیارات کے بیان مین —

مادہ (۱۵۳) جیسا بیع مین خیار شرط اور رویت اور خیار عیب جاری ہوتا ہے ویسا ہے تقسیم مین بہی ہوتا ہے مثلاً اہسمین راضی ہوکر اسطرح تقسیم کیا کہ ایک کے حصہ مین اتنی گیہون اور دوسرے کے حصہ مین اسقدر جو اور تیسرے کے اتنی بکریان اور چوتہے کے اتنی گائی اور وقت تقسیم کے یہہ شرط کے کہ اتنی دنکا ہمکو اختیار ہے تو اس مدت مین چاہین تقسیم رکہین چاہین فسخ کرین اور ایسے ہی اگر بے دیکہی تقسیم کیا اور پہر حصہ عیب دار نکلا تو چاہے تقسیم

قبول کرے چاہے تقسیم رد کرے —

مادہ (۱۱۵۴) قیمیات متحدۃ الجنس کی تقسیم مین خیار شرط اور خیار رویت اور خیار
عیب جاری ہوتے ہین مثلاً سو بکریان آپسمین تقسیم کرین اور اگر یہہ شرط کے
کہ اتنی دنکا اختیار رہے تو اس مدت مین چاہین قبول کرین چاہین رد کرین
اور اگر ایک نے اپنی حصہ کی بکریان نہ دیکھی تہین تو دیکھنی پر اختیار رہے
اور ایسے ہے اگر عیب قدیم اونمین نکلا تو بہی اختیار رہے —

مادہ (۱۱۵۵) مثلیات متحدۃ الجنس مین خیار شرط اور خیار رویت نہین
ہوتا ہے مثلاً گیہون بخیار شرط یا بخیار رویت آپسمین تقسیم کے تو دعوے
خیار معتبر نہوگا مگر بخیار عیب معتبر ہوگا کہ گیہونمین عیب نکلا تو تقسیم رد ہوسکیگی —

فصل ہفتم تقسیم کے فسخ اور اقالہ کا بیان —

مادہ (۱۱۵۶) اپنی اپنی حصہ کے پورا لے لینے سے تقسیم تمام ہوجاتی ہے —

مادہ (۱۱۵۷) جب تقسیم تمام ہوچکی پہر اوس سے رجوع کرنا جایز نہین ہے —

مادہ (۱۱۵۸) تقسیم کرتے کرتے اکثر کے حصہ تو نکل چکی اور ایک حصہ رہ گیا تو اگر قسمت رضائیہ ہے
تو تقسیم کرنی سے رجوع کر سکتی ہین اور اگر قسمت قضا ہے تو رجوع نہین ہوسکتی ہے —

مادہ (۱۱۵۹) اگر تقسیم کے بعد سب آپسمین راضی ہوکر چاہین کہ اقالہ کرلین تو
جایز ہے مال جیسا پہلے تہا ویسا ہی مشترک کردین —

مادہ (۱۱۶۰) اگر تقسیم [illegible]

مادہ (۱۱۶۱) اگر تقسیم کے بعد یہہ ظاہر ہوا کہ مورث قرضدار مرگیا ہی تو تقسیم فسخ ہوگی یا سب وارثون نے قرض ادا کردیا یا قرض خواہوانے معاف اور ابرا کردیا یا مورث نے اور مال جہہ چہوڑا کہ دین اوس سے ادا ہوسکتا ہے تو تقسیم فسخ نہو گے

فصل ہشتم تقسیم کے احکام

مادہ (۱۱۶۲) تقسیم کے بعد ہر شخص اپنی حصہ پر مالک مستقل ہوجاتا ہے کہ کسیکو اوسمین کچہہ علاقہ نہین رہتا ہے اور ہر شخص اپنی حصہ مین جسطرح چاہی تصرف کرسکتا ہے جیسا باب ثالث مین بیان ہوگا ایک حویلی جو دو شخصونمین تقسیم ہو وے ایک کے حصہ مین عملہ آیا اور ایک کے حصہ مین زمین زمین والے کو اختیار ہے چاہے درخت لگاوی چاہے کنوا کہودے چاہے نہر جاری کرے یا جتنا چاہے بلند مکان بنادی عملہ والیکو یہہ اختیار نہین ہے کہ اسکو منع کرسکے اگرچہ اوسکی ہوا اور دہوپ رک جاوے —

مادہ (۱۱۶۳) زمین کی تقسیم مین بے ذکر درخت بہی داخل ہونگی اور اگر سامان اور عملہ تقسیم ہے تو اوسمین درخت بہی شامل ہونگے یعنی اگر ایک حصہ مین درخت اور عملہ آوے اور حصہ والے کو کچہہ حاجت ذکر عام کی نہین ہے کہ یہہ کہے تمام مرافق اور تمام حقوق کے ساتہہ تقسیم ہوئی —

مادہ (۱۱۶۴) زمین اور سامانکے تقسیم مین بے ذکر صریح زراعت اور میوجات داخل نہین ہوینگے اگر اونکا ذکر نہین آیا تو بدستور مشترک رہینگے خواہ تقسیم

وقت الفاظ عام مثل جمع حقو قہا مذکور ہون یا نہون۔

مادہ (۱۱۶۵) حق الطریق اور حق المسیل بہرحال تقسیم مین داخل ہین بعنے جسکے حصہ مین واقع ہونگے اوسی کا حق ہوسکے ذکر ہو یا نہو۔

مادہ (۱۱۶۶) اگر تقسیم کے وقت یہہ شرط کے گئی کہ طریق اور مسیل دوسرے کے حصہ مین ہے تو شرط معتبر ہے۔

مادہ (۱۱۶۷) اگر طریق ایک حصہ کا دوسرے حصہ مین آگیا مگر یہہ شرط نہین ہے کہ اوسیکے ساتھہ باقی رہے گا اگر دوسرے طرف پھرا جا سکتا ہے۔ تو پھرجائیگا وقت تقسیم کے لفظ عام جمع حقوقہا کہا گیا یا نکہا گیا اگر راستہ دوسرے طرف پھیرنے کے قابل نہین ہے اور وقت تقسیم کے لفظ جمع حقوقہا ذکر کیا گیا تو طریق جیسا ہے ویسا ہی باقی رہیگا اور اگر وہ لفظ عام مذکور نہین ہوا تو تقسیم فسخ ہوجائیگی اور مسیل کا حکم بہے یہہ ہے۔

مادہ (۱۱۶۸) دو شخصونکی ایک حویلی مشترک ہے اور اوسمین دوسرے گہر کا راستہ ہے وہ تقسیم کرنا چاہین تو راستہ والا منع نہین کرسکتا ہے مگر یہہ دونون اوسکا راستہ ویسا ہی رہنی دین گے جیسا تہا اور بیچ اس حویلی کے مع اس راستہ کے کہ باتفاق ان تینون کے ہوسکیگی اگر یہہ طریق تینونمین مشترک ہے تو اوسکی قیمت بہی تہائی تہائی تقسیم ہوگے اور اگر رقبہ طریق کا اون حویلی والونکا ہے اور اس شخص کو فقط حق مرور ہے تو پہر شخص اپنا اپنا حصہ انکا ادہ

زمین معہ حق مرور کے اور بے حق مرور کے قیمت کی جائی فاصل تو حق مرور
والے کا ہے اور باقی سہ ہلے والو نکا حق ہے اور سیل مانند طریق کے ہے
یعنے جب حق مسیل خوبلی مشترکہ مین ہے تو وقت تقسیم کے جیسا ہے ویسا ہی چھوڑا جائیگا
مادہ (۱۱۶۹) یک حویلی کے میدان مین کسے کا گھر ہے یہہ گھر والے بطریق راستہ
چلتے ہین حویلی والے چاہتے ہین کہ حویلی آپس مین تقسیم کر لین تو گھر والا اونکو منع نہ
کرسکتا ہے مگر ضرور ہی کہ اس گھر والے کا راستہ رکھیں گے —
مادہ (۱۱۷۰) ایک حویلی کے دو حصہ تقسیم ہوئی اور دو نو حصوں میں ایک دیوار
مشترک ہے کہ ایک حصہ کی کڑیون کے سرے اس دیوار پر ہین اور دوسرے
سرے اور دیوار پر ہین اور وقت تقسیم کے یہہ قرار پایا تھا کہ یہہ کڑیان اوٹھا لین گے
تو اوٹھائی جاوین ورنہ نہین اور ایسی ہی دو حصہ والو نکے درمیان ایک
دیوار ہے کہ ایک حصہ والے کی کڑیان اوسپر رکھے ہوئی ہین اونکا بھی یہی حکم ہے
مادہ (۱۱۷۱) یک حصہ کے درختونکی ڈالیان دوسرے حصہ پر جھکے ہوئی ہین اگر وقت
تقسیم یہہ ٹھہرا تھا کہ کاٹ ڈالین گے تو کاٹ ڈالین ورنہ نہین —
مادہ (۱۱۷۲) یک حویلی مشترک کا طریق خاص مین حق مرور ہے اور حویلی جو تقسیم
کی گئی تو سب حصہ والے اوس طریق خاص مین کھڑکی (تھی) اور دروازہ بنیا
نکال سکتی ہین اور کوچہ والے اوسکو منع نہین کرسکتی ہین —
مادہ (۱۱۷۳) تقسیم سے پہلے یک حصہ والے نے جائی مشترک مین کچھ مکان بنایا

اب تقسیم کے وقت اگر بنانے والے کے حصہ مین وہ مکان آیا تو بہتر ورنہ جبراً تڑوادینگے

فصل نہم مہایاۃ کے بیان مین —

مادہ (۱۱۷۴) مہایاۃ منافع کی تقسیم کو کہتے ہین —

مادہ (۱۱۷۵) مثلیات مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے بلکہ قیمتی چیز و نمین ہوسکتا ہے کیونکہ جب تک وہ باقی ہین انتفاع ممکن ہوگا —

مادہ (۱۱۷۶) مہایاۃ دو قسم ہے یک مہایاۃ زمانی کہ آپسمین یہہ قرار پائی کہ زمین مشترک کو یہہ شخص ایکسال زراعت کرے اور دوسرا دوسرے سال یا حویلی مشترک مین ایک شخص ایک سال رہے اور دوسرا دوسرے سال — دویم مہایاۃ مکانی — کہ دونو آپسمین ٹھہرالین کہ نصف زمین وہ کاشت کرے اور نصف زمین وہ کاشت کرے یا اس حویلی مشترک مین ایک جانب ایک رہے اور دوسرے جانب دوسرا یا گہر و نمین سے ایک گہر مین ایک رہے اور دوسرا دوسرے گہر مین —

مادہ (۱۱۷۷) جیسا ایک جانور مین مہایاۃ ہوسکتا ہے کہ باری باری ہر شخص اوسکو استعمال کرے ایسا دو حیوانو نمین بہی ہوسکتا ہے کہ ایک کو ایک اور دوسرے کو دوسرا استعمال مین لاوے

مادہ (۱۱۷۸) مہایاۃ زمانی مین حقیقت مین مبادلہ ہے یعنے یہہ حصہ دار یکسال اس حویلے مین بعوض اوسکے رہیگا کہ دوسرا دوسرے سال اس حویلی مین رہیگا اسیلئے ذکر مدت ضرور ہے —

مادہ (۱۱۷۹) مہایاۃ مکانی گویا تقسیم افراز ہے یعنے اس مہایاۃ سے پہلے

ہر حد والے کو ہر ہر جزو میں حقِ منفعت ہے پس اسنی یک جانب اپنا حق منفعت اور اوس نے ایک جانب اپنا حقِ منفعت جمع کر لیا اسلئی اسمین ذکر و تعینِ مدت لازم نہین ہے۔

مادہ (۱۱۸۰) جیسا مہایاۃ زمانی مین قرعہ سے تعین کرنا جائز ہے کہ سالِ اوّل اوس مین کون رہے اور سالِ دوم کون رہے ایسا ہے مہایاۃ مکانی مین بہی قرعہ ڈالنا جائز ہے کہ اِس قطعہ مین کون رہی اور اس قطعہ مین کون رہے۔

مادہ (۱۱۸۱) اگر اشیاء متعددہ مین ایک شخص مہایاۃ کا مدعی ہے اور دوسرا ناراض ہے اگر اونمین ایک ہی قسم کی منفعت ہے تو مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے اور اگر مختلف ہے تو نہین ہوسکتا ہے مثلاً ایک شخص چاہتا ہے کہ ایک گہر مین رہون اور دوسرا دوسرے گہر مین تو مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے اور ایک چاہی کہ مین گہر مین رہون اور دوسرا زراعت کرے یا وہ رہے اور مین حمام کا کرایہ لون تو بے تراضی جبراً مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۲) قابل تقسیم مین ایک شخص بہی تقسیم سے اور دوسرا مدعی مہایاۃ ہے تقسیم کا دعوی جاری ہوگا۔ اور ایک شخص مہایاۃ کا خواہاں ہے اور دوسرا اوس سے ناراض ہے مہایاۃ جبراً ہوسکیگا۔

مادہ (۱۱۸۳) جو چیزین کہ قابلِ تقسیم نہین ہین اونمین مہایاۃ جبراً ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۴) جو چیزین کہ عام منفعت اور عام آرام کے لیے بنائی گئی ہین

اور کرایہ پر جاری کی جاوین تو حصہ دار کرایہ تقسیم کرلے رہین مثلاً کشتی چکی قہوہ خانہ حمام اور اگر یک حصہ دار کرایہ دینی سے انکار کری تو مہایاۃ جبراً ہوگا کہ ایک دن کا کرایہ ایک لیوے اور دوسرے دن کا دوسرا اور اگر ایک کی باری مین کرایہ زیادہ آوی تو زیادہ سب مین شرکت یعنی بدام مساوی تقسیم کرینگے

مادہ (۱۱۰۵) مہایاۃ زمانی اور مکانی مین جیسا اپنی ذاتی استعمال مین لانا جائز ہے ویسا ہی کرایہ وغیرہ دینا جائز ہے۔

مادہ (۱۱۰۶) اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ منفعت عام کے لئے تو نہین بنائی گئی ہے مثلاً حویلی رہنی کے لئے اپنی اپنی باری کرایہ دینا ٹھہرا اگر ایک کے باری مین کرایہ زیادہ آیا تو اورون کو اوس زیادہ مین کچھ حق نہین ہے (دیکھو مادہ ۱۱۸۴) اور مثلاً ایک نے ایک گھر کچھ کرایہ پر دیا اور دوسرے نے زیادہ کرایہ تو اس زیادتے مین دوسرے کو حق نہوگا۔

مادہ (۱۱۰۷) اعیان متفرقہ مین مہایاۃ نہین ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک درخت کا پھل لیوئی اور دوسرا دوسرے کا اور مثلاً ایک شخص بکریونکی ایک ریوڑ کا مثلاً دودھ لیا کری اور دوسرا دوسری ریوڑ کا اور ایک شخص ایک ریوڑ کے اون لیا کرے اور دوسرا دوسرے کی۔

مادہ (۱۱۰۸) اگرچہ مہایاۃ بالتراضی فسخ ہوسکتا ہے مگر جب کہ ایک شخص نے اپنا حصہ مہایاۃ کرایہ کو دیا ہو بلا انقضاء مدت کرایہ فسخ نہین ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۸۹) مہایاۃ جو [illegible] اوسکو سب راضی ہوکر فسخ کرسکتی ہین ایک شخص

مادہ (۱۱۹۰) ایک [illegible] حصہ دار [illegible] یا تقسیم کی ابھی مہایاۃ فسخ کرسکتا ہے اور

بلا سبب اکثر [illegible] مہایاۃ انو [illegible] اوسکے مدد نہ کریگا۔

مادہ (۱۱۹۱) ایک یا سب [illegible] اوسکے مرنے سے مہایاۃ زایل نہین ہوسکتا ہے۔

باب سوم ہمسایون [illegible] اورون اور ہمسایون سے متعلق ہین

اوسمین چار فصلین ہین۔ **فصل اول** ملاک کے احکام کے قواعد

مادہ (۱۱۹۲) ہر شخص اپنی ملک مین جیسا چاہے تصرف کرسکتا ہے مگر جب

اوسکے ساتھ کسی اور کا حق متعلق ہو تو یہہ شخص مالک کو اوسمین تصرف

کرنے سے منع کرسکتا ہے مثلاً بالاخانہ ایک کا ہے اور نیچے کا گھر ایک کا

ہے بالاخانہ والے کو یہہ حق ہے کہ منزل زیرین پر قرار اور قیام رہے

ورنہ بے اجازت بالاخانہ والے کے اپنا مکان زیرین نہین توڑ سکتا ہے

کیونکہ یہہ توڑیگا تو اوسکا بالاخانہ کیونکر قرار پذیر ہوگا اور مکان زیرین

والے کو اسپر یہہ حق ہے کہ چھت قایم رکھے تا بارش اور دہوپ سے

محفوظ رہے۔

مادہ (۱۱۹۳) اگر دو نو کا دروازہ ایک ہی ہے تو دونو بالاشتراک آمد و رفت

کرسکین گے ایک دوسرے کو منع نہین کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۱۹۴) جو شخص کسی جگہہ کا مالک ہوا تو اوپر اور نیچے سب کا مالک ہے

نیچے کنوا وغیرہ بنائے یا اوپر مکان بنائے

مادہ (۱۱۹۵) اپنی حویلی مین ایک شخص نے کوٹھری بنائی تو اوسپر سائبان ایسا کہڑا کرکے کہ ہمسایہ کی ہوا روکدے اگر کہڑا کریگا تو جسقدر ہمسایہ کے ہوا روکے ہے اوسقدر کاٹ دیا جاوے۔

مادہ (۱۱۹۶) اگر ایک شخص کے باغ کے درختون کی ڈالیان دوسرے کے باغ یا گہر پر سایہ انداز ہین کہ اوس سے ہوا رکتی ہے تو اوسکو ہوا کی کہوے لیکے ڈالیونکے کاٹنی یا اوٹہالینیکا حکم کرین گے اور اگر یہہ دعوے کرے کہ تیرے درختون کے سایہ مین میرے باغ کے درخت اور زراعت کو ضرر رسے ہے تو درخت نہین کاٹے جائین گے۔

مادہ (۱۱۹۷) جب تک کہ ضرر فاحش دوسرے کو نہووے مالک کو اوسکے ملک مین تصرف سے منع نہین کرسکتے ہین۔

فصل ثانی ہمسایہ کے معاملات کا بیان۔

مادہ (۱۱۹۸) اپنی دیوار پر کچھہ رکھنا یا بنانا جایز ہے جب تک کہ ہمسایہ کو ضرر فاحش نہووے

مادہ (۱۱۹۹) ضرر فاحش حوائج اور منافع اصلی مثل سکونت وغیرہ کو مانع ہووے یا اوسکے گہر کے بنیاد وغیرہ کو سست کرے یا انہدام کا باعث ہووے

مادہ (۱۲۰۰) جس طرح ہوسکے ضرر فاحش دفع کیا جاوے۔ مثلاً ایک شہر کے پاس لوہارنے دوکان لگائی یا خراس یعنے چکی لگائی لوہا کوٹنے سے

چکی چلنی سے مجنیا دست ہوتے ہے یا تیلی نے کولہو کھڑا کیا ہے تیل کی بدبو سے
یا دھوین سے رہنا مشکل ہے۔ جسطرح ہو سکے دفع کیا جاوے۔ یا اپنے
زمین مین چکی کے لیے نہرا ما کہ ہمسایہ کی دیوار کو ضرر ہوا یا ہمسایہ کی دیوار کے
نیچے پاخانہ وغیرہ بنایا کہ اوس سے دیوار سست ہوتی ہے یا ہمسایہ کے
گھر کے پاس تنور بنایا کہ اوس سے غبار ایسا اوٹھتا ہے کہ رہنا مشکل ہے
اور یا سدور کے پاس مکان بلند بنایا کہ اوس سے اوسکے ہوا بند ہوگئی
تو یہہ ضرر فاحش دفع کیا جاوے یا کپڑہ کی بازار مین بادرچی نے دوکان
لگائی کہ اوسکے دھوین سے کپڑہ خراب ہوتے ہین یا اسکے گھر کے
نہر ٹوٹ گئی اور گھر مین پانی پھیل گیا اوس سے ضرر فاحش ہوا اگر ہمسایہ
دعوا کرے تو اوسکی تعمیر واجب ہوگے۔

مادہ (١٢٠١) اگر اون چیزون کو منع کیا کہ حوایج اصلی نہین مثلاً ہوا
یا نظرگاہ یا دہوپ روک گئی تو یہہ ضرر فاحش نہین ہے اور اگر ایسے
بنا قایم کی کہ ہمسایہ کے روشندان بند ہوگئی اور ایسا اندھیرا ہوگیا
کہ پڑھنا نہین ہوسکتا ہے تو اوسکی بنا توڑ ڈالی جائیگی یہہ نہین کہہ سکتے
ہین کہ دروازہ کی روشنی کوٹھری کے لیے کافی ہے کیونکہ کبھی سردی وغیرہ
کے لیے دروازہ کوٹھری کا بند کیا جاتا ہے۔ اگر اس کوٹھری کے
دو روشندان ہین اور ایک روشندان اس بنا سے بند ہوگیا

توضرر فاحش نہوگا۔

ماده (۱۲۰۲) اپنی گہر مین ایسی روشندان بنائی یا ایک بنا بلند بنائی
اور اوس مین روشندان رکہے کہ اسمین سے ہمسایہ کا زنانہ یا زنانہ کے منظر
رہنی کی جگہہ مثلاً صحن یا باورچیخانہ یا کنواد کہلائی دیتاہے گو اوس مین کچہہ
فاصلہ بہی ہو تو بہی یہہ ضرر فاحش ہے دفع کیا جائیگا کہ اوسپر روشندان
کے بند کرنے کے لئی جبر کرین گے تا زنانہ نہ دکہلائی دے مگر روشندان
بالکل بند نہوسکےگے مگر سٹے جو بنائی گئی اوسکے چہید ونمن سے اگر زنانہ
دکہلائی دیتا ہی تو چہیدن کو بند کردینگے نہ یہہ کہ ٹٹی توڑ واکر دیوار بنوائی جاو
گے دیکہو ماده (۲۲)۔

ماده (۱۲۰۳) اگر روشندان قدِ آدم سے اونچے ہین اونکا اس خیال سے
بند کرنا کہ زینہ لگا کر زنانہ دیکہیگا نہین ہوسکتا ہے دیکہو ماده (۲۴)۔

ماده (۱۲۰۴) چمن زنانہ کے رہنی کی جائی نہین ہے اگر باغیچہ دکہائی
دیتاہے تو اس خیال سے کہ کبہی کبہی مستورات اودہر آتی ہین تو اوسکا
نظرگاہ بند کیا جائے صحیح نہوگا۔

ماده (۱۲۰۵) اگر ایک شخص اپنی میوه کی درخت پر چڑہتاہے اور اس سے
ہمسایہ کا زنانہ دکہائی دیتاہے لازم ہے کہ پہلے آواز دے کہ گوشہ ہوجاو
ورنہ بے آواز دی اگر چڑہیگا تو حاکم اوسکو منع کرسکتاہے۔

مادہ (۱۲۰۶) اگر حویلی کی تقسیم پر ایک حصہ کا زنانہ دکہائی دیتا ہے تو دونو حصہ داروں پر حکم ہوگا کہ دیوار مشترک پردہ کے بنائین -

مادہ (۱۲۰۷) حویلی قدیم کے پاس ایک شخص نے نیا گہر بنایا کہ حویلی قدیم سے انکو ضرر پہنچا ہے تو اسپر لازم ہوگا کہ اپنی ضرر کا خود بند وبست کرے نہ یہہ کہ حویلی قدیم والے پر کچہہ دعوے کرے مثلاً حویلی قدیم کے روشندان مین اوبین سے انکا زنانہ دکہلائی دینی لگا تو اوسکے قدیم روشندان نہ بند ہونگے اسی کو اپنا بند وبست کرنا ضرور ہے یا لوہار کی دوکان قدیم کی پاس کسی نے گہر بنایا تو اونکا یہہ دعوے کہ لوہار کے لوہا کوٹنی سے ہمکو تکلیف ہے مسموع نہو گا یا بہٹی قدیم کے پاس جو کسی نے گہر بنایا تو یہہ قول انکا کہ میرے گہر مین دہوان اور غبار آتا ہے اوسکے بہٹی موقوف نہ ہوگے وہ اپنا گہر خود اوٹہا لیوے -

مادہ (۱۲۰۸) ایک حویلی کے روشندان میدان کیطرف کہلے ہوی ہین اتفاقاً یہہ حویلی گر گئی - اب میدان والے نے میدان مین گہر بنایا اور اسکے بعد حویلی اوسی طرح تیار ہوئی جیسی پہلے تہے اب اگر حویلی کے روشندانون مین سی اس گہر کا زنانہ دکہلائی دیتا ہے تو بند نہ کی جائینگے بلکہ وہ اپنی گہر کا بند وبست کرلین کہ زنانہ نہ دکہائی دیوے -

مادہ (۱۲۰۹) ایک حویلی مین روشندان ہین کہ اونسے ہمسایہ کا زنانہ دکہائی نہین دیتا ہے - ہمسایہ نے اپنی دیوار بلند اتفاقاً گرادی کہ اب روشندانو نمین

سے اسکا زنانہ دکہائی دینے لگا۔ تو یہہ دعوی اسکا کہ روشندان بندکرے مسموع نہوگا۔ بلکہ اپنا بند وبست خود ہے کرے۔

مادہ (۱۲۱۰) دیوار مشترک کو یک حصہ دار بلند نکر سکیگا اور نہ یہہ کہ اوپر چڑہکر اپنی بالاخانہ مین جایا کرے اور نہ اوسکو کسطرح تغیر دے سکیگا خواہ ہمسایہ کو ضرر ہو یا نہو۔ مگر شریک کو یہہ جایز ہے اگر مکان بنا وے تو اس دیوار پر کڑیان رکہہ سکتا ہے اور جتنی کڑیان یہہ حصہ دار رکہیگا اوتنی ہی دوسرا حصہ دار بہی رکہہ سکتا ہے یعنی جسقدر طاقت ہو اوسکا نصف ہر حصہ دار بوجہہ رکہہ سکتا ہے اور اوس سے زیادہ رکہیگا تو دوسرا منع کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۱) ہر حصہ دار کو اختیار نہین ہے کہ اپنی کڑیون کی جگہہ بدل دے یعنے شمال سے جنوب یا جنوب سے شمال رکہہ دے یا نیچے سے اوپر رکہہ دے مگر اوپر سے نیچے رکہہ سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۲) ایک شخص کا میٹھا کنوان ہے۔ دوسرے نے چاہا کہ اوسکے پاس پیخانہ بنا دے یا کہارے پانی کی نالی لاوے اوس سے خوف ہے کہ اوسکے کنوے کا پانی خراب ہو جاوے گا تو ضرر اوسکا ضرور دفع کیا جاوے یا پیخانہ وغیرہ توڑ دیا جاوے۔ ایسی ہی اگر میٹھے پانی کی نالی کے پاس کہارے پانی کی نالی لایا یا پیخانہ بنایا تو یہہ ضرر دفع ہوگا اگر بغیر توڑے دفع نہو سکے تو توڑ وا دیا جائے۔

فصل سوم راستہ کا بیان۔

مادہ (۱۲۱۳) راہِ عام کے دونو طرف ایک شخص کے مکان ہین اب یہ شخص چاہتا ہے کہ دونو مکانون مین چھتہ بناوے کہ اوپر اوسکے راہ آمد و رفت ہوجاوے حاکم منع کریگا اگر بنا چکا اور راہ چلنے والونکو بھی ضرر نہو تو توڑا نہ جائیگا مگر یہ پوچھنا ہے کہ انکی آمد سے نکل کر اوس چھتہ مین اگر بیٹھا کرین یا پائخانہ یہ [illegible] اگر چھتہ گر گئے تو پھر نہ بناوینگے۔

مادہ (۱۲۱۴) راہِ عام مین سے جو چیز [illegible] راہِ عام مین ہو وہ ہم ہوجاوین۔ مثلاً کھڑکی یا پاخانہ کہ جو نشت [illegible]۔

مادہ (۱۲۱۵) ایک شخص نے عملہ اگر ایسی گھرے بنانے کے [illegible] ڈالا تو حکم ہوگا کہ یک طرف ڈالو اور جلد کام مین لاؤ۔

مادہ (۱۲۱۶) اگر ضرورت ہووے تو حاکم جسکی ملک چاہے بقیمت لیکر راہِ عام مین لگادے۔ اور بلا قیمت نہین لے سکتا ہے دیکھو مادہ (۱۲۱۵ و ۲۶۲)

مادہ (۱۲۱۷) راہِ عام کے علاقہ کی زمین بقیمتِ مثل [illegible] کر اپنی حویلی مین شریک کرسکتا ہے بشرطیکہ راہ چلنے مین عام ضرر اور حرج نہووے۔

مادہ (۱۲۱۸) راہِ عام مین ہر شخص اپنا دروازہ نیا لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۱۹) طریق خاص مین جسکو حق مرور نہو وہ نیا دروازہ نہین نکال سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۰) طریق خاص سب کوچہ والونکا مشترک ہے بے اجازت

اہلِ محلہ کی کوئی شخص نئی چیز نہین بنا سکتا ہے ضرر رسان ہو یا نہو۔

مادہ (۱۲۲۱) جس نے کوچہ خاص مین گہر بنایا وہ راستہ مین پرنالہ بے اجارت اور دوسرے نکے نہین نکالے گا۔

مادہ (۱۲۲۲) جس نے راہِ خاص میں اپنا دروازہ قدیم بند کر دیا ہو وہ بااوسکا مشتری پہر جاری کر سکتا ہے کہ اوس کا حق ساقط نہین ہو سکتا ہی

مادہ (۱۲۲۳) اگر راہِ عام پر ازدحام ہووے لوگ راہ خاص مین سے گذر سکتی ہین اور راہِ خاص والے اوسکو متفق ہو کر نہ بیچ سکتی ہین اور نہ تقسیم کر سکتی ہین اور نہ اوسکا شروع سے بند کر سکتی ہین۔

فصل چہارم حقِ مرور اور حق مسیل کا بیان۔

مادہ (۱۲۲۴) حقِ مرور اور مسیل اور مجرے جیسی قدیم سے ہین ویسے رہین گے۔ دیکہو مادہ (۶) اور جب تک کہ قدامت کے خلاف (یعنی نوحادث ہونے) پر دلیل نہو وے منعبر نہین ہو سکتی ہین۔ اور جو قدیم کہ خلافِ شرع ہو اوسکا کچھ اعتبار نہین ہے یعنی جو چیز کہ تعدی کے خلاف بنی ہوئی ہے گو قدیم ہو اور ضرر فاحش بہی ہے فوراً ازالہ کی جائی گے دیکہو مادہ (۲۷) مثلاً ایک حویلی کا پاخانہ راہِ عام پر قدیم سے بہتا ہے کہ لوگونکو اوس سے تکلیف ہے بند کر دیا جائی گا۔

مادہ (۱۲۲۵) کسی کے زمین مین جو کسیکو حقِ مرور ہے پانی کا اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۲۶) جس نے کوئی چیز ایک بار مباح کر دی تو اوسکو منع بہی کر سکتا ہے بتکلیف اور ضرر کی اگر اجازت بہی ہوگئی ہو تو لازم نہیں ہے، مثلاً ایک کی زمین مین ایک شخص کو حق مرور تو نہین ہے مگر اوسکی اجازت سے آمد و رفت کرتا ہے تو مالک جب چاہے اوسکو منع کر دیگا۔

مادہ (۱۲۲۷) ایک کی زمین مین ایک کو حق مرور حاصل ہے زمین والی اس حق والے سے اجازت لیکر گہر بنایا اور راہ بند ہوگئی تو اوسکا حق مرور ساقط ہوگیا اس حق کا دعوے سماعت نہوگا۔ دیکھو مادہ (۵۱)۔

مادہ (۱۲۲۸) کسے کی زمین مین کسی کا پانی چہوٹی یا بڑی نالی مین قدیم سے جاری ہوتا ہے تو زمین والے کو یہہ حق نہین ہے کہ یہہ کہے مین اب پانی اپنی زمین مین نہین آنے دونگا۔ اور جب اوسکی تعمیر اور صفائی کی ضرورت ہووے تو پانی والا اگر ممکن ہے اوسکی تعمیر کریگا ورنہ یعنی بے اوسکے اوس زمین مین نالی داخل کی جائی درست نہین ہوسکتی تو زمین والے کو لازم ہے کہ اپنی زمین مین نالی درست کرکے پانی لانے کی اجازت دیوے۔ اور اگر خود اجازت نہ دیگا تو حاکم جبراً اجازت دلوائیگا کہ یا خود نالی درست کر دے اور یا اپنی زمین مین پانی آنے دے۔

مادہ (۱۲۲۹) ایک شخص کا پانی برسات کا ہمسایہ کے گہر پر قدیم سے بہتا ہے تو یہہ گہر والا اب اوسکو منع نہین کر سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۳۰) طریق عام کے گھرونکے پرنالونکا پانی سڑک پر بہکر ایک شخص کی زمین پر قدیم سے پونہچتا ہے جو اس راستہ کے نیچے ہے تو صاحب زمین اب بند نہیں کر سکتا ہے اگر بند کر دیا تو حاکم بند توڑ دیگا اور بدستور قدیم رکھیگا -

مادہ (۱۲۳۱) کسیکو یہہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی نئی گھر کا پانی کسیکے گھر پر بہاوے -

مادہ (۱۲۳۲) کہارے پانی کی نالی جو کسیکے گھر مین سے قدیم سے بہتی ہے گھر والا بند نہین کر سکتا ہے - اور اگر وہ گھر بک جاے تو مشتری بہی بند نہیں کر سکتا ہے -

مادہ (۱۲۳۳) نالی خوب بہر گیی یا ٹوٹ گئی کہ گھر والے کو اوس سے ضرر فاحش ہے تو نالی والے پر حکم ہوگا کہ یہہ تکلیف اور ضرر فاحش دور کرے -

باب چہارم شرکت **اباحة** کے بیانمین اوس مین سات فصلین ہین -

فصل اوّل کون کون سی چیز مباح ہے اور کون کون سی چیز مباح نہین ہے -

مادہ (۱۲۳۴) پانی اور گہاس اور آگ سب لوگون مین مشترک ہے -

مادہ (۱۲۳۵) پانی کہ زمین پر جاری ہے (مثلاً نہر) وہ کسی کی ملک نہین ہے

مادہ (۱۲۳۶) جو کنوین کہ کسی شخص کے کہودی ہوئی نہین ہین بلکہ قدیم سے ہر وارد و صادر کے آرام کے لئے بنائی گئی ہین سب مین مشترک ہین -

مادہ (۱۲۳۷) دریا اور بڑی بڑی تالاب مباح مشترک ہین -

مادہ (۱۲۳۸) جو نہر ین کہ کسی کی ملک نہین مین یعنی کسی کی زمین مین نہین بہتی ہین

وہ مباح عام ہین مثلاً دریائیں اور فرات اور طونہ اور طونجہ۔

مادہ (۱۲۳۹) اور وہ نہرین کہ کسی کے ملک ہین دو قسم ہین ایک وہ کہ سب کے لئی مشترک ہین یعنی یہ نہیں ہے کہ سب سرکار کی زمین مین پانی جمع ہوتا ہے بلکہ ہر شخص کو پانی لینا مباح ہے۔ تو یہ نہرین عام ہین ایسے کے جو کوئی اپنا حق بیچے گا اوس مین شفعہ نہین ہوگا اور دوم نہر خاص کہ چند اشخاص کے زمین مین پانی جمع ہوتا ہے اور کہین اوسکا منفذ نہین ہے۔ اگر اسمین کوئی اپنا حق بیچے گا تو اوسمین شفعہ جاری ہوگا۔

مادہ (۱۲۴۰) اگر پانی کے ساتھہ کچھہ مٹی بہکر کسی کی زمین مین آئی تو زمین والی کی ہے اور کسی کا حق نہین ہے۔

مادہ (۱۲۴۱) اگر گھاس ایسی زمین مین ہے کہ کسی کی ملک نہین ہے تو مباح عام اور مشترک ہے اور ایسی ہی گو کسی کے زمین پر ہے مگر بلا سبب پیدا ہوے تو مشترک مباح ہے اور اگر زمین والے نے گھاس اوگنی کے لئی پانی دیا یا اوسکے لئی احاطہ کیا (رمنا بنایا) تو یہہ گھاس زمین والے کی ملک ہے کوئی اوسکو لے نہین سکتا ہے اگر لیکر خرچ کریگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۲۴۲) جو چیز خودرو یعنی بے پانی دیے گئے اوگتی ہے وہ سب گھاس ہے نہ درخت کہ اوگائی جاتی ہین۔ اور نطر بھی گھاس ہے (نطر نبون وطاء مہملہ قاموس مین سین سے ہے شاید غلطی کاتب ہوگئے نضر ضاد معجمہ سے جسکو گز کہتی ہین

مادہ (۱۲۴۳) جو درخت کہ خود رو ہین یعنی بے اوگائے اور بے لگائے پہاڑون اور جنگلون مین ہوتے ہین وہ سب مباح ہین -

مادہ (۱۲۴۴) اگر بے لگائے اور بے اوگائے کسی کی زمین مین درخت اوگین تو وہ زمین والے کے ہین اوس مین سے کوئی اور لکڑی نہین توڑ سکتا ہے اگر توڑے گا تو قیمت دیگا -

مادہ (۱۲۴۵) ایک شخص نے اپنی درخت کو پیوند لگایا اور اوس سے جو بچہ ہوا وہ درخت والے کا ہے ایسے پیوند لگانے سے جو پہل پیوندی ہوگا وہ بہی درخت والے کا ہے -

مادہ (۱۲۴۶) جس شخص نے تخم ریزی کی وہ ہی محاصل کا مستحق ہے کوئی اور متعرض نہین ہوسکتا ہے -

مادہ (۱۲۴۷) شکار مباح ہے -

فصل ثانی اشیاء مباح کی کیونکر مالک ہوسکتی ہین -

مادہ (۱۲۴۸) ملک ہونے کے تین سبب ہین - ایک یہہ کہ ایک مالک کے ملک سے دوسرے کے ملک مین منتقل ہووے مثلاً بیع سے یا ہبہ سے - دوم خلف یعنی قایم مقام ہونے سے مثلاً وراثت - سوم احراز یعنی شئی مباح کو کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے اپنی قبضہ مین گہیر لینا - اور یہہ یا تو حقیقی ہے کہ حقیقت مین اپنا قبضہ کر لینا - یا حکمی ہے کہ سبب ملک قایم کیا جاتا ہے

مثلاً اپنی برتن مین برسات کا پانی لیا گیا - یا جال بچھا کر شکار پکڑا گیا -

ماده (۱۲۴۹) جس نے شئے مباح پر اپنا قبضه کر لیا وه اوسکا مالک ہوگا
مثلاً ایک شخص نے نہر سے پانی اپنی برتن مین بہر لیا اب اور کوئی یہه
پانی نہین لے سکتا ہے اگر بے اجازت لیکر خرچ کریگا تو قیمت دیگا -

ماده (۱۲۵۰) احراز (جمع کرنا محافظت کرنا) کے لئی قصد شرط ہے یعنی اگر بارش کے پانی لینی کے
لئی برتن رکہا یا حوض اور تالاب بارش سے بہرنے کے لئی بنائی گئی
ہین اوس مین بارش کا پانی بہر گیا تو احراز ہوگا ورنه اگر خود بخود
برتن بارش سے بہر گیا تو مالک نہوگا ہر شخص اسکو استعمال کر سکتا ہے
دیکھو ماده (۲) -

ماده (۱۲۵۱) پانی کے احراز کے لئی یہه شرط ہے که جاری نہو اور
جس کنوین کا پانی بہتا ہے وه محرز نہین ہے اگر ایسے کنوین مین سے
کسی نے بے اجازت مالک کے پانی لے لیا اور خرچ کیا تو ضمان نه دیگا
اور ایسے ہی جو پانی که حوض مین یک جانب سے نکلتا ہے اور دوسری
جانب سے آتا ہے محرز نہین ہے -

ماده (۱۲۵۲) گہانس کاٹ کر جمع کر لینی اور گٹھہ باندھ لینی سے احراز
ہوتا ہے -

ماده (۱۲۵۳) پہاڑ و نہین سے لکڑیان جسطرح ہوسکے لینا جایز ہے

صرف جمع کر لینا احراز ہے گٹھہ باندھنا شرط نہین ہے ۔

فصل سوم عام مباح چیزونکے احکام

مادہ (۱۲۵۴) ہر شخص ہر مباح کو اپنی کام مین اسطرح لا سکتا ہے کہ ضرر عام کا باعث نہو ۔

مادہ (۱۲۵۵) شے مباح کے لینے سے کوئی کسی کو منع نہین کر سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۶) ایسی جگہہ کی گہاس کہ اوسکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص اپنی جانور کو چرا سکتا ہے اور جتنی چاہے لے سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۵۷) کسیکی ملک مین گہاس جو بے سبب اوگی ہے گو مباح ہے مگر مالک کو یہہ اختیار ہے کہ اپنی ملک مین کسی کو نہ آنے دے ۔

مادہ (۱۲۵۸) پہاڑ و بن کسی نے لکڑی جمع کی اور وہین چہوڑ آیا کوئی اور اوٹھا لیگیا تو وہ شخص اس سے واپس لے سکیگا ۔

مادہ (۱۲۵۹) پہاڑون اور جنگلون اور رمنون مین سے کہ اونکا کوئی مالک نہین ہے ہر شخص میوہ توڑ سکتا ہے ۔

مادہ (۱۲۶۰) ایک شخص نے کسیکو اسلئے مزدور مقرر کیا کہ ٹوٹی ہوئی لکڑیان جمع کردے یا شکار پکڑے تو یہہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہوگا اور لکڑی اور شکار کا مالک مستاجر ہے ۔

مادہ (۱۲۶۱) ایک شخص نے اپنی ملک مین آگ سلگائی تو ہر شخص کو اپنی

ملک مین آنے سے اور آگ سیکنی سے منع کرسکتا ہے اور اگر جنگل مین آگ
جلائی تو ہر شخص اس سے فایدہ لیگا اور اپنی کو سیکیگا اور اوسکی روشنی مین
سی سکیگا اور اوس سے اپنی قندیل روشن کرسکیگا۔ اور کسیکو منع نکرسکیگا مگر
بی اجازت اوسکی اوسمین سے کوئی آگ نہ لے سکیگا۔

فصل چہارم حق الشرب اور نہر کے کنارہ کا حکم۔

مادہ (۱۲۶۲) اپنی اپنی باری پانی لینا یا اپنی جانور کو پلانا اور زراعت کو
پانی دینا حق الشرب ہے۔

مادہ (۱۲۶۳) کنارہ یا گہاٹ پر پانی لینا حق الشفہ ہے۔

مادہ (۱۲۶۴) جیسا ہوا اور اور روشنی سے ہر شخص سود مند ہوتا ہے
ویسا ہی دریا اور نالا یون سے بہی ہوسکتا ہے۔

مادہ (۱۲۶۵) ہر شخص اپنی زمین کو نہر سے جو کسی کی ملک نہین ہے سیراب
کرسکتا ہے۔ اور نہر عام مین سے اپنی زمین سیراب کرنی کے لئی یا چکی
کہڑا کرنی کے لئی ایک نالی کاٹ سکتا ہے مگر جب پانی کم ہوجاوے
کہ اور لوگونکے پانی لینی مین تاخیر ہونے لگی اور دریا بالکل پانی سوکہہ جائی
اور یا کشتی نہ چل سکے تو یہہ ضرر عام ہے اوسکو منع کیا جایگا۔

مادہ (۱۲۶۶) ہر آدمی اور ہر جانور کو اوس پانی پر کہ کسی کا ملک نہین ہے
حق الشفہ اصل ہے۔

مادہ (۱۲۶۷) جس جس کے جائی مین نہر جاری ہے اوسکی ملک ہے یعنی اپنی اپنی جگہہ ہر شخص کو حق شرب حاصل ہے اور عام لوگون کے لئی اوس نہر حق الشفہ حاصل ہے اور کسے کو یہہ حق نہین ہے کہ اوس نہر سے جو کسی کی خاص ملک ہے اور اوس کنوی سے جو خاص کسی کا ہے اپنی زمین سیراب کر سکی اور اپنی اپنی جانورون کو نالی کے کنارہ پر چہوٹا یا بڑا ہو پانی بلا سکنی ہین اس شرط پر کہ گہاٹ اور نالیان ٹوٹنی نہ پاوین اور نہر والے کو اختیار ہے کہ اپنی باغیچہ مین یا گہر مین پانی سینہ کر لا سکے

مادہ (۱۲۶۸) پانی گو ایسا ہے کہ ہر شخص اوسپر وارد ہو سکتا ہے مگر چونکہ ایک شخص کی ملک ہے تو ہر شخص کو اپنی ملک مین آنی سے منع کر سکتا ہے اگر اوسکے پاس کوئی اور پانی مباح عام نہین ہے تو اس مالک کو جبراً حکم کرینگے کہ پانی حسب طلب یعنی دیوے اور ہر شخص پانی کے لئی اندر جا سکتا ہے بشرطیکہ نہر یا کنوا وغیرہ خراب نہونے پاوے اور کنارہ نہ ٹوٹنے پاوے

مادہ (۱۲۶۹) کسے شریک کو نہر مشترک مین بلا اذن یہہ اختیار نہین ہے کہ چہوٹی نالی اپنی لئی نکال سکے۔ یا اپنا حق الشرب یعنی گہاٹ بدل دیوے یا دوسرے زمین مین کہ اوسکو اس نہر سے حق الشرب نہین ہے پانی لیجا دیوے۔ اگر اور حصہ دارون نے اجازت دے دے تو پہر اونکو یا اونکے وارثون کو اختیار ہے کہ منع کر دین۔

فصل پنجم احیاء موات کے بیان مین (یعنی زمین بنجر اور افتادہ کو آباد اور قابل زراعت کرنا۔
احیاء (زندہ کردن) موات (جمع میت، ناکردہ)

مادہ (۱۲۷۰) موات وہ زمین ہے کہ نہ کوئی اوسکا مالک ہے اور نہ کسی قصبہ اور گانو کی چراگاہ ہے اور نہ لکڑسان ہے بلکہ آباد سے بہت دور افتادہ ہے۔ یعنی بہت بلند آواز والا اگر قصبہ لے یا ہر کہڑا ہوکر پکارے تو وہان تک آواز نہ جاسکے۔

مادہ (۱۲۷۱) گانو اور قصبہ کے پاس زمین چراگاہ اور کہلیان اور لکڑسان کے لئے چہوڑی جاتی ہے اوسکو اراضی متروکہ کہتی ہین۔

مادہ (۱۲۷۲) اگر سلطان کی اجازت سے کسی نے زمین آباد کی تو وہ اوسکا مالک ہوگیا یا سلطان نے یا اوسکے وکیل نے اجازت زمین کے آباد کرنے کے اس شرط پر دے کہ مالک نہوگا اور صرف انتفاع کرسکیگا تو جیسی شرط ٹہری ہے ویسا ہی ہوگا پر مالکِ زمین نہوگا۔

مادہ (۱۲۷۳) اگر کچہہ قطعہ زمین آباد کیا اور کچہہ ترک کردیا تو جتنی زمین آباد ہے اسی ہی کا مالک ہوگا نہ باقی متروک کا اور اگر اطراف سے آباد کے اور بیچ کا قطعہ ترک کیا تو بہہ بیچ کا قطعہ بہی اوسیکا ملک ہے۔

مادہ (۱۲۷۴) ایک شخص نے احیاء زمین کیا۔ اوسکے اطراف کی زمین کو اور نے احیاء کیا تو اوّل کے لئے آمد و رفت کا رستہ اطراف کی زمین مین سے رہے گا

مادہ (۱۲۷۵) جیسا تحجیر یعنی اور سنگ بست احیاء زمین نہیں ہے ویسا ہی
ہل چلانا اور پانی سے سیراب کرنا یا پانی کی نالے کہودنا احیاء ہے ۔

مادہ (۱۲۷۶) زمین موات پر دیوار یا مٹی سیل سے حفاظت کے لئی کہڑا کرنا احیاء ہے

مادہ (۱۲۷۷) سنگ بست کرنا یا خشک کانٹون اور خشک ڈالیو نسے
اوسکے گرد پاڑ کہڑا کرنا یا تلاد کرنا یا کانٹونکا جلانا یا کنوا کہودنا احیاء نہین ہے
بلکہ یہہ حد بندے اور سنگ بست ہے ۔

مادہ (۱۲۷۸) ایسی ہے گہاس یا کانٹی کاٹ کر زمین کے گرد ڈالنا اور
اوسپر مٹی ڈالنا تاکہ سیل پانی سے محفوظ رہی احیاء نہین ہے یہہ بہی ڈول
بندی ہے جب تک نالی پانی لانی کے درست نکر چکے ۔

مادہ (۱۲۷۹) جس نے زمین موات مین سے کسقدر زمین لے تو یہہ مہر لگاکر
حد بست کی ہے شخص تین سال تک اوسکے احیاء کا مستحق رہے گا اگر یہہ
شخص تین سال تک احیاء نکرے تو دوسرے کو احیاء کے لئی دیدین گے

مادہ (۱۲۸۰) زمین موات مین بحکم بادشاہ جو کنوا کہودے وہ اوس
کنوے کا مالک ہوگا ۔

فصل ششم بحکم بادشاہی زمین مواتین کنوی جو کہودگیی اور نہرین جو جاری کی گئین اور درخت لگائے گیے اون سب کا حریم (یعنی حق کیا ہے

مادہ (۱۲۸۱) کنوے کا حریم ہر طرف سے چالیس گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۲) زمین سے جو چشمے نکلتے ہین اور زمین پر بہتے ہین اونکی حریم پانچسو گز ہے

مادہ (۱۲۸۳) نہر کبیر یعنی وہ نہر کہ کہودنے اور مٹی نکالنے کی حاجت نہین ہے

ہر طرف اوسکی نصف حریم ہے یعنی جسقدر اوسکا عرض ہے اوسقدر نصف

نصف دونو طرف لین گے۔

مادہ (۱۲۸۴) چہوٹی نالی یا بڑے نالے جسکی مٹی نکالنی اور صاف کرنے کے

حاجت اور ضرورت پڑتی ہے دونو طرف اونکا حریم اتنا ہے کہ ملبہ پتہر

مٹی وغیرہ کہود کر دونو طرف ڈالدیا جاوے۔

مادہ (۱۲۸۵) جو نہر ایسی ہے کہ زمین کے اوپر اوسکا پانی بہتا ہے اوسکا

حریم ہر طرف پانچ سو گز ہے۔

مادہ (۱۲۸۶) جس جس کے کنوے ہین وہی اوسکے حریم کے بہی

مالک ہین اور آدمی اوس مین کسی طرح تصرف نہین کرسکتا ہے

اگر کسی نے کنوے کے حریم مین کنوا کہودا تو توڑ دیا جاوے اور یہہ

ہی حکم نہروان اور نالیون اور چشمونکے حریم کا بہی حکم ہے۔

مادہ (۱۲۸۷) ایک کنوے کے حریم کے پاس جگہہ خالی ہے اگر کسی نے

کنوا کہودا تو اوسکی بہی حریم چالیس گز ہے اور پہلے کنوے کے حریم مین

داخل نہین ہوگی۔

مادہ (۱۲۸۸) اگر حریم کے باہر ایک اور کنوا کھودا گیا اور اوس کنوے کا پانی دوسرے کنوے مین سونت گیا تو اس دوسرے کنوے والے پر کچھ جرم نہین ہے جیسا ایک دوکان کے پاس دوسرے دوکان لگائی گئی اسکے سبب سے پہلے دوکان کی تجارت گھٹ گئی تو دوکان والے ثاموقوف ہوگئے

مادہ (۱۲۸۹) اراضی موات مین باذن شاہی جو درخت کسی نے لگائی تو اونکی حریم پانچ گز ہے اپنی زمین کے اندر کوئی اور درخت نہین لگا سکتا ہے۔

مادہ (۱۲۹۰) کسی کی زمین مین کسی کے پانی کی نالی ہے تو دو طرف اسقدر حریم چاہئے کہ پانی کسیطرف بہنی نہ پائی اور اگر دونوطرف بلند ہین تو وہ اوس نہر والے کے ہین اور اگر بلند نہین کسیکا قبضہ بھی پایا نہین جاتا ہے پر کنویکہ دونوطرف درخت لگے ہوئی ہین تو یہ دونو زمین والے کے ہین پر نہر والا جب نہر کھودیگا تو اوسکے مٹی وغیرہ اوسکے دونوطرف ڈالیگا۔

مادہ (۱۲۹۱) کسی شخص نی جو اپنی ملک مین کنوا کھودا اوسکی حریم نہین ہے اور اوسکا ہمسایہ بھی اپنی ملک مین کنوا کھود سکتا ہے اور اول ثانے کو منع نہین کرسکتا ہے کہ میری کنوے کا پانی سونت جائیگا۔

فصل ہفتم شکار کے احکام

مادہ (۱۲۹۲) شکار کرنا جائز ہے خواہ آلہ جارح سے ہو مثل بندوق اور تیر کے یا جال سے ہو یا جانور درندہ سے ہو جیسا کتا تعلیم کیا ہوا

مانند جیسے چرخ وغیرہ ۔

ماده (۱۲۹۳) جو جانور کہ انسان سے وحشت کرکے بھاگے شکار ہے ۔

ماده (۱۲۹۴) جیسے اہلی جانور یعنی بستی مین رہنی والے شکار نہین ہوتے ہین ایسے ہی وہ جنگلی جانور کہ آدمیونسی مانوس ہوگئی ہین شکار نہین ہوسکتے ۔ مثلاً کبوتر پلی ہوئی اور چرخ کہ اوسکے بالو نمین جہانجن ہون یا ہرن کہ اوسکی گلے مین طوق ہوا ویسا پکڑ لینا لُقطہ ہے ۔ اسکا اعلان کرنا ضرور ہے کہ اوسکے مالک کو دیا جاوے

ماده (۱۲۹۵) شکار کی شرط یہہ ہے کہ جانور اپنی پانون سے بھاگ کر یا پرون سے اوڑکر انسانکی گرفت سے اپنی کو بچا سکے اگر کوئی جانور اپنی بچانے سے لاچار ہوگیا وہ شکار نہین ہوتا ہے ۔

ماده (۱۲۹۶) جسنی شکار کو ایسا لاچار کردیا کہ شکار ہونے سے جاتا رہا تو گویا وہ شکار ہوگیا ۔

ماده (۱۲۹۷) جو شخص جانور کو پکڑے اوسی کا ہے مثلاً ایک شخص ہے نے ایک جانور کو تیر مارا کہ زخمی ہوکر بھاگا پر ایسا نہین ہے کہ اپنی کو بچا سکے تو وہ ہے مالک اوسکا ہے اور اگر زخم ایسا خفیف ہے کہ اپنی کو بچا سکی تو وہ اوسکا مالک نہین ہے بلکہ کوئی اور اسکو بندوق وغیرہ سے شکار کرکے مالک ہوسکتا ہے ایک شخص نے شکار پر کے تیر مارا

کر نہر کہا کر گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر بہاگ گیا تو دوسرا شخص اوسکو پکڑکر مالک ہوسکتا ہے

مادہ (۱۲۹۸) ایک شکار کو دو شخص نے برابر گولیان ماریں تو دونو کا مشترک نصف نصف ہوگا۔

مادہ (۱۲۹۹) ایسے ہی دو شخص نے اپنی دو کتی برابر چہوڑے اور انہون نے برابر جاکے پکڑا دونوں شکار مشترک رہیگا اور جو الگ الگ دونو نے دو شکار پکڑے تو ہر شخص اپنی اپنی شکار کا مالک ہے اگر دونو شخص نے دو کتی چہوڑے ایک نے شکار کو پکڑا دوسرے نے اوسکو مار ڈالا اگر اوّل نے ایسا پکڑا تہا کہ اوسکی رہائی ممکن نہ تہی تو شکار شخص اول کا ہے

مادہ (۱۳۰۰) ایک شخص کی نہر مین مچہلیان ہین کہ بے شکار کے پکڑی نہین جاسکتے ہین تو جائز ہے کہ ہر کوئی اونکو شکار کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۱) ایک شخص نے پانی کے کنارہ پر ایک ایسا مکان بنایا کہ اوس مین مچہلیان گہر کر شکار ہوسکتے ہین، اسمین اگر مچہلیان آجائین اور پانی اتنا کم ہوگیا کہ بے شکار کے مچہلیان پکڑ سکتا ہے تو وہ مچہلیان اوسی شخص کی ہین۔ دوسرا اونکو نہین پکڑ سکتا ہے اور اگر پانی اتنا بہت ہے کہ بے شکار کے مچہلے نہین پکڑی جاسکتی ہے تو یہہ ہی شخص اوسکا مالک نہوگا یہ تو شکار کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۲) ایک شخص کے گہر مین شکار گر کر آیا اسنی دروازہ

اسطرح بند کر دیا کہ وہ کہر گیا تو وہ اسکا مالک ہے۔ اور اگر دروازہ بند کرنے پر گہر سکتا نہو تو مالک نہو گا۔ ہر شخص پکڑ سکتا ہے۔

مادہ (۱۳۰۳) اگر ایک شخص نے جالہ شکار کے لئے ڈالا اور اوس مین شکار اگیا تو وہ مالک ہے اور اگر جالہ سوکہانے کے لئے پہلا یا اتفاقاً اوس مین شکار اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے جیسا کسی کے گہر مین کوئی جانور اگیا تو وہ اوسکا مالک نہین ہے ہر شخص اوسکو پکڑ سکتا ہے اور اگر گڑہا شکار ہی کے لئے کہودا گیا ہے تو گہرہی والا مالک شکار کا ہے دیکہو مادہ (۱۲۵۰)۔

مادہ (۱۳۰۴) ایک شخص کے باغ مین جانور نے انڈے یا بچہ دے تو باغ والا اونکا مالک نہین ہے اگر کوئی اور لے لے گا تو باغ والا اوس سے چہین نہین سکتا ہے اور اگر باغ اسے لئے بنایا ہے کہ جانور اوس مین آکر انڈے بچہ دیتی رہین تو باغ والاہی مالک ہوگا۔

مادہ (۱۳۰۵) ایک شخص نے اپنی باغمین ایسی جگہہ بنا دے کہ شہد کی مکہی وہان اکر چہال لگا دے اور شہد ہو تو وہ ہی اوسکا مالک ہے اور کوئی اوسے نہین لے سکتا ہے۔ مگر باغ والا شہد کا عشر بیت المال سرکاری مین داخل کریگا کیونکہ شہد بہی باغ کی پیداوار ہے

مادہ (۱۳۰۶) ایک شخص کے روشندان مین چہال لگا وہ بہی اوسکے

شہد کا مالک ہے۔

مادہ (۱۳۰۷) شہد کی مکھی اوس کے روشندان مین سے نکلکر کسی آور گہر مین چلے گئی گہر والے نے اوسکو پکڑ لیا تو روشندان والا اوسکو گہر والے سے واپس لے سکتا ہے۔

باب پنجم

خرچ مشترک کا بیان اوس مین دو فصل ہیں۔

فصل اوّل مشترک چیزونکی تعمیر اور اوسکے خرچ کا بیان۔

مادہ (۱۳۰۸) ملکِ مشترک کی بروقتِ ضرورت کے سب حصہ دار اپنی اپنی حصہ کے موافق خرچ کرکے تعمیر اور رمرمت کرتے رہین

مادہ (۱۳۰۹) اگر ایک حصہ دار نے دوسرے حصہ دار سے اجازت ملکِ مشترک کی تعمیر اپنی پاس سے کی تو دوسرے حصہ دار سے موافق اوسکے حصہ کے خرچ لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۰) ایک حصہ دار غائب ہے تو تعمیر کرنے والا حاکم سے اجازت لیکر تعمیر کرے کیونکہ حکمِ حاکم بمنزلہ اجازت شریک کے ہے جب آویگا اوس سے خرچ موافق حصہ کے لے سکیگا۔

مادہ (۱۳۱۱) اور اگر نہ شریک سے اجازت لی اور نہ حاکم سے حو تعمیر کی تو بہ تبرع ہے (یعنی احسان کرنے والا ہے) حصہ دار کے

خرچ واپس نہیں لے سکیگا۔ خواہ وہ ملک قابلِ تقسیم ہے یا نہیں ہے۔

مادہ (۱۳۱۲) ایک شخص نے ملکِ مشترک قابلِ تقسیم کے بے اذن شریک تعمیر کرنا چاہا اور حصہ دار تعمیر سے اسی منع کرتا تھا تو متبرع ہوگا اور اوسکے منع کرنے پر حاکم کے یہاں نالش اگر کریگا تو حاکم یہی تعمیر کا حکم نہ دیگا بلکہ تقسیم کا حکم دیگا۔ اب بعد تقسیم کے اپنے حصہ سے جو چاہے سو کرے دیکھو مادہ (۲۵)—

مادہ (۱۳۱۳) جو ملک قابلِ تقسیم نہیں ہے مثلاً خراس پنچکے اور حمام جب تعمیر کی ضرورت ہوے اور ایک حصہ دار تعمیر سے انکار کرے تو باجازتِ حاکم تعمیر کرسکتا ہے اور اوسکے کرایہ میں سے اپنا زرِ تعمیر بقدرِ حصہ لے سکتا ہے کہ حصہ دار کے ذمہ پر قرض ہے اور اگر بے اجازت حاکم کے صرف کیا تو نہیں لے سکتا ہے پر وقتِ تعمیر یہ دیکھیں گے کہ اوس بنا کی اس وقت کیا قیمت ہے اوسقدر قیمت کی بنا لے سکتا ہے—

مادہ (۱۳۱۴) اگر خراس اور حمام گر کر میدان ہو گیا تو ایک حصہ دار بنانا چاہتا ہے اور دوسرا نہیں چاہتا ہے تو عمارت بنانا ضرور نہیں ہے بلکہ میدان تقسیم کرلیں گے—

مادہ (۱۳۱۵) اگر دو منزلہ مکان گر گیا اور میدان ہو گیا جو شخص

اپنی منزل بنانا چاہے دوسرا اوسکو منع نکرسکیگا اور نیچے کے منزل والے سے بالاخانہ والا تقاضا کریگا کہ اپنا مکان بنادے تا اوسکو اوپر جانے کا راستہ ملے اگر بنایا تو بہتر ہے ورنہ حاکم سے حکم لیکر یہہ بہی بنادیگا اور جب تک کہ اوس سے زر تعمیر لیلیوے اوسکو دخل اور تصرف کرنے نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۱۶) دیوار مشترک جو گہر کے اوپر دونو اپنی اپنی کڑیاں وغیرہ رکہتی تہی دونو تعمیر مین اگر ایک نہ دے تو دوسرا کرسکتا ہے اور جب تک اپنا زر تعمیر نصف نہ لیلیوے اوسکو دیوار پر تصرف نکرنے دیگا

مادہ (۱۳۱۷) دو حویلیوں مین ایک دیوار مشترک تہی گر گئی اور ایک کا زنانہ دکہائے دینے لگا۔ اب اس نے چاہا کہ دیوار مشترک بنادین اور دوسرے نے انکار کیا تو جبر نہین ہو سکتا ہے مگر حاکم اتنا جبر کریگا کہ مٹی وغیرہ کا دونو سے مشترک پردہ بنوادیگا۔

مادہ (۱۳۱۸) اگر دیوار مشترک کی بنیاد سست ہو گئی اور خوف گرنے کا ہے تو ایک چاہتا ہے کہ دیوار اوتروالین اور دوسرا انکار کرتا ہے تو بحکم حاکم بصرف زر مشترک دیوار گروادی جائے۔

مادہ (۱۳۱۹) ایک مکان دو یتیموں مین یا دو وقف مین مشترک ہے اور ضرورت اوسکے تعمیر کی ہے ایک وصی یا ایک متولی

تعمیر کرنا چاہتا ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے اور اسی طرح رہنی دبا موجب نقصان ہے تو بحکم حاکم بصرف مال یتیم اور مال وقف تعمیر کیا جاویگا

مادہ (۱۳۳۰) ایک کہونڈ راستہ کی ہے ایک چاہتا ہے کہ اوسکو درست کرے اور دوسرا انکار کرتا ہے تو اوسکو حاکم حکم دیگا کہ یا تو اپنا حصہ بیچڈال یا درست مشترک کر۔

فصل دوم نہر کے کہودنے اور درست کرنے کا بیان۔

مادہ (۱۳۳۱) جو نہر کہ کسی کی ملک نہین ہے بیت المال سے اوسکی تعمیر اور اصلاح کیجاوے اور اگر بیت المال مین گنجایش نہو تو لوگون سے تعمیر کرائی جاوے۔

مادہ (۱۳۳۲) جو لوگ نہر کے مالک ہین وہی اوسکی تعمیر کرینگے یعنی وہ لوگ کہ اونمین حق الشرب رکہتی ہین نہ وہ کہ اسمین حق الشفہ رکہتے ہیں۔

مادہ (۱۳۳۳) بعض حق الشرب والے نہر کا صاف کرنا چاہتی ہین اور بعض انکار کرتے ہین اگر نہر عام نفع رسان ہے (یا محلہ کا عام یا ایسے کا نفع ان تمام کے لئیے) تو انکار کرنے والے پر معسب شریکونکے درست اور صاف کرنے کے لئی جبر کیا جاویگا دیکہو مادہ (۲۶)۔ اور اگر نہر خاص ہے تو درست کرنے والے بحکم درست کرین اور انکار کرنے والا جب تک کہ اپنی حصہ کا خرچ ندیوین پانی نہیں لے سکتے ہین۔

مادہ (۱۳۲۴) اگر سب حق الشرب والے نہر درست کرنے سے انکار کرتے ہیں اور نہر عام نفع رسان ہے تو سب پر جبر کیا جاوے ورنہ یعنی نہر خاص ہے تو جبر نہ ہوگا۔

مادہ (۱۳۲۵) ایک شخص کی زمین سے نہر کا کنارہ ملا ہوا ہے اور سوا اوسکے اور راستہ نہیں ہے تو زمین والا لوگوں کو نہر پر آمدورفت اور حق الشرب اور تعمیر وغیرہ سے منع نکر سکیگا۔ اور اوس کے زمین پر سے عام آمد ورفت رہے گی نہر عام ہو گو کسی کی ملک ہو یا

مادہ (۱۳۲۶) نہر کی درستی اوپر سے کیجاوے اور سب حق الشرب والے اوس میں شریک رہینگے اور جس کا حق الشرب صاف ہوتا جائیگا وہ آگے کی محنت سے بری ہوتا جائیگا دیکھو مادہ (۸۷) الغرم بالغنم مثلاً ایک نہر میں دس آدمی شریک ہیں شروع کے حصہ میں کے سب صفائی شریک رہیں گے اور وہ حصہ جب صاف ہو جاتی گا تو وہ حصہ والا بری ہوگا اوسکے بعد کے درستی میں نو آدمی شریک رہینگے سے طرح آخر کے صفائی صرف حصہ آخرے والا کریگا اسی سے لئے سب سے کم محنت وخرچ شروع والے کو ہے اور سب سے زیادہ آخر والے کو ہے فقط (اور یہہ حکم مادہ (۸۸) سے متعلق ہے) اور حاصل ان دونوں مادوں کا ایک ہی ہے۔

ماده (۱۳۲۷) نالی کہار سے پانی کی آخر سے صاف کیجاوے اور جس جس کا حق الشرب صاف ہوتا جاوے وہ اوسکی محنت سے بری ہوتا جائیگا اسلیئے آخر والے مین سب حصہ دار شریک ہونگے اور شروع کی درستی صرف وہ ہے کریگا کہ جسکا وہ حصہ ہے —

ماده (۱۳۲۸) اسیطرح طریق خاص بہی درست کیا جاوے مدخل سے یعنی جہان سے راستہ شروع ہوا ہے اور جہان پر تمام ہوگا اپنی اپنی گہر تک سب صاف کرینگے جو اپنی گہر تک صاف کر چکے وہ آگے سے بری ہے اسے اپنی شروع مین سب شریک ہونگے اور آخر کی درستی وہی کریگا جسکا گہر وہان واقع ہے

باب ششم شرکت عقد کا بیان اوس مین چہہ فصل ہین —

فصل اول شرکت عقد کی تعریف اور تقسیم کا بیان —

ماده (۱۳۲۹) اسمین جب یہہ عقد ٹہرے کہ راس المال اور اوسکا فائدہ مشترک رہے اوسکو شرکت العقد کہتے ہین —

ماده (۱۳۳۰) شرکت عقد کا رکن ایجاب وقبول ہے لفظاً ہو مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مین نے یہہ قرش دیکر تجکو شریک کیا تو لیتا رہو دیتا رہو اوس نے جواب مین کہا کہ مین نے قبول کیا یہہ شرکت عقد بایجاب وقبول لفظاً منعقد ہوگے

یا معنی ہو مثلاً ایک شخص نے ایک ہزار قرش دیکر کہا کہ یہہ لے اور خرید فروخت کر وہ ویسی ہی کرنے لگا تو یہہ شرکت بقبولِ معنی منعقد ہوگی

مادہ (۱۳۳۱) شرکت العقد دو قسم پر ہے ایک یہہ کہ دونو نے آپس مین شرکت اسطرح کی کہ اپنی اپنی ایسی چیزین لائی کہ راس المال ہوسکتی ہین اور دونو راس المال اور نفع مین برابر حصہ دار ہین اسکو شرکتِ مفاوضہ کہتے ہین - مثلاً ایک شخص مرگیا اور اوسکی اولاد جو ترکہ کے مالک ہووے اپنا اپنا حصہ برابر ملاکر راس المال ٹھرایا اور سب ملکر خرید و فروخت کرنے لگے اور رنج بہی برابر ٹھرایا اوسکو مفاوضہ کہتے ہین مگر یہہ شرکتِ مفاوضہ بہت نادر واقع ہوتی ہے دویم یہہ کہ شرکت مین برابرے کی شرط نہ ٹھرے اوسکو شرکتِ عنان کہتے ہین -

مادہ (۱۳۳۲) شرکت تین صورت سے خالی نہین ہے یا شرکت مال ہو یا شرکتِ عمل ہو یا شرکتِ وجوہ وجاہت ہو - یعنی جب شرکت اسطرح ہووے کہ ہر شخص بمقدارِ معین ومعلوم اپنا اپنا مال ملاکر باہم متفق ہوکر یا الگ الگ کام کرین اور جو رنج ہوا آپسمین مشترک رہین یہہ شرکتِ اموال ہے اور جب شرکت اسطرح ٹھرے ہے کہ ہر شخص کسی کسی کا کام یا جوہ لادے

اور جو اجرہ کہ حاصل ہووے وہ سب مین مشترک رہے اسکو شرکت اعمال اور شرکتِ ابدان اور شرکت صنایع اور شرکت تقبل کہتی مین مثلاً دو درزی یا ایک درزی اور ایک رنگریز آپسمین متفق ہوگئی اور یا اسطرح شرکت ٹہری کہ اونکا مال تو نہین ہے پر اپنی اپنی وجہ و وجاہت سے قرض پر بازار کا مال لائین اور اوسکو بیچتے رہین اور جو فائدہ ملے وہ اپسمین مشترک ہو اسکو شرکتِ وجوہ کہتی ہین ۔

فصلِ ثانی شرکتِ العقد کے عام شرائط کا بیان ۔

مادہ (۱۳۳۳) ہر شرکت العقد مین ایک شریک دوسریکا وکیل ہوتا ہے یعنی ایک شریک جو کچھہ خریدے یا بیچے یا کوئی عمل قبول کرے وہ دوسرے شریک کا وکیل ہے پس جیسا یہہ شرط ہے کہ وکیل اور موکل عاقل و ممیز ہووین ایسی شریک بہی عاقل و ممیز ہو ۔

مادہ (۱۳۳۴) شرکت مفاوضہ مین ایک دوسریکا کفیل بہی ہوتا ہے سو شرط کہ کفالت مین ضرور ہے وہ ہی اوس شرکت مین بہی ضرور ہے

مادہ (۱۳۳۵) شرکت عنان مین ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہے اور بے شرطِ اور بے ذکر کفیل نہین ہوسکتا ہے اسلیے جیسے ماذون بہی شرکت عنان کرسکتا ہے ۔

مادہ (۱۳۳۶) شرکت مین ہر بحہ کے تقسیم کا ذکر وقتِ عقد ضرور ہے

اور اگر اوس مین حصہ ربح مبہم اور مجہول رہے اور یہہ معلوم نہو کہ اس شریک کا کتنا حصہ ہے اور دوسرے شریک کا کتنا تو یہہ شرکت فاسد ہے

مادہ (۱۳۳۷) شرکت مین حصہ مشترک اور مشاع چاہیے مثلاً ایک شریک کا نصف اور دوسریکا ثلث اور تیسرے کا ربع ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ ربح مین اتنی قرش فلان کے اور اتنی قرش دوسرے کے تو یہہ شرکت باطل ہے

فصل سوم شرکت اموال مین جو شرایط خاص ہین —

مادہ (۱۳۳۸) راس المال کا نقد ہونا شرط ہے —

مادہ (۱۳۳۹) جس سکہ مین تانبا ملا ہوا ہے اور وہ رایج ہو تو عرفاً بمنزلہ نقود کے ہے

مادہ (۱۳۴۰) سونہ اور چاندے کے ٹکڑے جو سکہ نہون مگر اوسکا رواج ہے تو وہ بہی بمنزلہ نقود کے ہین اور اگر اونکا رواج نہین ہے تو بمنزلہ اسباب کی ہین

مادہ (۱۳۴۱) ضرور ہے کہ جو شی معین وموجود ہو وہ راس المال ہو نہ یہہ کہ جو لوگون پر قرض ہے وہ راس المال کیا جاوے مثلاً دو شخص کا کسی ایک کے ذمہ پر قرض ہے یہہ دونو اوسکو اپنا راس المال کر کے کوئی شرکت عقد کرین یا ایک کا مال متعین وموجود ہے اور دوسرے کا مال جو کسی اور پر قرض ہے دونو ملا کر راس المال ٹہرائین تو یہہ شرکت صحیح نہین ہے —

مادہ (۱۳۴۲) نقود کے سوا اور مال مثل اسباب اور حویلی کے

راس المال نہیں ہوسکتا ہے۔ مگر جب ایسے مال میں شرکت پیدا کرین مثلاً ایک شخص اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھہ بیچ دے تو اب یہہ دونو اوس ایک مال مین شریک ہوگئے یا مثلاً اپنی اپنی گیہون ملا دیوین اب راس المال مشترک ہوگیا شرکت عقد ہوسکتی ہے۔

مادہ (۱۳۴۳) مثلاً ایک کا گہوڑا ہے اور دوسرے کی گاڑی ہے اور دونو شرکت کرایہ دینی لگے تو یہہ شرکت فاسد ہے گہوڑا والا کرایہ لیگا اور گاڑی والا اجر مثل کا مستحق ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۴) ایک شخص کا گہوڑا ہے اور دوسریکا اسباب اب یہہ شرکت ٹہری کہ یہہ اسباب گہوڑے پر لادکر بیچا رہیں اور ربح دونو کا رہے تو یہہ شرکت فاسد ہوگے اور زر ربح اسباب والی کا ہے اور گہوڑے والا اجر مثل لیگا اور اگر ایک شخص اپنا اسباب دوسرے کے دکان مین رکہے اور دونو ربح کے مشترک رہین تو ربح اسباب والے کا ہے اور دوکان والا اجر مثل لیگا۔

فصل چہارم شرکت عقد کے قواعد کلیہ کا بیان۔

مادہ (۱۳۴۵) کبہی عمل اور کام کی قیمت مقرر کیجا سکتی ہے مثلاً شرکت عنان مین دونو کا مال برابر ہوا اور دونو کام بہی کرتے ہین مگر چونکہ ایک شخص کام مین زیادہ ماہر ہے اور کام خوب کرتا ہے تو جایز ہے

کہ اوسکو بہ نسبت دوسرے کے حق ربح زیادہ ملے اور دوسرے کو کم۔

مادہ (۱۳۴۶) کام کا ضامن ہونا یعنی اپنی ذمہ داری سے کام کروادینا بہی کام کرنا ہے اسلئے اصل کام کے اجرت مین ضامن بہی حقدار ہوگا۔ مثلاً ایک کاریگر ایسا ہے کہ اوس سے کوئی واقف نہین ہے اس لئے ایک واقف کار نے اپنی دوکان مین اوسکو بٹہلایا اور لوگوں سے اپنی ذمہ داری پر اوسکو کام دلایا جو اجرت کہ حاصل ہوگے بسبب اپنی ذمہ داری کے اوس مین مثلاً نصف کا حقدار ہوگا اور دوکان کا کرایہ الگ نہ لے سکیگا کیونکہ کرایہ دوکان بہی اوسمین شامل ہوگا۔

مادہ (۱۳۴۷) جیسا مال اور عمل سے ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً مضاربہ مین رب المال اپنی مالک کے سبب سے اور مضارب اپنی عمل کی سبب سے ربح کے مستحق ہین کبہی صرف ضمانت اور ذمہ دارے سے بہی ربح کا استحقاق ہوتا ہے مثلاً ایک استاد نے کہ اوس سے سب لوگ واقف ہین ایک شاگرد تیار کیا لوگونکا کام جو اوستاد کے پاس آتا ہے شاگرد سے اپنی ذمہ داری سے کرواتا ہے اوسے نے اوستاد سے اجرت مین سے جو باہم حصہ مقرر ہوجاوے مستحق ہوگا دیکہو مادہ (۸۵) مگر یہہ مادہ (۸۵) اوس سے متعلق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۸) جب ان تین چیزون مین سے کوئی چیز نہو کچہہ استحقاق

ربح کا نہو گا مثلاً نہ مال ہے اور نہ عمل ہے اور نہ ضمان و ذمہ داری ہے
مثلاً ایک شخص کو یہہ کہا کہ تو اپنی مال سے تجارت کر اور جو نفع ہو گا
وہ مشترک ہو گا تو اس صورت مین جو ربح ہو گا وہ صاحبِ مال کا ہے
اس شخص کو اوس مین کچھہ حق نہین ہے۔

مادہ (۱۳۴۹) استحقاقِ ربح صرف بلحاظ اوس شرط کے ہوتا ہے
جو عقد شرکت مین مذکور ہوے نہ بلحاظ اوس عمل کے کہ واقع ہوا ہو
سو شریک کو عمل نکرے پر عقد شرکت مین جو اوسکا عمل مشروط ہوا تھا
گویا عامل قرار دیا جائیگا اور ربح کا مستحق ہوگا مثلاً شرکتِ صحیحہ
مین یہہ شرط ٹھہری تھی کہ دونو کام کرتے رہین گے پر ایک تو عمل
کرتا رہا اور دوسرے نے عذر یا بعذر کام نکیا تو بھی ربح اون دونو
مین تقسیم ہوگا کیونکہ ہر ایک ایک دوسرے کا وکیل ہے اور ربح
کی شرکت آپس مین ٹھہر گئی ہے۔

مادہ (۱۳۵۰) ہر شریک ایک دوسرے کا امانت دار ہے مال شرکت
ہر شریک کے قبضہ مین ودیعت ہے پس اگر بے تعدی اور بے
قصور مال تلف ہو گیا تو ہر شریک شریک کے حصہ کا ضمان نہ دیگا۔

مادہ (۱۳۵۱) راس المال شرکتِ اموال مین دونو شریک کا
مشترک ہوتا ہے مساوی ہو یا زائد جیسے ایک کا راس المال ہوا

ودوسریکا صرف عمل سے ٹھہرے اور یہہ بہی گفتگو ہوے کہ ربح دونو کا شریک ہے تو یہہ عقد مضاربت ہوگی جیسا اوسکے باب مین خاص اوسکا ذکر ہوگا۔ اور اگر یہہ ٹھہرے کہ سارا ربح صرف عامل کا ہے تو اوسکو قرض کہتی ہین اور اگر ربح صرف راس المال والے کا ٹھہرے تو راس المال عامل کے پاس بضاعت ہے اور عامل مستبضع ہے کہ وہ وکیل متبرع ہے اور نقصان اور نفع سب مال والے کا ہے

مادہ (۱۳۵۲) ایک شریک مرجائی یا مجنون مطبق ہوجاوے تو شرکت فسخ ہوجائیگے اور اگر کوئی آدمی تین چار یا زیادہ شریک ہین تو صرف متوفی اور مجنون کے حق مین شرکت فسخ ہوگے اور اوروں کے حق مین قایم رہے گی۔

مادہ (۱۳۵۳) ایک شریک کے فسخ کرنے سے بہی شرکت فسخ ہوجاتی ہے مگر شریک ثانی کو فسخ کا علم ضرور ہے یعنی جب تک کہ اوسکو علم نہو فسخ نہوگی

مادہ (۱۳۵۴) جب دونو نے شرکت کو فسخ کردیا اور یہہ قصہ اوٹہا کہ جسقدر روپیہ موجود ہے وہ ایک لیوے اور جتنا لوگون پر قرض ہے وہ دوسرا لیوے تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی بلکہ جو کچہہ موجود ہے اور جو قرض ہے وہ سب دونومین مشترک رہیگا دیکہو مادہ (۱۱۲۳)۔

مادہ (۱۳۵۵) جب ایک شریک نے مال تجارت مین سے کچہہ لیلیا

اور تجارت کرلتے کرتے بے تفصیل حساب مجہول چہوڑ کر مرگیا تو اوسکے ترکہ مین سے شریک کا حصہ لیا جائیگا دیکہو مادہ (۸۰۱) -

فصل پنجم شرکت مفاوضہ کا بیان -

مادہ (۱۳۵۶) دونو مفاوض ایک دوسرے کے کفیل ہوتے ہین جیسا فصل ثالث مین مذکور ہوا او جیسا اقرار ایک کے حق مین جاری ہوگا ویسا ہی اوسکے شریک کے حق مین بہی جاری ہوگا اسیلئے قرض خواہ جس سے چاہے اپنا قرض طلب کرے اور ایسا ہی جو امر بیع و شرا و اجارہ وغیرہ کہ ایک پر مرتب ہووے وہ دوسرے پر بہی مرتب ہوگا جو اس شرکت مین پیدا ہوا ہے مثلاً ایک شریک نے ایک چیز بیچی تو دوسرے شریک پر بچیا رعیب واپس ہوسکے گی اور جو ایک شریک نے خریدی تو دوسرا بچیار عیب واپس کرسکتا ہے -

مادہ (۱۳۵۷) ایک شریک جو کچہہ اپنی اور اپنی عیال کے لئے کہانے اور پینے اور سب حاجتونکے واسطے لیوے تو دوسرے کو اس مین کچہہ حق نہین ہے مگر بایع ان اشیا کی قیمت دوسرے شریک سے بسبب اوسکی کفالت کے لے سکتا ہے -

مادہ (۱۳۵۸) دونو مفاوض کا جب راس المال اور ربح مین مساوی ہونا شرط ہے ایسا ہی شرط ہے کہ کسی کا مال زاید نہووے گو راس المال

ہونے کے لایق ہو جیسی نقود ماد : مال کہ نقود کے حکم میں ہے مگر جب ایسا مال زیادہ ہے کہ راس المال [illegible] نے کے لایق نہین ہے جیسی اسباب اور مکان اور قرض کسی کے ذمہ ہو تو اس سے مفاوضہ مین کچھہ خلل نہین ہوتا ہے ۔

مادہ (۱۳۵۹) شرکت [illegible] استعمال ہے دونو شریک نے جب یہہ عقد کیا کہ دونوں مین سے جو کوئی جو کام قبول کرلے تو وہ دونو پر برابر ہوگا یعنی ضمان و ذمہ دارے مین اور کام کرتے ہین اور فایدہ اور ضرر مین دونو برابر ہونگے اور جب ایک پر کچھہ کام لازم ہووے اور دوسرا اوسکا کفیل ہووے تو یہہ عقد مفاوضہ ہوجائےگے اور اس صورت مین جو اجرت مزدوری یا کرایہ دوکان کا لازم ہو جس سے چاہی مطالبہ کیا جاوے اور اگر کسی نے دعوی کیا اور ایک شریک نے اقرار کیا تو یہہ اقرار نافذ ہے اگرچہ دوسرا شریک انکار کرے ۔

مادہ (۱۳۶۰) اگر دو شخص شریک ہون کہ مال قرض لائین اور بیچا کرین اور مال جو خریدا ہے اوسکی قیمت اور اوسکا ربح سب مشترک نصف نصف ہوگا اور دونو ایک دوسرے کے کفیل رہین گے تو یہہ بھی شرکت مفاوضہ شرکتِ وجوہ ہوگے ۔

مادہ (۱۳۶۱) شرکتِ مفاوضہ مین لفظِ مفاوضہ اور سب شرطون کا ذکر

کرنا شرط ہے اور عقد اگر مطلق ہو تو شرکت عنان ہے۔

مادہ (۱۳۶۲) جب شروطِ مذکورہ مین سے کوئی شرط مقرر نہو تو شرکتِ مفاوضہ شرکت عنان ہوگے مثلاً ایک شریک کے پاس کچھہ مال وراثتاً یا ہبۃً پونہچا اگر شرکت کا راس المال ہو سکتا ہے جیسی نقود تو عقدِ مفاوضہ عنان ہوجاوے گی۔ اور اگر راس المال شرکت ایسا مال نہین ہے بلکہ اسباب یا مکان ہے تو مفاوضہ مین کچھہ خلل نہوگا۔

مادہ (۱۳۶۳) جتنی شرطین عنان کی صحت کے لئی لازم ہین اونھی ہی شرکتِ مفاوضہ کے لئی بہی لازم ہین۔

مادہ (۱۳۶۴) دونو شریکون کو جو جو تصرف شرکتِ عنان مین جائز ہے وہ سب مفاوضہ مین بہی جائز ہے۔

فصل ششم شرکتِ عنان کے حق کا بیان۔ اسمین تین بحث ہین

بحث اوّل۔ جو امور کہ شرکتِ اموال سی متعلق ہین۔

مادہ (۱۳۶۵) شرکتِ عنان مین دونو کا مال مساوی ہونا ضرور نہین ہے بلکہ ایک کا مال زاید اور دوسریکا مال کم ہوسکیگا اور یہہ ضرور نہین ہے کہ شریک اپنا سب مال شرکت مین داخل کردے بلکہ جتنا چاہے اوتنا یا کوئی مقدار خاص شرکت مین لگادے سو ممکن ہے کہ

ہر شخص کے نے سوا اس راس المال کے اور بہی مال نقد وغیرہ کہ راس المال ہونے کے قابل ہووے ۔

مادہ (۱۳۶۶) جیسا شرکت عنان مین یہہ جائز ہے کہ ہر قسم کی تجارت کی جاوے یہہ بہی جائز ہے کہ ایک قسم خاص کی تجارت کیجاوے ۔

مادہ (۱۳۶۷) شرکت صحیحہ مین ربح کے لئی جو شرط ٹہرجاوے وہ ہی واجب العمل ہوگی ۔

مادہ (۱۳۶۸) شرکت فاسدہ مین بقدر راس المال کے ربح تقسیم ہوگا اور جو شریک اپنی لئی زیادہ ٹہرائی اوسکا اعتبار نہین ہے ۔

مادہ (۱۳۶۹) اسیطرح نقصان اور خسارہ بہی بلحاظ راس المال دونو پر پڑیگا اگر کوئی اور وجہ قرار دی گئی تو جائز نہوگا ۔

مادہ (۱۳۷۰) جب دونو شریک تقسیم ربح بلحاظ مقدار راس المال کے ٹہرالین گو کسی کا راس المال زاید ہووے یا کم تو اسی اعتبار پر ربح تقسیم ہوگا ۔ گو عمل کرنا دونو کا ٹہرا ہو یا ایک ہی کا مگر جب یہہ راس المال ایک ہی کا ہے اور عمل دوسرے کا تو راس المال اوس دوسریکا پاس بضاعتہ ہے ۔

مادہ (۱۳۷۱) باوجودے کہ راس المال دونو کا برابر ہے ایک کے لئی ربح زیادہ مقرر کرنا مثلاً ایک کا حصہ دو ثلث اور دوسریکا حصہ

ایک ثلث مقرر ہووے اور دونو کا عمل بہی مقرر کیا جاوے تو صحیح اور جائز ہے اور شرط بہی مقبول دیکہو مادہ (۱۳۴۵) - اور جبکہ ربح مین حصہ زیادہ مقرر ہوا اگر اوسی کا عمل بہی شرط کیا گیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور شرط منظور - کیونکہ راس المال کے عوض اصل ربح ہے اور عمل کے عوض حصہ زاید ہے - اگر راس المال دوسری شریک کے قبضہ مین ہووے تو یہہ عقد مضاربہ ہے - اور اگر عمل کم حصہ والے پر ٹہرے تو صحیح نہوگا - اور ربح بمقدار راس المال تقسیم ہوگا - کیونکہ تقسیم ربح بمقابلہ مال کے ہے یا بمقابلہ عمل کے ہے یا بمقابلہ ضمان و ذمہ دارے کے ہے - اور بیان جو زیادہ ربح دیا جاتا ہے تو نہ اوسکا مال ہے او نہ عمل ہے اور نہ ضمان ہے دیکہو مادہ (۱۳۴۷) و اور مادہ (۱۳۴۸) -

مادہ (۱۳۷۲) ایک کا راس المال زیادہ ہے مثلاً ڈیڑ لاکہہ قرش اور دوسریکا کم ہے مثلاً ایک لاکہہ قرش ہین زیادہ والے کا حصہ ربح مین زیادہ اور کم والے کا حصہ کم ٹہرانا جائز ہے جیسا باوجود برابر ہونے راس المال کے ایک کا حصہ زیادہ اور ایک کا کم ہونا جائز ہے اور اگر یہہ شرط ٹہرے کہ دونو عمل کرتے رہین یا وہی عمل کیا کرے کہ جسکا راس المال کم ہے اور حصہ ربح زیادہ ہے تو بہی جائز ہے

اور شرط معمول - اور اگر یہہ شرط ٹھہرے کہ راس المال زیادہ ہو
اور حصہ ربح کم تو جایز نہ ہوگا بلکہ ربح دونوں مین بمقدار راس المال تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۷۳) ہر شریک کو اختیار ہے کہ مال شرکت نقد پر بیچے یا قرض پر
یا کم پر یا زیادہ پر -

مادہ (۱۳۷۴) جسکی پاس راس المال ہے اوسکو اختیار ہے کہ نقد پر
خریدارے کرے یا قرض پر مگر غبن فاحش پر اگر خریدیگا تو اوسکی ذات
پر پڑیگا نہ مال شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۵) جسکے پاس راس المال نہو اوسکو خریدارے بانیہ نہیں ہے
اگر خریدیگا تو اوسکی ذات پر پڑیگا نہ شرکت پر -

مادہ (۱۳۷۶) جس شریک نے اپنی ذاتی روپیہ سے ایسی چیز خریدے
کہ تجارتی نہیں ہے تو وہ اوسکی ذاتی ہے شریک کو اس مین کچھہ
حصہ نہین - اور اگر اسکے قبضہ مین راس المال ہے اور اوسنی
کوئی شئے تجارتی اپنی ذاتی مال سے خریدے تو مال شرکت مین
شامل ہوگا مثلاً ایک شریک نے گھوڑی خریدے اور شرکت بزازی کی
سوداگرے مین ٹھہرے تہی تو یہہ گھوڑی اوسکے ذاتی ہے اور اگر
کپڑا ہی خریدا تو شرکت مین داخل ہوگا اگرچہ خریدنے کے وقت
اسپر گواہ مقرر کرلے کہ مین اپنی ذات کے لئے خریدتا ہون شرکت کیلیے

لئی اس مین شریک کو کچھہ حق نہین ہے کچھہ سود نہوگا بلکہ شرکت ہے مین شمار ہوگا اور شریک کو بہی اوس مین حق شرکت رہیگا۔

مادہ (۱۳۷۷) عقد کے احکام سب عاقد سے متعلق ہوتے ہین یعنی جس شریک نے کچھہ خریدا اور قیمت بہی دی تو اوسی پر لازم ہوگا یعنی قیمت دینا یا قیمت کا مطالبہ ہونا اسی پر پڑیگا نہ شریک پر اور ایسی ہی جو شریک بیچے تو ثمن لینا بہی اسیکا کام ہے۔ اگر ایک شریک نے بیچا اور دوسرے نے ثمن پر قبضہ کر لیا تو بمقدار اوسکی حصہ مشتری زر ثمن سے بری ہوگیا نہ حصہ عاقد سے۔ اگر ایک شریک نے مال بیچا اور کسی اور کو زرِ ثمن وصول کرنے کے لئی وکیل کیا تو دوسرا شریک اس وکیل کو موقوف نہین کرسکتا ہے۔ اور اگر بیع یا شرا یا اجارہ دینی مین یعنی اصلِ تجارت مین ایک شریک نے کسی اور کو وکیل کیا تو دوسرا شریک اوسکو موقوف کرسکتا ہے۔

مادہ (۱۳۷۸) جس نے مال شرکت خریدا ہے وہی بالعیب واپس کریگا نہ شریک۔ اور جس نے مال شرکت بیچا ہی مشتری اوسی کو بخیار عیب واپس دیگا نہ شریک کو۔

مادہ (۱۳۷۹) ہر شریک کو یہہ اختیار ہے کہ مال شرکت کو ودیعت اور بضاعت اور مضاربت دے سکتا ہے اور ایسی ہی مال مشارکت

کی حفاظت کے لئی دوکان کرایہ لینا اورکسیکو نوکر رکہنا جایز ہے اور یہہ جایز نہین ہے کہ اپنی مال کے ساتہہ اوسکی بہی حفاظت کری یا بے اذن شریک کے کسی اور کے ساتہہ عقد شرکت کرے۔ اگر کریگا اور ضایع ہوگا تو ضمان دیگا۔

مادہ (۱۳۸۰) کسی شریک کو یہہ جایز نہین ہے کہ مال شرکت بی اذن شریک قرض دیوے پر شرکت کے معاملہ کے لئی قرض لینا جایز ہے اور دوسرے شریک پر بہی دین بالاشتراک لازم آئیگا۔

مادہ (۱۳۸۱) اگر شریک نے معاملے کے لئی سفر کریگا تو خرچ سفر مال شرکت سے ہوگا

مادہ (۱۳۸۲) ایک شریک نے جب امور شرکت دوسرے کی رای پر سونپ دیے کہ تو اپنی رای مین جیسا مناسب جانتا ہے وہ کرتا رہو۔ تو جو جو کچہہ کہ تجارت کے لئی لازم ہین وہ سب کرتا رہیگا مثلاً مال شرکت رہن کرنا یا کچہہ مال رہن لینا اور مال شرکت لیکر کہین سفر کرنا اور اپنی مال کے ساتہہ مال شرکت ملا دینا اور کسی اور کے ساتہہ شرکت عقد کرنا۔ مگر تلف کرنا اور کسی کو بے عوض دینا بے اذن صریح جایز نہوگا مثلاً کسیکو مال شرکت قرض دیوے یا کسی کو ہبہ کرے۔

مادہ (۱۳۸۳) اگر ایک شریک نے دوسریکو منع کردیا کہ مال شرکت لیکر کہین سفر نکرنا یا قرض پر مال شرکت نہ بیچنا اور دوسری اوسکی خلاف کیا

یعنی سفر پر لیگیا یا قرض پر بیچا تو جو خسارہ واقع ہوگا وہ سب اوسکی ذمہ پڑیگا۔

مادہ (۱۳۸۴) ایک شریک نے اگر بابت معاملہ شرکت کے کسیکے قرض کا اقرار کیا تو دوسرے شریک پر وارد نہوگا اگر یہہ اقرار کیا کہ یہہ قرض ہم دونو کے معاملہ سے واقع ہوا تہا تو اوسپر نصف دین لازم ہوگا۔ اور اگر یہہ اقرار کیا کہ خاص شریک ثانی کے معاملہ سے یہہ دین واقع ہوا تو اوسپر کچہہ لازم نہوگا۔

مبحث دوم وہ مسایل کہ شرکت اعمال سی متعلق مین

مادہ (۱۳۸۵) شرکت الاعمال وہ عقد ہے کہ کام اور مزدوری آپس مین بشرکت قبول کرین یعنی دو اجیر اور دو مزدور جو آپسمین شریک ہون یعنی کام اور مزدوری اپنی اوپر لازم کرتے ہین جو کام کہ مستاجر سے لیا ہے خواہ اپنی اپنی ضمان اور ذمہ داری مین دونو برابر ہون یا ایک زیادہ اور ایک کم۔ اور ایسی ہی عمل بہی ایک کا کام دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث۔

مادہ (۱۳۸۶) ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ کام کام والونکے پاس سے لاوے اور دوسرا کام کرتا رہے اور یہہ بہی جائز ہے کہ دو درزی اپنی کام مین شرکت کرین کہ ایک تو کپڑے لاوے اور کترے اور دوسرا سیتا ہے

مادہ (۱۳۸۷) ہر ایک شریک ایک دوسرے کا کام لانے کے لئے وکیل ہے

جو کام کہ ایک قبول کر کے لاوے اوسپر بہی اور اوسکی شریک پر بہی عمل کرنا
لازم ہے بس عنانِ شرکتِ اعمال بسبب ضمان او ر ذمہ واری ہرایک کے
شرکتِ مفاوضہ ہے کہ مستاجر جس سے چاہی اپنی کام کے پورا کرنیکا تقاضا
کر سکتا ہے اور ہر ایک شریک لاچار اوسکا کام پورا کریگا کسیکو یہہ اختیار
نہین ہے کہ یہہ کہہ سکے کہ یہہ کام میرا شریک لایا تہا مین اوسکی ساتہہ
موافقت نہین کرتا ہون ۔

مادہ (۱۳۸۸) عنانِ شرکت المال باعتبار حق اجرت کے بہی مفاوضہ
ہے کہ ہر ایک شریک مستاجر سے اجرتِ کامل لے سکتا ہے اور
مستاجر جسکو اجرت دیدیگا وہ بری ہوجائی گا ۔

مادہ (۱۳۸۹) جو کام کہ ایک شریک خود اپنی ذات پر لیکر آیا اوسپر جبر نہوگا
کہ وہ خود ہی کرے بلکہ اوسکو جایز ہے کہ خود ہی کرے یا کسی اور سے
کام لیوے مگر جب مستاجر نے یہہ شرط کی کہ وہ خود ہی کام کرے
اور سی کام نہ لے سکیگا دیکہو مادہ (۵۷۱) ۔

مادہ (۱۳۹۰) جس شرط پر کہ ربح کی تقسیم آپسمین ٹہرے تہی اوسی شرط پر
تقسیم ہوگا یعنی اگر برابر ٹہرے تہی تو برابر تقسیم کرین گے اور
اگر یہہ ٹہری تہی کہ ایک زیادہ یعنی دو ثلث لیگا اور ایک کم
یعنی ایک ثلث تو ویسا ہی ہوگا ۔

مادہ (۱۳۹۱) عمل اور کسب مین اگر مساوات شرط کرین یا زیادتی شرط کرین تو جائز ہے مثلاً یہہ شرط کی کہ کام تو برابر اور اجرت ایک کو زیادہ اور ایک کو کم تو بہی جائز ہے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنی ہنر مین زیادہ ماہر اور مشاق ہے اور دوسرا کم ہے۔

مادہ (۱۳۹۲) جب دونو شریک ضامن ہون تو دونو اجرتکے مستحق ہونگے ایک شریک تو کام کرتا رہا اور دوسرا بیمار ہو گیا یا اور جگہ چلا گیا یا بیکار بیٹھا رہا تو بہی موافق شرط کے ربح تقسیم ہوگا

مادہ (۱۳۹۳) اگر ایک کے کام سے مستاجر فیہ تلف ہو گیا یا عیب دار ہو گیا تو شریک ثانی کے ساتہہ مشترک ضمان دیگا اور مستاجر جس سے چاہی ضمان لے لیگا اور خسارہ دونو پر بمقدار ضمان اویگا مثلاً شرکت اعمال نصف نصف اجرت پر ٹہری تہی تو خسارہ بہی نصف نصف ہوگا اور اگر یہہ ٹہرا تہا کہ حق اجرت دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا تو خسارہ بہی اسی طرح دو ثلث اور ایک ثلث پر ہی گا۔

مادہ (۱۳۹۴) دو حمال بہی عمل کرنے پر شرکت کرین تو صحیح ہے۔

مادہ (۱۳۹۵) اور یہہ بہی شرکت ہو سکتی کہ ایک شخص کی دوکان ہو اور دوسرے کی اوزار ہون اور سامان ہو۔

مادہ (۱۳۹۶) اور یہہ بہی شرکت صنایع ہو سکتی ہے کہ ایک کے

دوکان ہوا اور دوسرے کا صرف کام ہو دیکھو مادہ (۱۳۴۶)—

مادہ (۱۳۹۷) جب شرکتِ اعمال اسطرح ٹھہرے کہ ایک کا خچر ہو اور دوسریکا اونٹ ہوا ور دونو باربرداری برابر کرتے رہین تو یہہ بھی جائز ہے اور اجرت دونوین برابر تقسیم ہوگے اور یہہ لحاظ نہوگا کہ اونٹ زیادہ بوجہہ اوٹھاتا ہے کیونکہ اس شرکت مین اجرت باعتبار ضمان اور ذمہ داری کے تقسیم ہوئی ہے۔ پر جب شرکت تو عقد نہو بلکہ خچر اور اونٹ بعینہٖ کرایہ کیے گئے اور یہہ شرط ہووے کہ کرایہ اُسمین تقسیم ہوتا رہیگا تو یہہ شرکت فاسد ہے اور اجرت خچر کی خچر والے کو اور اونٹ کی اونٹ والیکو ملیگی اور ایک دوسریکے اگر لادنے اور اوٹھانے مین مدد کرتا رہیگا تو ہر ایک اجرِ مثل کا مستحق ہوگا—

مادہ (۱۳۹۸) جب ایک کام مین ایک شخص کاریگر ٹھہرا اور اوسکا بیٹا جو اوسکی پرورش مین ہے ملکر کام کرتے ہین تو اجرت اوسکے ہے اور اوسکا بیٹا مددگار رہیگا مثلاً ایک شخص کا بیٹا درخت لگانی مین اوسکی مدد کرتا ہے تو درخت اوس شخص کا ہے اور اوسکا بیٹا اوس مین شریک نہوگا—

مبحثِ سویم شرکتِ وجوہ کے مسایل کا بیان

مادہ (۱۳۹۹) جیسا یہہ جائز ہے کہ مال جو خرید کر لاوین برابر ہو ویسا ہی یہہ بھی جائز کہ ایک دو ثلث خرید کر لاوے اور دوسرا ایک ثلث کیونکہ مساوات شرط نہین ہے ۔

مادہ (۱۴۰۰) ربح کا استحقاق تین وجہ مین بلحاظ ضمان وذمہ داری کے ہے ۔

مادہ (۱۴۰۱) ضمان وذمہ داری مال کی قیمت کی باعتبار حصہ کے ہوتی ہے

مادہ (۱۴۰۲) ربح مین حصہ ہر شریک کا باعتبار اوس مال کے ہے جو یہہ خرید کر لائی ہین نصف نصف تو ربح بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث لایا ہے اور دوسرا ایک ثلث تو ربح بھی اوسیطرح تقسیم ہوگا اور زیادہ جو ایک کے لئی شرط کیا گیا ہے نامعتبر و نامقبول اور جب یہہ شرط ہو کہ اسباب تو نصف نصف ہو اور ربح ایک کو دو ثلث اور ایک کا ایک ثلث تو یہہ شرط نامقبول ہے بلکہ ربح بھی نصف نصف ہوگا

مادہ (۱۴۰۳) نقصان اور خسارہ بمقدار اپنی اپنی حصہ مال کے ہے جو خرید کر لائی ہین خواہ دونو ملکر خریدی ہون یا الگ الگ خرید کر لایا ہے ۔ اگر نصف نصف مال لائی ہین تو خسارہ بھی نصف نصف ہوگا اور اگر ایک دو ثلث مال لایا اور دوسرا ایک ثلث

لایا تو خسارہ بھی دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا۔

باب ہفتم مضاربت کا بیان اسمین تین فصلین ہین۔

فصل اوّل مضاربت کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مادہ (۱۴۰۴) جس عقد مین ایک شخص کا مال ہو اور دوسریکا عمل ہو اوسکو مضاربت کہتی ہین اور مال والا رب المال اور عمل کرنے والا مضارب کہلاتا ہے۔

مادہ (۱۴۰۵) مضاربت مین ایجاب و قبول رکن ہے۔ مثلاً رب المال نی کہا کہ یہہ روپیہ مضاربۃً لو اور اپنی رائی کے موافق عمل کرتے رہو اور ربح نصف نصف یا دو ثلث اور ایک ثلث ہوگا یا یہہ کہا کہ تم یہہ روپیہ راس المال ٹھہرا او اور اوسمین ربح ہم مین اور تم مین مشترک ہوگا اور مضارب نے قبول کیا تو مضاربت منعقد ہو گئے۔

مادہ (۱۴۰۶) مضاربت دو قسم پر ہے ایک مطلق دوم مقید۔

مادہ (۱۴۰۷) جسمین زمانہ اور مکان اور قسم تجارت اور بایع اور مشتری متعین نہو وہ مضاربت مطلق ہے اور جو مقید ہو کہ اتنے دن تک یا اسی بلدہ مین یا یہہ قسم خاص تجارت یا فلان ہی سے معاملہ کرتے رہنا تو مضاربت مقید ہے۔

فصل ثالث مضاربت کی شرطونکا بیان -

مادہ (۱۴۰۸) شرط یہہ ہے کہ رب المال وکیل کرنیکے قابل ہو اور مضارب وکیل ہونے کے لایق ہو -

مادہ (۱۴۰۹) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال ایسا ہو کہ شرکت مین راس المال ہونے کے قابل ہو باب شرکت العقد کی فصل سوم ملاحظہ ہو سو اسباب اور مکان اور لوگون کے ذمہ پر جو قرض ہے راس المال نہین ہو سکتا ہے یا رب المال نے کوئی اسباب دیکر کہا کہ اسکو بیچ لو اور زر ثمن راس المال کر کے مضاربت کر لو تو صحیح ہوگا یا رب المال نے کہا کہ فلان کے ذمہ پر جو قرض ہے وہ لے لو اور متعین کر دیا کہ اتنی قرش ہین اور مضاربت کر و تو بہی صحیح ہوگا

مادہ (۱۴۱۰) اور شرط یہہ ہے کہ راس المال مضارب کو بالکل سونپ دیا جاوے

مادہ (۱۴۱۱) جیسا شرکت العقد مین راس المال متعین اور معلوم ہونا شرط ہے مضاربت مین بہی شرط ہے کہ راس المال متعین و معلوم ہو اور ربح مین حصہ مشاع نصف یا ثلث وغیرہ مقرر ہو - اگر مطلق ذکر ہوا کہ ربح مشترک رہیگا تو نصف نصف دیا جاوے گا -

مادہ (۱۴۱۲) جب ان شرطونمین سے کوئی شرط بہی نہو مثلاً ربح مین حصہ مشاع نہ ٹہرا ہو بلکہ یہہ ٹہرا کہ اتنی قرش رب المال لیگا تو مضاربت فاسد ہے

فصل سوم مضاربت کی احکام

مادہ (۱۴۱۳) مضارب امین ہے کہ راس المال اوسکی پاس ودیعت ہے اور باعتبار تصرف اور معاملہ کے وکیل بہی ہے اور باعتبار حصہ دار ہونے کے ربح مین شریک بہی ہے۔

مادہ (۱۴۱۴) باعتبار مضاربت مطلقہ کے مضارب کو علی العموم اجازت ہے جسطرح ہوسکے تجارت کری اور جتنی امور کہ تجارت کو لاحق ہونگے وہ بجالائیگا۔ لاربح حاصل کرنے کے لئی خرید و فروخت کرتا رہیگا۔ لیکن غبن فاحش اگر خریدا تو خاص اوسکا ذمہ ہے مضاربت مین شامل نہوگا۔

دوم جائز ہے کہ مال بیچتا رہی نقد پر یا قرض پر کم پر یا زیادہ پر اور جسقدر مہلت کہ تاجر ونمین معلوم اور عادت ہے وہی مہلت بہی دیگا نہ مہلتِ دراز کہ تاجرین مین عادت نہین ہے۔

سوم جو مال کہ بیچا ہے اوسکی زرِ ثمن کا کسی اور معتبر پر حوالہ لینا جائز ہے

چہارم کسی اور کو بیع اور شرا کے لئی وکیل بہی کرسکتا ہے

پنجم مالِ مضاربت کا ودیعت رکہنا اور بضاعت دینا اور گرو رکہنا اور گرو کرنا اور کرایہ دینا اور کرایہ لینا سب جائز ہے —

ششم اپنی لینی اور دینی کے لئی سفربہی کرنا جایز ہے۔

مادہ (۱۴۱۵) مضاربت مطلقہ مین یہہ جایز نہین ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیوے یا کسی اور کو مضاربت دیوی اگر سب مضاربت والونکے عادت ہے کہ مال مضاربت اور اپنا مال ملا دیتی ہین تو یہہ بہی جایز ہوگا۔

مادہ (۱۴۱۶) اگر مضاربت مطلقہ مین رالمال نے یہہ کہدیا کہ تم اپنی رایے پر جو مناسب ہو کرتے رہو تو اپنی مال کے ساتہہ مال مضاربت ملا بہی دیگا اور اور کسی کو مضاربت بہی دیگا۔ اور یہہ کرنا اور قرض دینا اور راس المال سے زیادہ مال خرید لینا بے اجازت صریح جایز نہوگا۔

مادہ (۱۴۱۷) اگر اپنا مال اور مال مضاربت دونوکو ملالیا تو جسقدر ربح اسکے خاص مال کا ہے وہ بہی لیگا اور جو ربح مال مضاربت کا ہے وہ دونو آپسمین حسب قرار داد باہمی تقسیم کرینگے۔

مادہ (۱۴۱۸) مضارب نے اگر راس المال سے زیادہ مال باجازت خرید لیا تو یہہ شرکت وجوہ ہوگے۔

مادہ (۱۴۱۹) مضارب کو مضاربت کے لئی اگر کچہہ سفر کرنا ہوگا تو اسکا خرچ معمولی مال مضاربت مین سے ہوگا۔

مادہ (۱۴۲۰) جو شرط کہ رب المال نے مضاربت مین مقرر کی اوسکے رعایت ضرور

مادہ (۱۴۲۱) مضارب نے اگر شرط کے خلاف کیا اور مجاز نرہا تو
غاصب متصور ہوگا - اسی لئے فایدہ اور خسارہ جو بیچ اوس
مین واقع ہوگا وہ سب اسی پر پڑیگا - اور راس المال اگر تلف ہوگا تو ضمان دیگا
مادہ (۱۴۲۲) رب المال نے منع کر دیا تھا کہ مال مضاربت فلان جاے
نہ لیجانا یا قرض پر نہ بیچنا پر اسنی اوسکا خلاف کیا کہ اوس جا لے
لے گیا یا قرض بیچا - اور زر ثمن یا مال تلف ہوگیا تو ضمان دیگا -
مادہ (۱۴۲۳) رب المال نی جو مدت مضاربت کی مقرر کی تھی
اوسکے گذرنے ہی مضاربت فسخ ہوجائی گی -
مادہ (۱۴۲۴) رب المال نی جب مضارب کو موقوف کر دیا تو
ضرور ہے کہ اوسکو اطلاع بھی ہوجاوے ورنہ جب تک کہ اسکو
اطلاع نہوگی سب تصرفات اوسکی جائز ہون گے اور بعد اطلاع کے
اوسکو جائز ہے کہ جو اسباب باقی ہے اوس سب کو بیچکر نقد کرے
اور جو نقد موجود ہے اوس مین کچھہ تصرف نکرے -
مادہ (۱۴۲۵) مضارب اپنی عمل کے عوض حقدار ربح کا ہے ہونکہ
عمل کبھی متقوم ہوتا ہے اسی لئے جو حصہ کہ مضارب نے ٹھہرا لیا تھا
وہ اوسی کا مستحق ہوگا -
مادہ (۱۴۲۶) رب المال بسبب اپنی مال کے ربح کا مستحق ہے

اسی لئے مضاربتِ فاسدہ مین کل ربح رب المال کا ہے اور مضارب اجرِ مثل پاویگا مگر اوس مقدار سے کہ وقتِ عقد قرار پایا تہا زیادہ نہ لے سکیگا بلکہ اگر ربح حاصل نہوگا تو کچہہ نہ پائیگا۔

مادہ (۱۴۲۷) اگر مالِ مضاربت مین نقصان ہو تو پہلے ربح مین وسکی تکمیل کیجاوے نہ راس المال مین سے اور ربح اگر کافی نہوگا تو اوسوقت راس المال مین سے تکمیل کرینگے اور مضارب کے ذمہ کچہہ لازم نہوگا مضاربت صحیح ہو یا فاسد۔

مادہ (۱۴۲۸) بہرحال خسارہ اور نقصان رب المال کے سر ہے اگر یہہ شرط ٹہری تہی کہ دونوں پر وارد ہوگا تو یہہ شرط معتبر نہین ہے

مادہ (۱۴۲۹) جب رب المال مر گیا یا مجنون ہو گیا تو مضاربت فسخ ہو جائیگی۔

مادہ (۱۴۳۰) اگر مضارب بے تفصیل حساب کے مر گیا تو اوسکے ترکہ پر ضمان ہوگا دیکہو مادہ (۸۰۱ و ۱۳۵۵)۔

باب ہشتم مزارعت اور مساقات کے بیان مین اسمین دو فصل مین ہے،

فصل اوّل مزارعت کا بیان۔

مادہ (۱۴۳۱) ایک شخص کی زمین سے ہے اور دوسرا اس مین کاشت کرتا ہے اور پیداوار دونون کی شرکت ہے اسکو مزارعت

مزارعت وزراعت کہتی ہین —

مادہ (۱۴۳۲) شرکتِ مزارعت کا رکن ایجاب وقبول ہے زمین والی نے کاشتکار کو کہا کہ مین نے تجکو یہہ زمین زراعت کے لئی دی پیداوار مین سے تیرا حصہ اسقدر ہوگا اور کاشتکار نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا مین راضی ہوا یا اور کوئی ایسا کلمہ کہا کہ رضامندی پر دلالت کری یا کاشتکار نے زمین والے سے کہا کہ تو مجکو اپنی زمین زراعت کیلیے لئی دی کہ مین اوس مین زراعت کرونگا اور زمین والا راضی ہوگیا تو عقد مزارعت منعقد ہوگے —

مادہ (۱۴۳۳) دونو کا عاقل ہونا شرط ہے بالغ ہونا شرط نہین ہے اسی لئی تمیزدار اذن والا لڑکا عقد مزارعت کرسکتا ہے —

مادہ (۱۴۳۴) شرط یہہ ہے یا تو قسم زراعت اور تخم متعین ہوجائی یا تعمیم رہی کہ جو چاہے سو بوئی —

مادہ (۱۴۳۵) یہہ شرط ہے کہ کاشتکار کا حصہ مشاع مثل نصف وربع وغیرہ متعین ہوجائی اگر حصہ متعین نہوا یا یہہ کہا کہ سوائی محاصل کے اور کچھہ دیوینگے یا محاصل مین سے اتنی سیر دینگے تو یہہ عقد صحیح نہین ہے —

مادہ (۱۴۳۶) شرط یہہ ہے کہ زمین زراعت کے قابل ہو

اور زمین کاشتکار کو سونپ دی جائی ۔

مادہ (۱۴۳۷) اگر شروطِ مذکورہ من سے کوئی شرط نہ پائی جائی تو عقد فاسد ہوگا ۔

مادہ (۱۴۳۸) عقدِ صحیح مین جو شرط اسمین ٹھہر گئی ہو اوسی پر محاصل تقسیم ہوگا ۔

مادہ (۱۴۳۹) عقدِ فاسد مین کلِ محاصل تخم والی کا ہے اور شخصِ ثانی اگر صاحبِ زمین ہے تو زمین کی اجرتِ مثل اور اگر کاشتکار ہے تو اوسکے عمل کی اجراتِ مثل پاویگا ۔

مادہ (۱۴۴۰) زمین والا اگر مر گیا تو جب تک کہیتی تیار نہوی تو کاشتکار بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکرسکینگے ۔ اور اگر کاشتکار مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین بدستور کام کرتے رہینگے زمین والا اونکو منع نکریگا ۔

فصلِ دوم مساقات یعنی درختونکی سرسبز رکہنی اور پانی دینے کے بیان مین ۔

مادہ (۱۴۴۱) ایک شخص کے درخت ہین اور دوسرا پانی وغیرہ دیکرا اونکی تربیت کرتا ہے اور یہہ ٹھہرا کہ محاصل دونو مین مشترک ہوگا تو یہہ شرکت مساقات ہے ۔

مادہ (۱۴۴۲) عقد مساقات مین ایجاب و قبول رکن ہے درخت والی نے کہا کہ یہہ درخت ہین نے تجکو مساقات کیلئے دی اوس مین جو پہل ہوگا اتنا حصہ تیرا ہے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو مساقات منعقد ہوگی۔

مادہ (۱۴۴۳) شرط یہہ ہے کہ دو نو عاقد عاقل ہون۔

مادہ (۱۴۴۴) جیسا مزارعت مین حصہ مشاع شرط ہے ایسا ہی اس مین بہی شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۵) درختون کا عامل کو سونپ دینا شرط ہے۔

مادہ (۱۴۴۶) حسب شرط باہمی پہل تقسیم ہونگے۔

مادہ (۱۴۴۷) عقد فاسد مین تمام پہل درخت والے کے ہین اور عامل کو اجر مثل۔

مادہ (۱۴۴۸) اگر درخت والا مر گیا تو عامل جب تک کہ پہل پک چکے بدستور کام کرتا رہیگا اوسکے وارث منع نکرسکین گے اگر عامل مر گیا تو اوسکے وارث اگر چاہین تو بجائے اوسکے کام کرلے رہین درخت والا انکو منع نکرسکیگا۔

کتاب یازدہم وکالت کا بیان۔ اسمین ایک مقدمہ اور تین باب ہین

مقدمہ مین وہ اصطلاحات فقہیہ ہین کہ وکالت سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۴۴۹) کسی کو اپنے قایم مقام کرکے اپنا کوئی کام اوسکو سپرد کر دینا وکالت ہے جو شخص مقرر کرے وہ موکل بکسر کاف ہے اور جسکو مقرر کیا ہے وہ وکیل ہے اور جس کام کیلئے مقرر کرے وہ موکل بہ بفتح کاف ہے۔

(مادہ ۱۴۵۰) کسی کے ذریعہ اپنا پیام کسی کے پاس بھیجنا رسالہ ہے اور اس مین کسی قسم کا تصرف نہین ہوتا ہے بھیجنے والا مرسل بکسر سین ہے اور جسکو بھیجا ہے وہ رسول ہے اور جسکے پاس بھیجا ہے وہ مرسل الیہ بفتح سین ہے

باب اول۔ وکالت کے رکن اور تقسیم کا بیان

(مادہ ۱۴۵۱) رکن وکالت ایجاب و قبول ہے۔ موکل نے کہا کہ مین نے تجکو خاص اس کام کا وکیل کیا اور دوسرے نے کہا کہ مین نے قبول کیا یا کوئی اور کلام کہا جو قبول پر دلالت کرے یا کچھ نہ کہا بلکہ جس کام کیلئے وکیل کیا وہ کام کرنے لگا تو یہ قبول پر دلالت کرتا ہے تو وکالت منعقد ہوگی۔ اور اگر ایجاب کے جواب مین اوس نے کہا کہ مین وکالت قبول نہین کرتا ہون۔ اور یا کہا کہ مین نے وکالت رد کی تو وکالت ثابت نہ ہوگی۔ اسکے بعد اگر کار وکالت کرنے لگا تو جائز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۲) کسی کام کی اجازت دینا اور کسی کام کا اذن دینا حکم

دینا وکیل کرنا ہے

(مادہ ۱۴۵۳) کام کرنیکے بعد جو اجازت واقع ہو تو گویا پہلے ہی سے وکالت ہوئی تھی مثلاً ایک شخص فضولی نے بے اطلاع و بے اجازت مالک کے ایک کام کیا پھر مالک نے اجازت دیدی تو گویا اوسکے لئے وہ وکالت پہلے ہی سے ہوئی تھی۔

(مادہ ۱۴۵۴) رسالت وکالت نہیں ہے مثلاً ایک صراف نے اپنا نوکر کسی کے پاس بھیجا کہ اوس سے اسقدر قرض لا دے تو یہہ نوکر قرض لینے کا رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسے ہی ایک شخص نے ایک دلال کے پاس کسی کی یہہ پیغام دیکر بھیجا کہ فلان شخص فلان گھوڑا خریدتا ہے۔ دلال نے کہا کہ مین نے وہ گھوڑا اوسکے ہاتھ بیچا تو یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا دے۔ اس نے یہہ گھوڑا اوسکو پہنچا دیا اور جو کچھہ دلال نے کہا تھا وہ بھی کہدیا مرسل اور دلال کے درمیان بیع منعقد ہوگی۔ اور وہ شخص صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔ اور ایسا ہی ایک شخص نے قصائی سے کہا کہ میرا فلان نوکر جو ہر روز بازار آتا جاتا ہے اوسکے ہاتھ اتنا گوشت بھیجا کر قصائی ہر روز گوشت اوسکے ہاتھ بھیجنے لگا تو یہہ نوکر صرف واسطہ اور رسول ہے نہ وکیل۔

(مادہ ۱۴۵۵) آقا کا حکم نوکر پر کبھی رسالت ہے اور کبھی وکالت ہے مثلاً آقا نے نوکر کو حکم دیا تو سوداگر سے مال خریدلا تو یہہ وکالت ہے

اور اگر آقا نے خود خرید ا اور نوکر سے کہا کہ تو وہ مال لے آ تو یہہ

صرف رسالت ہے۔

(مادہ ۱۴۵۶) وکالت کبھی مطلق ہوتی ہے کہ اوس مین کوئی کام خاص یا مدت معین وغیرہ نہین ہوتی ہے اور کبھی شرط وغیرہ سے بھی مقید ہوتی ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ جب فلان تاجر یہان آئیگا تو اوسکے ہاتھہ یہہ گھوڑا میرا بیچنا تو یہہ وکالت مقید ہوئی کہ وہ تاجر جب یہان آئیگا تو بیچیگا ورنہ نہین یا وقت مقرر ہوا مثلاً کہا کہ نیسان کے مہینے مین میرا جانور بیچنا تو اوسی مہینے مین بیچیگا نہ بعد اسکے اور نہ قبل اوسکے۔ اور ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ قیمت معین ہو مثلاً کہا کہ ایک ہزار قرش کو بیچنا۔ اتنے ہی کو بیچ سکیگا نہ کم کو۔

باب دوم وکالت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۴۵۷) شرط یہہ ہے کہ موکل نے جس کام کے لئے وکیل کیا ہے وہ خود بھی اوسکے کرنے پر قدرت رکہتا ہو۔ ایسے ہی بے تمیز لڑکا اور مجنون کسی کو وکیل نہین کر سکتے ہین۔ اور تمیز دار لڑکا اگر ایسے کامون مین کسی کو وکیل کرے کہ اوسکے حق مین ضرر نہ ہون۔ مثلاً ہبہ کرتا اور صدقہ دینا گو ولی بھی اجازت دی تو جایز نہین ہے۔ اور اگر نفع کے کامون مین کسی کو وکیل کیا مثلاً ہبہ لینا اور صدقہ لینا گو ولی اجازت نہ دی تو بھی جایز ہے اور اگر ایسے کام مین کہ اسمین نفع اور ضرر دونو متصور ہین مثلاً بیع وشرا۔ اگر

لڑکے کو ولی کیطرف سے اجازت ہو تو وکالت جایز ہے ورنہ بی اجازت ولی کے وکیل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۵۸) یہہ بھی شرط ہے کہ وکیل عاقل باتمیز ہو اور بالغ ہونا اوسکا شرط نہیں ہے اسلئے لڑکا جو باتمیز ہو وکیل ہوسکتا ہے گو ماذون نہو اور اس صورت مین عقد کے حقوق عاقدین پر لازم ہوینگے نہ اس لڑکے پر۔

(مادہ ۱۴۵۹) جتنے کام کہ خود کرسکتا ہے سب مین دوسرے کو وکیل کرسکتا ہے یعنی بیع و شرا مین اور کرایہ دینے مین اور کرایہ لینے مین اور گرو دینے اور گرو لینے مین اور ودیعت دینے مین اور ودیعت لینے مین اور ہبہ کرنے مین اور ہبہ لینے مین اور صلح کرنے مین اور ابراء مین (یعنی معاف کرنے مین) اور نالش کرنے مین اور شفعہ کے طلب کرنے مین۔ اور ترکہ وغیرہ تقسیم کرنے مین اور قرض ادا کرنے مین اور قرض کے لینے مین اور مال قبضہ کرنے مین۔ پر شرط یہہ ہے کہ جس کام پر کسی کو وکیل کرے وہ کام متعین اور معلوم ہوئے

باب سوم وکالت کے احکام اور اسمین چھہ فصل ہین

فصل اول وکالت کے قواعد عام کا بیان

(مادہ ۱۴۶۰) لازم ہے کہ ہبہ اور عاریت اور رہن اور ودیعت اور قرض اور شرکت اور مضاربت اور انکار دعوی پر صلح ان سب کو وکیل اصل

موکل کے ساتھہ متعلق کرے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۶۱) بیع اور شرا اور اجارہ اور اقرار پر صلح مین یہہ شرط نہین ہے کہ موکل کے ساتھہ انکو متعلق کرے۔ بلکہ وکیل اپنے ہی ساتھہ متعلق کرسکتا ہے یعنی یہہ کہے کہ مین نے خریدا تو صحیح ہے۔ اور ان دونون صورتون مین ملک تو موکل کی ہی ہیگی۔ اگر وکیل نے موکل کے ساتھہ عقد متعلق کی تو وکیل ہی پر عقد کے سب احکام وارد ہونگے۔ اور موکل کیطرف اگر عقد متعلق کی تو موکل پر احکام عقد وارد ہونگے۔ اور وکیل اس صورت مین صرف رسول رہیگا مثلاً وکیل نے موکل کا کچھہ مال بیچا اور اپنے طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل پر جبر کیا جاویگا کہ مبیع مشتری کو پہونچا دے اور زر ثمن مشتری سے وصول کرے اور اگر مبیع کا کوئی اور حقدار نکل آیا اور نالش کرکے مبیع لے لی تو مشتری وکیل سے اپنا زر ثمن لیگا۔ اور اگر وکیل نے کچھہ مال خریدا اور اپنے ہی طرف متعلق کیا اور موکل کا نام نہ لیا تو وکیل ہی بائع سے مال لیگا اور اگر موکل نے زر قیمت نہین دیا ہے تو وکیل اپنے پاس سے دیگا۔ اور یہہ مال عیب دار نکلا تو وکیل ہی نالش کرکے واپس کرنے کا مجاز ہوگا۔ اگر وکیل نے کہا کہ مین نے یہہ مال موکل کے لئے بوکالت خریدا ہے یا موکل کا مال بوکالت بیچا ہے تو سب احکام عقد کے موکل پر وارد ہونگے۔ اور وکیل اسوقت صرف رسول ہے۔

(مادہ ۱۴۶۲) رسالت کے سب احکام مرسل پر وارد ہوتے ہین نہ رسول پر

(مادہ ۱۴۶۳) بیع اور شرا اور ایفاء اور استیفاء دین اور قبضہ مال میں
وکیل کا قبضہ بمنزلہ ودیعت ہے بے تعدی اگر تلف ہوگا تو ضمان نہ دیگا - اور رسول کا
قبضہ بھی بمنزلہ ودیعت ہے کہ جسکا وہی حکم ہے ۔

(مادہ ۱۴۶۴) قرضدار نے جو اپنا قرض قرضخواہ کے پاس بھیجا اور ابھی
اوس تک پہنچا بھی نہ تھا کہ راستہ مین تلف ہوگیا تو یہ مال قرضدار کا تلف ہوا اور
اگر قرضخواہ نے اپنا آدمی قرض لینے کے لئے بھیجا اور اوسکے پاس سے تلف ہوگیا تو
قرضخواہ کا مال گیا نہ قرضدار کا قرضدار بری ہوگیا ۔

(مادہ ۱۴۶۵) ایک شخص نے دو آدمیونکو وکیل کیا تو ایک وکیل وہ کام
اکیلا نہ کرسکیگا - پر عدالت مین نالش یا ادا دین یا ودیعت ان دونون مین سے
جو کوئی کردیگا تو صحیح ہوجائیگا - یا ایک شخص کو انجام کار پر اور دوسرے کو اوٹھانے پر
وکیل کیا تو ان مین سے جو کوئی تمام کام کریگا تو درست ہوگا ۔

(مادہ ۱۴۶۶) بے اجازت موکل کے وکیل دوسریکو وکیل نہیں کرسکتا ہے
اگر صریح اجازت دے یا یہ کہا کہ تیری رای مین جو آوے وہ کرتا رہو - اگر
دوسریکو وکیل کیا تو یہ شخص وکیل اصل موکل کا ہے نہ وکیل کا کہ اسکے موقوف
کرنے سے یا اوسکے مرنے سے یہ وکیل ثانی موقوف نہ ہوگا ۔

(مادہ ۱۴۶۷) اگر وکالت کی اجرت قرار پائی تو وکیل مستحق اجرت ہوگا ۔
اور اگر اجرت قرار نہین پائی اور وہ شخص خدمت پیشہ بھی نہین ہے تو اجرت

نہ پائیگا بلکہ متبرع ہوگا ۔

فصل دویم وکالت بالشراء کا بیان یعنی جب کسی کو مال خریدنیکا وکیل کریں

(مادہ ۱۴۶۸) حسب فقرہ اخیرہ مادہ ۱۴۵۹ لازم ہے کہ کار وکالت متعین و معلوم ہو کہ ادا بھی ہوسکے ورنہ کار مجہول کیونکر بجا لاسکتا ہے ۔ ایسی لازم ہے کہ جو خریدنا چاہتا ہے اوسکے جنس بیان ہووے اور اگر بیان جنس کافی نہو اوسکے بہت قسم ہیں تو لازم ہے ایک نوع اور اوسکی قیمت بیان کردیں ۔ اور اگر جنس بھی بیان نہ ہو یا بیان ہووے پر انواع بہت مختلف ہیں اور نوع بھی متعین نہو اور قیمت بھی بیان نہ ہووے تو وکالت صحیح نہ ہوگی پر اسوقت کہ وکالت عام ہو مثلاً کہا کہ گھوڑا خرید و تو یہہ وکالت صحیح ہے اور جو کہا کہ کپڑا خرید و تو ضرور ہے کہ اوسکا بیان ہووے کہ سوتی یا ریشمی ہندی یا شامی اور بیان قیمت بھی ضرور ہے کہ ایک طاقہ اتنے روپیہ کا ۔ اور اگر جنس کا بیان نکیا اور کہا کہ ایک جانور چارپایہ لادو یا کپڑہ یا اطلس لادو اور نہ نوع کا بیان ہے نہ ثمن کا تو صحیح نہیں ہے اور اگر یہہ کہا کپڑہ یا اطلس جو تیری رای میں آوے خرید لاؤ تو یہہ وکالت عام ہے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جو کپڑہ چاہے خریدے ۔

(مادہ ۱۴۶۹) جب اصل مقصود یا ساخت مختلف ہو تو جنس بھی مختلف ہوتی ہے مثلاً روئی اور شے ہے اور کتان اور شے ہے اسلئے خام روئی اور خام کتان بھی مختلف ہیں ۔ اور ایسے جب مقصد جدا جدا ہو تو مثلاً جلد کہ ۔

اوس سے موزے وغیرہ بنائے جاتے ہین - اور ان سے غالیچہ وغیرہ
مختلف بنائے جاتے ہین - اور فرنگستانی غالیچہ اور جنس ہین اور رومی اور
جنس ہین - گو یہہ سب اونکے ہین مگر ساخت ہر ملک کے جدا جدا ہے -

(مادہ ۱۴۷۰) اگر وکیل نے خلاف حکم موکل کیا یعنی موکل نے کہا کہ فلان
جنس ہین سے خریدنا اور اس نے اور جنس ہین سے خریدا تو موکل کا کام ادا
نہین کیا بلکہ وکیل کے ذمہ پڑیگا اگرچہ اسمین فائدہ زیادہ ہووے

(مادہ ۱۴۷۱) موکل نے کہا کہ مجھکو ایک مینڈھا لادو اوس نے بہیڑ خریدی
موکل کے لئے نہ ہوگا بلکہ وکیل کا مال ہے -

(مادہ ۱۴۷۲) موکل نے وکیل کو کہا تو فلان قطعہ زمین خریدے کہ
اوسپر مکان بنایا گیا ہے تو وکیل صرف قطعہ زمین نہ خرید سکیگا یا کہا کہ فلان احاطہ
حویلی خریدو وکیل وہی احاطہ مین حویلی خریدیگا -

(مادہ ۱۴۷۳) اگر کہا کہ میرے لئے دودہ خریدو اور یہہ بیان نکیا
کہ کس جانور کا دودہ لاو تو جو دودہ کہ معروف اور رواج ہے خرید لائیگا -

(مادہ ۱۴۷۴) موکل نے کہا کہ میرے لئے چاول لاو تو وکیل بازار سے
جو چاول اوسکو ہاتھہ آئینگے لے لیگا -

(مادہ ۱۴۷۵) حویلی خریدنے پر جو وکیل کیا تو قیمت اور محلہ بیان کرنا
ضرور ہے ورنہ صحیح نہین ہوگا

(مادہ ۱۴۷۶) جبتک کہ موتی اور یاقوت سرخ کی قیمت بیان نہ کرے وکالت صحیح نہ ہوگی -

(مادہ ۱۴۷۷) جو چیزین کہ مقدار پر خریدی جاتی ہین اونکی مقدار اور قیمت بیان کرنا ضرور ہے مثلاً اتنی کیل یا اتنے سیر گیہون اتنے روپیہ کے ورنہ صحیح نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۷۸) کسی چیز کا ایسا وصف کرنا کہ جس سے اعلے یا ادنیٰ یا اوسط معلوم ہو صحیح نہین ہے بلکہ ایسا بیان کرنا صحیح ہے کہ موکل کے لائق ہو مثلاً کرایہ پر چلانے والے نے وکیل سے کہا کہ میرے لئے ایک گھوڑا لاؤ تو اوسکے موافق خریدنا چاہئیے نہ بیس ہزار روپیہ کا ایک گھوڑا خرید لاوے اگر خریدیگا تو وکیل کا ہوگا نہ موکل کا -

(مادہ ۱۴۷۹) موکل نے جو قید لگائی ہے اوسکے خلاف نہ کیا جاوے ورنہ وکیل پر پڑیگا نہ موکل پر - مگر اوس صورت مین کہ فائدہ اوسکا زیادہ اور بہتر ہووے تو موکل ہی کا مال ہوگا مثلاً کہا کہ دس ہزار قرش کو فلانی حویلی خرید و اوس نے کچھ زیادہ پر خریدا تو جائز نہ ہوگا اور اگر کم پر خریدا تو جائز ہے یا کہا کہ قرض پر خرید و اوس نے نقد پر خریدا جائز نہ ہوگا اور اگر کہا کہ نقد پر خرید و اوس نے قرض پر خریدا تو جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۰) اگر کہا کہ فلان چیز خرید لاؤ وہ آدہی خرید لایا اگر تقسیم مین ضرر نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہین مثلاً موکل نے کہا کہ ایک طاقہ خرید و اوس نے

ادھار لیا جائز نہ ہوگا - اور اگر کہا جبہ کیلئے گیہوں خرید وہ تین کیل لایا جائز ہے

(مادہ ۱۴۸۱) موکل نے کہا کہ جبہ کیلئے کپڑا لا دو وہ ایسا اونی کپڑا لایا کہ جبہ کے قابل نہیں ہے جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۲) جیسا قیمت مثل کے ساتھ لینے کیلئے وکیل ہو سکتا ہے ویسا ہی غبن قلیل پر ہو سکتا ہے لیکن جن چیزوں کا نرخ بندھا ہوا ہے اون میں غبن قلیل بھی جائز نہیں ہے - اور غبن فاحش پر تو کسی حال خریدنا جائز نہ ہوگا

(مادہ ۱۴۸۳) اگر وکالت کیوقت قیمت کا بیان نہ ہوا تو نقد ہی دینا لازم ہوگا - مثلاً وکیل نے بیع مقائضہ کی یعنی کوئی چیز مبیع کے قیمت میں دی تو موکل کے لئے خریداری نہ ہوگی بلکہ وکیل پر لازم ہوگی -

(مادہ ۱۴۸۴) اگر ایسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا کہ ایک موسم کے ساتھ متعلق ہے تو وکالت بھی اوسی موسم کے ساتھ جاری رہیگی مثلاً ایک شخص نے کہا کہ جبہ شامی میرے لئے خرید و تو ظاہر ہے کہ جاڑے کیلئے جبہ خریدنا چاہتا ہے اگر موسم سرما کے بعد یا سال آئندہ کے سرما میں خریگا تو جائز ہوگا

(مادہ ۱۴۸۵) جس مال کے خریدنے کے لئے وکیل ہوا وسکو اپنے لئے نہیں خرید سکتا ہے اگر اپنے لئے خریدیگا تو بھی موکل کا مال ہوگا یا وکیل نے اوس قیمت سے زیادہ پر خریدا جو موکل نے قیمت مقرر کی تھی یا غبن فاحش پر خریدا یا موکل کے روبرو اپنے نام سے خریدا تو مال وکیل کا ہوگا نہ موکل کا -

(مادہ ۱۴۸۶) موکل نے کہا کہ تم میرے لئے فلاں گھوڑا خرید لاؤ
وکیل نے کچھ نہ کہا نہ ہاں نہ نہیں اور چلا گیا اور گھوڑا خریدا اب وقت خریدنیکے
موکل کے نام پر خریدا تو موکل کا ہوگا۔ اور اپنا نام لیا تو اسکا ہوگا۔ یا خرید تو لیا
مگر نہ اپنا نام لیا اور نہ موکل کا اور تلف یا عیب دار ہونے سے پہلے کہا کہ یہ مال
موکل کا ہے تو اسکا یہ قول صحیح و معتبر ہوگا اور تلف اور عیب دار ہونیکے بعد
کہا کہ یہ [illegible] گھوڑا ہے تو معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۷) ایک شخص کو دو شخصوں نے جدا جدا وکیل کیا کہ ہمارے لئے
مال خرید لو۔ اب وقت خریدنے کے جسکی نیت پر خریدا ہوگا اوسکا ہوگا۔

(مادہ ۱۴۸۸) وکیل بالشراء اپنا مال موکل کے ہاتھ بیچے یہ صحیح نہیں ہے

(مادہ ۱۴۸۹) وکیل نے جو مال خریدا ابھی موکل کو نہ دیا تھا کہ اوس میں
عیب نکلا تو وکیل خود بے واپس کر سکتا ہے موکل کے حکم کے کچھ حاجت نہیں ہے،
اور اگر موکل کو دیچکا تھا تو بے حکم موکل واپس نہ کر سکیگا۔

(مادہ ۱۴۹۰) وکیل نے اگر قرض پر مال خرید لے تو موکل پر قرض ہوگا
وکیل اوس سے فوراً نہ لے سکیگا اور اگر وکیل نے نقد پر خریدا تھا پھر بائع نے
مہلت دی تو وکیل موکل سے اگر چاہے تو فوراً لے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۴۹۱) وکیل بالشراء نے اپنے پاس سے قیمت ادا کر دی اور مال پر
قبضہ کر لیا تو اپنے موکل سے قیمت فوراً لے سکتا ہے۔ بلکہ جبتک کہ موکل سے

قیمت نہ دے مال نہ دیگا اختیار ہے اگرچہ بایع کو قیمت ادا نکی ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۲) وکیل کے پاس ضامن عند اللہ مال تلف ہو گیا تو موکل کا مال گیا قیمت کا مال دینا ہوگا ۔ اور وکیل نے اگر اپنی قیمت موکل سے لینے کے لیے مال روکا اور تلف ہو گیا تو وکیل قیمت دیگا ۔

(مادہ ۱۴۹۳) وکیل با شرا و بے اذن موکل کے اقالہ کا مجاز نہیں ہے ۔

فصل ثالث ۔ وکالت بایع کا بیان یعنی جب کسی کو مال بیچنے کا وکیل کریں ۔

(مادہ ۱۴۹۴) مال بیچنے کا جو کوئی وکیل مطلق کیا گیا (کہ اوس میں کچھ تفصیل قیمت وغیرہ کے معین نہی) تو اوسکو اختیار ہے جسطرح مناسب جانے بیچے قیمت قلیل ہو یا بہت ہو ۔

(مادہ ۱۴۹۵) جو قیمت موکل نے مقرر کر دے اوس سے کم بیچنا جائز نہیں ہے اگر بیچ دیا تو موکل کے اجازت پر موقوف رہیگا اور اگر مال مشتری کو دیدیا تو بیع منعقد ہو گئی ورنہ نہ ہوگی اور موکل اپنا زر نقصان وکیل سے لیگا ۔

(مادہ ۱۴۹۶) وکیل بایع اپنے لئے وہ مال نہیں خرید سکتا کہ جسکی بیع کا وکیل ہوا ہے

(مادہ ۱۴۹۷) اور اونکے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے کہ جنکی گواہی اسکے حق میں مقبول نہ ہو ۔ بہ قیمت زائد سے جائز ہے اگر موکل نے یہ کہا کہ تجکو اختیار ہے جسکی ہاتھ چاہے بیچے اوس نے ان ہی لوگونکے ہاتھ ثمن مثل پر بیچ دیا تو جائز ہے ۔

(مادہ ۱۴۹۸) وکیل مطلق نقد بیر اور قرض بیچ سکتا ہے مگر قرض کے وہ

مدت ہوگی جو سوداگروں مین دستور ہے نہ اوس سے زیادہ۔ اور اگر موکل نے کہدیا کہ نقد پر بیچیا یا میرا مال نقد بیچکر میرا قرض ادا کرو تو قرض پر نہین بیچ سکتا ہے۔

(مادہ ۱۴۹۹) جس مال کے بیچنے کے لئے وکیل ہوا اوسکا نصف نہین بیچ سکتا ہے کیونکہ اوسکے ٹکڑے کرنے مین ضرر ہے اور اگر ضرر نہ ہوگا تو نصف بیچنا بھی جایز ہے۔

(مادہ ۱۵۰۰) وکیل نے اگر قرض پر کچھہ مال بیچا تو اس زر ثمن کے عوض رہن یا کفیل لے سکتا ہے اور اگر رہن تلف ہوگیا یا کفیل مفلس ہوگیا تو وکیل ضامن نہوگا

(مادہ ۱۵۰۱) جب موکل نے وکیل کو کہا کہ کچھہ مال رہن یا کفیل لیکر بیچنا تو ضرور ہے کہ بے رہن اور بے کفیل لئے نہ بیچے۔

(مادہ ۱۵۰۲) جب تک کہ مشتری زر ثمن ادا نہ کردے وکیل بایع اپنی پاس سے ادا نہ کریگا۔

(مادہ ۱۵۰۳) موکل بھی زر ثمن مشتری سے لے سکتا ہے اگرچہ کچھہ کام وکیل کا تھا

(مادہ ۱۵۰۴) جب وکیل بے اجرت ہو تو اوسپر ضرور نہین ہے کہ زر ثمن وصول کرکے موکل کو پہونچادیوے۔ بلکہ موکل کو اپنی طرف سے وکیل کردے کہ اپنا زر ثمن وصول کرلے اور اگر وکیل ایسا شخص ہے کہ بی اجرت کام نہین کرسکتا مثلاً دلال تو بالضرور زر ثمن مشتری سے وصول کرکے موکل کو پہونچا دیگا۔

(مادہ ۱۵۰۵) وکیل یا بیچ بے حکم اپنے موکل کے بھی اقالہ کرسکتا ہی مگر اپنے موکل کو قیمت ضرور دیگا یہہ اقالہ موکل پر جاری نہ ہوگا ۔

فصل چہارم جو مسایل کہ مامور کے ساتھہ متعلق ہیں ۔

جو شخص حکم کرے وہ آمر ہی اور جس پر حکم کیا جاوے وہ مامور اور مامور علیہ ہی اور جس کام کا حکم ہو وہ مامور بہ ہی

(مادہ ۱۵۰۶) آمر نے مامور کو کہا کہ میرے اوپر جو فلان کا یا بیت المال کا قرض ہی وہ ادا کرو مامور کا دین ادا کرے اوس سے لیگا اوس نے یہہ کہا ہو یا نہ کہا ہو کہ تم میرا دین دیکر مجہہ سے لینا پہلے تم میرا دین دو تو مین تمکو دے دونگا

(مادہ ۱۵۰۷) آمر نے حکم دیا کہ میرے ذمہ جو کہوٹے درہم ہیں وہ ادا کردو مامور نے خالص درہم ادا کئے یا آمر نے کہا کہ میرے ذمہ جو خالص درہم ہیں ادا کردو اوس نے کہوٹے درہم دیدی تو دونو صورتون مین مامور آمر سے کہوٹے درہم لیگا نہ خالص اگر مامور نے اپنا مال قرضخواہ کے ہاتھہ بیچ ڈالا اور زر قیمت دین مین مجرا دیا تو آمر سے مقدار دین جو ادا کیا ہی لیگا ۔ اور اگر ثمن مثل سے زیادہ کو بیچا تو آمر کو بھی اختیار ہی کہ اصل قیمت مامور کو دیدے اور زاید اپنے دین مین مجرا دیوے ۔

(مادہ ۱۵۰۸) آمر نے مامور کو حکم دیا کہ مجہکو یا میرے اہل و عیال کو خرچ روزمرہ کا دیا کرو تو پہر مامور آمر سے جو خرچ کیا ہی لے لیگا مگر بہ شرح عادت اور رواج کے موافق ہوگا خواہ شرط واپسی کی ہو یا نہ کی ہو ۔ اور اگر یہہ حکم کیا کہ میرے لئے ایک حویلی بنادو تو موافق رواج و عادت کے حویلی بنا کر اپنا خرچ آمر سے لیگا ۔ گو شرط خرچ لینے کی بہی نہ ہوئی ہو

(مادہ ۱۵۰۹) آمر نے مامور سے کہا کہ تو فلان کو اتنے روپیہ قرض یا صدقہ
یا عطیہ دیدے کہ پھر مین تمکو دونگا اگر اوس نے ادا کیا تو آمر سے لیگا اور اگر بغیر شرط نہ ہو کہ
وہ کچھ دیگا وہ واپس لیگا یا مین ادا کر دونگا تو مامور ... ہوگا اور
جسپر خرچ کیا ہے وہ ایسا ہو کہ آمر کے عیال مین رہا ہو یا اوسکے شریک کے عیال مین ہو تو
یہ خرچ حسب رواج و عادت ضرور قابل واپسی کے ہے گو شرط نہ کیگئی ہو دیکھو مادہ ۳۶
(مادہ ۱۵۱۰) آمر کا حکم اوسکی ملک پر جاری ہوگا مثلاً آمر نے حکم دیا کہ یہ مال
دریا مین پھینک دے مامور نے دریا مین پھینک دیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ مال
اسکا نہین ہے کسی اور کا ہے تو مال والا مامور سے اپنے مال کا ضمان لیگا نہ آمر سے مگر
جب کہ آمر مامور پر مجبر ہو۔
(مادہ ۱۵۱۱) آمر نے مامور سے کہا کہ مجھپر جو کسی کا اسقدر قرض ہے اپنے پاس سے ادا
کر دے اوس نے صرف وعدہ کیا کہ ادا کر دونگا اگر نہ دیا تو صرف لحاظاً وسکے وعدہ کے جبر نکیا جاویگا
(مادہ ۱۵۱۲) مامور پر آمر کا قرض ہے یا کچھ نقد ودیعت آمر کے ہے آمر نے اوسکو کہا کہ
مجھپر کسی کا قرض ہے تو ادا کر دے تو مامور پر ادا دین کیلئے جبر ہوگا اور اگر آمر نے کہا
کہ میرا فلان مال بیچکر قرض ادا کر دے اگر وکیل متبرع ہے بے اجرت کے تو اوسپر جبر نہ ہوگا
اور اگر اجرت والا ہے تو اوس سے جبراً کام لیا جائیگا۔
(مادہ ۱۵۱۳) قرضدار نے کچھ درہم دیکر مامور کو کہا کہ میرے فلان قرضخواہ کو
دے آو تو اور قرضخواہ اسمین سے کچھ نہ لے سکینگے اور نہ مامور کسی اور قرضخواہ کو

اوسمین ہے دلیسکیگا صرف اوسی کو دیگا کہ قرضدار نے اوسکا نام لیا ہے۔

(مادہ ۱۵۱۴) آمر نے کچھ درہم مامور کو دی کہ فلان کو بابت قرض کے پہونچادے مامور کے پہونچانے سے پہلے مامور کو خبر ہوگئی کہ آمر مرگیا تو یہہ دراہم ترکہ مین شامل ہونگے قرضخواہ ترکہ سے اپنا قرض وصول کریگا۔

(مادہ ۱۵۱۵) آمر نے مامور کو کچھ درہم دی کہ فلان کو پہونچادے مگر مگر جبتک کہ میری دستاویز کے پشت پر جو اوسکے پاس ہے وصول نہ ڈلواوے یا جدا قبض الوصول نہ لکھدے اوسکو یہہ درہم نہ دینا۔ مامور نے نہ دستاویز کے پشت پر وصول ڈلوایا اور نہ جدا رسید لی اور درہم قرضخواہ کو دیدی اب اگر قرضخواہ انکار کرے اور قرضدار دوبارہ لیوے تو آمر مامور سے اپنے درہم واپس لیگا۔

فصل پنجم وکالت بالخصومت کا بیان (یعنی جو شخص مقدمہ مین کسی کا وکیل ہو)

(مادہ ۱۵۱۶) مدعی اور مدعا علیہ دونوں اپنا اپنا کسی کو وکیل کرسکتے ہین اور یہہ شرط نہین ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے وکیل یا مدعا علیہ مدعی کے وکیل سے راضی ہووے

(مادہ ۱۵۱۷) وکیل بالخصومت اگر حاکم کے روبرو اقرار دعوی کرے تو جایز ہے ورنہ یعنی کسی اور جگہہ اقرار کریگا تو معتبر نہ ہوگا بلکہ وکیل معزول ہوگا

(مادہ ۱۵۱۸) مدعی یا مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا اور اقرار کرنے سے منع کیا تو اوسکا اقرار صحیح نہ ہوگا بلکہ حاکم کے روبرو بھی اقرار کریگا تو جایز ہوگا اور وکالت سے موقوف ہوجائیگا دیکھو مادہ ۱۴۵۶ کا تتمہ اخیر

(مادہ ۱۵۱۹) وکیل بالخصومت وکیل بالقبض یعنی مدعابہ کے لینے کا مجاز نہیں ہے جب تک صراحتہ اجازت نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۲۰) ایسے ہی وکیل بالقبض وکیل بالخصومت نہیں ہو سکتا ہے

فصل ششم وکیل کے موقوف ہونیکا بیان

(مادہ ۱۵۲۱) موکل جب چاہے اپنا وکیل موقوف کر دے مگر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو گیا تو موقوف نہ کر سکیگا۔ مثلاً ایک شخص نے اپنا مال گرو کیا اور عقد رہن کے وقت اوسکے بعد مدیون نے کسی کو وکیل کیا کہ میرا مال مرہون مدت رہن پر بیچکر زر رہن ادا کر دینا راہن بے اجازت مرتہن وکیل کو موقوف نہ کر سکیگا یا مدعی کے طلب پر مدعا علیہ نے کسی کو وکیل بالخصومت کیا تو مدعی کے غیبت میں مدعا علیہ اوسکو موقوف نہیں کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۲۲) وکیل خود بھی وکالت سے استعفا دے سکتا ہے مگر جب اوسکے ساتھ حق غیر متعلق ہو تو جبرا کار وکالت اوسکے ادا کیلئے لیا جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۳) موکل نے جب وکیل کو موقوف کر دیا تو جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہووے اوسکا تصرف جائز ہوگا۔

(مادہ ۱۵۲۴) وکیل جب خود استعفا دے تو ضرور ہے کہ موکل کو بھی خبر کر دے ورنہ وکالت قایم رہیگی

(مادہ ۱۵۲۵) وکیل القبض الدین بے اطلاع مدیون کے موقوف ہو سکتا ہے اگر مدیون کو جتلا کر وکیل کیا گیا تو بے اوسکے اطلاع کے موقوف نہو سکیگا اور اگر مدیون نے وکیل کو دین دیدیا اور بعد اوس کے موقوفی کے خبر پہونچی تو دین سے بری ہو جائیگا۔

(مادہ ۱۵۲۶) کار وکالت جب تمام ہوا وکیل خود بخود موقوف ہوگیا اور وکالت تمام ہوگئی۔

(مادہ ۱۵۲۷) موکل کے مرتے ہی وکیل موقوف ہوگیا پر جب اوس سے کسی کا حق متعلق ہو تو موقوف نہ ہوگا دیکھو مادہ ۷۶۰

(مادہ ۱۵۲۸) وکیل وکیل بھی موکل کے مرنے سے موقوف ہوجاتا ہے دیکھو مادہ ۱۴۶۶

(مادہ ۱۵۲۹) وکالت میراث نہیں ہے کہ جب وکیل مرجاوے تو اوسکا وارث بھی اوسکے قایم مقام وکیل ہوگا۔

(مادہ ۱۵۳۰) موکل یا وکیل مجنون ہوگیا تو وکالت باطل ہوگی۔

کتاب دوازدہم صلح اور ابراء کا بیان اسمیں ایک مقدمہ اور چار باب ہیں

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو صلح و ابراء سے متعلق ہیں)

(مادہ ۱۵۳۱) جو عقد کہ برضا باہمی ایسی ہو کہ باعث رفع نزاع ہو وہ صلح ہے

(مادہ ۱۵۳۲) جو شخص یہ عقد صلح کرے وہ مصالح ہے (بکسر لام)

(مادہ ۱۵۳۳) جس چیز پر صلح ٹھہرے وہ مصالح علیہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۴) جس مال یا جس حق کے بابت صلح کریں وہ مصالح عنہ ہے (بفتح لام)

(مادہ ۱۵۳۵) صلح تین قسم ہے - اول صلح عن الاقرار یعنی باوجودیکہ مدعی علیہ کو دعوی کا اقرار ہوا اور پھر بھی صلح کر لیں - دویم صلح عن الانکار یعنی مدعی علیہ کو دعوی سے انکار ہے اور پھر بھی صلح کرنا سوم عن السکوت یعنی نہ مدعا علیہ کو اقرار ہے اور نہ انکار بلکہ سکوت ہے تو بھی صلح کرلینا

(مادہ ۱۵۳۶) ابراء دو قسم ہے ایک ابراء اسقاط دوم ابراء استیفاء اول یہ ہے کہ کل یا جزو حق کو معاف کرنا اس کتاب میں اسی قسم ابراء سے بحث ہے دوم اپنے حق کے وصول کر لینے کا اقرار کرنا کہ میں نے اپنا حق جو فلان سے تھا لیلیا یہ قسم اقرار میں شامل ہے -

(مادہ ۱۵۳۷) اپنی کسی دعوی خاص سے کسی کو بری کرنا ابراء خاص ہے -

(مادہ ۱۵۳۸) اپنی جملہ دعوون اور حقوق سے کسی کو بری کرنا ابراء عام ہے

باب اول کون کون صلح اور ابراء کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۳۹) شرط یہ ہے کہ مصالح عاقل ہو گو بالغ نہ ہو - اس لئے مجنون اور مغلوب الحواس اور غیر ممیز لڑکے کی صلح صحیح نہیں ہے اور یہی یاد رہے کہ وہ صلح کہ اوس میں

ضرر نہ ہو صحیح ہے مثلاً صبی ماذون پر کسی نے کچھہ دعوی کیا اور اوس نے اوسکا اقرار کرکے صلح کرلی صحیح ہے۔ اور صبی ماذون نے اپنے مطالبہ مین مدت اور مہلت پر صلح کرسکتا ہے۔ اگر صبی ماذون کے پاس گواہ کامل ہین تو کچھہ کم مقدار پر صلح نہین کرسکتا ہے اور اگر اوسکے پاس گواہ نہین ہین اور مدعی علیہ غالباً حلف کریگا تو جس مقدار پر کہ صلح کرے صحیح ہوگا۔ اور اگر مال مدعی بہ کی قیمت پر صلح کریگا تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۰) اگر صبی پر کسی نے دعوی کیا اور اوسکے پاس گواہ ہین تو اوسکا باپ کسی مقدار پر صلح کرکے اوسکے مال مین سے ادا کردیگا تو صحیح ہے اور اگر گواہ نہین ہین تو ولی کا صلح کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی اگر صبی کے پاس گواہ ہون اور اوسکا ولی اوسکے دعوی مین سے کچھہ کم کرکے مدعی علیہ سے صلح کرے صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر گواہ نہین ہین اور یقین ہے کہ مدعی علیہ حلف کرجائیگا تو جس مقدار پر کہ ہوسکے ولی صلح کرسکتا ہے اور اگر ایک مال پر صلح کرے کہ اوسکی قیمت زر دعوی کے برابر ہے تو صحیح ہے پر غبن فاحش نہ ہو۔

(مادہ ۱۵۴۱) صبی اور مجنون اور معتوہ یعنی مغلوب الحواس کا ابراء کرنا مطلق جایز نہین۔

(مادہ ۱۵۴۲) وکیل بالخصومت صلح کا مجاز نہین ہے اسلئے اگر وکیل بالخصومت بے اجازت موکل صلح کرلیگا تو جایز نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۴۳) ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا کہ مجھہ پر جو نالش ہوئی ہے اوسمین صلح کرلو۔ اگر اوس نے صلح کرلی تو صحیح ہے اور مصالح علیہ موکل پر لازم ہوگا۔ اور وکیل اگر ضامن بھی ہوا ہے تو وکیل بھی زر صلح دیگا اگر وکیل نے صلح عن اقرار اسطور کی گویا

آپ ہی صلح کرتا ہی تو وکیل سے ہی زر صلح طلب ہوگا۔ اور پہر وکیل موکل سے لیگا کیونکہ یہہ صلح بمنزلہ بیع کے ہے۔

(مادہ ۱۵۴۴) ایک فضولی نے بے اجازت اور بی اطلاع اہل مقدمہ کے صلح کرلے (۱) اب یا تو یہہ فضولی خود ضامن ہجی ہے (۲) یا اسنے مال پر صلح کی کہ اس سیر مال پر صلح ہے۔ (۳) یا جو نقد اور اسباب کہ موجود ہے اوسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ مین نے اوسپر صلح کی۔ (۴) یا نہ ضامن ہوا نہ کسی مال پر اور نہ کسی مال موجود پہ صلح کی بلکہ مطلق صلح کے اور زر صلح دیدیا تو ان چارون صورتون مین صلح صحیح ہے اور یہہ شخص فضولی تبرع ہی اور اس چوتھی صورت مین اگر زر صلح نہین دیا ہے تو صلح موقوف رہیگی اہل مقدمہ جایز کرینگے تو صحیح ہوگی ورنہ بعضین یعنی صلح باطل اور دعوی بدستور قایم رہیگا

باب دوم مصالح علیہ ومصالح عنہ کے احوال اور شرطونکا بیان

(مادہ ۱۵۴۵) مصالح علیہ اگر مال متعین ہے تو بجای مبیع کے ہی اور اگر دین ہی تو بجای ثمن کے ہی اسلئے مصالح علیہ وہی چیز ہو سکتی ہی جو بیع مین مبیع ہو سکتی ہی یا ثمن بنے

(مادہ ۱۵۴۶) مصالح علیہ مصالح کا مال و ملک ہو۔ اگر غیر کا مال صلح مین دیدیگا تو صلح جایز نہوگی

(مادہ ۱۵۴۷) مصالح علیہ اور مصالح عنہ دونو معلوم اور متعین ہووین بشرطیکہ تو ایسا مال ہو کہ جسمین قبضہ ضرور ہے ورنہ معلوم ہونا ضرور نہین مثلاً ایک شخص نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور اس مدعی علیہ نے اوسپر باغیچہ کا دعوی کیا اب صلح اسپر ہوگی کہ ہر شخص اپنے اپنے دعوے سے دست بردار ہو وہ جایز ہی۔ اور اگر مدعی نے ایک شخص پر مکان کا دعوی کیا اور

مدعی علیہ نے اوسکو کچھہ دیکر صلح کر لیا تو صحیح ہے اور اگر مدعی مدعی علیہ کو کچھہ دیکر صلح کرے
کہ وہ مکان اوسکو دیدی تو یہہ صلح جائز نہ ہوگی۔

باب سوم مصالح عنہ کا بیان ہے اس مین دو فصل ہین

فصل اول مال موجود و متعین کے بابت صلح کرنا

(مادہ ۱۵۴۸) دعوی مال معین مین اگر اقرار ہوا اور مال معین پر صلح عن اقرار ٹھہر تو
یہہ بمنزلہ بیع کے ہے اسلئے مصالح علیہ یا مصالح عنہ مین خیار عیب اور خیار شرط اور خیار رویت
جاری ہوتے ہین اور اگر زمین ہے تو شفعہ بھی جاری ہوگا اور مصالح عنہ مین اگر کسی کا حق کل یا بعض
نکل آیا تو جتنا مدعا علیہ سے حق لیا گیا ہے اوسقدر مدعی مدعا علیہ کو مصالح علیہ مین سے دیگا
اور اگر مصالح علیہ مین کسی کا حق کل یا بعض نکل آیا تو مدعی علیہ سے مدعی اوسقدر لیگا مثلاً مدعی نے
گہر کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کیا کہ یہہ گہر مدعی کا ہے اور اوسپر کچھہ روپیہ دیکر صلح کر لی
اور مدعی علیہ کے پاس گہر رہا تو یہہ بمنزلہ بیع کے ہوا کہ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ بیچ کیا ہے
اور سب احکام بیع کے اوس مین جاری ہونگے۔

(مادہ ۱۵۴۹) اگر منفعت پر صلح ہوئی تو بمنزلہ اجارہ کے ہے مثلاً ایک شخص نے باغیچہ کا
دعوی کیا اور مدعا علیہ نے اقرار کرکے یہہ صلح کی کہ اتنی مدت تک میرے گہر مین مدعی سکونت پذیر رہے،
تو گویا مدعی نے اپنے حق کے عوض اوسکا گہر کرایہ لیا۔

(مادہ ۱۵۵۰) صلح عن الانکار اور صلح عن السکوت مدعی کے حق مین معاوضہ ہے اور مدعا علیہ کے حق مین
حلف سے محفوظ ہونا اور حلف کا فدیہ دینا ہے اور بالفعل منازعت قطع کرنا ہے، اسلئے زمین

مصالح علیہ میں دعوی شفعہ ہوگا۔ اور زمین مصالح عنہ میں دعوی شفعہ نہ ہوگا۔ اور مصالح عنہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی زر صلح مدعا علیہ کو دیگا اور مدعی کو اختیار ہے کہ حقدار پر نالش کرے اور اگر مصالح علیہ کل یا جز کسی کا حق نکل آیا تو مدعی علیہ سے اپنا دعوی کل یا جز واپس لیگا

(مادہ ۱۵۵۱) اگر کل دعوے سے کسی قدر پر صلح کی اور باقی ترک کیا مثلاً باغیچہ کا دعوے کیا اور نصف پر صلح کر کے اپنی قبضہ میں لے لیا تو گویا باقی دعوے سے دست بردار ہوا اپنا حق ترک کر دیا

فصل دوم صلح عن الدین یعنی اپنی مطالبات اور حقوق سے صلح کرنا

(مادہ ۱۵۵۲) ایک شخص نے اپنی کسی حق کا دعوی کیا اور ایک مقدار پر صلح کی تو گویا باقی حق ترک کر دیا یعنی کچھ حق اپنا لے لیا اور باقی سے مدعی علیہ کو بری کیا۔

(مادہ ۱۵۵۳) اگر کسی حق کے لئے مدت مقرر ہو فوراً لے سکتا ہے اور ہے صلح ہوئی کہ ایک مدت پر لیگا تو گویا اپنا حق چلیا اور فوراً لینے کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۴) سکہ خالص کا دعوے تھا اگر کھوٹے سکہ پر صلح کر لی تو جائز ہے گویا اپنا حق خالص سکہ کا ساقط کیا۔

(مادہ ۱۵۵۵) دعوی حقوق مثل حق الشرب وحق المرور وغیرہ میں بھی صلح جائز ہے کہ حلف کرنے سے محفوظ رہیگا۔

باب چہارم صلح اور ابراء کے احکام اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اول جو مسائل کہ احکام صلح سے متعلق ہیں

(مادہ ۱۵۵۶) جب صلح تمام ہو چکی تو کوئی اس سے رجوع نکر سکیگا یعنی مدعی صرف

زر صلح کا مالک ہوگا اور اوسکا دعوی بالکل زایل ہوجایگا۔ اور مدعا علیہ زر صلح مدعی سے واپس نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۵۷) جب دونون مین سے کوئی مرجاوے تو اوسکے وارث کو فسخ صلح کا اختیار نہین ہے

(مادہ ۱۵۵۸) جب صلح بمعنی معاوضہ کے واقع ہووے تو برضاء باہمی دونوں اقالہ اور فسخ کے مجاز ہین اور جب بمعنی اسقاط کے واقع ہووے تو کسی کو اختیار اقالہ و فسخ نہین ہے دیکھو مادہ (۱۵۳۶)

(مادہ ۱۵۵۹) جب مدعا علیہ نے زر صلح اسلئے دیا کہ حلف سے محفوظ رہے تو مدعی کا حق خصومت جاتا رہا اور مدعی علیہ سے حلف نہ لے سکیگا۔

(مادہ ۱۵۶۰) بدل صلح ابھی مدعی کو نہ دیا تھا کہ مدعا علیہ ہی کے ہاتھ مین تلف ہوگیا اور وہ ایسا مال تھا کہ متعین ہوسکتا تھا یعنی نقود نہو کہ نقود متعین نہین ہوسکتے ہین اگر یہہ صلح عن اقرار ہوئی ہے تو مدعی کل یا جز مصالح عنہ کا مدعا علیہ سے طالب ہوگا اور اگر صلح عن انکار یا عن سکوت ہوئی ہے تو مدعی کا دعوی قایم ہوگا دیکھو مادہ (۱۵۴۸) اور (۱۵۵۰) اور اگر بدل صلح دین ہے کہ باوجود تعین کے متعین نہین ہوسکتا ہے تو صلح مین کچھ خلل نہ ہوگا بلکہ مدعا علیہ جسقدر درہم تلف ہوئے ہین اوسقدر ادا کریگا۔

فصل دوم وہ مسائل کہ احکام ابراء سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۶۱) جب مدعی نے یہہ کہدیا کہ فلان سے نزاع و دعوی نہین ہے یا اوسپر میرا کچھ حق نہین ہے یا جو دعوی میرا فلان پر تھا اوس سے مین فارغ ہوا یا وہ دعوی ترک کردیا اوسپر میرا کچھ حق باقی نہین ہے یا مین نے اوس سے اپنا تمام حق لے لیا تو مدعا علیہ بری ہوگیا۔

(مادہ ۱۵۶۲) جب اسطرح مدعا علیہ کو بری کر دیا تو کچھ حق مدعی کو نہ ہا سب

ساقط ہو گیا دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۳) ابراء کیوقت تک جو جو امور و حقوق تھے اون سے بری ہو گیا اور

ابراء کے بعد جو اور امور پیدا ہونگے اون سے ابراء نہ ہوگا

(مادہ ۱۵۶۴) جب مدعی نے کسی خاص دعوی سے مدعا علیہ کو بری کیا تو اوس سے ہی بری ہوگا

اور اسکے بابت دعوی نہ سنا جائیگا اور اسکے سوا اور حق سے بری نہ ہوگا اگر مکان دعوی سے

بری کیا تو اوسی سے بری ہوگا نہ اور دعوی زمین وغیرہ سے ۔ دیکھو مادہ (۵۱)

(مادہ ۱۵۶۵) جب یہہ کہا کہ سب دعوون سے فلان کو بری کیا یا اوسپر کوئی حق ہمیشہ

نہ ہوگا تو یہہ ابراء عام ہے کہ اوسکے پہلے کا کوئی دعوی مسموع نہ ہوگا ۔ بلکہ یہان تک کہ ایک

شخص کو ابراء عام کر کے پیچھے دعوی کرے کہ ابراء سے پہلے فلان کا کفیل تھا یا جسکو مین نے

ابراء عام کیا اوسکے ابراء سے پہلے تو اوسکا کفیل تھا تو یہہ سب دعوی مسموع نہونگے دیکھو مادہ (۱۶۶۲)

(مادہ ۱۵۶۶) بایع نے کچھہ مال بیچکر زر ثمن مشتری سے لے لیا پھر مشتری نے جملہ دعوی

جو بیع اور ثمن سے متعلق ہین بایع کو بری کر دیا اور ایسے ہی بایع نے سب دعوون جو ثمن سے

متعلق ہین اوسکو بری کر دیا اور ایک دوسرے کے دستاویز آپس مین لکھہ دی اور

بیع کا کوئی حقدار نکلا تو بایع کے ابراء کا کچھہ فائدہ نہوگا بلکہ مشتری بایع سے زر ثمن لیگا دیکھو مادہ (۵۲)

(مادہ ۱۵۶۷) جسکو بری کیا گیا ہے وہ معلوم اور معین ہون اگر یہہ کہا کہ مین نے

سب مدیونون کو بری کیا یا کسی کے ذمہ پر کچھہ حق نہین رہا تو یہہ ابراء صحیح نہ ہوگا اسلئے

اگر کہا کہ فلان محلہ والون کو بری کیا اور محلہ والے چند شخص متعین ہین تو ابراء صحیح ہے۔

(مادہ ۱۵۶۸) ابراء کیلئے قبول شرط نہین ہے مگر مجلس ابراء مین اگر مدعا علیہ ابراء رد کر دے کہ مین ابراء اور معافی نہین چاہتا ہون تو ابراء نہ ہوگا اور اگر پہلے تو قبول کر لیا اور پہر رد کر دیا معتبر نہ ہوگا قبول ہی کا اعتبار رہیگا اور محال لہ اگر محال علیہ کو یا مکفول لہ کفیل کو بری کیا اور انہون نے رد کر دیا تو بری نہ ہونگے۔

(مادہ ۱۵۶۹) میت کو قرضخواہ بری کر سکتا ہے

(مادہ ۱۵۷۰) اگر بیمار نے مرض موت مین اپنے وارث کو دین سے بری کرے صحیح نہ ہوگا اور غیر کو بری کرے تو ثلث مال تک صحیح ہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۱) اگر بیمار کا ترکہ اوسکے دین مین مستغرق ہو اور اوس نے بیماری مین اوسے ایک قرضدار کو بری کر دیا صحیح نہین ہوگا۔

کتاب سیزدہم اقرار کے بیان مین اس مین چار باب ہین

باب اول اصطلاحات فقہیہ جو اقرار سے متعلق ہین

(مادہ ۱۵۷۲) جب کوئی شخص کہے کہ مجھپر فلان کا یہہ حق ہی تو یہہ کہنا اقرار ہی اور یہہ کہنیوالا مقر (بکسر قاف) اور جسکا حق بیان کیا وہ مقر لہ (بفتح قاف) اور حق مقر بہ (بفتح قاف)

(مادہ ۱۵۷۳) مقر کا عاقل و بالغ ہونا شرط ہے اسلئے صغیر اور صغیرہ اور مجنون اور مجنونہ اور معتوہ کا اقرار صحیح نہین ہے اور نہ انکے ولی اور وصی کا اقرار صحیح ہے اور جن امور مین تمیز والے لڑکے کا ماذون ہونا صحیح ہے ان مین اوسکا اقرار بھی صحیح ہی۔

(مادہ ۱۵۷۴) مقر لہ کا عاقل ہونا شرط نہین ہے اگر کوئی شخص نے صغیر کے لئے اقرار کرے تو صحیح ہے اور دینا لازم ہے۔

(مادہ ۱۵۷۵) مقر جو اپنے رضا سے اقرار کرے صحیح ہے اسلئے اقرار مجبور کا صحیح نہین ہے دیکھو مادہ (۱۰۰۶)

(مادہ ۱۵۷۶) مقر محجور نہو دیکھو کتاب حجر کے فصل دوم وسوم وچہارم

(مادہ ۱۵۷۷) شرط ہے کہ ظاہر حال اقرار کی تکذیب نکرے مثلاً ولیالڑکا کہ جسکی اوسکی تصدیق نکرے اگر یہہ کہے کہ مین بالغ ہون معتبر نہوگا۔

(مادہ ۱۵۷۸) مقر لہ مجہول نہو یعنی ایسا شخص نہو کہ تعین نہو سکے اگر ایسا مجہول ہو کہ تعین ہو سکتا ہی مثلاً کہا کہ یہہ مال جو میرے قبضے مین ہے فلان شہر کے رہنے والے کا ہے تو یہہ اقرار صحیح نہین ہوگا کہ رہنے والا ایک شہر کا متعین نہین ہے مگر استثناءً اگر کہا کہ ان

دونون شخصون معین آ یا ہے کا ہے یا فلان محلہ مین بایک کا ہے اور محلہ واحد آدمی معلوم ہیں
تو اس صورت مین تعین ہو سکیگا اقرار صحیح ہے اور جب کہا کہ ان دونونکا یہ مال ہے تو مقر سے
لیکر ان دونونکو دین اگر متفق ہین تو دونو اوسکے شریک رہینگے اور اگر مختلف ہین تو یہ
مقر سے حلف لینگے کہ یہ مال اوسکا نہین ہے اگر اوسنے دونونکے حلف سے نکول کیا تو دونون کا
یہ مال مشترک رہیگا ورنہ جسکے حلف سے نکول کیا ہے اوسکا مال ہوگا اور اگر دونون کے لیے
حلف کر گیا تو مقر اونکے دعوی سے فارغ ہو گیا اور مال مقر بہ اسی کے پاس رہیگا —

باب دوم اقرار کے صحت کا بیان

(مادہ ۱۵۷۹) جیسا اقرار معلوم صحیح ہے اقرار مجہول بھی صحیح ہے یعنی جو عقد کہ بجہالت
صحیح ہے اوس مین اقرار مجہول بھی صحیح ہے مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلان کا مال میرے پاس امانت ہے یا مین چرایا ہے
یا مین نے غصب کیا ہے تو عقد امانت اور سرقہ اور غصب مین اقرار صحیح ہے اور اوسکو حکم ہوگا کہ
مال کی تصریح کرے اور جو عقد کہ بجہالت صحیح نہین ہے اس مین اقرار مجہول بھی صحیح نہین ہے
مثلاً اقرار کیا کہ مین نے مال بیچا تو بیع مجہول صحیح نہین ہے یہ اقرار بھی صحیح نہین ہے یا کسی کا مال کرایہ لیا
اور مجہول کرایہ بھی صحیح نہین ہے اسلیئے یہ اقرار بھی صحیح نہین ہے اسی طرح مقر پر جبر ہوگا کہ مال کی تفسیر کرے

(مادہ ۱۵۸۰) مقر لہ کا قبول کرنا ضرور نہین ہے اور اوسکے علاوہ کرنے سے رد ہو جائیگا
اگر کل رد کریگا تو کل رد ہوگا اور اگر کچھ رد کریگا تو اتنا رد ہوگا اور باقی مین اقرار صحیح ہوگا

(مادہ ۱۵۸۱) مقر اور مقر لہ نے سبب اقرار مین خلاف کیا تو صحت اقرار مین کچھ خلل نہ ہوگا
مثلاً مقر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے اور مقر لہ نے کہا کہ قیمت مال مبیع ہے تو بہر حال اقرار صحیح ہے —

(مادہ ۱۵۸۲) کسی ایک کے مال سے صلح کرنا اوس مال کا اقرار کرنا ہے اور کسی کے دعوی سے صلح کرنا اقرار دعوی نہیں ہے مثلاً ایک شخص نے کہا کہ تجھپر میرے ایکہزار روپیہ ہین اوس نے کہا کہ سات سو روپیہ پر صلح کر لے۔ تو یہہ ہزار روپیہ کا اقرار ہے۔ اور اگر اوس نے ایک ہزار روپیہ کا عدالت مین دعوی کیا اور اوس نے کہا کہ سات سو روپیہ صلح کر لے تو یہہ اقرار بالدعوی نہین ہے بلکہ یہہ صلح عن الدعوی ہے اسلئے کہ کبھی صلح دعوی سے اسلئے ہوتی ہے کہ رفع نزاع ہو اور حلف سے محفوظ رہے

(مادہ ۱۵۸۳) ایک شخص کے پاس ایک مال ہے اوس نے دوسرے سے کہا کہ یہہ مال میرے ہاتھہ بیچ یا مجکو کرایہ دیا عاریت دیا ہبہ کردے یا ودیعت دیا اوس دوسرے نے کہا کہ یہہ مال ودیعت رکھو اور اوس نے قبول بھی کیا اس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ مال اوسکی ملک نہین ہے

(مادہ ۱۵۸۴) اگر کوئی شخص کسی شرط کے ساتھہ اقرار کرے مثلاً یہہ کہے کہ فلان شخص شہر مین آ گیا تو مین تیرا قرضدار ہون تو یہہ اقرار باطل ہے اور اگر کسی وقت کے ساتھہ متعین کرے صحیح ہے مثلاً یہہ کہے کہ فلان مہینہ شروع ہوگا یا روزِ قاسم آ گیا تو مین تیرا قرضدار ہون کیونکہ یہہ کہنے سے اوسکے ادا کی مدت مقرر ہوتی ہے دیکھو مادہ ۴۰۳۔

(مادہ ۱۵۸۵) حصہ مشاع کا اقرار مثلاً مقر کہے کہ اس حویلی مین نصف یا ثلث فلان کا ہے اور مقر لہ بھی تصدیق کرے صحیح ہے گو تقسیم کر کے قبضہ دینے سے پہلے مرگیا ہو یعنی شیوع مقر بہ اقرار کی صحت کا مانع نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۸۶) گونگا آدمی جو اشارہ سے اقرار کرے صحیح ہے اور زبان والے کسی نے کہا کہ مجکو فلان کے اتنے روپیہ دینے مین اوس نے سر ہلایا تو یہہ اقرار صحیح نہ ہوگا۔

باب سوم اقرار کے احکام کا بیان جسمین تین فصل ہین

فصل اول احکام عامہ کا بیان

(مادہ ۱۵۸۷) حسب مادہ ... مقر اپنے اقرار پر ملزم ہوتا ہے مگر جب حکم حاکم سے تکذیب اوسکے اقرار کی ہوتی ہے تو اوسکا اقرار معتبر نہیں ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ یہہ کہتا ہے کہ یہہ مال فلان کا ہے جس نے وہ مال مجھے بیچا ہے اب ایک اور شخص اوسکا حقدار نکلا اور عدالت میں یہہ دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے وہ مال اوسکو دلوایا لیکن مشتری اپنا زر ثمن بائع سے لیگا اور اوسکا یہہ اقرار کہ یہہ مال بائع کا ہے حکم عدالت سے باطل ہو گیا اوسکو اپنا زر ثمن ملیگا

(مادہ ۱۵۸۸) بندگان خدا کے حق کا اقرار کر کے پھر اوس سے پھر جانا جایز نہین ہے مثلاً اقرار کیا کہ فلان کا مجھپر اتنا قرض ہے پھر کہنے لگے کہ مجھپر اوسکا قرض نہین ہے یا وہ اقرار غلط ہے تو یہہ قول معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۵۸۹) اگر مقر کہے کہ مین نے اقرار جھوٹ کیا تھا تو مقرلہ کو قسم دینگے کہ مقر جھوٹا نہین ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کو دستاویز لکھدی کہ مین نے اتنا روپیہ اس سے قرض لیا ہے اور پھر کہا کہ مین نے قرض نہین لیا تمسک لکھدیا تو تمسک والے سے حلف لینگے کہ مقر اپنے اقرار مین کاذب نہین ہے۔

(مادہ ۱۵۹۰) مثلاً زید نے اقرار کیا کہ بکر کا مجھپر اتنا قرض ہے اور بکر نے کہا کہ میرا قرض نہین ہے بلکہ خالد کا ہے اور خالد نے بھی اوسکی تصدیق کی تو خالد کا وہ قرض ہوگا مگر بکر زید سے روپیہ وصول کر کے خالد کو دیگا نہ یہ کہ زید یہہ جبر کرینگے کہ خالد کو

روپیہ ادا کر دے دینے نے اگر بغیر ضمانت مدیون کے کہا تھا ادا دیدیا تو پھر مدیون سے تقاضا نہ کرسکیگا بلکہ یہہ بری الذمہ ہوجاویگا

فصل دوم بابت اقرار بنام مستعار کا نفی کرنا

یعنی مال سے اپنی ملک کے نفی کرنا کیونکر ہو سکتا ہے اور اوسکا کیا حکم ہے۔

(مادہ ۱۵۹۱) ایک شخص نے کہا کہ میرا فلان مال فلان شخص کا ہے تو یہہ اپنی ملک کی نفی نہ ہوگی بلکہ ہبہ ہے کہ اپنا مال فلان کو ہبہ کیا ہے اسلئے اوسی مجلس میں قبضہ و تسلیم ضرور ہے ورنہ ہبہ تمام و کامل نہ ہوگا یہہ وہ صورت ہے کہ کہا میرا مال یعنی مال کو اپنے ذات کے ساتھہ متعلق کیا اور اگر یہہ نہ کہا کہ میرا مال بلکہ یہہ کہا کہ مال جو مجھہ سے منسوب ہے وہ فلان کا ہے اور میرا اس میں کچھہ علاقہ نہیں ہے تو اسصورت میں اس نے اپنی ملک کو اوس مال سے نفی کرکے اقرار کیا کہ یہہ مال جو لوگ میرا بتلاتے ہیں وہ سب اوسکا ہے اسی لئے جو مال کہ اقرار کے وقت تک اسکی طرف منسوب کرتے ہیں سب مقر لہ کا ہے اور مقر کی ملک اوس سے نکل گئی اور اوسکے بعد جو مال کہ مقر کے پاس آویگا وہ مقر ہی کا ہوگا مقر لہ کو اوس میں کچھہ حق نہ ہوگا اسصورت میں اوس نے یہہ ظاہر کیا کہ میرے ملک جو اس مال پر تھی وہ مستعار تھی حقیقت میں اوسکا مالک مقر لہ ہے تو اسصورت میں ملک مستعار سے نفی کیگئی ہے۔

(مادہ ۱۵۹۲) اگر ایک دوکان کا قبالہ خرید اکہ جسمیں نام مقر کا ہے مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ دوکان تیری ہے اور قبالہ میں میرا نام مستعار لکھا گیا تھا اور زر قیمت بھی تیرا مال تھا تو یہہ اقرار ہے کہ یہہ دوکان مقر لہ کی ہے مقر کی نہیں۔

(مادہ ۱۵۹۳) اسی طرح ایک تمسک قرض کا مقر لہ کو دیکر کہا کہ یہہ زر تمسک تیرا ہی اور میرا نام فرضی مستعار لکھا گیا تھا تو یہہ اقرار ہے کہ اوس زر قرضہ کا مالک مقر لہ ہی نہ مقر ان دونوں صورتوں میں نام مستعار کے نفی کیگئی۔

(مادہ ۱۵۹۴) یہہ اقرار مذکورہ بالا جو موجب نفی ملک مستعار اور نفی اسم مستعار ہی صحیح و معتبر ہی۔ اس مقر کے مرنیکے بعد اسکی وارثوں کو اسمین کچھہ حق تعرض نہ ہوگا اور اگر یہہ اقرار نفی ملک اور نفی اسم مرض موت مین کریگا تو اوسکا حکم اس فصل مین مذکور ہوتا ہے۔

فصل سوم مریض کے اقرار کا بیان

(مادہ ۱۵۹۵) جس مرض مین غالباً موت کا ڈر ہے۔ اور ظاہر یہہ حال ہے کہ مرد گہر باہر چل کے اپنے کام ضروری درست نکر سکے اور عورت اپنے گہر مین رہکر انہی کا ضروری درست نہ کرسکے اور ایک سال کے اندر مرجاے گو صاحب فراش ہو یا نہ ہو یعنی اوٹھنے اور چلنے پہرنیکی طاقت ہو یا نہ ہو مرض موت ہے اور اگر مرض ایک سال یا اوس سے زیادہ رہا تو وہ صحیح و تندرست ہے اوسکے تصرفات جب تک کہ مرض کی شدت نہ ہو اور حال متغیر نہ ہو مثل تندرستونکے معتبر ہونگے اور شدت مرض اور تغیر حال کے بعد مرگیا تو وقت تغیر سے مرض موت شمار ہوگا

(مادہ ۱۵۹۶) اگر ایک مرد کے کوئی اور وارث نہین ہے یا صرف زوجہ ہی ہے اور یا ایک عورت کو سوا زوج کے کوئی اور وارث نہین ہے اور انہون نے ایسی مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ سب مال متروکہ زوجہ کا ہی یا زوج کا ہے تو یہہ اقرار صحیح ہے اور دار وغہ بیت المال کو اوس مین کچھہ تعرض نہین پہونچتا ہے۔ اور اگر کسی اجنبی کے لئے اقرار کیا کہ یہہ مال متروکہ فلان کا ہے تو

ہیہ صیت ہے، اوس مین وار و غیرہ بیت المال تعرض نہ کرسکیگا۔

(مادہ ۱۵۹۷) مرض مین ابہ وارث کیلئے اگر کچھہ اقرار کیا اور پہر تندرست ہو گیا تو یہہ اقرار صحیح و معتبر ہوگا۔

(مادہ ۱۵۹۸) مرض موت مین کسی مال معین کا یا دین کا ایک وارث کیلئے اقرار کیا اور مرگیا تو اور وارثون کی اجازت پر موقوف رہیگا اگر انہون نے جائیز رکہا بہتر ورنہ اقرار مذکور لغو ہوجائیگا اور اگر مقر کی زندگی مین اور وارثون نے اوسکی اقرار کی تصدیق کی تھی تو اوسکے بعد رجوع نہین کرسکتے ہین اور اقرار معتبر ہوگا اور اگر اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال جو فلان وارث کے پاس امانت رکہا تھا لیلیا یا اوس وارث کا مال جو میرے پاس امانت تہا تلف ہوگیا تو یہہ اقرار بہرحال معتبر ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرا قرض جو فلان پر تھا میرے فلان فرزند نے وصول کرکے مجہی پونچادیا تو یہہ اقرار قابل اعتبار ہے اور ایسے ہی اگر یہہ اقرار کیا کہ میرے فلان فرزند کے مہر جو میرے پاس امانت تہی یا عاریت تھی مین نے بیچکر پانچہزار روپیہ اوسکی قیمت کے خرچ کرڈالے ہین تو یہہ اقرار صحیح ہے اور اوسکے ترکہ مین سے ادا کئے جاوینگے

(مادہ ۱۵۹۹) وارث وہ شخص ہے کہ وقت اقرار اور وقت وفات وارث ہو اگر وقت اقرار وارث نہ ہو مثلاً ایک اجنبی عورت کیلئے اقرار کیا اور پہر اوسکی ساتہہ نکاح کرکے مرگیا تو وہ اقرار کامل جاری ہوگا اگر وہ وقت وفات وارث ہے اور وقت اقرار وارث نہ تہے یا وقت اقرار کسی سبب سے وراثت سے محروم تھا اور جب سبب زایل ہوگیا تو وقت وفات وراثت ثابت ہوگئی مثلاً مقر کے فرزند ہے، کہ اسلئے مقر کے بہائی محروم اب قضاء فرزند مرگیا تو وہ اقرار کہ

بھائی کیلئے کیا گیا جاری نہ ہوگا کیونکہ بھائی بہرحال وراثت کی قوت رکھتا ہے۔ دیکھو مادہ (۲۴۸)

(مادہ ۱۶۰۰) جس کام کو مرض موت مین ظاہر کرے کہ مین یہہ کام حالت صحت مین کر چکا ہون مثلاً مرض موت مین اقرار کرے کہ مین نے اپنے بیٹے سے اتنا قرض حالت صحت مین لے چکا ہون تو یہہ اقرار حالت مرض کا متصور ہوگا یعنی بی اجازت اور وارثون کے یہہ اقرار مقبول نہ ہوگا۔ اور اگر یہی مقر نے مرض مین کہا کہ مین اپنا فلان مال فلان وارث کو صحت مین ہبہ کر چکا تھا تو جبتک کہ گواہون سے ثابت ہو یا اور وارث قبول نکرین یہہ اقرار جاری نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۰۱) مرض موت مین اجنبی کیلئے اقرار کرنا صحیح ہے گو تمام مال کا اوسکی لئے اقرار کردے یا عین کا اقرار کرے یا دین کا بہرحال صحیح ہے اگر اوسکا اقرار اسطرح جھوٹ نکلا کہ وقت اقرار کے یہہ مال مقر لہ مقر کو وراثتاً ملا تھا یا اوس نے خرید تھا یا کسی نے اسکو یہہ کہا تھا تو لحاظ کیا جاے کہ وقت اقرار کے وصیت کا ذکر تھا یا نہ تھا اگر نہ تھا تو یہہ اقرار ہبہ ہے کہ اور قبضہ شرط ہی۔ اور اگر تہا تو وصیت متصور ہوگی اور ان دونون صورتون مین یہہ اقرار ثلث مال مین جاری ہوگا

(مادہ ۱۶۰۲) دین صحت یعنی وہ قرض کہ حالت صحت مین یا حالت مرض مین بسبب تصرفات بیع وشرا وغیرہ کے لازم ہوا ہے اوس قرض پر مقدم ہے کہ حالت مرض صرف اقرار سے لازم ہوا ہے پہلے دین صحت ادا ہوگا پہر اوسکا ترکہ کچھ بچیگا تو یہہ دین مرض کہ اقرار سے ہے ادا ہوگا۔ اسی طرح اگر مرض موت مین کسی کیلئے ایک مال متعین کا اقرار کیا تو اوسکا بھی یہی حکم ہے کہ پہلے اوسے دین صحت ادا ہوگا اگر کچھ بچیگا تو دین مذکور ادا ہوگا۔

(مادہ ۱۶۰۳) مرض موت مین یہہ اقرار کیا کہ مین اپنا قرض جو فلان اجنبی پر تھا

وصول کر چکا ہون اگر یہ قرض حالت مرض مین ذمہ پر اجنبی کے لازم ہوا تہا یہ اقرار صحیح ہے
پر حالت صحت کے قرضخواہ مقدم ہونگے اور اگر حالت صحت مین قرض لازم ایا ہے تو بہر حال
صحیح ہے خواہ اسکے مہر کسی بحالت صحت کا قرض ہو یا نہ ہو مثلا مریض نے مرض مین کہا کہ مین نے جو مال فلان
اجنبی کے ہاتہ مرض مین بیچا تہا اوسکی قیمت تمام لے چکا ہون تو یہ اقرار صحیح ہے اوسکے
قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکر سکینگے اور اگر یہ اقرار کیا کہ حالت صحت مین بیچا اور مرض مین
قیمت لی تو بہی صحیح ہے اور حالت صحت کے قرضخواہ اس اقرار پر مواخذہ نکرینگے۔

(مادہ ۱۶۰۴) مریض مجاز نہین ہے کہ ایک کا قرض ادا کرے اور باقی قرضخواہونکو نہ دے
اور اگر مرض مین کچہہ خریدا ہے یا قرض لیا ہے وہ دے سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۰۵) کسی کے قرض کا مرض مین کفیل ہونا بمنزلہ اصیل کے ہے اسلئے اگر مریض نے
ایک وارث کے قرض کا کفیل ہوا تو یہ کفالت جاری نہ ہوگی اور اگر اجنبی کا کفیل ہوا تو ثلث مال مین
جائز ہوگا۔ اور اگر مرض موت مین یہ اقرار کیا کہ مین کفیل ہوا تہا تو بہر حال معتبر ہے قرض صحت قرض مرض پر مقدم ہوگا

باب چہارم بذریعہ خط وکتابت کے اقرار کرنے کا بیان

(مادہ ۱۶۰۶) بذریعہ خط وکتابت کے اقرار ایسا ہی صحیح ہے جیسا زبانی صحیح ہے دیکہو مادہ (۶۹)

(مادہ ۱۶۰۷) ایک شخص نے دوسرے کو حکم کیا کہ میرے اقرار سے دستاویز لکہدی کہ فلان آدمی کے
اتنے روپیہ مجہپر قرض مین آتے اور اسپر اپنی مہر کردی تو یہ ایسا اقرار ہے کہ جیسا اپنے ہاتہ سے لکہہ دیا ہے

(مادہ ۱۶۰۸) سوداگرون کے دفتر (بہی کہاتہ) مین یہ لکہا جاتا کہ فلان آدمی کا
ہمپر اتنا قرض ہے تو یہ بہی اقرار بالمشافہہ ہے

(مادہ ۱۶۰۹) خود لکھا یا کسی سے لکھوایا اور اپنی مہر کر دی اور موافق رسم و عادت کے
دستاویز کا عنوان وغیرہ لکھا گیا ہو تو یہ اقرار بالمشافہ ہے۔ اور ایسی ہی جو رسیدیں قبض الوصول
کے لکھے جاتے ہیں بجای اقرار کے ہیں

(مادہ ۱۶۱۰) باوجودیکہ یہ دستاویز لکھدی اور مہر بھی کر دی پھر بھی اگر انکار کیا تو
معتبر نہ ہوگا اور دین جو دستاویز میں ہے لازم ہوگا اور اگر دستاویز کا انکار کرتا ہے تو اگر اسکا
خط ہے اور اوسکی مہر ہے کہ اوسکے خط اور مہر کو جانتے ہیں تو یہ انکار معتبر نہ ہوگا۔ اور اگر
خط اوسکا معروف نہ ہو تو اوس سے کچھ عبارت لکھوا لینگے اور دونو خط اہل فن کے ماہرونکو
دکھلا دینگے اور انہون نے یہ کہا کہ یہ دونو ایک ہی شخص کے ہاتھ کے ہیں تو انکار معتبر نہ ہوگا
اور قرض لازم ہوگا بہر حال جب دستاویز میں شبہ جھوٹ اور جعل کا نہو اوس پر عمل کیا جائیگا
اور اگر دستاویز میں شبہ جعل ہے اور وہ بھی دستاویز لکھنے سے اور قرض سے انکار کرتا ہے اور مدعی طالب
ہے تو اوس سے حلف لی جائیگی کہ نہ یہ میری سند ہے اور نہ میں مقروض ہون

(مادہ ۱۶۱۱) جب دستاویز موافق قاعدہ عنوان وغیرہ کے ساتھ درست ہے اور دستاویز والا
مر گیا اور اوسکے وارث بھی اسکے مقر ہون تو وارث ادا دین کرینگے اور اگر منکر ہین تو جب تک کہ
خط و مہر متوفی کے دستاویز کے معلوم معروف نہ ہون اوس پر عمل نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۱۲) متوفی کے ترکہ مین ایک تھیلی نکلی کہ اوس مین کچھ نقد بھرا ہوا اور اوس پر اوسکے
خط سے یہ لکھا ہوا ہے کہ فلان کا یہ مال میرے پاس امانت ہے تو مال والا لے لیگا اور کچھ ضرورت
کسی طرح کی اثبات کی نہ ہوگی۔

کتاب چہاردہم دعوے کا بیان اس مین ایک مقدمہ اور دو باب ہین

(مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو دعوی سے متعلق ہین)

(مادہ ۱۶۱۳) حاکم کے روبرو حق طلب کرنا دعوی ہے حق طلب کرنیوالا مدعی ہے اور جس سے طلب کرتا ہے وہ مدعا علیہ ہے۔

(مادہ ۱۶۱۴) مدعا جو چیز کہ طلب کرتے ہین اور اوسکو مدعا بہ بھی کہتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۵) مدعی سے پہلے ایسا کلام صادر ہونا کہ اس دعوے کے خلاف ہو اوسکو تناقض کہتے ہین

باب اول

دعوی کے شرطونکا اور اوسکے احکام کا اور اوسکے دفع کرنیکا بیان اس مین چار فصل ہین

فصل اول دعوی کے صحت کے شرطونکا بیان

(مادہ ۱۶۱۶) مدعی اور مدعا علیہ کا عاقل ہونا شرط ہے اسلئے مجنون اور بے تمیز لڑکا مدعی نہین ہوسکتا ہے مگر اونکے ولی اور وصی مدعی اور مدعا علیہ ہوسکتے ہین۔

(مادہ ۱۶۱۷) مدعا علیہ متعین و معلوم ہونا شرط ہے اگر مدعی یہہ کہے کہ اس گانون مین ایک شخص پر میرا اتنا قرض ہے صحیح نہین ہے اوسکو تعین کرنا مدعا علیہ کا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۱۸) مدعا علیہ کا عدالت مین حاضر ہونا شرط ہے اگر خود نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے تو اسپر جو حکم ہے کتاب القضا مین مذکور ہوگا

(مادہ ۱۶۱۹) مدعا بہ کا معلوم و معین ہونا شرط ہے اگر دعوی مجہول ہوگا تو صحیح نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۰) مدعا بہ کا معلوم ہونا دو طرح ہوتا ہے یا باشارہ یا اوسکا سب حال بیان

مثلاً شے منقول اگر عدالت مین موجود ہے تو اشارہ کافی ہے اور اگر عدالت مین موجود نہین ہے تو اوسکا سب حال بیان کرنا اور قیمت بتلانا ضرور ہے اوسکو وصف و تعریف کہتے ہین اور اگر زمین اور مکان ہے تو حدود اربعہ کا بیان کرنا ضرور ہے اور اگر کسی کے ذمہ قرض ہے تو اوسکی مقدار اور جنس اور نوع کا بیان کرنا ضرور ہے کہ اگلے مادون مین اوسکا ذکر ہوگا۔

(مادہ ۱۶۲۱) عدالت مین جب مال منقول موجود ہو تو مدعی کا اوس مال کو اشارہ کرکے یہ کہنا کہ یہ مال میرا ہے اور اوس شخص کا قبضہ ناحق ہے مین اوسکا طالب ہون کافی ہے۔ اور اگر موجود نہو اور بلا صرف اوسکے عدالت مین حاضر کر سکتے ہین تو ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر کرین تا دعوی اور حلف اور گواہی کے وقت اوسپر اشارہ کیا جاوے۔ اور اگر بے صرف زر عدالت مین آنا ممکن نہین ہے تو مدعی صرف اوسکا حال اور قیمت بیان کر دے۔ مگر دعوی غصب اور رہن مین بیان قیمت ضرور نہین مثلاً یہ کہنا کہ میری انگوٹھی زمرد کی غصب ہوئی ہے صحیح ہے۔

(مادہ ۱۶۲۲) اگر چند چیزون کا دعوی کیا جو سب مختلف ہین تو ہر ایک کی قیمت کہنا ضرور نہین ہے سب مجموعی قیمت کہنا کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۲۳) اگر دعوی زمین اور مکان کا ہے تو ضرور ہے کہ جس جگہ واقع ہے اوس شہر اور گاون اور محلہ اور کوچہ کا بیان ہو اور اوسکے چار یا تین حدین ذکر ہون اور اون حدود کے مالکون کا اور اونکے باپ دادا کا نام بھی مذکور ہو۔ اور شخص نامور کا نام لینا کافی ہے اوسکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور ایسی ہی نامور حویلی اور مکان کے حدود کا ذکر ضرور نہین ہے نہ دعوی مین نہ شہادت مین اور ایسے ہی کہدینا کافی ہے کہ مین

اوس جای کا مدعی ہون کہ جسکے حدود اِس قبالہ مین درج ہین -

(مادہ ۱۶۲۳) اگر حدود زمین سب بیان کی اور مقدار پیمایش مین خطا ہوئی تو دعوی صحیح ہے

(مادہ ۱۶۲۴) ضرور ہے کہ دعوی نقد مین جنس یعنی سونا چاندی اور نوع مثلاً سکہ آل عثمان یا سکہ اَور ملک اور وصف مثلاً سکہ خالص ہو یا کھوٹا - اور مقدار مثلاً ایک ہزار بیان کرنا ضرور ہو اور یہ بھی ہے اگر ایک ہزار قرش کا دعوی کیا تو باعتبار رواج بلدہ کے دعوی صحیح ہے - اور اگر دو قسم کے قرش جاری ہین مگر ایک کا رواج زیادہ ہے تو جسکی قیمت کم ہو وہ بطور دعوی مسموع ہو

(مادہ ۱۶۲۶) اگر دعوی کسی شے معین کا ہے تو یہ کہنا کافی ہے کہ یہ میرا مال ہے اور سبب ملک کہنا ضرور نہین ہے اور اگر دعوی دین کا ہے تو ضرور ہے کہ سبب بیان ہو کہ آیا کسی مال کی قیمت سے یا از جہت زیادتی ہے تو کس سبب سے ہے -

(مادہ ۱۶۲۸) اقرار سے شئی مقر بہ نئی پیدا نہین ہوتی ہے جو حق کہ پہلے سے ثابت ہو اقرار اوسکی ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے یہ نہین ہے کہ اقرار ایک حق نیا پیدا ہوتا ہے - اسی لئے اقرار باعث ملک کا نہین ہوتا ہے یعنی ایک شخص دعوی کرے کہ چونکہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تہا کہ یہ شے میری ہے اسلئے مین اوسکا مدعی ہون تو یہ دعوی صحیح نہین ہے - اور اگر دعوی کرے کہ یہ مال میرا ہے اور مدعا علیہ اقرار بھی کر چکا ہے تو دعوی مسموع ہوگا - اسی طرح اگر یہ کہا کہ فلان پر میرا قرض ہے اور وہ اقرار کر چکا ہے تو دعوی صحیح ہے اور اگر یہ دعوی کیا کہ یہ میرا قرض اوسپر ہے کیونکہ اوسنے اقرار کیا تہا تو دعوی صحیح نہوگا -

(مادہ ۱۶۲۹) دعوی مسموع ہوگا جو قابل ثبوت بھی ہو ورنہ محال کا دعوی

مسموع نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص اپنے سے کم عمر پر دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے تو صحیح اور اپنے سے
بڑی عمر والے پر یا اوس شخص پر جو کسی اور کا بیٹا معروف و مشہور ہے یہہ دعوی کرے کہ یہہ میرا بیٹا ہے صحیح نہوگا
(مادہ ۱۶۳۰) یہہ بھی ضرور ہے کہ جو دعوی ہو ایسا ہو کہ مدعا علیہ پر اوسکا حکم وارد
ہو سکے مثلاً ایک شخص کو اختیار ہے کہ اپنا مال جہان مناسب جانے عاریت دیوے یا جسکو چاہے اپنا
وکیل کرے اسپر اگر ایک شخص یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال مجھکو بھی عاریت دیوے کہ مین اوسکے قابل
ہون یا اوسکا ہمسایہ دعوی کرے کہ مجھکو اپنا وکیل کرے تو یہہ دعوی صحیح نہین ہے کیونکہ اس صورت مین
ایسا حکم نہین ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ مدعا علیہ پر لازم اور ماخوذ ہو سکے

فصل دوم دفع دعوی یعنی جوابدہی کا بیان

(مادہ ۱۶۳۱) دفع دعوی یعنی مدعا علیہ مدعی کے جواب دعوی مین ایسا دعوی
کرے کہ اوسکا دعوی دفع ہو جاوے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ اتنے قرش فلان پر میرے قرض ہین اوسنے
کہا کہ مین تو ادا کر چکا ہون یا تو نے مجھکو معاف کر دیا یا ہم دونو آپس مین صلح کر چکے ہین یا یہہ قرض
نہین بلکہ تو نے مجھے بیچا یا [illegible] اوسکی قیمت ہمپر لازم ہے یا مین نے اپنے مطالبہ کا تجھ سے
فلان پر حوالہ کیا تہا تو اوس نے مطالبہ ادا بھی کر دیا ہے تو یہہ جواب دافع اوسکے دعوی کے ہو گئے یا
مدعی نے دعوی کیا کہ میرا قرضہ جو فلان پر ہے اوسکا تو کفیل ہوا تہا اوسنے یہہ کہا کہ اصل مدیون
میرا قرض دے چکا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے اور ایسے ہی مدعی نے کہا کہ یہہ مال جو تیرے پاس ہے
میرا ہے اوسنے کہا کہ اس مال کا دعوی جو مین نے فلان پر کیا تہا تو تو نے گواہی دی تہی کہ یہہ مال
میرا ہے تو یہہ بھی دفع دعوی ہے ۔ یا ایک شخص نے متوفی پر قرض کا دعوی کیا اور وارث نے انکار

کیا پہر مدعا علیہ وارث نے کہا کہ مدعا علیہ یہہ قرض دیچکا تہا تو یہہ دفع دعوی ہوگا

(مادہ ۱۶۳۲) مدعا علیہ نے دفع دعوی (یعنی اپنا جواب) ثابت کر دیا تو مدعی کا دعوی دفع ہوگیا اور اگر مدعا علیہ اپنا دفع ثابت نکر سکے اور مدعی حلف کا طالب ہو تو مدعی حلف کریگا۔ اگر مدعی نے حلف کر لی تو اوسکا دعوی قایم رہیگا اور اگر نکول کیا تو دعوی مدعی دفع ہوگیا

(مادہ ۱۶۳۳) مدعی نے ایک شخص پر قرض کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا کہ مین فلان پر تیرا قرض حوالہ کر دیا تہا کہ تم دونو قبول بہی کر چکے تہے اور محال علیہ بہی موجود ہے تو دفع دعوے ہوگیا اور اگر موجود نہین ہے تو اوسکے موجود ہونے تک دفع موقوف رہیگا۔

فصل سوم کون کون مدعا علیہ ہوسکتا ہی اور کون کون نہین

(مادہ ۱۶۳۴) مدعی کا دعوی اگر ایسا ہی کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو اوسپر حکم وارد ہوسکتا ہے تو ایسے دعوی کے انکار پر مدعا علیہ مدعا علیہ ہوسکتا ہی۔ اور اگر دعوی ایسا ہی کہ مدعا علیہ اقرار کرے تو بہی اوسپر حکم نہین ہوسکتا تو اوسکے انکار پر مدعا علیہ نہین ہوسکتا ہے مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ تیرا فلان رسول (آدمی) مال لیگیا ہی اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار کرتا ضرور اوسی پر حکم ادا نہین ہو۔ کیونکہ رسول صرف واسطہ ہے اوسکو معاملہ سے کچہہ علاقہ نہین ہے معاملہ طرفین پر وارد ہوتا ہے) اسصورت مین مدعا علیہ کے انکار پر دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر یہہ دعوے کرے کہ تیرے وکیل نے مال معلوم لیگیا ہی اوسکی قیمت دیدو اگر وہ اقرار بہی کرتا تو اوسپر حکم وارد نہین ہوسکتا ہی (کیونکہ مدعا علیہ اس معاملہ کا وکیل ہے) اور ولی اور وصی اور متولی اس قاعدہ کا مستثنی ہین کیونکہ صغیر کا ولی اور وصی اور وقف کا متولی مال یتیم اور اوقاف کے

اقرار نہین کر سکتے ہین اور اونکا انکار کرنا صحیح ہے کہ اوپر مدعی کا دعوی مسموع ہوگا اور گواہ سنے جائینگے - جو معاملہ کہ اونہون نے خود کیا ہے اوسمین اونکا اقرار معتبر ہوتا ہے مثلاً ولی نے بضرورت شرعی یتیم کا کچھ مال بیچا پا بضرور اوسکا اقرار کریگا -

(مادہ ۱۶۳۵) مدعا علیہ وہ شخص ہے کہ جسکی پاس مدعا بہ ہو مثلاً ایک شخص نے کسیکا گھوڑا غصب کرکے کسی اور کے ہاتھ بیچڈالا تو گھوڑے والا مشتری پر دعوی کریگا اگر اوسکے پاس ہے - اور مشتری غاصب سے اپنی قیمت لیگا -

(مادہ ۱۶۳۶) جو مال کہ کسی کے ہاتھ بیچا گیا ہو اگر مشتری کے قبضہ مین ہے تو اصل حقدار اوسی پر نالش کریگا اور اگر بایع کے قبضہ مین ہے تو مشتری پر باعتبار ملک اور بایع پر باعتبار قبضے کے دعوی کیا جائیگا یعنی دونون مدعا علیہ ہونگے -

(مادہ ۱۶۳۷) ودیعت اور عاریت اور اجارہ اور رہن کے دعوی مین ضرور ہے کہ ودیعت لینے والا اور ودیعت رکہنے والا اور عاریت لینے والا اور عاریت دینے والا اور اجارہ دینے والا اور لینے والا اور رہن کرنے والا اور رکہنے والا سب عدالت مین حاضر ہووین اور اگر ودیعت اور عاریت اور رہن اور ماجور کسی نے غصب کر لی تو مستودع اور مستعیر اور مرتہن اور موجر غاصب پر دعوی کرینگے - پر اسوقت اصل مالک کا آنا اور دعوی کرنا ضرور نہین ہے یعنی اصل مالک تنہا اگر دعوی نہین کرسکتا ہے جبتک کہ یہ لوگ بھی عدالت مین نہ آئین -

(مادہ ۱۶۳۸) ایک شخص دعوی کرتا ہے یہ حویلی مین نے فلان سے خریدی ہے اور قابض کہتا ہے کہ اوسی فلان نے یہ حویلی میرے پاس امانت رکھی ہے تو اوسکا دعوی مسموع نہ ہوگا اور کچھ

ضرورت اثبات کی نہین ہے کہ ودیعت ثابت کی جاے اور اوسکے جواب مین اگر مدعی نے کہا کہ ہان سچ ہے تیری پاس امانت ہے مگر مالک نے میری ہاتھہ بجلکر جائداد وکیل [illegible] کے بیچا ہے کہ مجہہ سے مین یہہ حویلی اپنے قبضہ مین کرلون اور یہہ دعوی ثابت بھی کردیا تو حویلی اوس سے لے سکیگا ۔

(مادہ ١٦٣٩) ایک شخص کے پاس کسی کا مال امانت ہے اوسکا قرضخواہ امانت دار پر اپنے قرض کا دعوی کرے کہ اوسکے مال امانت سے ادا کرے مسموع نہ ہوگا ۔ پر [illegible] اگر کسی کا نفقہ واجب ہے تو اسکی زر امانت سے ادا ہوگا دیکھو مادہ (٩٩٠)

(مادہ ١٦٤٠) مدیون کے مدیون پر قرض کا دعوی نہین ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جسکا قرضہ ہے وہ اوسکا قرضدار ہے یہہ قرضدار اگر مرگیا تو اسکا قرضخواہ اوسکے قرضدار پر دعوی نکریگا

(مادہ ١٦٤١) ایک شخص نے اپنا مال کسی کے ہاتہہ بیچا اور اوس نے کسی اور کے ہاتہہ بیچا اب اصل مالک یہہ دعوی کرتا ہے کہ مشتری اول نے میری قیمت نہین دی تو یہہ مال مجکو دیدی جبتک کہ قیمت مشتری اول سے لون مال اپنے قبضہ مین رکہونگا تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا ۔

(مادہ ١٦٤٢) مدعی یا مدعا علیہ مرجاے تو اوسکا کوئی بھی وارث اوسکے قایم مقام ہو سکتا ہے ۔ اور وہ ہی وارث مدعی علیہ ہو سکیگا جسکی قبضہ مین مال مدعا بہ ہو ورنہ جسکی قبضہ مین مال مدعی بہ نہین ہے وہ مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے اور ایسے ہی ایک وارث اپنے مورث کے قرضہ کا دعوی کرسکتا ہے اور حاکم کل قرضہ کا فیصلہ سب وارثونکی حق مین کرسکتا ہے [illegible] اور یہہ وارث جو مدعی ہوا ہے اپنا ہی حصہ لیگا نہ اورونکا ۔ ایسے ہی اگر کسی کے [illegible] دعوی ہو تو کسی ایک وارث یہہ دعوی کرسکتا ہے اوسکے قبضہ مین متروکہ ہو یا نہ ہو ۔ اور اگر

بھی ایک وارث اقرار ہی کرے تو اپنے حصے کے موافق قرض دیگا کیونکہ حجت قاصرہ ہے اسکا اقرار اور ون پر موثر نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے اقرار نہ کیا پر مدعی قرضہ بگواہی ثابت کیا تو سب وارث دین ادا کرینگے کیونکہ بینہ حجت متعدیہ ہے اور یہ نہ کہہ سکینگے کہ ہم پر دعوی جدا جدا دائر کرکے اپنا دعوی ثابت کرے بلکہ انکو یہ اختیار ہے کہ جوابدہی یعنی دفع دعوی کر سکتے ہیں۔ اور یہ دعوی کہ یہ گھوڑا جو ایک ہی وارث کے پاس ہے میں نے متوفی کے پاس امانت رکھا تھا صرف ایسی ایک وارث پر مسموع ہوگا کہ وہ ذوالید یعنی قبضہ والا قابض ہو نہ اور ورثہ پر اور یہ ذوالید اقرار کریگا تو اسی کے موافق اسکے حصہ کی فیصلہ دیا جائیگا نہ اور ورثہ پر۔ اور اگر اس نے انکار کیا اور مدعی نے اپنا دعوی ثابت کیا تو حکم سب وارثوں پر صادر ہوگا دیکھو (مادہ ۷۸)

(مادہ ۱۶۴۳) سوای وراثت کے اگر کوئی اور امر باعث شرکت ہوا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ ایک شریک سب کی طرف سے مدعا علیہ ہوجاوے بلکہ اگر ایک شریک مدعا علیہ ہوگا اور اس کے مقابلہ میں دعوی ثابت ہوجاوے تو اسی پر موافق اسکے حصے کے فیصلہ صادر ہوگا نہ اور شریکوں پر۔ مثلاً زید اور عمرو نے ایک حویلی خریدی اور ایک پر دعوی دائر ہوا کہ یہ حویلی مدعی کی ہے اور اسکے مقابلہ میں فیصلہ ہوگیا تو یہ فیصلہ اور شریکوں پر جاری نہ ہوگا اوسی پر ہوگا

(مادہ ۱۶۴۴) جس چیز کا نفع عام ہے مثلاً راہ عام وغیرہ اور کسی نے اوس میں کوئی امر ضرر رسان اور مانع نفع عام قائم کیا تو ہر شخص دعوی کرسکتا ہے خصوصیت کسی کی نہیں ہے۔

(مادہ ۱۶۴۵) دو گاؤں میں رستا اور نہر مشترک ہے اگر اوسکے ساکنین بہت ہیں شمار اور حصر نہیں ہوسکتے ہیں تو جو کوئی دعوی کریگا مسموع ہوگا اور اگر اشخاص معلوم و معدود ہوں تو

اون سب کا یا اونکے وکیل کا محکمہ مین آنا ضرور ہے۔

(مادہ ۱۶۴۶) ایک سو سے زیادہ آگر گانون مین لوگ ہون تو وہ غیر محصور شمار ہوتے ہین۔

فصل چہارم تناقض کے بیان مین

(مادہ ۱۶۴۷) ایک شخص نے مال خریدنا چاہا اور خریدنے سے پہلے دعوی کیا کہ یہہ میرا مال ہے تو یہہ دعوی مسموع نہ ہوگا اور ایسا ہی اگر کہا کہ فلان پر میرا کچہ حق نہین ہے اور پہر کچہ دعوی کیا تو یہہ دعوی نہ سنا جایگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا مین نے اسقدر روپیہ تجکو دیا یا کہا کہ فلان کو بیچا تو نے نہین بیچا یا مجکو واپس دی۔ اور گواہ قدیم کی اور دعوی ثبوت کیا بعد اوسکے مدعی علیہ نے کہا کہ مین تو روپیہ اوسکو بہنچا چکا ہون تو یہہ دفع اور جواب مسموع نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا یہہ دوکان میری ہے مدعا علیہ نے کہا کہ ہان تیری ہے پر تو میرے ہاتہہ بیچ چکا ہے مدعی نے انکار کیا اور مدعا علیہ نے ثابت کیا۔ اب مدعی کہتا ہے کہ مین نے بیچی تو تھی مگر بیع فاسد بالوفا تھی اسلئے بیع نہین ہوئی تھی تو اب یہہ قول مدعی کا معتبر نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۴۸) جیسا یہہ صحیح نہین ہے کہ پہلے تو اقرار کرے کہ یہہ مال فلان کا ہے اور پہر یہہ دعوی کرے کہ یہہ مال میرا ہے ویسا ہی اور کسی کا وکیل یا وصی ہو کر دعوی نہین کر سکتا کہ یہہ مال اوسکا ہے۔

(مادہ ۱۶۴۹) اگر کسی کو ابراء عام کیا کہ اوسپر میرا [illegible] دعوی نہین ہے تو اوسے کسی قسم کا دعوی نکر سکیگا مگر کسی اور کا وکیل یا وصی ہو کر دعوی کر سکیگا

(مادہ ۱۶۵۰) پہلے ایک مال کا دعوی کر [illegible] دعوی اپنے لیئے

کیا صحیح نہیں ہے لیکن پہلے تو اوسنے اپنے لئے دعوی کیا پہر کسی اور کیلئے دعوی کر سکتا ہے کیونکہ وکیل کسی کے معاملہ کو خاص اپنے طرف لگاتا ہے مگر اپنی ملک کو دوسرے کے طرف نہیں لگا سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۱) جیسا ایک حق دو شخصوں سے جدا جدا تمام وکامل وصول نہیں ہو سکتا ہے ویسا ہی ایک حق دعوی جو ایک ہی سبب سے پیدا ہوا ہے دو شخصوں پر جدا جدا نہیں ہو سکتا ہے۔

(مادہ ۱۶۵۲) وہ دو شخص کہ بمنزلہ ایک کے ہیں مثلاً وکیل و موکل اور وارث و مورث جب ایک سے پہلے ایک کلام صادر ہوا اوسی مقدمہ میں دوسرے سے اوسکی منافی کلام قبول نہیں ہو سکتا ہے

(مادہ ۱۶۵۳) مدعا علیہ اگر تناقض قبول کرے تو صحیح ہے مثلاً مدعی نے ایک ہزار روپیہ قرض کا دعوی کیا اور پہر بابت کفالت دعوی کیا مگر مدعا علیہ نے قبول کرلیا تو دعوی مسموع ہوگا اور تناقض مرتفع

(مادہ ۱۶۵۴) جب عدالت میں ایک امر ثابت ہو جاوے تو گویا تناقض عدالت سے باطل ہو جاویگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہہ مال میرا ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ مال فلان کا ہے اور مین نے اوس سے خرید ا ہے مدعی نے عدالت مین اپنا دعوی ثابت کر دیا اور حاکم نے مدعی کے حق مین فیصلہ دیا۔ تو مدعی علیہ کا یہہ دعوی کہ یہہ فلان کا مال ہے اور مین نے اوس سے خریدا ہے بحکم حاکم زایل ہو چکا اسلئے مدعا علیہ بایع سے اپنا زر ثمن لے سکیگا۔

(مادہ ۱۶۵۵) جس تناقض کا مدعی کو علم نہ ہو معذور اور معاف ہوگا مثلاً مدعی کو یہہ خبر نہیں تھی کہ اوسکے باپ نے یہہ گہر خریدا تہا کیونکہ جب وہ سفر مین تہا سفر سے آکر کرایہ لیا اب جو اوسکو قبالہ جو دستیاب ہوا تو اوس نے دعوی کیا تو یہہ تناقض مقبول ہے۔

(مادہ ۱۶۵۶) ایک چیز کے تقسیم کیلئے کوشش کرنا اس کے دلیل ہے کہ وہ چیز مشترک ہے

اسی لئے تقسیم کے بعد اگر دعوی کرے کہ یہ شئی میری ملک ہے قبول نہ ہوگا مثلاً پٹ ہو مکان تقسیم کر لیا اب دعوی کرتا ہے کہ میں خرید چکا تھا یا مجکو ہبہ ہوا تھا قبول نہ ہوگا اور اگر یہ دعوی کرے کہ میں وقت ہبہ کے صغیر تھا وقت تقسیم مجکو ہبہ کا علم نہ تھا اب مجکو علم ہوا ہے تو یہ تناقض مضر نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۵۷) اگر کلام متناقض کسی طرح موافق ہو جاوے اور مدعی اوسکی موافقت بیان کر دے تو جائز ہے مثلاً ایک گھر کرایہ کو لیا اور پھر کہا کہ یہ گھر میرا ہے کیونکہ میں خرید چکا ہوں تو یہ دعوی مسموع ہوگا اور ایسے ہی مدعی نے دعوی کیا کہ ایک ہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تجہ سے کبہی قرض نہ لیا تہا میں تجکو جانتا بھی نہیں ہوں۔ پر جب مدعی نے ثابت کر دیا تو کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں تو یہ دفع یعنی یہ جواب بسبب تناقض کے قابل سماعت نہیں۔ اور اگر یہ جواب دیا کہ میں تیرا مدیون نہیں ہوں اور مدعی نے ثابت کیا پھر اوس نے کہا کہ میں ادا کر چکا ہوں یا تو مجکو بری کر چکا ہے تو یہ تناقض نہیں ہے اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا تو نے میرے پاس کبہی کچہ ودیعت نہیں رکھا تہا پھر جب مدعی نے ثابت کیا تو مدعا علیہ نے کہا کہ میں دیچکا ہوں یہ دفع قبول نہو گا اگر ودیعت موجود ہے تو مدعی لیگا ورنہ اوسکی قیمت لیگا اور ایسے ہی مدعی نے ودیعت کا دعوی کیا اور مدعا علیہ نے کہا تیرے پاس تو تیری کوئی ودیعت نہیں ہے اور مدعی نے ثابت کیا جب کہا کہ میں دیچکا ہوں تو یہ دفع سنا جاویگا

(مادہ ۱۶۵۸) پہلے تو کہا کہ یہ عقد بیع بات ہوئی ہے اور قبالہ بھی نکالا پھر کہا عقد وفا تھی یا بیع بالوفا تھی تو یہ قول قبول نہ ہوگا دیکہو مادہ (۱۰۰)

(مادہ ۱۶۵۹) اگر ایک شخص نے ایک مال کسی کے ہاتھ بیچا اور اوس مجلس میں ایک اور شخص بھی

موجود تہا کہ جسکے سامنے بیع واقع ہوئی اب یہہ شخص دعوی کرتا ہی کہ یہہ میرا مال ہے یہہ شخص اگر بایع کا رشتہ دار ہی یا بایع کا زوج ہے یا بایع کی زوجہ ہے تو دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر اجنبی ہی تو دعوی مسموع ہوگا۔ اور اگر بعد اس خرید و فروخت کے جو اوسکے سامنے واقع ہوئی مشتری نے تصرف مالکانہ اوس پر کیا اور یہہ دیکہتا رہا منع نکیا پہر دعوی کیا کہ یہہ میری ملک ہے تو دعوی مسموع نہوگا

باب دوم۔ مرور زمانہ کا بیان۔

یعنی کون دعوی کتنی مدت کے اندر سماعت ہوسکتا ہی اور مدت مذکورہ اوسکے بعد سماعت نہیں ہوسکتا ہی چونکہ یہہ باب بہ بحث مفصل اس کتاب میں ضبط کیا گیا ہے اور اسمیں میعاد سماعت دعاوی مقرر کیگئی ہے اسلئے بالضرورت ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ اصل مذہب تمام اہل السنت والجماعت کا یہہ ہی کہ حقوق بتمادی ایام و تقادم الزمان ساقط نہیں ہوتے ہیں۔ اور یہہ حد جو مقرر کیگئی ہی شرعی نہیں ہے بلکہ سلاطین نے اپنے عہد میں انتظام اور انصرام کیلئے میعاد سماعت مختلف مقرر کی ہے کہیں پندرہ سال کہیں تیس سال اور کہیں چہتیس سال اور کہیں کچہہ اور کہیں کچہہ۔ اسلئے حقوق کے دعاوی کیلئے میعاد مقرر ہونا منفی نہیں بلکہ خلاف الاصول اور خلاف المنقول ہے چنانچہ اسکی تفصیل علامہ بزدوی نے اپنی کشف میں خوب اہتمام فرمائی ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر حقوق اللہ تعالی یعنی حدود وغیرہ میں بیشک تقادم الزمان مانع سماعت ہے اور اوسکی تفصیل باعث تطویل ہے جیسا کہ چنانچہ (مادہ ۱۶۷۴) قابل ملاحظہ ہے۔

(مادہ ۱۶۶۰) دعاوی مفصلہ ذیل پندرہ برس کے بعد سماعت نہ ہونگے۔ دین ودیعت ملک میراث اور وہ دعوی کہ اون میں حق انتفاع عام خلق اللہ کو نہ ہو (دیکہو مادہ ۱۶۷۵)

اور وہ دعوی کہ جو وقف سے متعلق نہ ہون یعنی زمین وقفی یا وہ دعوے کہ اجارہ کے دونو قسم سے
متعلق ہین دیکھو (مادہ ۴۲۱) اور وہ دعوی کہ تولیت مشروط الخدمت سے متعلق ہون اور وہ
دعوی کہ وقف کے پیداوار اور آمدنی سے متعلق ہون کہ انکا بیان اس مادہ (۱۶۶۱) مین ہے

(مادہ ۱۶۶۱) وقف کے متولی کا دعوی اور ان لوگونکا دعوی جنکو وقف مین سے زمین
ملتا ہے ۳۶ برس تک سنا جائیگا نہ بعد اوسکے مثلاً ایک شخص ۳۶ برس تک ایک ملک کی آمدنی
کہاتا رہا اب ایک متولی مدعی ہے کہ یہہ آمدنی میرے وقف کی ہے

(مادہ ۱۶۶۲) پندرہ برس کے بعد طریق خاص اور مسیل اور اپنی زمین سینکنے مین پانی
لینے کے حق کا دعوی مسموع نہوگا اور زمین وقفیہ پانی کا دعوی جسمین برس ۳۶ کے بعد
مسموع ہوگا - اور متولی زمین مین طریق خاص اور مسیل اور حق شرب کا دعوی دس برس کے بعد مسموع ہوگا

(مادہ ۱۶۶۳) اس باب مین انقضای میعاد سماعت عذر سے متعلق ہی یعنی اگر بلا عذر
اس مدت تک دعوی نکیا تو پہر مسموع نہ ہوگا ورنہ اگر بعذر شرعی دعوی نکیا مثلاً صغیر تہا
یا مجنون تہا یا مغلوب الحواس تہا اور ولی نہا یا نہ تہا یا کہین سفر مین تہا یا مدعا علیہ ایک
شخص زبردست اور صاحب حکومت تہا - تو بعد اس مدت کے دعوی ہو سکتا ہے - اور یہہ مدت
روز بلوغ یا روز زوال تغلب اور حکومت سے شمار ہوگی -

(مادہ ۱۶۶۴) سفر کم سے کم تین دن کا اور دن اٹہارہ گہنٹہ کا سفر ہے جسمین چلنا معتدل
یعنی درمیانہ ہو نہ بہت جلد اور نہ بہت آہستہ

(مادہ ۱۶۶۵) دو شہر کے رہنے والے ہر سال ایک شہر مین کہ جہان عدالت ہے آتے ہین تو

بعد مرور ایام سماعت دعوی مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۶) عدالت میں ایک مقدمہ خاص ہر بار دائر کرتا رہا یہاں تک کہ پندرہ سال گذر گئے تو یہ انقضاء مدت مانع سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر عدالت میں تو دعوے دائر نہ ہوا ہو بلکہ ہر جگہ جھگڑتے رہے ہوں اور مدت مذکور گذر جاوے تو دعوی سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۶۷) جس وقت سے کہ لیاقت اور قابلیت دعوی کی پیدا ہووے مدت مذکورہ شمار ہوگی مثلاً دعوی دین کیلئے مدت سماعت اوس دن سے شمار ہوگی کہ مدت مہلت تمام ہو جاوے کیونکہ مہلت سے پہلے مدعی کو حق طلب نہیں ہے مثلاً جو مال کہ بیچا تھا اوسکی قیمت کی ادائی کیلئے تین برس کا وعدہ ہوا تھا اور جب تین برس گذر گئے اوسکے بارہ برس کے اندر دعوی کیا تو مسموع ہوگا اور ایسے ہی دعوی وقف مشروط الذمت مدت سماعت کے اندر صرف بطن اول کیلئے سماعت ہوگا یعنی یہ نہ ہوگا کہ وظیفا بعد بطن اوسکا دعوے ہوسکیگا۔ کیونکہ باوجود بطن اول بطن ثانی کو حق ہی نہیں ہے پس بطن ثانی کو جب سے حق پیدا ہوگا کہ بطن اول تمام ہو چکے۔ اور ایسے ہی دعوی مہر موجل کیلئے روز طلاق اور روز وفات احد الزوجین سے مدت شمار ہوگی اور مہر موجل بھی بعد طلاق و وفات مہر معجل ہو جاتا ہے۔

(مادہ ۱۶۶۸) جو شخص کہ پندرہ برس تک برابر مفلس رہا اور اب یہ دعوی کرتا ہے کہ اس سے پہلے میں نے تجکو اسقدر قرض دیا تھا اور اتنی مدت تک مفلسی کے باعث میں دعوی نکر سکا اور اب مجکو قدرت اداء دین کی ہے تو یہ دعوی مسموع ہوگا۔

(مادہ ۱۶۶۹) جس شخص کا دعوی بسبب انقضای مدت کے اوسکی زندگی میں مسموع نہ ہوگا

اوسکے مرنے کے بعد اوسکے وارث کا بھی دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۰) کچھ مدت تک مورث نے دعویٰ نہ کیا اور اوسکے بعد اوسکے وارث نے نہ کیا یہانتک کہ کل پندرہ برس گذرگئے تو یہہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۱) بایع اور مشتری اور واہب اور موہوب لہ بمنزلہ مورث اور وارث کے ہیں مثلاً ایک قطعہ زمین پر ایک شخص پندرہ برس متصرف رہے اور شاد اوسکے پاس جو حویلی والا ہے وہ اوسپر کچھ متعرض نہ ہوا اب یہہ حویلی بکی تو مشتری مدعی ہے کہ اوس قطعہ زمین میں مجکو حق مرور ہے تو یہہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا اور ایسے ہی کچھ مدت بایع اور کچھ مدت مشتری جملہ پندرہ برس تک متعرض نہ ہوے تو پھر دعویٰ مشتری کا سماعت نہ ہوگا

(مادہ ۱۶۷۲) چند وارثوں کیلئے تو مدت سماعت عارض ہوئی مگر ایک کیلئے صغر وغیرہ کسی عذر سے مدت سماعت عارض نہیں تو یہہ شخص دعویٰ کرسکتا ہے اور اپنا حصہ پاسکتا ہے اور یہہ فیصلہ اوروں کے لئے مفید نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۳) جو شخص کہ ایک زمین کا کرایہ دار رہا اور اوسکا اسکو ہمیشہ اقرار رہے تو پندرہ برس کے بعد دعویٰ ملک نہیں کرسکتا اور اگر یہہ شخص کرایہ لینے کا منکر ہے اور اصل مالک یہہ کہتا ہو کہ تیری اپنی زمین مملوکہ تہی بہت برس سے تجکو کرایہ دیا تہا اور ہم نے کرایہ لیتا رہا ہوں اور لوگ بھی اوسے [illegible] کرایہ داری کے واقف نہیں تو اس مدت کے بعد دعویٰ سماعت ہوگا کرایہ داری اسکی مشہور ہے [illegible] اس مدت کے بعد مالک دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۶۷۴) حق بیہ اقتضای زمانہ مرور کے ساقط نہیں ہوتا ہے ایسے ہی

اگر مدعا علیہ نے عدالت میں مدت دعوی کا اقرار صراحتاً کیا تو مدعی کو فیصلہ دیا

اور اس مدت سے گذر جانے کا کچھ اعتبار نہ ہوگا ۔ اور اگر اقرار حاکم کے یہاں تو نہ ہو

بلکہ اور کسی جگہ ہو تو حسب میعاد مدت مقررہ کے حالت انکار میں دعوی مسموع نہ ہوگا

ویسا ہی اب بھی ہوگا لیکن اقرار تحریری بخط و مہر مدعا علیہ مسموع نہ ہوگا

جبکہ روز تحریر سے مدت نہ گذری ہو

(مادہ ۱۶۷۵) جن اشیا کا نفع عام ہے یعنی نہر عام اور راہ عام اور چراگاہ عام کا دعوی بلا مدت سماعت ہوگا مثلاً ایک شخص نے نہر عام وغیرہ پچاس برس تک بند رکھی تو بہ حال دعوی ہو سکیگا ۔

کتاب پانزدہم گواہون کا اور حلف دینے کا بیان

(اس مین ایک مقدمہ اور چار باب ہین)

مقدمہ وہ اصطلاحین کہ اس کتاب سے متعلق ہین۔

(مادہ ۱۶۷۶) بینہ یعنی گواہ حجت قوی ہے۔

(مادہ ۱۶۷۷) تواتر۔ ایک گروہ ایک امر کی خبر دے اور اونکا جھوٹ بات پر متفق ہوجانا عقل باور نہ کرے۔

(مادہ ۱۶۷۸) ملک مطلق وہ ہے کہ جس مین ملک کا کوئی سبب کا ذکر نہ ہوا ور جسمین سبب معین ہو، مثلاً یہہ کہی کہ مین بہ سبب وراثت کے یا خریدنے کے مالک ہون وہ ملک بسبب ہے،

(مادہ ۱۶۷۹) ذوالید وہ شخص ہی کہ مال اوسکے قبضہ مین ہو یا مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۰) خارج وہ شخص کہ اوسکا بالعین قبضہ نہو اور نہ مالکانہ تصرف کرے

(مادہ ۱۶۸۱) تحلیف دو متخاصمین مین سے ایک کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۲) تحالیف۔ دونو متخاصمین کو حلف دینا۔

(مادہ ۱۶۸۳) حال ظاہر کا یعنی جواب حیثیت موجود ہوا وسکو حکم گردانا یعنی اوس پر لحاظ کرکے حکم دینا استصحاب ہی اور ایک ایسے امر کی باقی رہنے کا حکم کیا جاوے کہ پہلے سے موجود ہوا ور اوسکے نہ ہونے کا گمان نہ ہو یعنی یہہ حکم کرنا کہ جو چیز جیسے پہلے سے تھی ویسے ہی اب بھی باقی ہے یہہ استصحاب ہی دیکھو مادہ ۶۸

باب اول گواہی کا بیان۔ اس مین آٹھ فصل ہین

فصل اوّل شہادت کی تعریف اور اوسکی نصاب کا بیان

(یعنی کم سے کم کسقدر گواہ ہون جو ثبوت کیلئے دلیل کافی ہو)

(مادہ ۱۶۸۴) بلفظ شہادت یعنی بلفظ اشہد (یعنی بلفظ گواہی دیتا ہون) عدالت میں متخاصمین کے روبرو یہہ خبر دینا کہ فلان کا حق فلان کے ذمہ پر ہی اوسکو شہادت کہتی ہین خبر دینے والا شاہد ہی اور جسکی حق کی خبر دیتے ہین مشہود لہ ہی اور جسکے مقابلہ مین خبر دیتے ہین وہ مشہود علیہ ہی (اور جس امر کی گواہی دیتے ہین وہ مشہود بہ ہے)

(مادہ ۱۶۸۵) حقوق ثابت کرنے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت نصاب ہے اور جن امور مین کہ مرد ونکو اطلاع نہین ہوسکتی ہے صرف عورتون کی گواہی قبول ہوگی۔

(مادہ ۱۶۸۶) گونگہ کی اور اندہے کی گواہی قبول نہین ہی۔

فصل دوم۔ گواہی کیونکر دیجاوے

(مادہ ۱۶۸۷) عدالت کے باہر گواہی قبول نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۸۸) لازم ہی کہ مشہود بہ گواہون نے معاینہ کی ہو۔ اور اگر گواہ یہہ کہین کہ مین گواہی سماعی دیتا ہون یعنی مین نے لوگون سے سنا ہی تو قبول نہین ہی لیکن وقف کے یا کسی کے مرنے کی گواہی سماعی دیوین یعنی یہہ کہے کہ مین نے معتبر سے سنا ہی تو جایز ہے۔ اور ولایت کی یعنی یہہ کہ فلان وقت شہر کا حاکم فلان تہا اور موت کی یعنی یہہ کہ فلان روز فلان شخص مرگیا اور نسب کی یعنی فلان شخص فلان کا بیٹا ہی اسطور گواہی دی کہ اوس مین لفظ سماع نہو یعنی یہہ نہو کہ مین نے سنا ہے بلکہ قطعی طور پر گواہی دی گو حقیقت مین اوسکو سننے سے علم ہوا ہو

اور معاینہ ہوا ہو اگرچہ گواہ کی عمر بھی اتنی نہو کہ معاینہ کر سکے تو گواہی قبول ہوگی۔ اور اگر یہہ تو نہ کہا کہ مین نے سنا ہی بلکہ یہہ کہا کہ مین نے معاینہ نہین کیا ہی اور مین خوب جانتا ہون اور یہہ امر خوب معروف اور مشہور ہے تو بھی گواہی قبول ہے۔

(مادہ ۱۶۸۹) اگر اوس نے یہہ نہ کہا کہ مین گواہ ہون اور گواہی دیتا ہون بلکہ یہہ کہا کہ مین یہہ مقدمہ جانتا ہون اور اوسکی خبر دیتا ہون تو شہادت نہ ہوگی۔ اور حاکم نے یہہ پوچھا کہ تو اس مقدمہ کی گواہی دیتا ہے اوس نے کہا کہ ہان تو گواہی ادا ہو جائیگی۔ اور اگر کسی امر ماہر واقف کارون سے اوسکی کیفیت دریافت کیگئی اور انہون نے بی لفظ گواہی اوسکا حال ظاہر کیا تو یہہ گواہی نہین ہے یہہ ایک حال کی خبر دیتا ہے۔

(مادہ ۱۶۹۰) جب عدالت مین مشہود لہ اور مشہود علیہ اور مشہود بہ موجود ہون صرف اشارہ کرنا کافی ہوگا اور اونکا اور اونکے باپ دادا کا نام لینا ضرور نہین ہے اور موکل اور متوفی کے باپ دادا کا نام بیان کرنا ضرور ہوگا۔ اور اگر مدعی یا مدعا علیہ یا دونو معروف و مشہور ہین تو انکا ہی نام بیان کرنا کافی ہوگا کہ اوس سے ہی تمیز حاصل ہوتی ہے اور کچھہ حاجت باپ دادا کے نام کے نہین ہے۔

(مادہ ۱۶۹۱) گواہ پر لازم ہے کہ زمین اور مکان کے حدود بیان ہون اگر یہہ کہے مین حدود نہین جانتا ہون مگر جا ی پر جا کر حدود وغیرہ تبلا سکتا ہون تو حاکم اوسکی [illegible]

(مادہ ۱۶۹۲) مدعی نے دعوی کیا کہ اس قبالہ مین حدود مندرج ہین وہ زمین میری ہے اور گواہون نے بھی کہا کہ اس قبالہ مین جو حدود درج ہین وہ زمین مدعی کی ہی

صحیح ہے دیکھو مادہ (۱۶۲۳)

(مادہ ۱۶۹۳) مدعی نے دعوی کیا کہ فلان پر میرے مورث کی اتنے روپیہ لینے ہین اور گواہون نے یہی کہا کہ متوفی کے اتنے روپیہ جو یہہ مدعی کہتا ہی اوسپر ہین کافی ہے یہہ ضرور نہین ہی کہ یہہ بہی کہین کہ اوس متوفی کا یہہ مدعی وارث ہی یا متوفی کے دین کا یہہ وارث ہے۔ اور ایسے ہی اگر مال کا دعوی کرے کہ یہہ میرے مورث کا جو فلان کے قبضہ مین ہی اور گواہ بھی یہہ کہین کہ وہ مال جو مدعی دعوے کرتا ہی متوفی کا ہی اور فلان کے قبضہ مین ہی کافی ہے۔

(مادہ ۱۶۹۴) مدعی نے دعوی کیا کہ متوفی کے ترکہ مین میرا اتنا لینا ہی اور گواہ نے بھی کہا کہ مدعی کا متوفی پر اتنا کہ وہ کہتا ہی لینا ہی کافی ہے یہہ کہنا ضرور نہین ہی کہ متوفی پر اوسکے مرتے دم تک اتنا باقی تہا۔ اور ایسے ہی اگر کسی کا دعوی بابت مال معین کے ہی تو بہی یہی حال ہے۔

(مادہ ۱۶۹۵) مدعی نے کسی پر قرضہ کا دعوی کیا اور گواہون نے بہی کہا کہ مدعا علیہ مدعی کا مدیون ہے کافی ہی۔ اگر مدعا علیہ گواہون سے پوچہیا کہ یہہ بہی جانتے ہو کہ وقت دعوی تک مجہپر قرض ہی گواہون نے کہا ہم نہین جانتے تہ مین گواہی طلب ہوگی۔

فصل سوم شہادت کے شرطون کا بیان

(مادہ ۱۶۹۶) حقوق مین شہادت دینے کی یہہ شرط ہی کہ مقدمہ پہلے واقع ہوچکا ہو۔

(مادہ ۱۶۹۷) جو امر کہ محسوس ہو اوسکے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتی ہی اگر ایک شخص کہ زندہ ہو اوسکے مرنے پر گواہی دیجائے یا ایک گہر کہ آباد ہے اوسکی ویران ہونے پر گواہی دیجاوے قبول نہوگی

(مادہ ۱۶۹۸) امر متواتر کے خلاف گواہی قبول نہین ہوسکتی ہی

(مادہ ۱۶۹۹) شریعت مین گواہی اسلئے مقرر کیگئی ہے کہ حق ظاہر اور ثابت کرین۔
اسی لئے نفی محض گواہی نہین ہوسکتی ہے مثلاً گواہ یہہ کہے کہ فلان نے یہہ کام نہین کیا۔ اور
فلان چیز فلان کی نہین ہے۔ اور فلان مدیون فلان شخص کا نہین ہے۔ مگر نفی متواتر مقبول ہے
مثلاً مدعی کہے کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان کو فلان محلہ مین فلان وقت پونہچایا۔ اور مدعا علیہ
گواہ لایا کہ مین اوسوقت اوس محلہ مین نہ تہا بلکہ دوسرے محلہ مین تہا تو یہہ گواہی متواتر قبول
ہوگی اور دعوی مدعی کا مسموع نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۰۰) جو گواہی کہ ایسی ہو کہ اوس مین احتمال ہو کہ گواہ اپنی گواہی کے سبب سے
مضرت سے محفوظ رہیگا یا یہہ احتمال ہو کہ اپنی گواہی کے سبب سے منفعت حاصل کریگا تو وہ گواہی
قبول نہین ہے۔ اسی لئے گواہی باپ دادا کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اوسکے لئے
گواہی ما اور نانی کی اولاد کیلئے اور اولاد کی اونکے لئے مقبول نہین ہے۔ اور ایسی ہی
زوج زوجہ کیلئے اور زوجہ زوج کیلئے گواہ نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اور قرابتدار ونکی آپس مین
ایک ایک دوسرے کیلئے گواہی قبول ہے کہ اوس مین امید وراثت ومنفعت نہین ہے۔ اور ایسی ہی
اوس خادم کی کہ اوسکی معاش آقا پر ہے اور گواہ اجیر خاص کی مستاجر کیلئے جایز نہین ہے اور ایسے ہی
شریک کی گواہی شریک کیلئے مقدمہ شرکت مین۔ اور کفیل کی گواہی مکفول لہ کے لئے کہ
مکفول بہ ادا کرچکا ہے جایز نہین ہے مگر اسکے سوا اور سب مقدمات مین انکی گواہی ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۱) دوست کی گواہی دوست کیلئے مقبول ہے اگر دوستی ایسے مرتبہ کو پہنچے کہ
ایک دوسرے کے مال مین تصرف مالکانہ کرتا ہے تو گواہی ایکی دوسرے کی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۰۲) شرط یہہ ہے کہ شاہد اور مشہود علیہ مین دنیوی عداوت نہ ہو - اور دنیوی عداوت معروف اور مشہور ہے -

(مادہ ۱۷۰۳) جو شخص کہ مدعی ہو سکتا ہے وہ شاہد نہین ہو سکتا مثلاً یتیم کا وصی اور وکیل اپنے یتیم اور اپنے موکل کے گواہ نہین ہو سکتے ہین کیونکہ یہہ اوسی مقدمہ مین مدعی بہی ہو سکیگے

(مادہ ۱۷۰۴) شہادت کسی شخص کی اپنی کام پر مقبول نہین ہے اسلئے وکیل اور دلال یہہ گواہی نہین دے سکتے ہین کہ ہم نے یہہ مال بیچا تہا اور حاکم جو ایک کے حکومت سے معزول ہو گیا وہ یہہ گواہی نہین دے سکتا ہے کہ مین نے اپنے موقوفی کے پہلے یہہ فیصلہ کیا تھا - اور یہہ گواہی دے سکتا ہے کہ فلان شخص نے میرے روبرو میرے موقوفی سے پہلے فلان امر کا اقرار کیا تہا -

(مادہ ۱۷۰۵) شرط یہہ ہے کہ گواہ عادل ہو اوسکے حسنات بہ نسبت افعال بد کے بہت ہون اسی لئے جو شخص کہ ایسے حرکات کا عادی ہو کہ جس سے آبرو اور حیا زایل ہوجاتی ہے مثلاً ناچنا اور مسخرہ پن ایسی شخص کے گواہی مقبول نہین ہے -

فصل چہارم شہادت کا دعوی کے ساتہہ موافق ہونا

(مادہ ۱۷۰۶) شہادت دعوی کی ہی موافق ہو تو مقبول ہے ورنہ نہین اور صرف لفظی مطابقت ضرور نہین ہے بلکہ دعوی اور گواہی دونوں کا ایک معنی ہونا ضرور ہے - مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ فلانے پاس میری ودیعت ہے یا میرا مال اوس نے غصب کیا ہے اور گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہ نے ودیعت کا یا غصب کا اقرار کیا تہا تو یہہ گواہی قبول ہے اور ایسے ہی قرضدار مدعی ہے کہ مین قرض ادا کر چکا ہون اور گواہون نے گواہی دی کہ قرضخواہ اسکو معاف کر چکا ہے تو گواہی مقبول ہے

(مادہ ۱۷۰۷) موافق ہونا گواہی کا دعوی کیلئے دو طرح ہے یا مقدار دونوں میں برابر ہو یا گواہی میں بہ نسبت دعوی کے کم ہو مثلاً مدعی نے کہے کہ میں دو برس سے اس کا مال کا مالک ہوں اور گواہ دو برس یا ایک برس بتلا دیں تو صحیح ہے اور ایسے مدعی ایک ہزار روپیہ کا دعوی کرے اور گواہ پانچ سو روپیہ کی گواہی دے تو گواہی پانچ سو روپیہ پر مقبول ہو گی

(مادہ ۱۷۰۸) مقدار دعوی کم ہو اور مقدار گواہی زیادہ ہو تو اس صورت میں گواہی مقبول نہ ہو گی کیونکہ دونوں میں اختلاف ہے مگر جب اختلاف کسی طرح سے رفع ہو جائے تو قبول ہے مثلاً مدعی نے کہا کہ یہ مال دو برس سے میری ملک ہے اور گواہ کہیں کہ تین برس سے ہے تو یہ گواہی قبول نہ ہو گی اور ایسے ہی مدعی نے پانچ سو روپیہ کا دعوی کیا اور گواہوں نے ایک ہزار روپیہ بیان کئے تو گواہی قبول نہیں مگر مدعی نے یہ کہا کہ بیشک ایک ہزار روپیہ قرض تھے اور مدعا علیہ پانچ سو ادا کر چکا ہے کہ گواہوں کو اوس کی خبر نہیں ہے تو یہ گواہی قبول ہو گی

(مادہ ۱۷۰۹) مدعی نے مطلق ملک کا دعوی کیا کہ یہ باغ میرا ہے اور گواہوں نے ملک مقید بیان کیا کہ یہ باغ مدعی نے خریدا ہے حاکم نے مدعی سے پوچھا کہ تو بسبب خریداری کے مدعی ہے اوس نے کہا ہاں تو قبول ہے (کیونکہ دونوں میں مطابقت پیدا ہو گی) اور اگر مدعی نے کہا کہ اور سبب سے جس سے میں مدعی ہوا ہوں یا یہ کہا کہ میں بسبب خریداری کے مدعی نہیں ہوں تو گواہی بسبب اختلاف کے مقبول نہ ہو گی۔

(مادہ ۱۷۱۰) مدعی نے ملک مقید کا دعوی کیا کہ یہ باغ میری ملک ہے کیونکہ میں نے خریدا ہے اور بائع کا نام نہ لیا یا کہا کہ میں نے کسی سے خریدا ہے اور گواہوں نے مطلق بیان کیا کہ یہ باغ

مدعی کا ہے تو گواہی قبول ہے کیونکہ دعوی مذکور جو بائع کا ذکر نہین ہی بمنزلہ ملک مطلق کی ہے
اور اگر مدعی نے تمام لیا اور کہا کہ یہہ باغ مینے فلان سے خریدا ہی اور گواہ ملک مطلق بیان کرتے ہین
تو گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ گواہی مین تو فقط باغ کا ذکر ہے تو ضرور ہی کہ مدعی اوس پہلے والگے
بھی مالک ہوگا جو پہلے حاصل ہوئی تھی اور ملک مقید مین تاریخ خریداری سے باغ کا مالک
ہونا ثابت ہوتا ہے تو اسصورت مین گواہی ملک مطلق بہ نسبت دعوی ملک مقید کے
زیادہ ہے اسلئے گواہی مقبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۱) گواہی جو دعوی کے مخالف ہی مقبول نہین ہے مثلاً مدعی مال کی قیمت کے
ہزار روپیہ مانگتا ہی اور گواہ کہتا ہی کہ قرض ہے اور ایسی ہی مدعی کہتا کہ یہہ مال میرے
باپ کا ترکہ ہی مین وارث ہون اور گواہ کہتا ہی کہ ما کا ترکہ ہی تو اس اختلاف کے سبب سے
گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل پنجم خود گواہون مین اختلاف کا بیان

(مادہ ۱۷۱۲) جب گواہ آپس مین مختلف ہون ایک کہے کہ ہزار قرص سونے کے اور دوسرا
کہے چاندی کی تو یہہ گواہی قبول نہین ہی۔

(مادہ ۱۷۱۳) قاعدہ یہہ ہے کہ فعل ایک ہی جا اور ایک ہی وقت واقع ہوتا ہی یہہ نہین
ہوسکتا ہی کہ ایک کام دو جا یا دو وقت واقع ہووے تو ایک جا اور ایک وقت ایک کام ہوگا
اور دوسرے جگہہ اور دوسرے وقت دوسرا کام ہوگا) جو گواہی ایسے امر مین مختلف ہی کہ اوس سے
اصل فعل مین اختلاف ہوتا ہے قبول نہ ہوگی مثلاً غصب اور اداء دین ایک گواہ کہتا ہی کہ یہہ مال

فلان وقت اور فلان جا چھینا تھا اور دوسرا گواہ اور وقت اور جگہہ بتلاتا گواہی قبول ہوگی کیونکہ ایک مال کو چھین لینا دو جگہہ نہیں ہوسکتا ہے بلکہ وہ غصب اور اسی طرح غصب اور ایسی ہی ادا دین ورنہ گواہی تو ایسے امور میں مختلف ہوگی مشہود بہ ایسا ہو کہ انکی اختلاف وس میں فرق نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ فعل نہیں ہیں مگر قول محض ہیں یعنی اور قاعدہ کہ قول دو چار جگہہ صادر ہوسکتا ہے مثلاً ایک گواہ نے کہا کہ اس شخص نے فلاں جگہہ فلان وقت وصیت کیا تھا اور دوسرا دوسری جگہہ بتلاتا ہے تو یہ گواہی مقبول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دونوں جا ذکر وصیت آیا ہو مثلاً بیع اور شرا اور اجارہ اور کفالہ اور حوالہ اور ہبہ اور رہن اور دین اور قرض اور قرض بری کرنا اور وصیت قولی ہیں کیونکہ قول جا بجا مکرر ہوسکتا ہے

(مادہ ۱۷۱۴) رنگ یا سن اور مادہ میں اختلاف ہو تو گواہی قبول نہ ہوگی یعنی ایک گواہ کہے کہ سفید رنگ کی گائی تھی اور دوسرا سرخ رنگ کی کہتا ہے یا ایک گواہ کہتا ہے کہ بیل تھا دوسرا کہتا ہے کہ گائی تھی تو یہ گواہی قبول نہ ہوگی۔

(مادہ ۱۷۱۵) جب قیمت میں اختلاف ہو کہ ایک گواہ کہے کہ پانچ سو روپیہ کو مال بکا تھا دوسرا کہتا ہے کہ تین سو روپیہ کو بکا تھا تو گواہی قبول نہ ہوگی۔

فصل ششم گواہوں کے تزکیہ کا بیان

(یعنی یہ دریافت کرنا کہ گواہ ثقہ اور متقی ہیں یا فاسق و فاجر ہیں)

(مادہ ۱۷۱۶) جب گواہ گواہی دیچکیں تو حاکم مدعا علیہ سے پوچھے اس گواہی کے بابت کیا کہتا ہے یہ دونوں سچ ہیں یا نہیں اگر اوس نے کہا کہ سچے ہیں اور عادل ہیں تو گویا اقرار کرلیا

اوسکے اقرار پر فیصلہ کیا جایگا اور اگر اوسنے کہا کہ مجھے جھوٹے ہیں یا عاجز ہیں مگر اونکی گواہی میں خطا کی یا مقدمہ بہول گئے یا عادل ہیں مگر مدعا بہ کو نہیں لیجاتے ہیں تو حاکم فیصلہ نہ دیگا بلکہ گواہونکا عادل ہونا یا نہ ہونا حقیقۃً اور علانیہ دریافت کریگا۔

(مادہ ۱۷۱۷) گواہ جس گروہ کا ہی اوسی گروہ مین دریافت کیا جاوے مثلاً طالب علم کا حال مدرسے کے مدرس اور معتمد سے دریافت کیا جاوے اور اگر سپاہی ہے تو فوج مین اوسکا حال پوچھا جاوے اور اگر منشی ہی تو اہل دفتر سے دریافت ہووے اور سوداگر کا حال سوداگرون سے اور ہر شخص کا حال اوسکے خاندان سے اور عوام کا حال محلہ اور گانون والون سے پوچھا جاوے

(مادہ ۱۷۱۸) تزکیہ سرّ یہہ ہی کہ حاکم ایک ورق پر کہ اوسکو مستورہ کہتے ہین مدعی اور مدعا علیہ کا نام اور دعوی اور گواہون کا نام اور اونکا حرفہ اور اونکا حلیہ اور اونکی جای سکونت اور اونکے باپ دادا کا نام اور اونکے پیشہ وغیرہ جس سے وہ مشہور ہوتے ہیں سب لکھے اور اوسپر اپنی مہر لگاوے اور بند کر کے اونکے پاس کہ مزکی مقرر ہوے ہین بھیجے اور وہ اوسکو کھول کر پڑھینگے اور ہر گواہ کے نام کے نیچے عدول و مقبول الشہادہ ہین تو عدول نہ غیر عدول لکھدین اور کسی کو بلکہ لانیوالے کو اوسپر اطلاع نہ دیوین اور بند لفافہ پر اپنی مہر لگا کر حاکم پاس بھیجدیں

(مادہ ۱۷۱۹) اگر اوس مستورہ مین عادل و مقبول الشہادہ ہونا گواہون کا نہین لکھا گیا بلکہ ایسا کلام لکھا ہی جو صراحۃً یا دلالۃً جرح سمجھے مثلاً یہہ لوگ عادل نہین ہین یا ہم اونکا حال نہین جانتے ہین یا مجہول الاحوال ہین یا اللہ اعلم یا کچھہ بھی نہ لکھا گیا تو اونکی گواہی مقبول نہین ہوگی اور اگر یہہ لکھا گیا ہی کہ یہہ گواہ عادل و مقبول الشہادہ ہین تو حاکم اونکا حال فوراً بطور علانیہ دریافت کریگا

(مادہ ۱۷۲۰) علانیہ تزکیہ یہہ ہے کہ مزکی عدالت مین بلائے جائین اور اہل مقدمہ کے روبرو
اونکی گواہون کا تزکیہ کیا جائے یا نائب کو مع اہل مقدمہ اور گواہون کے مزکی کے پاس بھیجدیا جاوے
کہ وہ علانیہ اونکا تزکیہ کردین۔

(مادہ ۱۷۲۱) احتیاطاً دو مزکی ہووین ورنہ کافی تو ایک ہی ہے۔

(مادہ ۱۷۲۲) تزکیہ علانیہ مین نصاب اور سب شرایط شہادت کی ضرور ہین فرق اتنا ہے کہ
لفظ شہادت ضرور نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۲۳) جب ایک مقدمہ مین گواہونکا تزکیہ حاکم کے نزدیک ہوگیا تو ضرور نہین کہ
ہر بار اور ہر مقدمہ مین تزکیہ کرتا رہے بلکہ چھہ مہینے تک ضرورت تزکیہ کی نہین اور چھہ مہینے کے بعد پھر تزکیہ کیا جاوے

(مادہ ۱۷۲۴) تزکیہ سے پہلے یا بعد مدعا علیہ یہہ جرح کرے کہ ان گواہونکو اس
گواہی مین یا تو فائدہ حاصل ہوا ہے اور یا ان پر کچھہ ضرر زایل ہوا ہے تو حاکم اوس سے ثبوت طلب کریگا
اگر ثابت کردیگا تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر نہ کریگا اور تزکیہ کیا ہوا ہے تو فیصلہ دیگا ورنہ تزکیہ
کرکے فیصلہ کریگا۔

(مادہ ۱۷۲۵) اگر کسی مزکی نے گواہون کا تزکیہ کیا اور کسی نے اونپر جرح کیا تو جرح پر
عمل ہوگا۔ یعنی انکی گواہی پر فیصلہ نہ ہوگا۔

(مادہ ۱۷۲۶) گواہ گواہی دیکے مرگئے یا کہین چلے گئے تو حاکم تزکیہ کرکے مقدمہ فیصلہ کریگا۔

تذنیب گواہان کو حلف دینے کا بیان

مادہ ۱۷۲۷) اگر مدعا علیہ اصرار کرے کہ گواہونکو حلف دیجاوے کہ وہ اپنی گواہی مین

گواہی میں کاذب نہیں ہیں اور اسی دونگی گواہی کو تقویت ہوتی ہے تو حاکم اونکو حلف دیگا اور یہہ کہیگا کہ اگر حلف کرتے ہو تو گواہی قبول ہوگی ورنہ نہیں (اور یہہ امر شاید اسلام بول کی عدالتوں میں جاری ہوگا ورنہ کسی سے سلف میں منقول نہیں بلکہ فقہہ کی کتابوں میں صاف لکہا ہی تحلیف الشہود ظلم یعنی گواہ کو حلف دینا ظلم ہے —

فصل ہفتم شاہد جو اپنی شہادت سے پہر جاوی

(مادہ ۱۷۲۸) گواہ گواہی دیکر فیصلہ سے پہلی حاکم روبرو اپنی گواہی سے پہر جائیں تو گواہ گواہی دی ہی نہیں گئی اور اونکو تعزیر ہوگی —

(مادہ ۱۷۲۹) اور اگر فیصلہ کے بعد شہادت سے رجوع کی تو حکم حاکم بدستور جاری ہوگا اور گواہوں سے ضمان اوسکا دینا لازم ہوگا دیکہو مادہ (۸۰) —

(مادہ ۱۷۳۰) اگر ایک گواہ پہر گیا اور نصاب شہادت باقی ہے تو مقدمہ میں حرج نہیں ہے مگر اون گواہوں پر تعزیر ہوگی — اور اگر نصاب باقی نہیں ہے تو اگر ایک پہر گیا ہے تو نصف فیصلہ کا ضمان دیگا اور اگر دو یا زیادہ پہرین تو نصف فیصلہ سب ملکر اداکرینگے —

(مادہ ۱۷۳۱) شرط یہہ ہے کہ حاکم کے روبرو گواہی سے رجوع کریں نہ کسی اور جگہہ اگر رجوع کرینگے تو اعتبار نہوگا اسی لئے اگر مدعا علیہ یہہ کہی کہ یہہ فلاں جگہہ اپنی گواہی سے رجوع کر گئے تو مسموع نہوگا اور اگر ایک حاکم کے روبرو گواہی دے اور دوسرے حاکم کے روبرو گواہی سے پہر گئے تو معتبر ہوگا —

فصل ہشتم تواتر کا بیان

(مادہ ۱۷۳۲) گواہونکا بہت ہونا کچھہ معتبر و مفید نہین ہے یعنی اگر ایک جانب گواہ زیادہ ہون تو اوسکو کچھہ ترجیح نہوگی جبتک کہ درجہ تواتر نہووے۔

(مادہ ۱۷۳۳) تواتر سے علم یقینی ہوتا ہے اسی لئی تواتر کے خلاف گواہ نہین لئی جاینگے۔

(مادہ ۱۷۳۴) جیسا تواتر مین لفظ شہادت شرط نہین ہے ایسی ہی اونکا عادل ہونا بھی دریافت نہین اسی لئی مخبرونکا تزکیہ نہین ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۵) تواتر مین کچھہ مقدار معین نہین ہے لیکن اسقدر گروہ ہو کہ عقلاً اونکا جہوٹ پر اتفاق ہونا متصور نہووے۔

باب دویم حجت تحریری یعنی دستاویز وغیرہ اور قرینہ قطعی کا بیان ہے اور دو فصل مین

فصل اول حجت تحریر یکا بیان

(مادہ ۱۷۳۶) کسیکے خطا ور مہر پر عمل نہین ہوسکتا ہی مگر جب تحریر مین جعل کا شبہہ نہو تو اوسی پر فیصلہ ہوسکتا ہے کچھہ حاجت دوسرے ثبوت کی نہین ہے۔

(مادہ ۱۷۳۷) برات اور احکام دفتر شاہی جعلسازی سے محفوظ ہوتے ہین اس لئی اون پر عمل ہوسکتا ہے۔

(مادہ ۱۷۳۸) فرمان بادشاہی جو فسادات سے محفوظ ہوتے ہین اون پر عمل ہوتا ہے اور انکا بیان کتاب قضا مین آویگا۔

(مادہ ۱۷۳۹) حاکم صرف اپنی واقفیت سے کسی تحریر پر عمل نکریگا

مگر جب کسی محکمہ کے دفتر میں محفوظ ہو تو او سپر عمل ہو سکیگا –

فصل دوئم قرینہ قاطعہ کا بیان

(مادہ ۱۷۴۰) حکم کا ایک سبب قرینہ قاطعہ بھی ہے –

(مادہ ۱۷۴۱) جو علامت کہ اوس سے یقین حاصل ہو جاوے وہ قرینہ قاطعہ ہے مثلاً اگر ایک شخص گہر سے چہری لہو کی بہری ہوئی لیکر ڈرتا ہوا نکلا اور اوس گہر مین سوا ایک شخص کے کہ ذبح ہوا پڑا ہے اور کوئی نہین تو یہہ بہی قرینہ ہے کہ سوا اوسکے اور کوئی اوسکا قاتل نہین ہے اور اور احتمالات کی طرف رجوع نکرینگے کہ اوسنے خود ہی اپنا گلا کاٹ لیا ہوگا

دیکھو مادہ (۱۷۴۵) اور ۱۷۴

باب سوئم حلف دینے کا بیان

(مادہ ۱۷۴۲) حکم کا ایک سبب حلف کرنا بھی ہے اور اوس سے نکول کرنا بھی ہے یعنی جب مدعی اپنا دعوی ثابت کرنے سے عاجز ہووے اور مدعا علیہ سے قسم طلب کرے تو مدعا علیہ سے قسم لیجائیگی – اور اگر ایک شخص نے دعوی کیا کہ تو فلان کا وکیل ہے اور اوسنے انکار کیا تو اس امر پر حلف نہ لیجائیگی اور دو شخص مدعی ہین کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ مینے یہہ مال فلان سے خریدا ہے اور مال ابھی اوسی کے پاس ہے اور مدعا علیہ یعنی مال والا ایک کے ہاتہہ بیچنے کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے کے ہاتہہ بیچنے کا انکار کرتا ہے تو بایع دوسرے

کے انکار کے بابت حلف اور نمو کی اور کرایہ لینا اور رہن لینا اور ہبہ لینا بھی ایسا ہی ہے —

(مادہ ۱۷۴۳) قسم بنام خدای تعالے ہو گی مثلاً قسم خدا کی یا قسم اللہ تعالے کی اور وہ بھی ایک بار —

(مادہ ۱۷۴۴) قسم اور نکول و نوحاکم کے روبرو ہو لازم ہیں نہ اور جگہہ —

(مادہ ۱۷۴۵) حلف سوائے اوسی شخص کے کہ اوسپر حلف وارد ہو اور کوئی نکر سکیگا مثلاً اونکا وکیل نکر سکیگا مگر وکیل حلف لینے کا مجاز ہے —

(مادہ ۱۷۴۶) حلف بلا طلب مدعی کے نہیں لی جاسکتی ہے اور حاکم بے طلب مدعی کے چار مقدمہ میں خود حلف طلب کر سکتا ہے اول جو شخص کہ متوفی کے ترکہ پر کسی حق کا مدعی ہو اوسکو حاکم یہہ حلف دیگا کہ تو نے یہہ حق اوسکے مال میں نہیں لیا نہ خود اور نہ کسی اور کے ذریعہ سے اور نہ اوسکو معاف کیا اور نہ کسی پر حوالہ کیا اور نہ متوفی کا کوئی مال اوسکے بدلے تیرے پاس گرو ہے اسکو یمین الاستظہار کہتے ہیں (یعنی حلف عزیم المیت) دویم کسی مال کا کوئی حق دار کھڑا ہو اوسکو یہہ حلف دیگا کہ یہہ مال نہ تو نے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے اور نہ تیری ملک سے کسی طرح یہہ مال نکلا ہے سوم جب مشتری بخیار عیب مبیع واپس کرتا ہے تو اوسکو یہہ حلف دیگا تو اس بیع سے نہ صراحتہً اور نہ دلالتہً راضی اور نہ اسمیں مالکانہ تصرف کیا ہے (مادہ ۳۴۴) چہارم ـــ

شفعہ کا قصداً تشہیر کیے حصص حاکم دیر تک لگے تب شفیع کو یہہ حلف دیگا
کہ تو نے کسطرح اپنا حق شفعہ باطل نہیں کیا۔

(مادہ ۱۷۴۷) اگر بطلب مدعی مدعی علیہ حلف کر چکا مگر حاکم کے روبرو
نہ کیا تو حاکم دوبارہ اپنے روبرو حلف دیگا۔

(مادہ ۱۷۴۸) اپنے فعل پر قطعاً حلف کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ یہہ شئے
ایسی ہی یا یہہ کام ایسا نہیں ہے اور دوسرے کے فعل پر قسم بعدم علم
کریگا یعنی یہہ کہیگا کہ مجکو علم نہیں ہے کہ فلان نے یہہ کیا تہا۔

(مادہ ۱۷۴۹) حلف دو قسم ہی ایک حلف سبب پر مثلاً حلف کرے
کہ بیع ہوئی یا شراء ہوئی دوم حاصل پر مثلاً حلف کرے کہ بیع قایم
اور باقی ہے یا نہیں۔

(مادہ ۱۷۵۰) جب ایک شخص کے کئی دعوے ہوں تو سب میں ایک
ہی حلف کافی ہے۔

مادہ ۱۷۵۱) جب مدعی علیہ نے حلف صراحتہً انکار کیا کہ میں حلف
نہیں کرتا ہوں یا دلالۃً انکار کیا مثلاً بلا عذر چپ رہا تو حاکم حکم دیگا کہ اسنے
نکول کیا۔ اور بعد اسکے پھر اگر حلف کرنا چاہیگا تو قبول و معتبر نہوگا۔

مادہ ۱۷۵۲) گونگے کی قسم باشارہ ہوگی اور ایسی ہی انکا نکول
بھی اشارہ سے ہوتا ہے۔

ماده ۱۷۵۴۳) جب مدعی نے کہا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہین ہے
اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ ہین مین حاضر کرتا ہون یا کہا کہ فلان فلان
کے سوا اور کوئی گواہ نہین ہے اور پھر کہا کہ میرے پاس گواہ اور
بھی ہین تو یہہ قول اوسکا مقبول نہوگا ۔

باب چہارم تنازع ایدیکا بیان (یعنی کسی آدمی جو ایک شی پر مدعی ہوا وسمین چار فصل ہین

فصل اول ذو الید یعنی صاحب قبضہ ہونیکا بیان

ماده ۱۷۵۴) لازم ہے کہ زمین متنازع پر گواہونسے قبضہ ثابت
ہو وے نہ طرفین کی تصدیق پر یعنی یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی کے
دعوی پر مدعی علیہ اپنے قبضہ کا اقرار کرے اور اس اقرار سے اوسکی
ذو الید ہونیکا حکم کیا جاوے کیونکہ طرفین آپسمین ایک دوسریکی تصدیق
کرتا ہے مگر مدعی مدعا علیہ کے اسطرح تصدیق کرے کہ مین نے تجہہ سے
یہہ زمین خریدی ہے یا تو نے میری زمین غصب کر لی تھی تو اب طرفین
کے تصدیق ہو گئی کچھہ حاجت گواہونسے اثبات کی نہین ہے ۔ اور
اسی سے منقول پر ذو الید ہونا تصدیق طرفین سے ثابت ہو سکتا ہے ۔

ماده ۱۷۵۵) دو شخص مدعی ہین کہ ہر ایک اپنے اپنے قبضہ کا دعوی کرتا ہے
دونو اپنے اپنے گواہ لاوے تو دونو کا قبضہ مشترک ہونا ثابت ہوگا

اور اگر ایک عاجز ہوا اور دوسرے کی گواہوں نے ثابت کردیا تو یہ شخص ذوالید اور دوسرا خارج کہلائیگا۔ اور اگر دونو اپنا قبضہ ثابت نکر سکیں تو ہر ایک ایک دوسرے کے دعوی پر قسم کہائیگا اگر دونو قسم سے نکول کریں تو دونو کا مشترک قبضہ ثابت ہوگا۔ اور ایک نے نکول کیا اور دوسرا حلف کر گیا تو حلف والا صاحب قبضہ متصور ہوگا۔ اور نکول والا خارج اور اگر دونو قسم کہا گئے تو زمین پر جب تک کہ اصل حال منکشف ہوئے کوئی صاحب قبضہ متصور نہوگا۔

فصل دویم کون سے گواہ معتبر ہوتے ہیں اور کونسے نامعتبر

مادہ ۱۷۵۶) دو شخص ایک مال میں متصرف ہیں اور ایک مدعی ہے کہ میں مالک مستقل ہوں اور دوسرا مدعی ہے کہ میں اور وہ دونو مشترک ہیں۔ اور دونو گواہ لائے تو مدعی باستقلال کے گواہوں کا اعتبار ہوگا اور اگر دونو مالک مستقل ہونیکے مدعی ہیں اور دونو گواہ لائے تو دونو مشترک مالک ہونگے اور اگر ایک نے ثابت کردیا اور دوسرا عاجز ہوگیا تو وہی مالک مستقل ہوگا نہ یہ عاجز۔

مادہ ۱۷۵۷) دعوی ملک مطلق میں کہ تاریخ اوسکی معلوم نہو خارج کے گواہ مقبول ہوتے ہیں مثلاً ایک مدعی ہے کہ گھر میرا ہے اور مدعا علیہ ناحق اوسپر قابض ہے اور مدعا علیہ کہتا ہے کہ میرا ہے کیونکہ میرا قبضہ ہے تو خارج کے گواہ مقبول ہونگے

مادہ ۱۷۵۸) جس ملک مقید میں کہ تاریخ یاد نہو اور سبب ملک ایسا ہو کہ
بار بار پیدا ہوسکتا ہی مثلاً شراء وہ بمنزلہ ملک مطلق کے ہی اوسمین بہی خارج
کے گواہ معتبر ہوتے ہین - پر جب ہر ایک مدعی ہی کہ مین نے فلان شخص
سے یہہ گہر خریدا ہی تو قبضہ والے کے گواہ مقبول ہونگی مثلاً ایک شخص مدعی ہی
کہ یہہ دوکان مین نے زید سے خریدی اور اس مدعا علیہ نے ناحق قبضہ کرلیا -
اور مدعا علیہ ذوالید کہتا ہی کہ مین نے بکر سے خریدی یا میرے موروثی ہی اس لئے
مین قابض ہوا ہون اس صورتمین گواہ خارج کے مقبول ہونگے اور اگر ذوالید
یہہ کہی کہ مین نے بہی یہہ دکان زید سے خریدی اسلئے میرا قبضہ ہی تو اس صورتمین
گواہ قبضہ والے کے مقبول و معتبر ہونگے نہ خارج کے -

مادہ ۱۷۵۹) ملک مقید میں جس مین ایسا سبب ہو کہ بار بار پیدا نہین
ہوسکتا ہی مثلاً نتاج (یعنی حیوانات کا بچہ جننا) مدعی کہتا ہی کہ یہہ بچہرا
میرا ہی اور میرے گہوڑے سے پیدا ہوا اور صاحب قبضہ بہی یہی دعوی
کرتا ہی تو قبضہ والے کی گواہ قبول ہونگے -

مادہ ۱۷۶۰) جس ملک کی تاریخ معلوم ہی اوسمین گواہ اوسکی مقبول ہونگی
کہ جسکی مقدم ہو - مثلاً مدعی کہتا ہی کہ یہہ حویلی ایک سال ہوا مین نے خریدی ہی
اور ذوالید کہتا ہی کہ یہہ حویلی میرے باپ کی ہی جسکو پانچ برس ہوئی کہ مرگیا
ہی اسلئے مین اوسکا وارث ہو کر قابض ہوا ہون تو گواہ ذوالید کی مقبول ہین -

اور اگر ذوالید یہ کہے کہ جبکہ میت زندہ ہوئے کہ میرا باپ مر گیا اور میں اوسکا وارث ہوا ہوں اس صورت میں گواہ خارج کے قبول ہونگے اور جو ہر شخص مدعی اسکا ہو کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے ایک دوسرے شخص سے خریدی ہو اور اپنے بائع کے مالک ہونیکی تاریخ جدا جدا بیان کرتے ہیں اور جسکے تاریخ مقدم ہوگی اوسیکے گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۱) دعوی ملک میں تاریخ جسکی مقدم ہو اور ذوالید کے گواہ مقبول ہونگے۔ اگر تاریخ ذوالید کی بہ مالی عمر کے موافق نہیں ہے بلکہ خارج کی تاریخ اوسکے موافق ہے تو خارج کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونوں کی تاریخ بحسب عمر کے موافق نہیں ہے یا تاریخ معلوم ہی نہیں ہے تو دونو کے گواہ ساقط ہونگے اور ذوالید ہی کے قبضہ میں چھوڑ دیا جائیگا۔

مادہ ۱۷۶۲) جو شخص زیادہ کا مدعی ہے اوسکے گواہ مقبول ہونگے مثلاً بائع زیادہ کہتا ہے اور مشتری کم۔ یا مشتری مبیع زیادہ کہتا ہے اور بائع کم تو جسکے گواہ زیادہ کے ظاہر ہونگے وہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۳) ملک کے گواہ مقدم ہیں عاریت کے گواہوں پر مثلاً ایک شخص کے پاس ایک مال ہے وہ کہتا ہے کہ فلان نے مجھ کو خرید ہی یا اوسنے ہبہ کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تجھکو عاریت دی

تو میرا مال واپس کردی تو خرید آئی کے یا ہبہ کے گواہ قبول ہونگے نہ عاریت کے۔

مادہ ۱۷۶۴) بیع کے گواہ ہبہ اور رہن اور اجارہ کے گواہوں پر مقدم ہین۔ اور اجارہ کے رہن پر مقدم ہین مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ مینے جو یہہ مال تیرے ہاتھہ بیچا تھا اوسکی قیمت ادا کرو اور وہ کہتا ہے کہ تونے مجکو ہبہ کیا تھا تو گواہ بیع کے مقدم ہونگے نہ ہبہ کے۔

مادہ ۱۷۶۵) عاریت مین گواہ مطلق مقبول ہونگے نہ مقید مدعی کہتا ہے کہ مین نے چار دن کے واسطے اپنا گھوڑا تجکو عاریت دیا تھا تو نے چند یوم واپس نہ دیا اور پانچوین دن تیری سواری سے مر گیا۔ اور اسپر گواہ گذارے مدعاعلیہ کہتا کہ تو نے مطلق دیا تھا چار دن کی قید نہ لگائی تھی اور اسپر گواہ گذارے تو یہہ گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۶) ایک وارث مدعی ہے کہ مورث نے اپنی صحت مین یہہ مال مجکو ہبہ کیا تھا۔ اور سا اور وارث کہتے ہین کہ مرض موت مین ہبہ کیا تو اوس وارث کے گواہ قبول ہونگے نہ مرض موت کے گواہ۔

مادہ ۱۷۶۷) عاقل ہونے کے گواہ مقدم ہین جنون اور مغلوب الحواس ہونے کے گواہون پر۔

مادہ ۱۷۶۸) ایک گواہ ایک امر کے تو حادث ہونیکے ہین اور دوسرے کے گواہ اوس امر کے قدیم ہونیکے ہین تو حادث ہونیکے

گواہ مقدم ہونگی مثلاً ایک شخص مدعی ہے کہ یہ بدرہ جو میری ملک میں ہی قدیم سے ہے اور جسکے گہر مین سے ہو کر بہتی ہے وہ مدعی ہے کہ جدید اور نو حادث ہے اور دونو گواہ لاوے تو اوسکی گواہ قبول ہونگے جو جدید ہونیکا مدعی ہے۔

مادہ ۱۷۶۹) جو طرف راجح ہے اوسکے پاس ثبوت نہین ہے تو طرف مرجوح سے ثبوت طلب ہوگا اسکے پاس بہی نہوگا تو اس سے حلف لین گے۔

مادہ ۱۷۷۰) جب مرجوح گواہ قایم کرچکا تو راجح اب گواہ حاضر لا یا قابل التفات نہونگے۔

فصل سوم کسکا قول مقبول ہے اور ظاہر حال کسکی لئے حکم کرتا ہے

مادہ ۱۷۷۱) زوج اور زوجہ دونو ایک ہی گہر مین رہتی ہین ایک اسباب کے مدعی ہوئے زوج کہتا ہے کہ میرا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ میرا ہے۔ اب زوجہ اپنے گواہ لائی اور زوج اپنے گواہ لایا۔ مگر اسباب ایسا ہے کہ خاص زوج کے لایق ہے مثلاً تلوار و بندوق وغیرہ یا دونو کے قابل ہے مثلاً برتن فرش وغیرہ تو اس صورت مین زوجہ کے گواہ مقبول ہونگی اور اگر دونو کے پاس گواہ نہین ہین تو زوج سے قسم لیجائیگی اور اوسکی قسم قبول ہوگی۔ اور اگر اسباب ایسا ہے

کہ صرف زوجہ کے لایق ہیں مثلاً زیور تو گواہ زوج کے مقبول ہونگی اگر دونو
کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قسم زوجہ کی قبول ہوگی مگر جب کوئی یہہ دعوی
کرے کہ مین نے بنوایا یا مین نے بیچا تو اوسیکا قول مع قسم کے قبول
ہوگا مثلاً زوج کہے کہ یہہ بالیان مین نے بنوائی ہین تو اوسیکی قسم قبول کیجائیگی
(یا زوجہ کہے کہ یہہ ڈہال مین نے مول لی ہے تو اوسی کا قول
مع قسم معتبر ہوگا)

مادہ ۲۷۲) جب ان دونوین سے کوئی مرجاوے تو اوسکا وارث
اوسکے قائم مقام ہوگا۔ انمین سے جو کوئی زندہ ہو اور دعوی اسباب
اسباب کا ہو کہ دونو کے لایق ہے اور ثبوت کسیکے پاس نہین ہے
تو قول اوسی زندہ کا مع قسم کے قبول ہوگا۔ اور اگر دونو مرگئے اور
اسباب ایسا ہے کہ دونو کے لائق سزاوار ہے تو زوج کے وارثونکا
قول مع قسم کے قبول ہوگا۔

مادہ ۲۷۳) واہب چاہتا ہے کہ ہبہ واپس لیلے اور موہوب لہٗ کہتا ہے
کہ شے موہوب تلف ہوگئی ہے تو اوسکا قول قبول ہے مع قسم کے [illegible]

[illegible] ۲۷۴) امین یعنی وہ لوگ کہ شے یا امانت داری [illegible] اونکا قرار
اپنی بات کے [illegible] قبول ہوگا مثلاً ودیعت کا [illegible] امانت
دعوی کرے اور ودیعت [illegible] والا کہے کہ [illegible] قسم قبول [illegible]

اور اگر قسم کے بچنے کے لئے گواہ حاضر کر سکتا ہے تو گواہ قبول ہونگے۔

مادہ ۱۷۶۵) ایک مدیون نے اپنے داین کو کچھ دیا تو پھر اسکا یہہ کہنا کہ مین نے قرض مین محسوب کیا ہی قبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۶۶) ایک شخص نے چکی کرایہ لی اور مدت کے اندر پانی بند ہو گیا اور سب مدت بھی گذر گئی اور مستاجر چاہتا ہے کہ کرایہ اتنے دنون کا کہ پانی بند ہو گیا تھا وضع کرے۔ اور دونون مین خلاف پڑا اور کسیکے پاس گواہ بھی نہین ہین۔ تو دیکھنا چاہئے کہ اختلاف کس بات کا ہے مثلاً کرایہ دینے والا پانچ دن کہتا ہے اور مستاجر دس دن بتلاتا ہے تو مستاجر کا قول مع قسم قبول ہوگا اور اگر پانی کی بابت اختلاف ہے کہ مالک [illegible] پانی کا بالکل انکار کرتا ہے اور وقت دعوی کے پانی بند ہے تو قول مستاجر مع قسم کے قبول ہی ہوگا۔ اور اگر جاری ہے تو قول موجر کا مع قسم کے مقبول ہوگا۔

مادہ ۱۷۷۷) پانی کی نالی مین اختلاف ہوا کہ پانی والا نالی کا قدیم ہونا بیان کرتا ہے اور جسکے گھر مین سے نالی بہتی ہے وہ کہتا ہے کہ حادث ہے اور دونون کے پاس گواہ نہین ہین اب وقت دعوی کے دیکھا جاے کہ پانی بہتا تھا یا نہ۔ پس اگر معلوم ہو کہ پانی پہلے بہتا تھا تو پانی والے کی قسم لینگے کہ مسیل حق قدیمی ہے اور اگر پانی نہین بہتا تھا تو [illegible]

معلوم نہین ہے تو کہرِ والی سے قسم لینگے کہ سیل قدیم نہین ہے۔

فصل چہارم تحالف کے بیانمین یعنی وہ مقدمات کہ جسمین طرفین پر حلف وارد ہوتی ہے

مادہ ۱۷۷۸) بایع اور مشتری مین ثمن اور مبیع اور اُنکے وصف اور جنس کی اختلاف ہوا تو جو شخص گواہون سے اپنا دعوی ثابت کریگا اوسکو فیصلہ ملیگا۔ اور اگر دونو کے پاس وجہ ثبوت نہین ہے تو دونو کو یہ کہین گے کہ ایک دوسرے کے قول پر راضی ہو جائین یا بیع فسخ کرین اور اگر ایک دوسرے کے قول پر راضی نہو وین تو دونو کو حلف دینگے مگر مشتری پہلی قسم دیا جائیگا اور جو کوئی قسم سے نکول کریگا بالضرور دوسرے کا دعوی ثابت ہوگا اور جو دونو قسم کہا گئے تو حاکم بیع فسخ کریگا۔

مادہ ۱۷۷۹) مستاجر اور موجر مین بابت اجرت کی اختلاف ہوا مستاجر دس روپیہ کہتا ہے اور موجر بندرہ روپیہ تو جو گواہون سے ثابت کریگا اوسکے حقمین فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونو گواہ لائے تو موجر کے گواہ قبول ہونگے اور دونو اگر عاجز ہوے تو دونو قسم کہا ئینگے مگر پہلے مستاجر کو قسم دیجائیگی۔ اور جو بدل دیگا اوسپر حکم نکول وارد ہوگا۔ اور اگر دونو قسم کہا گئے تو حاکم اجارہ فسخ کردیگا۔ اور اگر مدت اجارہ میں یا مسافت مین اختلاف ہوا تو یہی عمل کیا جائیگا کہ جب دونو گواہ لائین

ذمہ مستاجر کے گواہ قبول ہونگے اور اگر دونو پر حلف آئی گی تو موجر پر حلف

دار دہوگی۔

مادہ ۱۷۸۰) جب موجر اور مستاجر مین بعد انقضا مدت اختلاف ہوا

جیسا ابھی مذکور ہوا تو مستاجر کا قول مع حلف معتبر ہوگا اور اس

صورت مین تحالف نہین ہے۔

مادہ ۱۷۸۱) اگر اثنا مدت اجارہ مین بابت اجرت کے اختلاف

ہوا تو تحالف جاری ہوگا اور اجارہ بابت مدت باقی کے فسخ ہوگا

اور بابت اجرت ماضیہ کے مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

مادہ ۱۷۸۲) اگر مبیع مشتری کے پاس تلف ہوگئی یا اوسمین ایسا

عیب پیدا ہوا کہ واپس نہین ہوسکتی ہے اور اب اختلاف ہوا تو تحالف

نہوگا صرف مشتری حلف کریگا۔

مادہ ۱۷۸۳) بابت ادائے ثمن کے موجل ہو یا معجل اور بابت

شرط خیار کے اور بابت قبضہ کل قیمت کے یا بعض کے

تحالف نہین ہے بلکہ ان سب صورتون مین منکر قسم

کہا ئیگا۔

کتاب شانزدہم - قضا کا بیان یعنی قاضی ہونے اور قاضی کرنے کا بیان

اسمین ایک مقدمہ ہے اور چار باب مین -

مقدمہ وہ اصطلاحات فقہیہ جو قضا سے متعلق ہین -

مادہ ۱۷۸۴) قضا حکم کرنے کو اور حاکم ہونیکو کہتے ہین

مادہ ۱۷۸۵) حاکم وہ ہے کہ جسکو سلطان اسلئے مقرر کرے کہ لوگونکی دعوون اور خصومتون کا موافق شریعت کے فیصلہ کیا کرے -

مادہ ۱۷۸۶) مقدمہ مین جو قطعی فیصلہ حاکم کردیوے وہ حکم ہے اور اوسکی دو قسم ہین - ایک یہہ کہ حاکم ایسا کلام کرے کہ جس سے محکوم بہ محکوم علیہ پر لازم ہوجاوے مثلاً یہہ کہے مین نے حکم کیا ہے یہ چیز کا تجہہ پر دعوی ہوا ہے وہ تو پہونچا دے - اسکو قضاء الالزام اور قضاء الاستحقاق کہتے ہین دویم یہہ ہے کہ حاکم مدعی کو جہگڑنے سے منع کردے مثلاً یہہ کہدے کہ تیرا کچہہ حق نہین ہے یا تجکو نزاع کی ممانعت ہے اسکو قضاء الترک کہتے ہین -

مادہ ۱۷۸۷) محکوم بہ جو محکوم علیہ پر لازم ہووے اور وہ قضاء الالزام مین تو حق ہے کہ اوسکا ادا کرنا محکوم علیہ پر لازم ہوگا اور قضاء الترک مین نزاع سے باز رہے گا -

ماده ۱۷۸۸) محکوم علیہ جسپر حکم کیا گیا۔

ماده ۱۷۸۹) المحکوم لہ جسکے لئے حکم دیا گیا۔

ماده ۱۷۹۰) مدعی اور مدعی علیہ باہم کسی کو اپنا مقدمہ فیصلہ کرنیکے لئے مقرر کرین اوسکو تحکیم کہتے ہین اوس شخص کو حکم کہتے ہین حا اور کاف دونو مفتوح ہین اور محکم بھی کہتے ہین بضم میم اور فتح حا اور فتح کاف بشدده

ماده ۱۷۹۱) جو مدعی علیہ کہ عدالت مین نہ آسکے اوسکی لئے عدالت کوئی وکیل مقرر کردے اوسکو وکیل مسخر کہتے ہین۔

باب اول حاکمون کا بیان اسمین چار فصل ہین۔

فصل اول۔ حاکم کے اوصاف یعنی حاکم کیسا ہونا چاہیئے۔

ماده ۱۷۹۲) لازم ہے کہ حاکم حکمت والا سمجھدار مستقیم امانت دار خویشتن دار متانت والا ہو۔

ماده ۱۷۹۳) لازم ہے کہ حاکم کو مسائل فقہہ کا اور اصول عدالت کا علم ہو اور دعوی کے فیصلہ کرنے پر موافق مسائل شرعیہ کی قدرت رکہتا ہو۔

ماده ۱۷۹۴) حاکم کو مردم شناسی بہی ضرور ہے۔ اسی لئے بے تمیز لڑکا اور مغلوب الحواس اور اندہا اور بہیرا کہ پکار ایسے بہی نہ سن سکے حاکم نہین ہوسکتا ہے

فصل دویم۔ حاکم کے آداب کا بیان۔ (یعنی حاکم پر کیا کیا کرنا لازم ہے)

مادہ ۱۷۹۵) حاکم کو لازم ہے کہ عدالت مین ایسی کام نکری جس سے ہیبت اور رعب زائل ہووے مثلاً عدالت مین لوگونسے بیچ وشراء اور اونکے ساتھہ نرم کلامی نکرے -

مادہ ۱۷۹۶) اہل مقدمات سے سوغات اور ہدیہ نالیا کرے -

مادہ ۱۷۹۷) کسی مقدمہ والیکے یہان ضیافت کو نہ جاوے -

مادہ ۱۷۹۸) ایسی کوئی حرکت نکرے جس سے تہمت اور بدگمانی پیدا ہووے یعنی کسیکو اپنے گھر مین نہ آنے دے اور عدالت مین کسی سے خلوت نہ کرے اور نہ ہاتھہ سے اور نہ سر اور نہ آنکھہ سے کسیکو اشارہ کرے یا کسی سے کلام خفیہ (یا نرم) کرے یا ایسی زبانمین کلام کرے کہ دوسرا نہ سمجھے -

مادہ ۱۷۹۹) حاکم کو لازم ہے کہ دونون مقدمہ والون مین عدل کرے یعنی دونونکو برابر بٹھلاوے اور دونونکیطرف برابر دیکھے اور دونو سے برابر گفتگو کرے یعنی یہ نہو کہ ایک سے ادب اور تعظیم سے کلام کرے اور دوسرے سے سختی اور خفت سے بولے اگرچہ ایک اشراف ہو اور دوسرا کمینہ ہو -

فصل سوم حاکم کی کارگذاری کا بیان

مادہ ۱۸۰۰) حاکم عدالت اور حکم جاری کرنیکے لئے بادشاہ کا

دیکھو ... باب ... ہے۔

مادہ ۱۸۰۱) حاکم امر مین قید اور مخصوص ہو مثلاً ایک شخص کو ایک ساز ... کے لئے مقرر کیا تو وہ ایک سال تک کام کرے گا نہ بعد اوسکے اور ... پہلے اوس سے اور جس ضلع کا حاکم مقرر ہوا اوسی ضلع میں ... رہیگا نہ اوسکے سوا اور طرف کے بھی مقدمہ کرنے لگیگا اور جس جگہہ مین اوسکی کچہری مقرر کردی گئی ہے وہین اجلاس کریگا اور جگہہ مثلاً سلطان نے حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت نکریا کہ مصلحت عامہ کے لئے ممانعت کی گئی تو حاکم اوس قسم کے مقدمات سماعت نکرسکیگا۔ یا حکم دیا کہ فلان قسم کے مقدمات سماعت کرے تو وہی مقدمات سماعت کرے گا اور اور قسم کے مقدمات سماعت نکریگا۔ اور جب یہہ حکم دیا گیا کہ فلان مجتہد کے مذہب پر عمل کرے تو اوسی مذہب پر کریگا نہ دوسرے مجتہد کے مذہب پر اگر اوسکے خلاف کرے گا تو اوسکا فیصلہ جاری نہوگا۔

مادہ ۱۸۰۲) جب کئی حاکم ایک مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے لئے مقرر ہوے تو یہہ جائز نہین ہے کہ ایک ہی شخص فیصلہ کردے دیکھو مادہ (۱۴۶۵)

ماده ۱۸۰۳) اگر بلدہ مین کئی حاکم ہین مدعی چاہتا ہے ... ایک کے
پاس نالش کرے اور مدعی علیہ دوسرے کے پاس جانا ... کرے
تو مدعی علیہ جس حاکم کے پاس رجوع کرے وہین مقدمہ ... ہوگا

ماده ۱۸۰۴) حاکم جب معزول ہوگیا اور جبتک کہ اوسکو خبر نہ
ہوئی جو فیصلہ کریگا صحیح ہونگے اور اطلاع کے بعد فیصلہ اگر کریگا
تو صحیح نہ ہوگا۔

ماده ۱۸۰۵) اگر حاکم کو اختیار دیا گیا کہ اپنا نائب مقرر کرے تو
مقرر کرسکیگا ورنہ نہین اور اس حاکم کے مرنے سے موقوف
ہونے سے نائب موقوف نہوگا دیکھو مادہ (۱۴۶۶) اسی نے
اگر حاکم مر جاوے تو جب تک کہ دوسرا حاکم آوے یہی نائب مقدمات
فیصلہ کرتا رہیگا۔

ماده ۱۸۰۶) حاکم نے جو کسی مقدمہ مین گواہ سنے اور اپنے
نائب کو اطلاع کردے تو نائب اوسپر حکم کرسکتا ہے کچھ حاجت
دوبارہ گواہونکی اظہار کی نہین ہے۔ مگر شرط یہ کہ نائب بھی فیصلہ
کرنیکا مجاز ہو۔ اور اسی طرح اگر نائب نے گواہ سنے اور حاکم سے بیان
کردیا تو حاکم فیصلہ کرسکتا ہے کچھ ضرورت دوبارہ اونکے اظہار کی
نہین ہے اور اگر نائب کو اختیار فیصلہ کا نہین ہے تو جو امر کہ حاکم نے

اوس سے دریافت کروایا وہ اوسی کی کیفیت دے سکیگا اور حاکم اوسکے بیان اور اطلاع پر فیصلہ نکریگا بلکہ گواہون کے اظہار خود لیگا۔

مادہ ۱۸۰۷) ایک ضلع کا حاکم دوسرے ضلع کی زمین کا مقدمہ موافق اوس قاعدہ کے جو کتاب الدعوے مین بیان ہوا سن سکتا ہے (اسکی وجہ بیان نہین کی گئی ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہہ پر اگر کوئی حاکم نہو تو یہہ حاکم سن سکیگا واللہ تعالے اعلم)

مادہ ۱۸۰۸) حاکم نہ اپنی اصول یعنی باپ دادا کا دعوی اور نہ اپنی فروع یعنی اولاد کا دعوی اور نہ اپنی زوجہ کا دعوی اور نہ اپنے شریک کا دعوی اور نہ اپنے اجیر خاص کا دعوی اور نہ اس شخص کا دعوی کہ اوسکے یہان نفقہ پاتا ہے (خواہ قرابتی ہو یا دوست ہو) سماعت کرسکتا ہے اور نہ اونکے حق مین فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۰۹) اگر کوئی شخص حاکم پر یا اوسکے کسی علاقہ دار پر کہ جسکا اوپر ذکر ہوا دعویدار ہو اور وہان اسکے سوا اور بہی کوئی حاکم ہے تو وہان رجوع کرے یا مدعی اور مدعی علیہ راضی ہوکر کسیکو اپنا حکم کرین یا اوسی حاکم کے نائب کے پاس نالش کرے اگر نائب مقرر ہو۔ یا دوسری جگہہ کے حاکم کی پاس راضی ہوکر مقدمہ دائر کرین اگر اسپر بہی راضی نہون تو سلطان سے ایک نیا حاکم مقرر کرائین۔

مادہ ۱۸۱۰) باعتبار دوران مقدمہ کے انفصال کیا جاوے جو پہلے دائر ہو وہ پہلے جو بعد دائر ہو وہ بعد - مگر حسب ضرورت کبھی موخر مقدم ہوگا یا اتفاقاً اگر موخر جلد مرتب ہوچکا ہے تو وہ پہلے فیصلہ کیا جاوے -

مادہ ۱۸۱۱) بروقت حاجت حاکم مفتی سے فتویٰ لے سکیگا -

مادہ ۱۸۱۲) جس وقت حاکم کا ذہن کسی سبب سے پریشان ہو مثلاً اوسپر غم یا غصہ یا بھوک یا نیند غالب ہو تو فیصلہ نکرے -

مادہ ۱۸۱۳) لازم ہے کہ مقدمات مین حاکم خوب غور اور باریک بینی کرے مگر بیوجہ تاخیر نکرے -

مادہ ۱۸۱۴) حاکم پر لازم ہے کہ تمام احکام اور فیصلجات کا ایک دفتر بناوے کہ جسمین سب دستاویزات اور فیصلجات محفوظ رہین - اور بہت کوشش سے اوسکی حفاظت کرے - اور جب موقوف ہوجاوے تو خود یا اپنے نائب امین کے ذریعہ ہی یہ دفتر دوسرے حاکم کو سونپ دے جو اوسکی جگہہ مقرر ہوا ہے -

فصل چہارم - عدالت اور اجلاس ہی جو امور متعلق ہیں

مادہ ۱۸۱۵) حاکم علی الاعلان اجلاس اور فیصلہ سے پہلے کوئی ایسی وجہ ظاہر نکرے کہ بنا فیصلہ ہو وے

مادہ ۱۸۱۶) جب طرفین عدالت مین آئین تو مدعی کو حکم ہو کہ اپنا

دعوی بیان کرے اور اگر عرضی دعوی تحریری ہے تو بھی مدعی سے
زبانی اسکی تصدیق کیجاوے پھر مدعی علیہ سے جواب لیا جاوے
کہ مدعی کے دعوی مین تو کیا کہتا ہے۔

مادہ ۱۸۱۷) مدعی علیہ اقرار کرے تو اوسپر فیصلہ کردے ورنہ مدعی
سے وجہ ثبوت طلب کرے۔

مادہ ۱۸۱۸) مدعی اگر ثابت کردے تو حاکم فیصلہ کردیگا ورنہ اوسکی
درخواست پر مدعی علیہ سے حلف لیگا۔

مادہ ۱۸۱۹) مدعی علیہ حلف کر گیا یا مدعی نے حلف نہ لی تو حاکم مدعی کو منع
کردیگا کہ مدعی علیہ سے متعرض نہووے۔

مادہ ۱۸۲۰) مدعی علیہ اگر نکول کر گیا تو نکول کے موافق فیصلہ کریگا اور
نکول کے بعد اگر حلف کرنا چاہے تو مسموع نہوگا۔

مادہ ۱۸۲۱) حاکم نے جو حکم اور فیصلہ دیا اوسکی موافق عمل ہوگا کچھ ضرورت اسکی
نہین ہے کہ اوسپر ثبوت لیا جاوے کہ یہی فیصلہ ہے جو فلان حاکم نے دیا تھا بشرطیکہ
شبہہ جعل وغیرہ نہووے۔

مادہ ۱۸۲۲) اگر مدعی علیہ خاموش رہے اور باوجود استفسار کے کچھہ نہ بولے
ہان کہے نہ نہین تو یہ انکار متصور ہوگا۔ اور یا کہا کہ نہین اقرار کرتا ہون اور نہ
انکار تو یہ بھی انکار ہے مدعی سے بہرحال ثبوت طلب کرینگے۔

مادہ ۱۸۲۳ مدعی علیہ اگر دفع دعوی کرے تو جیسا کتاب الدعوی اور کتاب البینات میں بیان ہوا ہے اسکے موافق عمل ہوگا —

مادہ ۱۸۲۴ چاہیے کہ ایک کی تقریر سنکے بعد دوسرا تقریر کرے یعنی جبکہ ایک کا کلام تمام نہوا کہ دوسرا کلام کرنے لگے اس صورت میں حاکم منع کریگا۔

مادہ ۱۸۲۵ اگر مدعی یا مدعی علیہ کی زبان حاکم نہ سمجھے تو ایک مترجم مقرر کیا جاوے —

مادہ ۱۸۲۶ حاکم دونوں طرفین کو صلح پر متوجہ کرے اگر راضی ہوں بہتر ورنہ فیصلہ کرے

مادہ ۱۸۲۷ حاکم جب مقدمہ مرتب کریگا تو ایک فیصلہ کہ جسمیں حکم اخیر اور اسکی وجوہ درج ہوں مرتب کرے ایک نقل مدعی کو اور دوسری نقل مدعی علیہ کو دیوے —

مادہ ۱۸۲۸ جب مقدمہ اچھی طرح مرتب ہو چکا تو فیصلہ کرنے میں تاخیر نکرے

باب چہارم فیصلہ اور حکم کے بیان میں اور اسمیں دو فصل ہیں

فصل اول حکم کی شرطوں کا بیان

مادہ ۱۸۲۹ شرط یہ ہے کہ حکم کرنے سے پہلے دعوی سنا گیا ہو یعنی جب مدعی اور مدعی علیہ دعوی بابت حقیقت کے کر چکیں تو اسکے بعد فیصلہ صادر ہو یا [illegible] —

مادہ ۱۸۳۰ شرط یہ ہے کہ حکم اخیر سر اجلاس عدالت میں اہل مقدمہ کے روبرو صادر کیا جاوے۔ لیکن اگر مدعی علیہ اقرار کرکے غائب ہو گیا تو وقت ۳
حکم مدعی علیہ کا حاضر ہونا کچھ ضروری نہیں ہے اور ... اگر ... انکار کیا اور

مدعی گواہ لایا مدعی علیہ قبل اسکے کہ گواہون کا تزکیہ ہووے غائب ہوگیا تو حاکم تزکیہ کر کے فیصلہ دے سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۳۱) حاکم نے مدعی علیہ کے وکیل کے روبرو مدعی کے گواہ سنے تو بخود مدعی علیہ کے روبرو فیصلہ دے سکتا ہے اگر آجاوے۔ اور اگر مدعی علیہ کے روبرو گواہ سنے تو اوسکے وکیل پر فیصلہ کر سکتا ہے اگر وکیل حاضر ہو۔

مادہ ۱۸۳۲) ایک شخص نے نسبت وارث تونیر دعوی کیا ایک وارث کے روبرو گواہ لذرانے اور پھر یہ وارث غائب ہوگیا تو جو شخص حاضر ہوتا جائیگا اوسپر فیصلہ دیا جائیگا ہر بار گواہون کو سننے کی کچھہ حاجت نہوگی۔

فصل دویم۔ مدعی علیہ کے حاضر ہونیکا بیان

مادہ ۱۸۳۳) مدعی علیہ اگر بے عذر حاضر نہو اور نہ وکیل بھیجے تو حاکم بجبر اوسکو حاضر کریگا۔

مادہ ۱۸۳۴) جب مدعی علیہ نہ آوے اور وکیل بھی نہ بھیجے اور کسی سبب سے اوسکا حاضر ہونا عدالت مین ممکن نہو تو تین بار حکمنامہ اوسپر جاری کیا جاوے۔ اسپر بھی نہ آوے تو حاکم اوسکو فہمائشنامہ دیوے کہ اگر تو نہ آویگا تو ہم تیری طرف سے وکیل کھڑا کر دینگے اور اوسکے روبرو دعوی اور لوگ سماعت کرینگے۔ اسپر بھی نہ آوے اور نہ وکیل بھیجے تو اب حاکم کسیکو اوسکا وکیل کر دیگا وہ اوسکے حقوق کا محافظ ہے اور اوسکے مقابلہ مین گواہ مدعی کے سنے جاوینگے جب ظاہر ہوجاوے کہ دعوی صحیح ہے اور گواہ ثبوت دعوی مین تھے سوافق اسکے مدعا کے وکیل کے مقابلہ مین فیصلہ دیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۵) جو فیصلہ کہ اس صورت میں ہوا ہے وہ مدعی علیہ کے پاس بھیجا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۶) بعد اس فیصلہ کے اگر مدعی علیہ حاضر ہوا اور ایسی جوابدہی کی کہ جس سے دعوی دفع ہو سکتا ہے تو اوسپر التفات ہوگا اور اسپر لحاظ ہو فیصلہ کیا جائیگا اور اگر کوئی جواب دے ہی ایسی نہیں ہے کہ دفع دعوی ہو سکے تو وہ ہی فیصلہ صحیح متصور ہو کر تعمیل ہوگا۔

باب سوم۔ حکم کے بعد پھر دعوی کو دیکھنا (یعنی مرافعہ سُننا)

مادہ ۱۸۳۷) جو دعوی کہ موافق قاعدہ شرعیہ کے ہوا اور اوسکی موافق فیصلہ صادر ہوا ہو دوبارہ اوسکا سماعت کرنا جائز نہیں ہے (یعنی مرافعہ سننا جائز نہیں ہے)

مادہ ۱۸۳۸) اگر مدعی علیہ دعوی کرے کہ فیصلہ جو صادر ہوا ہے موافق قاعدہ شرعیہ کے نہیں ہے تو دعوی اور فیصلہ دوبارہ دیکھا جاوے اگر قواعد کے موافق ہے تو وہ ہی تعمیل ہووے ورنہ دوبارہ دریافت اور فیصلہ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۳۹) اگر مدعی علیہ کو فیصلہ پر قناعت نہووے تو فیصلہ پر پھر غور کیا جاوے اگر مطابق قواعد کے ہے تعمیل ہو ورنہ فیصلہ منسوخ کیا جاوے۔

مادہ ۱۸۴۰) فیصلہ کے پہلے اور بعد دفع دعوی سُننا جائز ہے۔ اسلئے اگر محکوم علیہ نے کوئی وجہ دفع دعوی کی ٹہیک درست بیان کی اور دوبارہ دریافت اور تحقیقات کی درخواست دی تو مدعی کو دوبارہ مقدمہ عدالت میں دریافت ہوگا مثلاً مدعی نے دعوی کیا کہ یہ حویلی جو مدعی علیہ کے قبضہ میں ہے

میرے باپ سے میراث ملی ہے اور گواہوں نے یہہ ثابت ہو کر فیصلہ ہو گیا پھر مدعی علیہ نے کہا کہ مدعی کے باپ نے میرے باپ کے ہاتھہ بیچ دی تھی اور قبضہ حاضر کیا۔ اس کی دریافت موافق قاعدہ کے ہوگی اگر ثابت ہو جائیگا تو فیصلہ اول منسوخ ہوگا اور دعوی مدعی خارج۔

باب چہارم۔ تحکیم (یعنے پنچایت) کا بیان۔

مادہ ۱۸۴۱) تحکیم دعوی مال اور دعوی حقوق مین جائز ہے۔

مادہ ۱۸۴۲) جن دو شخصوں نے جسمقدمہ مین کسی کو پنچ کیا اوسکا فیصلہ انھین پر اور اوسی مقدمہ مین جائز ہوگا نہ اوسکے سوا اور نہ اور دن پر بہی (مثلاً دو وارث نے جو کسیکو پنچ کیا تو اونکا دعوی اور اونکی ہی لئے سماعت اور فیصلہ ہوگا۔ نہ اور وارثون کے لئے۔)

مادہ ۱۸۴۳) پنچ دو تین اور زیادہ بہی ہو سکتے ہین۔ اور ایک شخص مدعی کیطرف سے اور ایک مدعی علیہ کیطرف سے پنچ ہو سکتا ہے۔

مادہ ۱۸۴۴) سب پنچ بالاتفاق فیصلہ کرین اور یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ ایک پنچ تنہا اپنے فیصلہ کرے

مادہ ۱۸۴۵) ان پنچونکو اگر اجازت ہے تو اور بہی پنچ کہڑا کر سکتے ہین ورنہ نہین۔

مادہ ۱۸۴۶) جس مدت کے لئے اختیار فیصلہ کا پنچونکو دیا گیا ہے اوسی مدت مین فیصلہ کرینگے نہ اوسکے بعد اور نہ اوس سے پہلے۔

مادہ ۱۸۴۷) اہل مقدمہ فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے پنچ کو موقوف کر سکتے ہین

حاکم نے کسیکو پنچ کیا تو وہ پنچ موقوف ہو سکیگا بشرطیکہ حاکم کو سلطانی
اجازت ہو کہ پنچ اور نائب مقرر کر سکے۔

مادہ ۱۸۴۹) جب حاکم مستقل کا فیصلہ واجب التعمیل ہوتا ہے ویسا ہی
انپنچونکا فیصلہ صرف اہل مقدمہ کیلئے اور صرف اوسی مقدمہ مین
جو انکے پاس پیش ہے اور فیصلہ ہوا واجب التعمیل ہوگا بشرطیکہ قواعد شریعت
کے موافق ہو۔ کوئی اہل مقدمہ اوس سے انحراف نکریگا۔

مادہ ۱۸۴۹) پنچون کا فیصلہ جب حاکم مستقل کے حضور پیش ہو اور
موافق شریعت کے ہووے تو وہ اوسکی تعمیل کریگا۔

مادہ ۱۸۵۰) اگر اہل مقدمہ نے اپنے پنچونکو صلح کی اجازت دی۔ مثلاً
ہر شخص نے اپنے پنچ کو صلح کرنیکا اپنا وکیل کیا اور انہون نے موافق
شریعت کے صلح کردی تو جائز ہوگی اور کوئی اس صلح سے پھر نہ سکیگا۔
مادہ ۱۸۵۱) ایک شخص نے بے پنچ مقرر ہوے کوئی مقدمہ فیصلہ کر دیا
اگر اہل مقدمہ راضی ہوگئے تو واجب التعمیل ہوگا ورنہ نہین دیکھو مادہ

فہرست مطالب شریعت محبوبیہ ترجمہ مجلہ ۲؍

صفحہ مطلب | صفحہ مطلب

فہرست

تمام شد

غلطنامہ شریعت محبوبہ ترجمہ مجلہ

کاتب کی خدمت مین بار بار اور بتاکید بسیار عرض کیا گیا کہ یاء معروف (ی) اور یاء مجہول (ے) مین فرق کرین مگر اونہون نے بعدم استعداد یا بغرض اسیر توجہ نکی اور اکثر معروف مجہول کو ایک ہی شکل لکھا اور چونکہ یہ کلمہ کثیر الوجود اور کثیر الورود ہے اسلئے اوسکی اصلاح سے لاچار ہوگیا اور صاحبان با استعداد پر اعتماد کیا اور اوسکو ویسا ہی ترک کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	٨	ادی	اہتدی	٣٠	٧	پاچ	پانچ
١٠	٥	اسانی	آسانی	٣١	٦	د	تو
"	٧	سہے	سے بنے	"	٧	کی	گئی
١١	١٦	بیع	تبیع	"	١٠	اٹھہ	آٹھہ
١٤	"	اخر	آخر	٣٤	٥	کے جاے	کی جای
"	١٧	قبض	قبضہ	٣٥	١٠	صیح	صحیح
١٨	"	دیح	دی	٣٨	٢	جاہینکے	جائینگے
٢٠	١٢	سوبسبب قبل کا	سوبسبت قبل کی	"	١٦	ادہا	آدہا حصہ
٢١	٨	اسیمین	اسمین	"	١٧	آپنا	اپنا
٢٥	"	عرض	غرض	٤٠	١٤	توی	نوی
٢٧	٦	سے	ہے	٤٢	١٢	نوشتجات ہے تو	مشتری جاہے

۴۴	۱۲	سنا ہیہ	ساتھہ	۶۱	۱۷	تعصن لازم ہے	تعصب لازم
//	//	دیدہ	دیدہ	۶۴	۱۰	گہر ہٹوے	چھٹوٹے لینے
//	//	//	//	۶۵	۱	جوشی دیکھے	جوشی سے دیکہ
۴۵	۳	بیع	مبیع	//	۶	غیب	عیب
//	۱۲	شیح	صریح	//	۹	آور	اور
۴۶	۶	ہوتی	ہوگئی	۶۶	۱۲	انکلے	آنکلنے
۴۷	۱	جار	جاری	۶۷	۱	آنکلہنی	آنکلنے
۴۸	۱۶	لعد	بعد	۶۹	۸	اگرگیہون	گیہون
//	۱۷	کرناکا	کرنےکا	//	۱۶	وہ واپس	واپس
۴۹	۴	زمین ہے	زمین ہو	۸۶	۱۱	جارہ	اجارہ
//	۱۱	فرس	فرش	۸۹	۳	بہی یہی	بہی یہی
۵۰	۶	بیچا	بیچا	۹۰	۶	اوراجرت اسکا	اور اسکا اجرت
۵۲	۱	نہو	ہو	//	۱۳	دونوانکو	انکو
//	//	مشری	مشتری	۹۱	۵	جیر	چیز
//	۱۳	لین	مین	//	۶	للاستعلال	للاستقلال
۵۴	۴	تابع	بائع	۹۳	۷	درری	درزی
//	۱۰	اگرسب اشیاء بیچی ہیں	اگرچند اشیاء ایک صفقہ میں بیچی ہیں	//	۱۳	اوٹہاکہر	اوٹہاکر
				۹۵	۴	آب	اب
//	۱۵	اب بیچہ اسکو	اب وسکو بیچہ	//	۵	لی گئی	لیاگیا
۵۵	۲	دیدیوی گا	دیدی گا	۹۶	۹	اجارت	اجازت
//	۶	ٹھرائی	ٹھیرائی	۹۷	۱۰	جیگا	لیاجائیگا
۶۱	۱۲	مرگیامرگیا	مرگیا	//	۱۶	اورنہ	اورنہ
//	۱۴	قیمت جدا	قیمت جداجدا	۱۰۰	۱۵	یگا	رہیگا

۱۰۲	۳	اوسکا	اوسکا	۱۳۹	۱	مرتہن	[illegible]
۱۰۷	۲	چیر	چیز	″	۱۶	سہے	[illegible]
″	۴	کس	کتیل	۱۴۰	″	سے	
″	۸	چالیس	اوقیہ چالیس	″	۸	مرہدن	[illegible]
۱۱۱	۱۰	ٹھہراسے	ٹھہراسنے	″	۱۱	ریں	[illegible]
۱۱۲	۱	مانلیوی	یانلیوی	″	۱۲	سنگے	
۱۱۴	۴	اجارہ	نہ اجارہ	″	۱۶	پیدا	[illegible]
۱۱۵	۲	چھوکے	چھوٹنے	۱۴۲	۵	جراوسے	جرواسے
۱۱۸	۱۱	علاقہ	علاقہ	۱۴۷	۱۵	ہووےتھے	ہوئی تھی
۱۱۹	۱	تین فصل	دو فصل	۱۵۰	از ۳ تا ۷		[illegible] درمیان ہونا چاہیے
۱۲۱	۱۲	ازشش	ارشش				
۱۲۲	۶	کرا	کہا	۱۵۱	۱	معاراو	معار اور
″	۱۶	موں	رہون	″	۱۱	اوٹھایا	اوٹھاسے
۱۲۳	۶	کہا	کہا	۱۵۹	۹	اہم	ہم
″	۱۵	سہ	سہہ	″	۱۰	ملاوسے	ملاوے
۱۲۵	۶	پہنچاوسے	پونہچاوسے	۱۶۰	۱۷	دسے	دی
۱۳۰	۱۱	سنے	سہے	۱۷۰	۶	اکراکراما	اکراما
۱۳۳	۹	وو	وہ	۱۷۳	۱۴	اکرما	اکراما
″	۱۶	فصل ثالث	فصل ثانی	۱۷۵	۱	تارگے	تازگی
۱۳۷	۱۱	سیواسے	سواسے	″	۴	گھوری	گھوڑی
۱۳۸	۱۶	راہن	رہن	۱۷۷	″	غضب	غصب
″	″	رہن سنے	راہن لکھے	۱۸۹	۱۰	اتلاف کرتب کے	اتلاف کتب کے
۱۳۹	۱	سکیے	سکھے	۱۸۹	۴	بہل اسے	بہل والے

۱۸۹	۶	بہل	بیل	۲۲۲	۱۵	مشترک	زرمشترک
۱۹۷	۴	ھوا	ہو	۲۲۵	۳	اور اپنا حصہ لیلیو	اور اپنا حصہ شریک سے لیلیوے
۲۰۴	۱۱	باب سوم	باب دوئم				
〃	۱۷	محرم	مجبر کے	〃	۴	اور اپنا حصہ لیلیوے	اور اپنا حصہ لیلیو سے لیلیوے
۲۰۵	۴	بیجڈال	بیجڈال				
	۵	بیجڈالا	بیجڈالا	۲۲۶	۱۵	شخص سے	ہر شخص سے
۲۰۶	۱۰	فی النفس المبیع	فی نفس المبیع	۲۲۷	۴	جنی	جتنی
۲۰۷	۱	یہہ	یہ	〃	۵	کرما	کرنا
۲۰۸	۹	کے	فے	۲۲۸	۷	مین	ہین
۲۱۱	۸	مین ہے	مین ہے کہہ	〃	۱۰	کرسے نانیے	گزسے ناپیز
〃	۱۴	سنتی	سنتی	〃	۱۵	قیمت الجمع	قسمت الجمع
۲۱۳	۱	یا بحکم حاکم مرگیا	یا بحکم حاکم مارا گیا ہوا	〃	〃	مین	ہین
				۲۲۹	۱۱	دہیر	ڈھیر
۲۱۴	۱۳	قیمت	قسمت	۲۳۰	۲	گر	گڑ
۲۱۵	۲	فنوات	قنوات	〃	۸	ہر	پیر
〃	۱	کنارن	کنارون	〃	۱۵	کرکر	کرکے
〃	〃	ستات	سنیات	۲۳۱	۱	وصی	یا وصی
۲۱۶	۱	چیر	چیز	۲۳۲	۲	کریان	بکریان
〃	۱۰	دوسر	دوسرا	۲۳۳	۷	کنتوی	کنوا
۲۱۷	۷	جب	جیسا	〃	۱۵	کم	عالم
۲۱۸	۹	شرکت	مشترک	۲۳۵	۴	ہے	رہے
۲۱۹	〃	عاب	غایب	〃	۹	نایبی	ناپی
۲۲۰	۸	اکر	اگر	〃	۱۷	انک	اٹک

۲۳۶	۱۲	خارعیب	اورخارعیب	۲۵۵	۱۴	یہہ	ہبہ
〃	۱۵	چوتہہ	چوتہے	۲۵۶	۷	احرار	احراز
۲۳۷	۴	ادا	زد	〃	۱۵	گہانس	گہاس
۲۳۸	۷	ہوڑے	ہوڑی	۲۶۵	۴	جوڑے	چہوڑے
۲۳۹	۸	جمع ہونا	جمیع حقوقہا	〃	۱۱	مکا	مکان
۲۴۰	۶	والے آراستہ	والے کا آراستہ	〃	۱۶	یرکو	ہرکوئی
〃	۱۵	کہٹرکی	کہڑکی	〃	۱۷	دوازرہ	دروازہ
۲۴۱	۱	نکال	مکان	۲۶۶	۱	کرسکتا ہو	نکرسکتا ہو
〃	۸	نب	جانب	〃	۴	اگیا	آگیا
۲۴۲	۱۷	تمام	عام	〃	۲	گہرہے	گرگئے
۲۴۳	۸	لائے	لیئےہے	〃	۷	گہرہی	گرگئی
〃	۱۴	قدا	(فدا)	۲۷۳	۱	فرس	فرش
۲۴۴	۴	جالی	جاہی	〃	۸	ربخ	ریج
۲۴۵	۳	کہڑاکرے	کہڑانکرے	〃	۱۶	رنج	ریج
〃	۶	کہونیکے	کہولینکے	۲۷۷	۱۴	ہے	سے
۲۵۱	۱	سکتا	سکتا	〃	۱۵	ہے	بہی
〃	۸	ادسکا	اوسکو	۲۷۸	۱۰و۱۱	رنج	ریج
〃	۱۰	مجرے	مجبرے	۲۷۹	۱و۳و۴	رنج	ریج
〃	۱۷	ریمن	زمین	۲۸۰	۱۰	بہیجی	نیچی
۲۵۳	۱۰	اجاحة	اباحة	〃	〃	عب	عیب
〃	۱۲	رگ	آگ	۲۸۱	۱	ما	یا
۲۵۴	۴	اسی کی	اسیلئے	۲۸۲	۱۳	اسول	اسوال
〃	۱۵	دی گئی	دیئے	۲۸۳	۱۵	یکا	پکے

۲۸۹	۳	قرص	قرض	۳۱۳	۵	باشرار	بالشراء
۲۹۰	۱۰	ادیگا	آویگا	〃	۶	بابیع	بالبیع
〃	۱۳	بیریگا	بھریگا	〃	۱۳	یابیع	بالبیع
〃	۱۶	اونہار	اوزار	〃	۱۷	تعدیہ	تقدیر
۲۹۱	۱۲	اوسکا	اوراسکا	۳۱۴	۱۱	بابیع	بالبیع
۲۹۳	۸	دائی	رائے	〃	۱۷	دلگا	دیگا
〃	۱۳	قسم پرہے	قسم سے ہے	۳۱۵	۱	ابیع	بالبیع
〃	۱۳ و ۱۵ و ۱۷	مقید	مقید	〃	۹	یہ	یا
۲۹۵	۸	اگر	پر	〃	۱۳	ل	اصل
۲۹۶	۵	مجار	مجاز	۳۱۶	۸	امر	آمر
〃	۶	رالمال	رب المال	۳۱۸	۱	سےنیکا	سےلینےکا
۲۹۸	۲	سے	[illegible]	۳۲۰	۱۷	یادون	باذن
〃	۴	بابع کر	بیع سے	۳۲۲	۱۵	ورسعلوم	ورنہ معلوم
۲۹۸	۵	بستم	بسبب	۳۲۳	۱۰	کاسے	سے
۲۹۹	۳	لے	سے	۳۲۷	۴	محال لہ	محال لہ نے
۳۰۰	۴	البس	آپس	〃	۵	مکفول لہ	مکفول نے
〃	۸	اجرات	اجرت	۳۲۸	۶	اوراور	اور معقود اور
۳۰۱	۱۰	دی	دیا	〃	۸	شخص نے	شخص
۳۰۲	۸	بہنچا	پہنچا	〃	۱۲	ہجیر	حجر
۳۰۳	۱۳	یعہ	سے	〃	۱۳	جتہ	جتہ
۳۰۸	۱۷	مقصد	مقصود	۳۲۹	۱۴	خلا	رد
۳۰۹	۳	یر	پر	۳۳۲	۱۱	اقرار	اقرار کے
۳۱۰	۱۴	تقدیر	نقد	〃	۱۵	اگر ایک دوکان کا	اگر ایک دوکان کا مالک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		قبالہ ہبہ ا	ہے اور قبالہ ہبی	۳۵۲	۱۷	ساقط	حق ساقط
			اسکا ہے اور دکان	۳۵۴	۹	ذوالیہ	ذوالید
			خریدی اور قبالہ	〃	۱۲	تحایف	تحائف
۳۴۳	۱۰	اوٹنے	اونٹنے	۳۵۷	〃	طلب	باطل
۳۰۱	۴	ستعین	متعین	۳۵۹	۹	ایک	ایک شہر
〃	۷	اور اقرار	تو اقرار	۳۶۰	۲	اس کا	اس
۳۳۵	۹	ستولہ	مقربہ	۳۶۱	۸	مانگ سے	مانگتا ہے
〃	۱۰و۹	یہہ کہا	یہہ کیا	〃	۱۴	محل	فعل
۳۳۶	۵	بیچا	بیچا	۳۶۲	۱۷	مع	بیچے
〃	۱۵	ٹہرے	ٹہرتی	۳۶۳	۲	بیچا	بیچا
〃	۱۶	جاتا	جانا	〃	۱۳	د	
۳۳۹	۷	دلی	لی	۳۶۴	۳	امر کی	[illegible]
〃	۹	زنا	آنا	〃	〃	مصنے کے	معنے کے بعد
۳۴۰	۴	آصف	وصف	۳۷۳	۲	اور جو ہر شخص	اور ایک شخص
〃	〃	مقدمہ	مقدار	۳۷۵	۱	ہیہ	یہہ
۳۵۰	۸	حسین	چھتیس	۳۷۶	۱۴	حاجب	حاجت
〃	۱۷	اسلئے	آسئے	۳۸۹	〃	دعوی دلوگ بہت	دعوی سے بہت

دویم

۳۲۹	۳۳۳	۳۳۵	۳۳۹
۳۳۰	۳۳۴	۳۳۶	۳۴۰
۳۳۱	۳۳۵	۳۳۷	۳۴۱
۳۳۲	۳۳۶	۳۳۸	〃
۳۳۳	۳۳۷	۳۳۹	〃
۳۳۴	۳۳۸	۳۴۰	〃

نہم

بہ وصیت کہ حضرت امام اعظم نے حضرت ابو یوسف کو فرمائی رحمتہ اللہ علیہما

اور اسکا ترجمہ مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار نے کیا

جب حضرت امام نے امام ابو یوسف کا رشد اور حسن سیرت اور توجہ خلایق معلوم کیا تو فرمایا

ای یعقوب بادشاہ کی توقیر کیا کرو اور اوسکے روبرو جھوٹ نہ بولنا اور بار بار نہ بلائے اوسکے

پاس بے ضرورت علمیہ نہ جانا کیونکہ بار بار جانیمیں مرتبہ ہلکا ہوتا ہے بس اوس سے ایسے طور پر رہو

جیسے آگ سے دور رہتے ہیں اور فائدہ بھی لیتے ہیں کیونکہ بادشاہ اپنی جو عزت چاہتا ہے

اور دوسروں کیلئے نہیں چاہتا ہے اور اوسکے روبرو بہت کلام نکرنا کیونکہ خواہ مخواہ وہ تمپر کچھہ اعتراض

کریگا تا کہ اپنی حواشی کو یہہ ثابت کرد ہے کہ ہمکو انسے علم بہت ہے اور تمپر خطا ثابت کریگا کہ اپنی حواشی

میں تمہارا کم علم ہونا ثابت کرے اور جب اوسکے پاس جاؤ تو اپنے رتبہ کا اور اور ونکے رتبہ کا لحاظ

رکھنا جب اوسکے پاس کوئی اور عالم ہو کہ جسکو تم نجانتے ہو اوسوقت اوسکے پاس نہ جانا کیونکہ

اگر تم کم رتبہ ہو کر شاید اوسپر رفعت کے طالب ہو تو یہہ تمہارے حقمیں ضرر رسان ہوگا

اور اگر تمکو زیادہ علم ہے اور شاید تم تواضع سے پیش آؤ تو سلطان کی آنکھوں میں تمکو

ہوگی اگر بادشاہ کوئی نوکری تمکو دینا چاہے تو قبول نکرنا جب تک کہ یہہ معلوم نہو

کہ بادشاہ کو تمہارا مذہب پسند ہے تا کہ مقدمات کے فیصلہ کرنے میں کسی اور مذہب

پر عمل کرنا نہ پڑے اور امرا اور خدمتگاروں کو وسیلہ نکرنا بلکہ خود ہی بادشاہ کے پاس

جاتے رہنا اور خدمتگاروں سے الگ رہنا کہ تمہاری بزرگی قایم رہیگی اور

بادشاہ سے عوام کے روبرو کلام نکرنا مگر جب ضرورت ہو اور عوام اور اہل تجارت

سے سوائے شغلہ علمی کے اور کلام نہ کرنا تا کہ تمہاری محبت اور الفت انکے

ساتھ ثابت نہو ورنہ لوگ رشوت لینے کا تمپر گمان کرینگے اور عوام کے

ساتھہ ہنسی اور مذاق نکرنا اور بہت بازارمین نہ پہرنا اور مراہقین سی کلام نکرنا کہ یہہ فتنہ
ہین مگر چہوٹی بچونکو پیار کرنا اور انکی سر پر ہاتہہ پہیرنا مضایقہ نہین اور راستی مین عورتون
اور عوام کے ساتہہ نہ چلنا کیونکہ اگر وہ آگے ہونگی تمہارے علم کو عیب لگیگا اور اگر وہ
پیچہے ہونگی تو بڑہونکو حقیر کرینگی تمکو عیب لگیگا اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو چہوٹے پر رحم نکرے اور بڑیکی توقیر نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔ اور شاہراہ عام پر نہ بیٹہا کرو
بلکہ مسجد مین بیٹہا کرو اور بازار اور مسجد مین نکہایا کرو اور آبدار خانونسے اور سقونسے پانی نہ پیا کرو۔
اور دوکانون پر نہ بیٹہا کرو اور ریشمی اور زیور اور قسم ابریشم نہ پہنا کرو کہ اس سے رعونت پیدا
پیدا ہوتی ہے اور وقت صحبت اپنی بیوی سے بہت باتین اور بہت مساس ۱۰۔ اور
سے بجز ذکر خدای تعالی قربت نکرو اور اور ونکی عورتونکی حال اپنی بیویکی سامنے
نہ لونڈیون کا حال بیان کرو کہ تم جب اوروعورتونکا ذکر کروگی تو تمہاری عورت اور مرد
کرینگی اور بیوہ سے یا باپ یا ما یا بیٹیوالی عورت سے نکاح نکرو مگر باین شرط کہ کوئی اوسکو
اقارب سے آنے نہ پاوے ورنہ باپ اوسکا یہہ دعوی کریگا کہ اس عورت کی پاس جو مال
ہے وہ سب میرا ہے اور اوسکی پاس عاریت ہے۔ اولا علم حاصل کرو پہر مال
حلال جمع کرو پہر نکاح کرو ورنہ وقت تحصیل علم طلب مال باعث عدم تحصیل علم
ہوتا ہے۔ کیونکہ شغل مال اور شغل آل و عیال علم سے محروم رکہتا ہے اور اولاد سے پریشانی
خاطر ہوتی ہے۔ اور تقوی ضرور ہے اور ادا امانت اور نصیحت سب خاص و عام کو
ضرور ہے اور لوگون مین اپنی خفت نکرو اور توقیر سے رہو اور لوگون سے بہت
صحبت ... ذکر مسائل علم نکیا کرو جو صاحب علم ہے وہ علم حاصل کریگا و ...
... کریگا اور عوام سے دین مین کلام ...

کہ وہ تمہاری تقلید سے یہہ گفتگو کرنے لگیں گے اور فتوی اوسی قدر دینا کہ پوچھا گیا ہے نہ زیادہ
کہ اوس سے پریشانی ہوتی ہے اور اگر دس برس تک بھی امتحان ہو تو بھی علم سے اعراض نکرو
اور اپنے طالبعلموں کو اپنا فرزند جاننا کہ رغبت علم اونکو زیادہ ہوگی اور عوام اور بازاری
اگر علم میں مباحثہ کریں تو اونسے مباحثہ نکرنا کہ اوسمیں اپنی آبرو جاتی ہے اور حق کہنے سے [illegible]
اگرچہ بادشاہ کے روبرو ہو۔ اور اپنی عبادت پر خوش نہونا مگر یہہ خیال رکھنا کہ فلان
[illegible]رت سے میری عبادت زیادہ ہو کیونکہ عوام کو بھی خیال ہوگا کہ جسقدر ہم
کرتے ہیں اوسی قدر یہہ عالم بھی کرتا ہے اسکو علم سے کیا فائدہ ہے
[illegible]وت یاد کرتے رہو اور اپنے اوستاد کے لئے مغفرت مانگتے رہو اور تلاوت
[illegible]یا کرو اور قبور اور اولیا کے مزاروں پر اور مکانات متبرکہ پر جایا کرو اور
[illegible]ی صحبت کی ہدایت و ارشاد قبول نکرنا اور لعب اور لہو اور گالی گفتار
[illegible] جب اذان سنو تو سب سے پہلے مسجد میں جانا اور جو حال ہمسایہ کا ہو اوسکو
چھپانا کہ وہ امانت ہے بلکہ سب کے راز چھپانا اور جو مشورہ لیوے اوسکو ایسا مشورہ دینا کہ
موجب ثواب اور قربت الی اللہ تعالے ہووے اور بخل نکرنا اور طمع بھی نکرنا اور جھوٹ بھی
نہ بولنا اور ہر امر میں اپنی مروت محفوظ رکھنا اور ہر وقت لباس سفید پہننا اور
ہر وقت تونگری اور عدم قرض اور عدم رغبت دنیا ظاہر کرنا اور فقیری ظاہر نکرنا
اگرچہ فقیر ہو اور ہمت قوی رکھنا اگرچہ ضعیف ہو اور راہ میں داہنے بائیں
نہ دیکھنا بلکہ روبرو زمین پر نظر کرنا۔ اور مجلس علم میں غضب اور غصہ سے
بات نکرنا اور عوام کے روبرو قصہ نکہنا کہ اکثر جھوٹ ہوتے ہیں فقط

مولوی شیخ احمد حسین صاحب نے جو سلطنت عالی میں عمدہ عالم اور
عہدہ دار ہیں یہ تقریر ارقام فرمائی اور جو اشعار مترجم نے
حضرت ظل اللہ کے مدح میں لکھی ہیں اونکا ترجمہ بھی کیا چنانچہ حاشیہ پر درج کئے

روی زمین پر جسقدر اسلام پھیلا گیا اوسی قدر علم بھی بڑہتا گیا یعنی جس سرزمین پر اسلام والے
پہنچے وہاں کی زبان حاصل کی اور جو ہنر اور فن وہاں مرتب اور مدون تھی اپنی زبان میں ترجمہ کئے
اور الٰہیات اور ریاضیات اور طبیعیات بلکہ ملاہی مثل موسیقی وغیرہ میں سے کوئی فن ترک نہیں ہوا اور
جس زبان میں کہ اتفاق ہوا بیان کیا گیا ۔

اس سے دو امر مستنبط ہوتے ہیں ایک یہ ہے کہ جیسا اسلام پر ہماری فطرت ٹھہرائی گئی ہے ویسے ہی علم پر ہماری
فطرت بنائی گئی ہے یعنی اسلام اور علم دونوں ہمزاد اور توام ہیں دوم یہ کہ حسب فحوای
فلیبلغ الشاهد الغایب فرب مبلغ اوعی له من سامع الحدیث
ہر علم کی ترجمہ اور ترتیب میں سعی کرنے لگے تا کہ تبلیغ کامل اور بدرجہ ادا ہو اور ہماری قوم ہمیشہ
منتفع اور متمتع ہوتے رہے اور حسب فحوای اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل
ان اللہ یحب فلانا فاحبه فیحبه جبرئیل فینادی فی اهل السماء ان الله
یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض
یعنی جسکو اللہ تعالی قبول فرماتا ہے اوسکو ہر قوم پسند کرتی ہے اور ترجیح عنایت کرتا ہے مثلاً امکنہ متبرکہ بیت المقدس
اور بیت اللہ پر سلطنت اسلام کو خدمت گذاری کے لئے اور سب سلطنتوں پر مشرف کیا
اسی طرح منجملہ فرقہ ہائے اسلام کے فرقہ اہل سنت جماعت کو عتبات عالیات کی نگہبانی اور خدمت کی

قبول فرمایا ہے اور اسی طرح منجملہ فرقہ اہل سنت جماعت کے تمام سلطنتین مذہب حنفی پر عدالت مقرر کی گئی ہے۔ اور ایسا ہی منجملہ سلاطین ہندوستان کے حضرت میر محبوب علیشاہ بادشاہ کو ترقی او ترجیح دی گئی ہے کہ ہر صاحب علم و ہنر اور صاحب فضل و قدر اس سلطنت مین مجتمع ہیں اور حسب اپنی لیاقت کے منتفع ہین

نظم

ہم من القوم الذین تملکوا	ارضا بہا من الرجال الکمل
وورثتموا من اہل فضل فضلہم	اسکندرا وناصرا وافضل

اندنون مین عدالت دار الاسلام ہاسول کی کارروائی اور فصل خصومات مرتب او ر مدون کیگئے اور اسکا نام مجلہ مقرر ہو کر شایع کیگئے یہان بھی جب وہ نسخہ پہونچا تو بہت شائقین اسپر متوجہ ہوے اور باقتضای تبلیغ اور اسلئے کہ فائدہ عام جاری ہو مولوی محمد ہاشم صاحب دہلوی نے اسکا ترجمہ زبان اردو مین بہت صاف کر دیا اللہ تعالے انکو اسکی جزای خیر دیوے اور سب لوگون کو اس سے فائدہ کامل بخشے۔

نظم

حمائم غیلان ببطحاء بلقع	فواخت اراك بیہماء صلقع
سواجع مصراع بصوت مہجع	فلو تر من یاسے بجاز مقطع
اثرتن علما بعد عفو مرابہم	ولم یبق منہا غیر رسم بلقع
اتسمعن احیاء ابکاءك فی الثری	ومن مات منہم لا بکاء لیسمع
فبینا من بیوت ذکا ودة العرب	بکوفة یلدء وانتہاء بز بلعی
الم بان یرجی طلوع کواکب	لظلمة وجہه الارض دہماء اصلع

ہے اور اثنون تعالی زنمرن ... [illegible]

فان تبغ ما یکفیک علما بخبرۃ　　　تعال الی تلک المجلة ینفع

فقد یستلی قلب بحجة هاشم　　　کما یستلی قلب با ثار مربع

تقریر مولوی وکیل احمد صاحب صدر مددگار سمت شرقی

آسمان پر کواکب نہ صرف زینت کے لئے بنائے گئے ہیں بلکہ مسافران بر و بحر کے لئے رہنما ہیں جو کوئی اونکا اقتدا نکرے وہ لجت البحر میں غوطہ کہا تا رہیگا اور لق و دق جنگل میں بہٹکتا پہریگا منزل مقصود کی راہ نپا ویگا فقط سلطنت حیدرآباد دکن میں باقبال بادشاہ ظل اللہ حضرت محبوب علیخان بادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین بره واحسانہ ۔ علمای اعلام اور مردان کام مجتمع ہیں ان لوگون کے حسن سعی سے عدالت کا انتظام بخوبی تمام ہوا ہر شخص اپنی داد کو پہونچتا ہے اور ہر مستحق اپنا حق پاتا ہے اور ہر ظالم کو اوسکے ظلم کی سزا دی جاتی ہے کوئی قصہ قایم نرہا یہانتک کہ ضرب زید عمرا جو سالہا سال سے مسموع تہا مرفوع ہوگیا حسب قواعد شرعیہ انفصال حقوق اور اقامت حدود جاری ہے خصوصا حاکمان مجلس مرافعہ کے سعی سے حقیقت واقعی ہر مقدمہ کی ظاہر ہو جاتی ہے اور حق و باطل میں فوراً فرق ہو جاتا ہے

نظم

شاکیا بمسابقة احضر ہنا بمرافعہ　　　لبزول ماقد تشتکے اوتدعی متنا دعہ

ہون ہین مولوی محمد ہاشم علیصاحب نے جو مجلہ کا ترجمہ کیا وہ حقیقت مین الساعدہ یا احکام الہی کے ترجمان ہین ہر شخص جو اوسپر توجہ کرے نفع حاصل کر سکتا ہے ۔

ہل تکفہرن فی السماء سحابۃ　　　تودعن الاشراق ان تمنعن شما

كهاشم ن الحبر الذي ضرب باله زمان ولكن لا يضل ولا ينسى

وقد ورث العلم القادي بكوفة وفقه ابن مسعود وخولنا درسا

توجه الى تلك الجلة دوشها عما اذ استنبول قد نوروا ممسى

ونبرها في الهند فصلا افادة وينفع ناسا خير ناس وقد ياسى

كما هو يسعى في افادة كلهم

دواما ودعا فالله سوءً اوماسا

مولوی فخر الدین احمد رضوی نے بھی یہ نظم تحریر فرمائی ہے

نظم

والذي في طبعه خير يفيد ما نفاه نعمة او ما يذود

ويضيئ الشمس رضا في نهار ونجوما في ليال تستفيد

ويجد الكل نصيبا من شعاع يستوي فيه قريب او بعيد

ويجد الكل نصيبا من شعاع يستوي فيه غيوب او شهود

اخذ الظلمة افشاها شيوعي اخذ النور ويفشيه السعيد

عبد الله بن و يهدي مستقيما

بلغات خير تما ها الهنود